فہرست

سورہ اعراف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سورہ انفال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لاَ نُكَلِّفُ نَفْساً إِلاَّ وُسْعَهَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .42

اور جن لوگوں نے ايمان اختيار كيا اور نيك اعمال كئے جم كسى نفس كو اس كى وسعت سے زيادج تكليف نہيں ديتے وہى لوگ جنتى ہيں اور اس ميں ہميشہ رہنے والے ہيں(42)

1_ بہشت جاودان، ان لوگوں كا ٹھكانہ ہے كہ جو آيات الہى پر ايمان لائيں اور نيك اعمال انجام ديں_
والذين ء امنوا و عملوا الصّلحت ... اولئك اصحب الجنة هم فيها خلدون
آيت 40 كى روشنى ميں"ء آمنوا" كا متعلق آيات الہى ہيں_

2_ ايمان اور عمل صالح كا ايك ساتھ ہونا ان ميں سے ہر ايك كے ثمر بخش ہونے كى شرط ہے_
والذينء امنوا و عملوا الصلحت ...اولئك اصحب الجنة

3_ معارف الہى پر اعتقاد اور دينى فرائض كى انجام دہى كے متعلق ہر انسان كى ذمہ دارى اس كى قدرت اور استطاعت كے مطابق ہوتى ہے_
لا نكلف نفساً إلا وسعها

4_ معارف دين كے بارے ميں اعتقاد ركھنے اور
فرائض الہى كے انجام دينے ميں انسانوں كا مختلف توانائيوں سے بہرہ مند ہونا _
والذين ء امنوا و عملوا الصلحت لا نكلف نفساً الا وسعها

5_ شريعت الهي، ايك سہل اور آسان شريعت ہے_
والذين ...لا نكلف نفساً الاّ وسعها

6_ بہشت، ايك ابدى ٹھكانہ ہے كہ جس ميں اہل بہشت دائمى بقاء ركھتے ہيں_
هم فيہا خلدون

7_ انسان، ابدى سعادت اور ايك جاودانہ زندگى كا خواہاں ہے_
هم فيہا خلدون
صلہ اور جزا كا وعدہ اسى صورت ميں آدمى كيلئے مؤثر اور ترغيب كا باعث بن سكتاہے كہ جب آدمى اس كا آرزومند ہو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان:

اہل بہشت:

ایمان:

بہشت:

دین:

شرعی فریضہ:

عمل صالح:

مؤمنین:

نیك لوگ:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الأَنْهَارُ وَقَالُواْ الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَـذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدَانَا اللّهُ لَقَدْ جَاءتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُواْ أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ .43

اور ہم نے ان کے سینوں سے ہر کینہ کو الگ کردیا _ ان کے قدموں میں نہریں جاری ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے پروردگار کا کہ اس نے ہمیں یہاں تك آنے کا راستہ بتادیا ورنہ اس کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم یہاں تك آنے کا راستہ بھی نہیں پاسکتی تھے_ بیشك ہمارے رسول سب دین حق لے کر آئے تھے تو پھر انھیں اواز دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمھیں تمھارے اعمال کی بناپر وارث بنایا گیا ہے(43)

1_ خداوند تعالي، اہل بہشت کے قلوب کو ہر قسم کے بغض اور کینہ سے پاك کردے گا_

و نزعنا ما فی صدورھم من غل
"غل" سے مراد کینہ ہے_

2_ اہل بہشت کی زندگی صلح و سلامتی سے بھرپور اور جہنمیوں کے جنگ و جدال جیسی الجھنوں سے پاك ہوتی ہے_
و نزعنا ما فی صدورھم من غل
جہنمیوں کے باہمی نزاع کو ذکر کرنے کے بعد اہل بہشت کے دلوں کی بغض و کینہ سے پاکیزگی کو بیان کرنے کا مقصد، دونوں مقاموں کا خلوص و سچائي اور عداوت و کینہ توزی کے لحاظ سے موازنہ کرناہے_

3_ عداوت اور کینہ توزی پختہ رذائل میں سے ہیں اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے سعی و کوشش کی ضرورت ہے_
و نزعنا ما فی صدورھم من غل
انسان کو عداوت اور کینہ سے نجات دلانے کیلئے آیت کریمہ میں کلمہ "نزع" (اکھاڑنا) استعمال کیا گیا ہے لہذا اس میں مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_ دلوں سے كينہ اور عداوت دور كرنا ،ايك الہی قدر و منزلت ہے_
و نزعنا ما فی صدورهم من غل
5_ بہشت ميں داخل ہونے سے پہلے مؤمنين كے سينوں ميں بعض كينوں كا وجود اور بہشت ميں وارد ہونے كے ساتھ ہی ان سے خلاصي*_
و نزعنا ما فی صدورهم من غل
6_ بہشت ميں مسلسل بہتی ہوئي متعدد لبريز نہروں كا وجود_
تجری من تحتهم الانهر
"جری الميزاب" كی طرح يہاں جريان كا خود نہروں كی طرف نسبت ديا جانا نہروں كے پر اور لبريز ہونے سے حكايت كررہا ہے_
7_ بہتی نہروں كے اوپر اہل بہشت كو مقام والا حاصل ہونا_
تجری من تحتهم الانهر
8_ بہتی نہريں، نيك كردار مؤمنين كی جزا ہيں_
تجری من تحتهم الانهر
9_ اہل بہشت، بہشت ميں داخل ہونے اور وہاں كی نعمتوں كا مشاہدہ كرنے كے بعد ہدايت پانے اور بہشت ميں پہنچنے پر خداوند تعالی كا شكر بجا لاتے ہيں_
و قالوا الحمد لله الذی هدی نا لهذا
10_ ہدايت الہی كے بغيربہشت جاودان تك رسائي ميسّر نہيں_
و ما كنا لنهتدی لو لا ا ن هدی نا الله
11_ بہشت اور اس كی نعمات تك پہنچانے كيلئے خداوند

متعال لوگوں كو ايمان اور اعمال صالح بجا لانے كی طرف ہدايت كرتاہے_
قالوا الحمد لله الذی هدی نا لهذا
مذكورہ بالا مفہوم كا اخذ ہونا اس بناپر ہے كہ جب گذشتہ آيت كے قرينہ سے "هدی نا" كا متعلق ايمان اور عمل صالح ہوناور "لهذا" كا "لام" ہدايت كے ہدف اور غايت كے بيان كيلئے ہو يعني: "هدانا إلی الايمان لنكون من ا صحاب الجنة"_
12_ ايمان اور عمل صالح تك رسائي صرف ہدايت اور توفيق الہی كے سائے ميں ہی ميسّر ہے_
و ما كنا لنهتدی لو لا ا ن هدی نا الله
گزشتہ آيت كے قرينہ سے "لنهتدي" اور "هدی نا" كا متعلق آيات الہی پر ايمان اور عمل صالح كی بجا آوری ہوسكتاہے يعني: ما كنا لنهتدی إلی الايمان و الا عمال الصالحہ لو لا ا ن هدانا الله إلی ذلك_
13_ بہشتی نعمات تك رسائي حاصل كرنے كيلئے اہل بہشت كا اپنے اعمال پر اعتماد نہ كرنا_
و قالوا الحمدلله الذی هدی نا لهذا و ما كنا لنهتدي
14_ اہل بہشت پيغمبروں كی رسالت اور ان كے وعدوں كی سچّائي كو پاتے ہيں اور اسے قسميہ بيان كرتے ہيں_
لقد جاء ت رسل ربّنا بالحق
15_ انبيائے الہی كی رسالت، بشر كی رشد و ہدايت كيلئے ہے_
لقد جاء ت رسل ربّنا بالحق
مذكورہ بالا مطلب كلمہ "ربّ" سے استفادہ كرتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
16_ بہشت، خدا كی جانب سے نيك كردار مؤمنين پر فضل و كرم ہے اور يہ ان كی كاركردگی كے ہم پلہ جزا نہيں_
تلكم الجنہ او رثتموها بما كنتم تعملون
خداوند تعالی نے ايك طرف سے تو بہشت كو اہل ايمان كی كاركردگی كی جزاء كے طور پر متعارف كرايا (بما كنتم تعملون) تو دوسری جانب سے اسے ميراث (كسی چيز كا بلاعوض ہاتھ آنا) كا عنوان ديا تاكہ اس حقيقت كی طرف اشارہ ہو پائے كہ بہشت كا عطا كيا جانا مؤمنين كے اعمال كے ہم پلہ نہيں بلكہ اس كی جانب سے تفضل ہے_
17_ بہشت، خدا كے ہاں ايك عالی مقام ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ا ن تلكم الجنہ
کلمہ "تلکم" کا استعمال، با وجود اس کے کہ اس کا مشار الیہ "بہشت" نزديك ہے، بہشت كى بلندى اور عظمت كى نشاندہى كرتاہے_

18_ بہشت ميں مؤمنين كا الہى نعمات سے بہره مند ہونا ان كے نيك اور مستمر كردار كا نتيجہ ہے_
و نودوا ا ن ...بما كنتم تعملون
19_ و روى عن النبي(ص) انہ قال: ما من احد الاّ و لہ منزل فى الجنة و منزل فى النار ...و المؤمن يرث الكافر منزلہ من الجنة فذلك قولہ "اورثتموها ..." (1)
جناب رسول خدا(ص) سے مروى ہے كہ آپ(ص) نے فرمايا: كوئي بھى ايسا نہيں مگر يہ كہ اسكے لئے بہشت ميں ايك منزل اور جہنم ميں ايك منزل موجود ہے ...اور مؤمن بہشت ميں كافر كى منزل ارث ميں ليتاہے اور قول خدا "اورثتموها ..." كا معنى يہى ہے_
20_ عن رسول الله(ص) (فى حديث) انہ قال فى وصف ا هل الجنہ: و الانہار تجرى من تحت مساكنهم و ذلك قول الله عزوجل "تجرى من تحتهم الانهار ..."(2)
نبى اكرم(ص) سے مروى ہے كہ آپ(ص) نے ايك طولانى حديث كے ضمن ميں اہل بہشت كى توصيف ميں فرمايا: نہريں ان كے گھروں كے نيچے سے جارى
ہوں گى اور قول خدا "تجرى من تحتہم الانہار ..." كا معنى يہى ہے_

اخلاق:
اخلاقى رذائل كا مقابلہ 3
اقدار: 4
الله تعالى :
الله تعالى كا فضل 16; الله تعالى كى ہدايت 10،11،12
انبيائ:
بعثت انبياء كى حكمت 15; رسالت انبياء كى حقانيت 14
اہل بہشت:
اہل بہشت اور انبياء كا وعده 14;اہل بہشت اور كينہ 1; اہل بہشت بہشت ميں9;اہل بہشت كا ٹھكانہ 7;اہل بہشت كا خلوص 2;اہل بہشت كا شكر 9;اہل بہشت كا عمل 13; اہل بہشت كى زندگى 2;اہل بہشت كى صفات 13;اہل بہشت كى صلح 2; اہل بہشت كى قسم 14;اہل بہشت كے قلب كى پاكيزگى 1، 5;اہل بہشت كے مقامات 7
اہل جہنم:
اہل جہنم كا باہمى نزاع 2
ايمان:
ايمان كى طرف ہدايت 11;ايمان كے عوامل 12
------

1) مجمع البيان، ج 4 ص 649; الدر المنثور ج/7 ص 394_
2) كافى ج/8 ص 98 ج 69; بحار الانوار ج 8 ص 160 ج 98_

بہشت:
بہشت سے پہلے تزكيہ 5;بہشت كى قدر و منزلت 17; بہشت كى نعمات 9، 11، 13، 18 ; بہشت كى نہروں كا جارى

ہونا 6;بہشت كى نہريں 7، 8; بہشت ميں حقائق كا ظہور 14; موجبات بہشت 10، 11، 13،16; بہشت ميں ورود كے اثرات 5; بہشتى نہروں كى صفات 6
تربيت:
تربيت كے عوامل 15
تزكيہ:
تزكيہ كى قدر و منزلت 4
رشد:
رشد كے عوامل 15
شكر:
نعمت بہشت كا شكر 9;نعمت ہدايت كا شكر 9
عمل صالح:
عمل صالح كى جزا 18; عمل صالح كى طرف ہدايت 11;عمل صالح كے اثرات 16; عمل صالح كے موجبات 12
كينہ:
كينہ دور كرنے كى اہميت3;كينہ دور كرنے كى قدر و منزلت 4
مؤمنين:
مؤمنين بہشت ميں 5، 18مؤمنين پر فضل خدا 16; مؤمنين كا عمل صالح 8;مؤمنين كى جزا 8، 16; مؤمنين ميں كينہ 5
نيك لوگ:
نيك لوگوں كى جزا 8
ہدايت:
ہدايت كے عوامل 11،12

وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقّاً فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقّاً قَالُواْ نَعَمْ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ .44

اور جنتى لوگ جہنميوں سے پكار كر كہيں گے كہ جو كچھ ہمارے پروردگار نے ہم سے وعدہ كيا تھا وہ ہم نے تو پاليا كيا تم نے بھى حسب وعدہ حاصل كر ليا ہے _ وہ كہيں گے بيشك_ پھر ايك منادى آواز دے گا كہ ظالمين پر خدا كى لعنت ہے (44)
1_ اہل بہشت بہشت ميں وارد ہونے كے بعد بلند آواز كے ساتھ اہل دوزخ كو مخاطب قرار ديتے ہوئے ان كے ساتھ كلام كريں گے_
و نادى اصحب الجنة اصحاب النّار
"ندائ" يعنى پكارنا اور كسى كو اونچى آواز كے ساتھ بلانا_
2_ اہل ايمان كو ديئے گئے الہى وعدوں كے پوراہونے كا اعلان، اہل بہشت كى طرف سے اہل جہنم كو اطلاع دينے كے ليئے ہوگا_
و نادى ...ا ن قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقّاً
3_ اہل بہشت، جہنميوں كى سرزنش و ملامت كيلئے ان
سے آيات خدا كے جھٹلانے والوں كے متعلق وعيد الہى كے رونما ہونے كے بارے ميں سوال كرينگے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و نادى ...فهل وجدتم ما وعد ربّكم حقاً
4_ اہل جہنم كا اپنے بارے ميں الہى دھمكيوں كے پورا ہونے كا اہل بہشت كے سامنے اعتراف كرنا_
فهل وجدتم ما وعد ربّكم حقاً قالوا نعم
5_ خداوند متعال كے وعدہ اور وعيد كا سرچشمہ اس كى ربوبيّت ہے اور ان كا مقصد انسان كى رشد و تربيت ہے_

قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربّكم حقا
6_ ظالمين، خدا كى رحمت سے دور ہيں_
ا ن لعنة الله على الظلمين
7_ روز قيامت، ايك منادى ظالموں كے لعنت خدا ميں گرفتار ہونے كا اعلان كرنے پر مامور ہوگا_
فاذن مؤذن بينهم ان لعنة الله على الظلمين
8_ احمد بن عمر الحلاّل قال: سا لت ابا الحسن عن قولہ تعالي: "فاذن مؤذن بينهم ا ن لعنة الله على الظالمين" قال: المؤذن امير المؤمنين(ع) (1)
احمد بن عمر حلّال كہتے ہيں كہ ميں نے امام رضا(ع) سے آيت "فاذن مؤذن ..." كے بارے ميں سوال كيا تو آپ(ع) نے فرمايا: وہ مؤذن حضرت اميرالمؤمنين (ع) ہيں_

آيات خدا:
آيات خدا كے جھٹلانے والوں كا عذاب 3
الله تعالى :
الله تعالى كا وعدہ 5; الله تعالى كى دھمكيوں كا تحقق 4; الله تعالى كى ربوبيت 5; الله تعالى كى لعنت 7; الله تعالى كى وعيد5; الله تعالى كى وعيد كا پورا ہونا 3; الله تعالى كے وعدے كا پورا ہونا 2
اہل بہشت:
اہل بہشت اور اہل جہنم 1، 2، 3;اہل بہشت بہشت ميں 1;اہل بہشت كا سوال 1،3;اہل بہشت كا كلام كرنا 1،2;اہل بہشت كى طرف سے كى جانے والى ملامتيں3
اہل جہنم:
اہل جہنم اور اہل بہشت 4;اہل جہنم كا اقرار 4;اہل جہنم كى سرزنش 3
بہشت:
بہشت كا وعدہ 2;بہشت كى نعمات 2
تربيت:
تربيت كے عوامل 5
رشد:
رشد كے عوامل 5
ظالمين:
ظالمين پر لعنت 7;ظالمين قيامت كے دن 7
قيامت:
قيامت كے دن ندا 7
لعنت:
لعنت كے مشمولين 7
محرومين:
رحمت خدا سے محروم لوگ 6
مؤمنين:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) كافي، ج/1 ص 426 ح 70، نور الثقلين ج/2 ص 32 ج 122_

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجاً وَهُم بِالآخِرَةِ كَافِرُونَ .45

جو راہ خدا سے روكتے تھے اور اس ميں كجى پيدا كيا كرتے تھے اور آخرت كے منكر تھے(45)
1_ راہ خدا (دين و معارف الہي) سے روگردانى كرنے والے ظالمين كے زمرہ ميں سے ہيں_
ا ن لعنة الله على الظلمين_ الذين يصدون عن سبيل الله
"يصدون" كا مصدر "صدّ" ہے كہ جو "روگردانى كرنا" كے معنى ميں بھى ہوسكتاہے اور "ركاوٹ بننے" كے معنى ميں بھى پہلى صورت ميں يصدّون فعل لازم ہے اور دوسرى صورت ميں فعل متعدي، مندرجہ بالا مطلب پہلى صورت كى بناپر ہى اخذ كيا گيا ہے_
2_ لوگوں كو راہ خدا كے ساتھ ملحق ہونے سے روكنے والے، ظالم ہيں_
ا ن لعنة الله على الظلمين الذين يصدون عن سبيل الله
يہ مفہوم اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "يصدّون" كہ جو "صدّ" سے ہے كو بمعنى "روكنا" ليں اس صورت ميں "الناس" جيسا كوئي كلمہ اس كا مفعول بنے گا كہ جو واضح ہونے كى وجہ سے كلام ميں نہيں لايا گيا_
3_ راہ خدا كو كج اور ٹيڑھاظاہر كرنے كے درپے افراد ظالمين كے گروہ ميں سے ہيں_
ا ن لعنة الله على الظلمين، الذين ...يبغونها عوجاً
"بغي" چاہنے اور جستجو كرنے كے معنى ميں ہے اور "يبغونها" ميں "ها" كے ہمراہ "لام" مقدر ہے اور "عوجاً" (كجى و انحراف) مفعول بہ ہے يعني: وہ لوگ كہ جو دين خدا كيلئے كجى پيدا كرنے كى جستجو ميں ہوتے ہيں، چاہے خود معارف دين ميں ہى ايسے موارد كى جستجو ميں ہوں كہ جنہيں انحرافى نكات كے طور پر ظاہر كر پائيں يا يہ كہ دين كے حقائق ميں تحريف كرتے ہوئے انہيں انحرافى مسائل ميں تبديل كرنے كے درپے ہوں_ البتہ مذكورہ بالا مطلب كى اساس پہلا احتمال ہى ہے_
4_ راہ خدا كو كج اور منحرف كرنے كے در پے لوگوں كا شمار ظالمين كے زمرہ ميں ہوتاہے اور وہى روز قيامت لعنت خدا كے مشمول قرار پائيں گے_

ا ن لعنة الله على الظالمين الذين يبغونها عوجاً
مطلب بالا كى اساس احتمال دوم ہے كہ جو گزشتہ مطلب كى وضاحت كيلئے دين ميں كجى پيدا كرنے كے انداز كى تشريع كے ضمن ميں بيان كيا گيا_
5_ راہ خدا ہر قسم كى كجى اور انحراف سے پاك ہے_
ا ن لعنة الله على الظلمين_ الذين ...يبغونها عوجا
6_ قيامت كو جھٹلانے والے، ظالم ہيں اور روز قيامت رحمت خدا سے محروم ہوں گے_
ا ن لعنة الله على الظلمين_ الذين ...و هم بالاخرة كفرون
7_ راہ خدا سے روگردانى كرنے والے اور لوگوں كو آئين الہى كے ساتھ پيوستہ ہونے سے روكنے والے، نيز راہ خدا كو منحرف اور كج ظاہر كرنے والے، روز قيامت رحمت خدا سے محروم ہوں گے_
ا ن لعنة الله على الظلمين، الذين يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجاً
8_ بعض لوگ قيامت كو قبول نہ كرنے كى وجہ سے دين خدا كو منحرف خيال كرتے ہوئے اس سے روگردان ہوجاتے ہيں_
الذين يصدون عن سبيل الله و يبغونها عوجاً و هم بالآخرة كفرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مندرجہ بالا مطلب كا اخذ ہونا اس بنياد پر ہے كہ جملہ "و ھم بالاخرة كفرون" جملہ حاليہ اور مقام تعليل ميں ہو كہ ايسے جملے كيلئے حال معلّلہ كى اصطلاح استعمال كى جاتى ہے_ اس بناء پر آيت ميں اس معنى كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ: بعض افراد قيامت كو نہ ماننے كى وجہ سے يہ خيال كرتے ہيں كہ جس دين ميں مردوں كے زندہ ہونے كى بات كى جائے وہ ايك بے بنياد اور منحرف دين ہے لہذا اس سے روگردان ہوتے ہوئے دوسروں كو بھى اس كے ساتھ ملحق ہونے سے روكتے ہيں_

الله تعالى :
الله تعالى كى اخروى رحمت 6;الله تعالى كى اخروى لعنت 4;الله تعالى كى رحمت سے محروميت 7
دين:
دين سے روگرداني1;دين سے روگردانى كے اسباب 8;دين كى خصوصيت 5
راہ خدا:
راہ خدا سے روكنے والے 7;راہ خدا سے روگردانى 1; راہ خدا سے روگردانى كرنے والے 7;راہ خدا سے ممانعت 2، 4;راہ خدا كو بد ظاہر كرنا 3، 4، 7 ; راہ خدا كى خصوصيت 5
رحمت خدا سے محروم لوگ :6،7
ظالمين: 1، 2، 3، 4، 6

ظالمين قيامت ميں 4
ظلم:
ظلم كے موارد 2، 6
قيامت:
تكذيب قيامت كا ظلم 6; تكذيب قيامت كے
اثرات 8;قيامت اور دين كو جھٹلانے والے 8; قيامت كو جھٹلانے والوں كى بصيرت 8; منكرين قيامت كى محروميت 6
لعنت:
لعنت كے مشمولين 4

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ .46
اور ان كے درميان پردہ ڈال ديا جائے گا اوراعراف پر كچھ لوگ ہوں گے جو سب كو ان كى نشانيوں سے پہچان ليں گے اور اصحاب جنت كو آواز ديں گے كہ تم پر ہمارا سلام_ وہ جنت ميں داخل نہ ہوئے ہوں گے ليكن اس كى خواہش ركھتے ہوں گے(46)
1_ اہل بہشت اور اہل جہنم كے درميان حجاب اور فاصلے كا وجود_
و بينہما حجاب
2_ اہل بہشت اور اہل جہنم كے درميان حائل حجاب كے فراز پر بلند مرتبہ اشخاص (اصحاب اعراف) موجود ہوں گے_
و بينھما حجاب و على الاعراف رجال
ہر بلند اور مرتفع چيز كے بالائي حصّوں كو "عرف"
كہتے ہيں اس كى جمع "اعراف" ہے (لسان العرب)" الاعراف "ميں "ال" مضاف اليہ كا جانشين ہے يعني: و على اعراف الحجاب رجال_
3_ اہل اعراف، قيامت كے دن حاضر تمام انسانوں پر بلند مقام سے ناظر ہوں گے_
و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيمهم

اصحاب اعراف كا يوں وصف بيان كيا جانا كہ وہ اہل بہشت اور اہل جہنم كے درميان حائل بلندى پر مستقر ہيں، اس مطلب

كو ظاہر كرتاہے كہ وہ ميدان قيامت ميں موجود تمام افراد پر اشراف ركھتے ہيں اور ان پر نظارت كرتے ہيں_
4_ اصحاب اعراف، خداوند متعال كى بارگاہ ميں ايسے بلند مرتبہ مؤمنين ہيں كہ جن كا مقام دوسرے مؤمنين سے برتر ہے_
و على الاعراف رجال يعرفون كلاً بسيمہم و نادوا اصحب الجنة ا ن سلم عليكم
اس لحاظ سے كہ اصحاب اعراف ايك ايسے مقام پر كھڑے ہيں كہ جہاں سے وہ سب لوگوں كو زير نظر ركھتے ہوئے ہر شخص يا گروہ كو ان كى مخصوص علامات سے پہنچانتے ہيں اور ميدان قيامت ميں اہل بہشت كے ساتھ كلام كرتے ہيں اور ان تك بہشت ميں داخل ہونے كا فرمان پہنچاتے ہيں اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ دوسرے مؤمنين سے برتر مقام كے حامل ہيں_
5_ قيامت كے ميدان ميں موجود امتوں اور گروہوں (چاہے وہ بہشتى ہوں يا جہنمي) كيلئے مخصوص علامات ہيں_
و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيمهم
كلمہ "سيما" كا معنى علامت يا نشانى ہے_
6_ اصحاب اعراف روز قيامت ہر امت اور گروہ كو ان كى مخصوص نشانيوں سے پہچان ليں گے_
يعرفون كلاً بسيمهم
7_ اصحاب اعراف، جنت ميں ورود كے منتظر مؤمنين پر بلند آواز سے درود بھيجيں گے_
و نادوا اصحب الجنة ا ن سلم عليكم
جملہ "سلم عليكم" ايك انشائي جملہ بھى ہوسكتاہے اور مؤمنين كيلئے موجود امن و سلامتى سے اخبار بھي، مذكورہ بالا مطلب كى اساس احتمال اوّ ل ہے_
8_ اصحاب اعراف، بہشت كى طرف رواں مؤمنين كو بلند آواز سے امن و سلامتى كى خوشخبرى ديں گے_
و نادوا اصحب الجنّة ا ن سلم عليكم
مذكورہ بالا مفہوم كى بنياد اس پر ہے كہ جب جملہ "سلم عليكم" كو ايك اخبارى جملہ جانا جائے_
9_ اہل بہشت، بہشت ميں ورود كا وقت آنے پر، اپنى سرنوشت كے بارے ميں پريشان ہوں گے_
لم يدخلوہا و ہم يطعمون
مندرجہ بالا مفہوم كى اساس يہ ہے كہ جملہ "لم يدخلوھا" اور "يطمعون" ميں ضمير فاعل "اصحاب الجنّة" كى طرف پلٹائي جائے كہ اس صورت ميں جملہ "لم يدخلوھا" "اصحاب الجنّة" كيلئے حال شمار ہوگا_ قابل ذكر نكتہ يہ ہے كہ جملہ "يطمعون" (يعنى اميد ركھتے ہيں) ميں اہل بہشت كے اضطراب كى طرف اشارہ ہے_ يعنى پريشان ہيں كہ مبادا بہشت ميں داخل ہونے سے روك لئے جائيں_

10_ عن ابى عبدالله(ع) و قد سئل عن قول الله عزوجل "و بينهما حجاب" فقال سور بين الجنة والنار ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے روايت نقل كى گئي ہے كہ آيت "و بينهما حجاب" ميں كلمہ حجاب كے معنى كے بارے ميں سوال كے جواب ميں انہوں نے فرمايا: بہشت اور جہنم كے درميان ايك ديوار ہے ...
11_ قال الصادق(ع) : ...يعرف الائمة(ع) اوليائهم و اعدائهم بسيماهم و هو قوله تعالي: و على الاعراف رجال (و هم الائمة(ع)) يعرفون كلا بسيماهم ..." (2)
حضرت امام صادق(ع) نے فرمايا: كہ ائمہ(ع) اپنے دوستوں اور دشمنوں كو ان كى پيشانيوں سے پہچانتے ہيں چنانچہ قول خدا "اعراف پر اشخاص ہيں (كہ وہ ائمہ ہى ہيں) كو جو ہر ايك كو اس كى پيشانى سے پہچان ليتے ہيں" كا مطلب يہى ہے_
12_ بريد العجلى قال: سا لت ابا جعفر(ع) عن قول الله : "و على الاعراف رجال ..." قال: صراط بين الجنّة والنار ...(3)
بريد عجلى كہتے ہيں كہ ميں نے حضرت امام باقر(ع) سے اعراف كے بارے ميں سوال كيا توآپ (ع) نے فرمايا: اعراف بہشت اور جہنم كے درميان ايك راہ ہے
13_ انس بن مالك عن النبي(ص) قال ا ن مؤمنى الجن لهم ثواب و عليهم عقاب، فسا لناه عن ثوابهم فقال: على الاعراف و ليسوا فى الجنّة مع امة محمد(ص) فسا لناه و ما الاعراف؟ قال: حائط الجنة تجرى فيہ الانهار و تنبت فيہ الاشجار والثمار ...(4)
انس بن مالك كا بيان ہے: كہ رسول خدا(ص) نے فرمايا مؤمن جنّات كيلئے ثواب و عقاب ہے،ہم نے آنحضرت (ص) نے سے ان كے ثواب كے بارے ميں پوچھا تو آپ (ص) نے فرمايا: وہ اعراف پر ہيں اور جنت ميں امت محمد(ص) كے ساتھ نہيں ہيں‎ہم نے سوال كيا اعراف كيا ہے؟ فرمايا: بہشت كى ديوار ہے جس ميں نہريں جارى ہيں اور درخت اور پھل اگتے ہيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

14_ عن ابى عبدالله(ع) : الاعراف كثبان بين الجنّة والنّار فيوقف عليها كل نبّى و كل خليفة نبّى مع المذنبين من اهل زمانہ ...و قد سبق المحسنون إلى الجنّة فيقول ذلك الخليفة للمذنبين الواقفين معہ: انظروا الى اخوانكم المحسنين قد سبقوا الى الجنّة فيسلم المذنبون عليهم و ذلك قولہ "و نادوا اصحاب الجنّة ا ن
----

1)تاويل الايات الظاہره ص 182_
2)تفسير قمی ج/2 ص 384: نور الثقلين ج/2 ص 32 ح 126_
3)بصائر الدرجات صفار ص 496 ج 5 ب 16: تفسير برهان ج 2 ص 18 ح 8 _
4) الدر المنثور ج/3 ص 465_

سلام عليكم" ثم اخبر تعالي: إنهم "لم يدخلوها و هم يطمعون" يعنى هؤلاء المذنبين لم يدخلوا الجنة، و هم يطمعون ان يدخلهم الله ايّاها بشفاعة النبّى والامام ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے مروی ہے كہ اعراف بہشت اور جہنم كے درميان ٹيلے ہيں كہ جہاں ہر پيغمبر اور جانشين پيغمبر كو ان كے زمانے كے گناہ گاروں كے ہمراہ ٹھہراتے ہيں ...در حالانكہ نيك افراد جنت ميں پہنچ چكے ہوتے ہيں، پس جانشين پيغمبر اپنے ہمراہ گناہ گاروں سے كہتاہے: اپنے نيك بھائيوں كى طرف ديكھو كہ وہ تم سے پہلے جنت ميں جا چكے ہيں تب گناہ گار لوگ ان كو سلام كہيں گے_ قول خدا "و نادوا اصحاب الجنة ا ن سلام عليكم" كا مطلب يہى ہے، پھر خداوند متعال نے خبر دى ہے "لم يدخلوها و هم يطمعون" يعني: يہ گناہ گارلوگ ابھى تك بہشت ميں داخل نہيں ہوئے ہيں ليكن اميد وار ہيں كہ خدا انہيں پيغمبر اور امام كى شفاعت سے بہشت مينلے جائے ...
15_ حارث عن ابى عبدالله(ع) قال: سا لتہ بين الايمان والكفر منزلة؟ فقال نعم و منازل ...و بينهما قولہ "و على الاعراف رجال" (2)
حارث كہتے ہيں كہ ميں نے حضرت امام صادق(ع) سے سوال كيا آيا ايمان اور كفر كے درميان كوئي مرتبہ موجود ہے؟فرمايا: ہاں بلكہ كئي مراتب ہيں ... ان ميں سے ايك (اصحاب اعراف پر اعتقاد ہے) كہ خدا نے فرمايا: "وعلى الاعراف رجال"

اصحاب اعراف:
اصحاب اعراف قيامت كے دن 3، 6;اصحاب اعراف كا اشراف 3; اصحاب اعراف كا سلام 7;اصحاب اعراف كا علم 6;اصحاب اعراف كى بشارت 8; اصحاب اعراف كے مقامات 2، 4
امتيں:
روز قيامت امتوں كى علامت 5، 6
اہل بہشت:
اہل بہشت كى اميد 9;اہل بہشت اور اہل جہنم كا حجاب 1،2 ;اہل بہشت كى علامات 5;;اہل بہشت كى پريشانى 9;اہل بہشت كے مقامات 9
اہل جہنم:
اہل جہنم كى علامت 5
بہشت:
بہشت ميں امن و امان 8;بہشت ميں سلامتى 8
مقربين: 4
مؤمنين:
مؤمنين پر سلام 7; مؤمنين قيامت كے دن 7، 8 ; مؤمنين كو بشارت 8; مؤمنين كے مقامات 4
-----

1) تفسیر تبیان ج/4 ص 411: مجمع البیان ج/4 ص 653_
2)تفسیر عیاشی ج/2 ص 11 ج/133، بحار الانوار ج/69 ص 166 ح/32_

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاء أَصْحَابِ النَّارِ قَالُواْ رَبَّنَا لاَ تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .47

اور پھر جب ان کی نظر جہنم والوں کی طرف مڑجائے گی تو کہیں گے کہ پروردگار ہم کو ان ظالمین کے ساتھ نہ قرار دینا (47)

1_ روز قیامت اہل جہنم کی سنگین اور ناگوار حالت_
و إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالوا ربنا ...
اہل دوزخ کو دیکھ کر اہل بہشت کی ناراحتی اور اس ناخواستہ مشاہدہ کے بعد ان کی دعا کا بیان اہل جہنم کی مشکل حالت کی نقشہ کشی کررہاہے_
2_ جہنم میں، ايك انتہائي ہولناك منظر
و إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالو ربّنا ...
3_ راہیان بہشت، روز قیامت اہل دوزخ کے ہولناك اور ناگوار منظر کا مشاہدہ کریں گے_
و إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالوا ربّنا
یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ابصرهم" اور "قالوا" کی ضمیر گزشتہ آیت میں مذکور "اصحاب الجنة" کی طرف پلٹائي جائے_
4_ اہل بہشت کی جانب سے اہل دوزخ کا مشاہدہ غیر ارادی ہے_
و إذا صرفت ابصرهم تلقا اصحاب النّار
فعل "صرفت" کا مجہول آنا ہی مذکورہ بالا مطلب کی دلیل ہے_
5_ راہیان بہشت اہل دوزخ کی ناگوار حالت اور دوزخ کے ہولناك منظر کا مشاہدہ کرنے کے بعد دعا کریں گے_
و اذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالوا ربّنا
6_ خدا کے حضور اہل بہشت کی دعا کہ ستمگر دوزخیوں کے پاس ان کا ٹھکانہ نہ ہو_
و إذا صرفت ...قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
7_ بہشت میں جانے والے بہشت میں داخلے کی امید

کے باوجود، اہل دوزخ کے ساتھ ملحق ہونے کے ڈر سے مضطرب ہیں_
ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
8_ اہل بہشت کی نظر میں ظالم اہل دوزخ ،ناپسندیدہ لوگ ہیں_
ربَّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
اہل بہشت آتش جہنم میں گرفتار نہ ہونے کی خواہش کا اظہار ظالمین سے دوری کی دعا کے ذریعے کرتے ہیں_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ اہل بہشت قیامت کے دن خود ظالمین سے بھی متنفر ہیں_
9_ آتش جہنم میں گرفتار ہونا، ظالم ملّتوں اور قوموں کا انجام ہے_
إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
10_ ستمگري، تمام اہل دوزخ کی ايك مشترکہ خصوصیت ہے_
إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار قالوا ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
11_ اہل اعراف، غیر ارادی طور پر اہل دوزخ کی ناپسندیدہ حالت کا مشاہدہ کریں گے_
و إذا صرفت ابصرهم تلقاء اصحب النار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مندرجہ بالا مفہوم اس صورت میں درست ہوگا کہ جب "ابصرھم" اور "قالوا" کی ضمیر سے مراد اہل اعراف ہوں_
12_ اہل دوزخ کی حالت زار کا مشاہدہ اہل اعراف کیلئے بارگاہ خدا میں اہل دوزخ جیسے انجام میں مبتلا نہ ہونے کے بارے میں دعا کا باعث بنتاہے_
إذا صرفت ابصرھم تلقا اصحب النار قالوا ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین
13_ اہل اعراف کی نظر میں ستمگر اہل دوزخ ،ناپسندیدہ لوگ ہیں_
ربّنا لا تجعلنا مع القوم الظالمين

اصحاب اعراف:
اصحاب اعراف اور اہل جہنم 11، 12، 13;اصحاب اعراف قیامت میں 11;اصحاب اعراف کی دعا 12
اہل بہشت:
اہل بہشت اور اہل جہنم 3، 4، 5، 8 ; اہل بہشت کی امید 7;اہل بہشت کی پریشانی 7;اہل بہشت کی دعا 5، 6;اہل بہشت قیامت میں 3، 5، 7
اہل جہنم:
اہل جہنم سے نفرت 8، 13;اہل جہنم کا ظلم 10;اہل جہنم کی اخروی مشکلات 1; اہل جہنم کی صفات 10;اہل جہنم کی مشکلات 15، 11، 12;اہل جہنم کی ہولناکی 5; ظالم اہل جہنم 6، 8;قیامت کے دن

اہل جہنم1 ;قیامت کے دن اہل جہنم کی رؤیت 3، 4، 5
جہنم:
جہنم کا منظر 2،5;جہنم کی صفات 2;جہنم کی ہولناکی 2، 3
خوف :
خوف کے آثار 12
دعا:
موجبات دعا 12
ظالم اقوام :
ظالم اقوام کی عاقبت 9

وَنَادَى أَصْحَابُ الأَعْرَافِ رِجَالاً يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُواْ مَا أَغْنَى عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ .48

اور اعراف والے ان لوگوں کو جنھیں وہ نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے آواز دیں گے کہ آج نہ تمھاری جماعت کام آئي اور نہ تمھارا غرور کام آیا(48)
1_ قیامت کے دن مستکبر اور کفر پیشہ گروہ اپنی مخصوص علامات کے ساتھ حاضر ہوں گے_
و نادی اصحب الاعراف رجالاً یعرفونھم بسیمھم
2_ اصحاب اعراف، روز قیامت مستکبر اور کفر پیشہ گروہوں کو ان کی علامات سے پہچان لینگے_
یعرفونہم بسیمھم
3_ اصحاب اعراف، روز قیامت مستکبر اور کفر پیشہ گروہوں کو مخاطب قرار دیتے ہوئے دور سے ان کے ساتھ کلام کریں گے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و نادى اصحب الاعراف رجالاً
4_ اصحاب اعراف، اہل كفر كو ان كے مادى وسائل اور دنيوى قدرتوں كے بے ثمر ہونے كے اعتبار سے ناكام كہتے ہوئے سرزنش كريں گے_
قالو ما ا غنى عنكم جمعكم و ما كنتم تستكبرون
5_ روز قيامت گناہوں كا گناه گاروںكيلئے علامت كى

صورت ميں ظاہر ہونا_
و نادى اصحب الاعراف رجالاً يعرفونهم بسيمهم
6_ مادى وسائل، افرادى قوت اور طرفداروں كا موجود ہونا كافروں كى عذاب جہنم سے نجات كا موجب نہيں بن سكتا_
ما ا غنى عنكم جمعكم و ما كنتم تستكبرون
7_ مستكبر اور زر اندوز كفّار اپنى قدرت اور ثروت كو عذاب خدا سے محفوظ رہنے كا سبب خيال كرتے ہيں_
ما ا غنى عنكم جمعكم و ما كنتم تستكبرون
8_ حمزه بن الطيار عن ابى عبدالله (ع) : ... قلت: و ما اصحاب الاعراف؟ قال: قوم استوت حسانتهم و سيئاتهم فان ادخلهم النار فبذنوبهم و ان ادخلهم الجنة فبرحمتہ (1)
حمزه بن طيار كہتے ہيں كہ ميں نے حضرت امام صادق(ع) سے عرض كى كہ اصحاب اعراف كون لوگ ہيں؟ فرمايا ايسے لوگ ہيں كہ جن كى نيكياں اور برائياں برابر ہيں، پس اگر خدا انہيں جہنم ميں داخل كرے تو ايسا ان كے گناہوں كے سبب سے ہوگا اور اگر جنت ميں داخل كرے تو ايسا اس كى رحمت كے سبب سے ہوگا_
9_ سئل رسول الله (ص) عن اصحاب الاعراف فقال:هم قوم غزوا فى سبيل الله عصاة لابائهم فقتلوا فاعتقهم الله من النار بقتلهم فى سبيلہ و حبسوا عن الجنة بمعصيتہ آبائهم فهم آخر من يدخل الجنة (2)
رسول خدا(ص) سے اصحاب اعراف كے بارے ميں سوال كيا گيا تو آپ(ص) نے فرمايا: وه لوگ ہيں كہ جنہوں نے والد كى رضايت حاصل كيئےغير راه خدا ميں جہاد كيا اور شہيد ہوئے_ پس خدا انہيں راه خدا ميں شہيد ہونے كى خاطر آتش جہنم سے نجات بخشے گا ليكن وه والد كى نافرمانى كى خاطر جنت ميں داخل ہونے سے روك لئے جائيں گے: پس وه جنت ميں داخل ہونے والے آخرى افراد ہونگے_

اصحاب اعراف:
اصحاب اعراف اور اہل كفر 3، 4 ;اصحاب اعراف اور مستكبرين 2، 3 ;اصحاب اعراف كا تكلم 3; اصحاب اعراف كى طرف سے سرزنش 4; اصحاب اعراف قيامت كے دن 2، 3
الله تعالى :
الله تعالى كے عذاب 7
اہل كفر:
----

1)كافى ج/2 ص 381 ح/1، نور الثقلين ج/2 ص 35 ح 137_
2)الدر المنثور ج/3 ص 465_

اہل كفر قيامت كے دن 1، 4; اہل كفر كا حتمى عذاب 6;اہل كفر كى اخروى سرزنش 4;اہل كفر كى اخروى علامات 1، 2;اہل كفر كى بصيرت 7; اہل كفر كى شكست 4; اہل كفر كى قدرت 6; اہل كفر كے مادى وسائل 6;ثروتمند اہل كفر 7;مستكبر اہل كفر 7
عذاب:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عذاب سے امان کے موجبات 7
قیامت:
روز قیامت قدرت کا بے ثمر ہونا 4;قیامت کے دن تجسم گناہ 5
گروہ :
قیامت کے دن کافر گروہ 1، 2، 3;قیامت کے دن مستکبر گروہ 1
گناہ:
گناہ کے اخروی آثار 5
گناہ گار:
گناہگاروں کی اخروی علامات 5
مستکبرین:
مستکبرین کی اخروی علامات 2، 1

أَهَؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لاَ يَنَالُهُمُ اللّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُواْ الْجَنَّةَ لاَ خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلاَ أَنتُمْ تَحْزَنُونَ .49
کیا یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ انھیں رحمت خدا حاصل نہ ہوگی جن سے ہم نے کہہ دیا ہے کہ جاؤ جنّت میں چلے جاؤ تمھارے لئے نہ کو ی خوف ہے اور نہ کوئي حزن(49)
1_ مستکبر کفار دنیا میں قسمیں کھاتے ہیں کہ روز آخرت مؤمنین کو خدا کسی رحمت سے نہیں نوازے گا_
اھؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ
کلمہ "رحمۃ" نکرہ ہے اور چونکہ نفی کے بعد واقع ہوا ہے لہذا عموم کا معنی دیتاہے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ رحمت سے کافروں کی مراد اخروی رحمت ہے، یعنی بالفرض اگر کسی آخرت کا وجود ہوا تو خداوند متعال اپنی رحمت مؤمنین کے شامل حال نہیں کرے گا_ اس مطلب کی تائید یوں ہوتی ہے کہ "لا ینال" فعل مضارع ہے نیز یہ کہ دنیا

میں خدا کی تمام رحمتوں کی نفی معقول نہیں_
2_ اہل ایمان دنیا میں مستکبر کفّار کی طرف سے تحقیر کا نشانہ بنتے ہیں_
ا ھؤلاء الذین ا قسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ:
3_ کفر پیشہ مستکبرین آخرت میں رحمات الہی سے بہرہ مند ہونے کے مدعی ہیں_
ا ھؤلاء الذین ا قسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ
4_ بہشت کے راہی مؤمنین، اصحاب اعراف کے فرمان سے اپنی عالی شان منزل میں اتریں گے_
ادخلوا الجنۃ
جملہ "ا ھؤلاء الذین ..." بظاہر اصحاب اعراف کی کفار کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا حصّہ ہے یعنی قالوا ...اھؤلاء الذین ...اس بناپر جملہ "ادخلوا" بھی اصحاب اعراف کا ہی کلام ہے_
5_ اصحاب اعراف، روز قیامت راہیان بہشت کو ایك خوشحال اور پرامن زندگی کی بشارت دینگے_
ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم و لا ا نتم تحزنون
6_ بہشت، حزن حوادث سے محفوظ ایك پر امن ٹھکانہ ہے_
لا خوف علیکم و لا ا نتم تحزنون
7_ نیك کردار مؤمنین کی دنیوی زندگي، مستکبرین کی خلل اندازیوں کے سبب نا آرام اور ان کی سرزنشوں کے باعث رنجیدہ خاطر ہوتی ہے*_
ا ھؤلا الذین اقسمتم لاینالھم اللہ برحمۃ ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم
کفّار کی طرف سے مؤمنین کی تحقیر کو ذکر کرنے اور اس کے بعد تمام نعمات بہشت میں سے صرف دو نعمتوں کو بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ اولاً مؤمنین کی دنیوی زندگی نا امنی اور حزن کے ساتھ آمیختہ ہوتی ہے ثانیاً ان کا یہ حزن و ملال مستکبر کفّار کی طرف سے ایجاد کیا ہوا ہوتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8_ بہشت اور اس کی نعمات رحمت خدا کا ایك برترین جلوہ ہیں_
لا ینالهم الله برحمة ادخلوا الجنة
9_ اصحاب اعراف، خدا کے ہاں اعلی مقام پر فائز اور میدان قیامت کے خدمتگزاروں میں سے ہیں_
قالوا ...ادخلوا الجنة لا خوف علیکم و لا انتم تحزنون

اصحاب اعراف:
اصحاب اعراف قیامت کے دن 5;اصحاب اعراف اور اہل بہشت 5;اصحاب اعراف اور مؤمنین 4;اصحاب اعراف کی بشارت 5;اصحاب اعراف کے مقامات 9

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی اخروی رحمت1،3; اللہ تعالی کی ایجاد 5; اللہ تعالی کی بے نیازی 7،12;اللہ تعالی کی خالقیت5،12; اللہ تعالی کی خصوصیات 2،7، 8; اللہ تعالی کی رحمت 8; اللہ تعالی کی رزاقیت 1،7، 8; اللہ تعالی کی عقلی معرفت 12; اللہ تعالی کی فطری معرفت 12;اللہ تعالی کی قدرت 10; اللہ تعالی کی ولایت 1،8; اللہ تعالی کی ولایت کو قبول کرنا 2، 12 ، 18، 28;اللہ تعالی کی ولایت کے احوال 11
اہل بہشت:
اہل بہشت کو بشارت 5
بہشت:
بہشت کی زندگی 5;بہشت کی نعمات 8;بہشت میں امن و امان 5، 6;بہشت میں حزن و اندوہ 5، 6; بہشت میں ورود 4
رحمت کے مشمولین:
مشمولان رحمت، 1، 3
قیامت:
قیامت کے خدمتگزار 9
کفار:
کفار اور مؤمنین 1، 2;کفار کی بصیرت 1; مستکبرکفارکا دعوی 3; مستکبرکفّار کاسلوك 2; مستکبرکفار کی بصیرت 3; مستکبر کفار کی قسم 1
مستکبرین:
مستکبرین اور کفار 7;مستکبرین کی طرف سے سرزنش 7
مقربین: 9
مؤمنین:
مؤمنین کا حزن 7;مؤمنین کی تحقیر 2;مؤمنین کی دنیوی زندگی 7;مؤمنین کی دنیوی مشکلات 7;مؤمنین کی سرزنش 7; مؤمنین کی ناآرامی 7; مؤمنین کے مقامات 4

وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُواْ عَلَيْنَا مِنَ الْمَاء أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ .50
اور جہنم والے جنّت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ذرا اٹھنڈا پانی یا خدانے جو رزق تمھیں دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی پہنچاؤ تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ ان چیزوں کو اللہ ن ے کافروں پر حرام کردیا ہے(50)
1_ اہل دوزخ بلند آواز کے ساتھ اہل بہشت سے
درخواست کریں گے کہ جنت کے پانی یا دیگر نعمات میں

سے کچھ ان کی طرف پھینکیں_

و نادى اصحب النار ...ا ن افيضو علينا من الماء او ممّا رزقكم الله
2_ بہشت دوزخ سے كافى دور اور اس سے اونچى جگہ پر واقع ہے_
و نادى اصحب النار اصحب الجنة ا ن افيضوا علينا
كلمہ "افاضہ" كہ جو گرانے كے معنى ميں ہے اس مطلب پر دال ہے كہ بہشت دوزخ سے بالاتر جگہ پر واقع ہے اور كلمہ "ندا" (بلند آواز سے پكارنے) ميں بہشت اور دوزخ كے ايك دوسرے سے دور ہونے كا اشارہ پايا جاتاہے_
3_ پاني، جہنميوں كى اشدّ ضرورت اور ان كا اہم تقاضا_
ا ن ا فيضوا علينا من الماء او ممّا رزقكم الله
4_ جہنمى لوگ، جہنم كے اندر سے اہل بہشت كے ساتھ گفتگو كر سكتے ہيں اسى طرح اہل بہشت بھى ان كے ساتھ ہمكلامى پر قادر ہيں_
و نادى اصحب النار اصحب الجنة
5_ جہنمى لوگ، اہل بہشت كى طرف سے ان كى درخواست قبول نہ ہونے كى وجہ سے پانى اور جنت كى ديگر نعمات كے حصول ميں ناكام رہيں گے_
ا ن ا فيضوا علينا ...قالوا إن الله حَرَّمَہُما على الكافرين
6_ خداوند تعالى نے پانى اور ديگر بہشتى نعمات دوزخيوں پر حرام كى ہيں_
إن الله حرمهما على الكفرين
7_ اہل جہنم كو پانى اور دوسرى نعمات عطا كرنے سے اہل بہشت كے انكار كا سبب ،اہل جہنم پربہشتى رزق كى تحريم ہے_
ا ن افيضوا علينا ...قالوا إن الله حَرَّمَهُمَا على الكافرين
8_ اہل كفر كے زمرہ سے خارج ہونے كيلئے صرف وجود خدا پر اعتقاد ہى كافى نہيں_
ا قسمتم لا ينالهم الله برحمة ...إن الله حرمهما على الكفرين
اس حصّہ كى آيات كے سياق سے ظاہر ہوتاہے كہ جملہ "اقسمتم" كہنے والے اہل دوزخ ہيں لہذا "الكافرين" كا عنوان اس آيت ميں ان كو بھى شامل ہوگا، حالانكہ ان سے نقل كيا گيا يہ جملہ "ا قسمتم لا ينالهم الله برحمة" اس مطلب كو بيان كرتاہے كہ يہ گروہ وجود خدا كا معتقد ہے_

اہل بہشت:
اہل بہشت اور اہل جہنم 7;اہل جہنم كے ساتھ اہل بہشت كى گفتگو 4
اہل جہنم:
29
اہل جہنم اور اہل بہشت 1، 5;اہل جہنم اور نعمات بہشت 6، 7;اہل جہنم پر پانى كا حرام ہونا 6;اہل جہنم كا پانى مانگنا 1، 5;اہل جہنم كى اہل بہشت كے ساتھ گفتگو 4;اہل جہنم كى خواہشات 1، 7اہل جہنم كى ضروريات 3;اہل جہنم كے محرمات 7
بہشت:
بہشت اور جہنم كا فاصلہ 2;بہشت كا محل وقوع 2نعمات بہشت كى تحريم 6، 7
جہنم:
جہنم كا محل وقوع 2
عقيدہ:
خدا كے بارے ميں عقيدہ 8
كفر:
كفر سے نجات 8

الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَهُمْ لَهْواً وَلَعِباً وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُواْ لِقَاء يَوْمِهِمْ هَـذَا وَمَا كَانُواْ بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ .51
جن لوگوں نے اپنے دين كو كھيل تماشہ بناليا تھا اور انھيں زندگانى دنيا نے دھوكہ دے ديا تھا تو آج ہم انھيں اسى طرح بھلاديں گے جس طرح انھوں نے آج كے دن كى ملاقات كو بھلاديا تھا اور ہمارى آيات كا ديدہ و دانستہ انكار كر رہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے(51)
1_ دين خدا كو بے ہودہ اور سعادت و كمال سے مانع امور كے مجموعہ ميں تبديل كرنا، اہل كفر كى خصوصيات ميں سے ہے_
حرمهما على الكفرين _ الذين اتخذوا دينهم لهواً و لعباً
الف: "دينهم" سے مراد خداكا دين ہے اور اس كى نسبت لوگوں كى طرف ديا جانا اس لحاظ سے ہے كہ دينى لائحہ عمل اور قوانين شريعت كى منفعت خود انسان ہى كو حاصل ہوتى ہے_
ب: "اتخذوا" افعال تصيير ميں سے ہے يعنى "بدلوا دين اللہ لهواً و لعباً "، اور دين خدا كو لہو و لعب ميں تبديل كرنا يوں ہے كہ دين خدا پر ايسے بہتان باندھے جائيں كہ وہ لہو و لعب كا ايك مجموعہ نظر آنے لگے_

2_ دين خدا كو ان باطل امور اور خرافات سے بچانے كى ضرورت ہے جو انسان كو حقيقى سعادت سے روكتے ہيں_
الذين اتخذوا دينهم لهواً و لعباً
3_ دنيوى زندگي، ايك فريب دينے اور مشغول ركھنے والى زندگى ہے_
غرتهم الحى وة الدنيا
غرور (غرّ ت كا مصدر) "فريب دينا" كے معنى ميں ہے_
4_ اہل كفر، دنيوى زندگى پر فريفتہ لوگ ہيں_
حرمهما على الكفرين الذين ...غرتهم الحى وة الدنيا
5_ دين كو بازيچہ اور محض ايك سرگرمى سمجھنا اوردنيوى زندگى پر فريفتہ ہوجانا بہشت اور اس كى نعمات سے محروميت كا باعث بنتاہے_
إن اللہ حرمهما على الكفرين الذين ا تخذوا ...و غرتهم الحى وة الدنيا
اہل كفر كى "الذين اتخذوا ..." كے ذريعے توصيف كرنا انكے آتش جہنم ميں گرفتار ہونے كى علت كو ظاہر كرتاہے_
6_ حيات دنيا كا پُر فريب ہونا بعض لوگوں كے كفر اور آيات الہى سے مسلسل انكار كى طرف رجحان كا باعث بنتاہے_
حرمهما على الكفرين ...غرتهم الحى وة الدنيا ...و ما كانوا باى تنا يجحدون
7_ خداوند تعالى روز قيامت ،منكرين قيامت كو فراموش كرتے ہوئے ان كى پرواہ نہيں كرے گا_
فاليوم ننسهم
8_ روز قيامت خداوند تعالى كى اہل كفر سے بے اعتنائي اور انہيں فراموش كرنا خود ان كے آيات الہى سے انكار اور قيامت سے غفلت كى سزا ہے_
فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا و ما كانوا باى تنا يجحدون
جملہ "كما نسوا" ميں حرف "كاف" تعليليہ ہے اور "ما" مصدريہ ہے، يعنى "النسيانهم" اسى طرح "ما كانوا" ميں بھى "ما "مصدريہ ہے اور "مانسوا "پر عطف ہے يعني: لكونهم باياتنا يجحدون_
9_ دنيوى زندگى پر فريفتہ ہوتے ہوئے اس ميں سرگرم ہوجاناروز قيامت اور آتش جہنم كى فراموشى كا سبب بنتا ہے_
و غرتهم الحى وة الدنيا فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا
"كما نسوا" سے يہ مطلب حاصل ہوتا ہے كہ خداوند تعالى كى اہل دوزخ سے بے اعتنائي كى ايك وجہ يہ ہے كہ انہوں نے روز قيامت كو فراموش كيا تھا_ اور چونكہ جملہ "فاليوم نَنْسهُمْ" حرف "ف" كے ذريعے جملہ

"غرتهم الحيوة الدنيا" پر تفريع ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ قيامت كى فراموشى كے اسباب ميں سے ايك سبب دنيوى زندگى پر فريفتہ ہونا ہے_
10_ خداوند تعالي، منكرين قيامت كو بہشت اور اس كى نعمات سے محروم ركھے گا_
إن اللہ حرمهما على الكافرين ...فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا
جملہ "كما نسوا لقاء يومهم هذا" كى روشنى ميں منكرين قيامت ،كافرين كے مصاديق ميں سے ہيں_
11_ آيات الہى كا مسلسل انكار ،بہشت اور اس كى نعمات سے محروم رہنے كا موجب ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فاليوم ننسهم كما نسوا ...و ما كانوا باى تنا يجحدون
مورد بحث آيت ان كافروں کے حال کو بیان کرتی ہے کہ جو روز قیامت بہشتی نعمات سے محروم ہوں گے اور آیت کریمہ کا یہ حصّہ "و ما کانوا ..." اس معنی کو بیان کرتاہے کہ آیات الہی کے منکر ، ان کافروں میں سے ہیں_
12_ قیامت سے انکار اور اس کی فراموشی کفر ہے_
ان اللّہحرمهما على الكفرين ...فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا
13_ آیات الہی کا انکار کفر ہے_
فاليوم ننسهم كما نسوا ...و ما كانوا باى تنا يجحدون
14_ روز قیامت کا واقع ہونا اہم ترین آیات الہی میں سے ہے*_
كما نسوا لقاء يومهم هذا و ما كانوا باى تنا يجحدون
واضح ہے کہ قیامت کا برپا ہونا آیات الہی میں سے ہے لہذا یہاں اس کا خصوصی ذکر اس لحاظ سے ہوسکتاہے کہ دوسری آیات میں سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے_
15_ عن الرضا(ع) : ...و قال تعالي: "فاليوم ننسهم كما نسوا لقاء يومهم هذا" اى نتركهم كما تركوا الاستعداد للقاء يومهم هذا_(1)
حضرت امام رضا(ع) سے منقول ہے: ...یہ کہ خداوند متعال نے فرمایا: "پس آج ہم ان (کافروں) کو فراموش کرتے ہیں جس طرح انہوں نے ایسے دن کے دیدار کو فراموش کیا" یعنی جس طرح انہوں نے ایسے روز کے دیدار کیلئے مستعد ہونے کو ترك کیا ہم بھی انہیں ترك کرینگے_

آلودہ سازی :
------

1)عيون اخبار الرضا، ج1 ص 125 باب 11، حديث 18 و نورالثقلين ج 2 ص37 حديث 147_

آلودہ سازی سے اجتناب 2
آیات خدا:
آیات خدا کی تکذیب 31;آیات خدا کی تکذیب کا پیش خیمہ 6 ;آیات خدا کی تکذیب کی مکافات 8;آیات خدا کی تکذیب کے اثرات 1;آیات خدا کے موارد 14;مکذبین کی مکافات 8
اللہ تعالي:
اللہ تعالی کو فراموش کرنا7،8;اللہ تعالی کے افعال 10
بہشت:
بہشت کی نعمات 5;بہشت کے موانع 5، 10، 11 ; نعمات بہشت سے محرومیت 10
جہنم:
جہنم کی فراموشی کے عوامل 9
حیات:
حیات دنیا کی حقیقت 3
خرافات:
خرافات سے اجتناب 2
دنیا:
فریب دنیا کے اثرات 6;فریب دنیا 3، 4، 5، 9
دنیا طلبي:
دنیا طلبی کے اثرات 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دین:
دین کو بدنما پیش کرنا 1;دین کی آسیب شناسی 2، 1; دین کے ساتھ کھیلنا 1، 2، 5
سعادت:
سعادت کے موانع سے اجتناب 2
قیامت:
تکذیب قیامت 12;تکذیب قیامت کی مکافات 8;قیامت کا برپا ہونا 14;قیامت کی تکذیب کے اثرات 7;قیامت کی فراموشی کے اسباب 9;قیامت کی فراموشی 12;مكذّ بین قیامت کی محرومیت 10
کفّار:
اہل کفر اور دین ;اہل کفر قیامت کے دن 7;اہل کفر کی خصوصیت 1;اہل کفر کی دنیا طلبی 4;اہل کفر کی صفات 4;خدا کے بھلائے ہوئے اہل کفر 7، 8
کفر:
کفر کا باعث 6;کفر کے موارد 12، 13

هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ تَأْوِيلَهُ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاء فَيَشْفَعُواْ لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَفْتَرُونَ .53

کیا یہ لوگ صرف انجام کار کا انتظار کر رہے ہیں تو جس دن انجام سامنے آجائے گا تو جو لوگ پہلے سے اسے بھولے ہوئے تھے وہ کہنے لگیں گے کہ بیشك ہمارے پروردگار کے رسول صحیح ہی پیغام لائے تھے تو کیا ہمارے لئے بھی شفیع ہیں جو ہماری سفارش کریں یا ہمیں واپس کردیا جائے تو ہم جو اعمال کرتے تھے اس کے علاوہ دوسرے قسم کے اعمال کریں_ در حقیقت ان لوگوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا ہے اور ان کی ساری افترا پردازیاں غائب ہوگئي ہیں(53)
1_ منکرین قرآن کیلئے قرآن پر ایمان لانے کا واحد حل قرآن میں خدا کی طرف سے عذاب کی دی گئي دھمکیوں کا پورا ہونا اور اسکے حقائق کا ظہور میں آناہے_
و لقد جئنهم بکتب ...ھل ینظرون إلا تاویلہ
"تاویلہ" کی ضمیر گزشتہ آیت میں مذکور کلمہ "کتاب" کی طرف پلٹتی ہے اور اس آیت کے بعد والے حصّے کی روشنی میں کتاب الہی کی تاویل سے مراد قرآن کے حقائق کا ظہور میں آنا اور اس کی تہدیدات اور وعدوں کا متحقق ہونا ہے اور اس لحاظ سے کہ جملہ "ھل ینظرون" گزشتہ آیت کے ساتھ مربوط ہے یہ مفہوم اخذ ہوتاہے کہ:
منکرین قرآن کیلئے قرآن کی تصدیق کرنے اور حقائق قرآن کے قیامت کے دن ظہور میں آنے کے علاوہ کوئي اور راہ موجود نہیں_
2_ قیامت، قرآن کے حقائق کے ظہور اور تاویل کا دن ہے_
ھل ینظرون إلا تأویلہ یوم یأتی تأویلہ
بعد میں آنے والی عبارات کی روشنی میں "یوم" سے مراد، روز قیامت ہے_
3_ قیامت آئے بغیر حقانیت قرآن کو قبول نہ کرنے کی خاطر خداوند متعال کی طرف سے اہل کفر کی سرزنش

ہونا_
ھل ینظرون إلا تأویلہ یوم یأتی تأویلہ

4_ قیامت کے برپا ہونے پر منکرین قیامت معاد کے بارے میں انبیاء کے قول کی سچائي کو پاتے ہوئے اس کا اعتراف کریں گے_
یوم یأتی تأویلہ یقول الذین نسوہ من قبل قد جائت رسل ربّ‌نا بالحق
کلمہ "نسوا" کی ضمیر مفعول گزشتہ آیت میں موجود کلمہ "کتب" کی طرف پلٹ سکتی ہے کہ اس صورت میں کلمہ "الحق" میں "ال" جنسیہ ہوگا اور اس سے مراد رسالت انبیاء کی حقانیت ہوگي_ اور وہ ضمیر "یوم یا تی تا ویلہ" کی طرف بھی پلٹ سکتی ہے کہ اس صورت میں "الحق" میں "ال" عہدیہ ہوگا اور روز قیامت کی حقانیت کی طرف اشارہ مقصود ہوگا مندرجہ بالا مفہوم احتمال دوم کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_
5_ حقانیت قرآن کے منکر لوگ، قرآنی حقائق کے ظہور اور قیامت کے دن پیغمبروں کی رسالت کی حقانیت کا اعتراف کریں گے_
یوم یأتی تأویلہ یقول الذین نسوہ من قبل قد جاء ت رسل ربّنا بالحق
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب فعل "نسوہ" کی ضمیر مفعول گزشتہ آیت میں مذکور "کتب" کی طرف پلٹائي جائے_
6_ پیغمبروں کی رسالت، انسانوں پر خدا کی ربوبیّت کا ایك جلوہ ہے_
قد جاء ت رسل ربّنا بالحق
7_ قیامت کے برپا ہونے پر منکرین قرآن عذاب سے نجات دلانے والے کسی شفیع کے ملنے یا پھر نیك اعمال بجا لانے کیلئے دنیا کی طرف پلٹنے کی آرزو کریں گے_
یقول الذین نسوہ ...فیشفعوا لنا او نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل
8_ آخرت کی زندگی میں نیك اعمال انجام دینے کی فرصت میسّر نہ ہوگي_
اور نرد فنعمل غیر الذی کنّا نعمل
گذشتہ اعمال کے جبران اور نیك اعمال بجا لانے کیلئے دنیا کی طرف پلٹنے کی آرزو کرنا اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ آخرت میں گذشتہ کے جبران اور نیك اعمال بجا لانے کی فرصت میسّر نہیں ہے_
9_ منکرین قرآن، معارف قرآن سے بے اعتنائي کے سبب اپنا سرمایہ زندگی تباہ کرتے ہیں_
قد خسروا أنفسهم
10_ تعلیمات قرآن پر اعتقاد رکھنا اور اس کے دستورات پر عمل کرنا سرمایہ زندگی کو تباہی سے بچانے کا ذریعہ ہے_
قد خسروا أنفسهم

38

جملہ "قد خسروا أنفسهم" ایسے لوگوں کی مذمت میں لایا گیا ہے کہ جنہوں نے دنیا میں قرآن کو قبول نہ کرتے ہوئے اس کے دستورات کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا_
11_ منکرین قرآن، قیامت کے دن تعلیمات دین کے مخالف اپنے خود ساختہ عقائد اور افکار کے بطلان سے آگاہ ہوجائیں گے_
ضلّ عنهم ما کانوا یفترون
12_ منکرین قرآن، روز قیامت اپنے افکار اور عقائد کے بطلان اور اپنے خسارے میں ہونے سے آگاہی حاصل ہونے پر اپنے گزشتہ کردار سے پشیمان ہوجائیں گے_
نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل قد خسروا أنفسهم وضلّ عنهم ما کانوا یفترون
قد خسرو" ...اور" ضلّ عنهم" کا جملہ "نرد فنعمل ..." کے لئے تعلیل کی مانند ہے یعنی دنیا میں پلٹنے کی آرزو اور گزشتہ کی تلافی اس لئے ہے کہ کفر پیشہ لوگ اپنے آپ کو خسارے میں دیکھتے ہیں اور اپنے عقائد کو نابود سمجھتے ہیں_
13_ روز قیامت، کافر لوگوں کو ان کے جھوٹے معبود کہیں نظر نہیں آئیں گے_
و ضلّ عنهم ما کانوا یفترون
چونکہ نزول قرآن کے وقت اسلام کے مخالفین مشرك اور بت پرست لوگ تھے کہ جو انسان کی سرنوشت میں اپنے جھوٹے معبودوں کے عمل دخل کے قائل تھے لہذا یہ کہا جا سکتاہے کہ ان کے خود ساختہ معبود "ما کانوا یفترون" کے مصادیق میں سے ہیں_

39

40

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .54

بيشك تمهارا پروردگار وه ہے جس نے آسمانوں اور زمين كو چھ دن ميں پيدا كيا ہے اور اس كے بعد عرض پر اپنا اقتدار قائم كيا ہے وه رات كو دن پر ڈھنپ ديتا ہے اور رات تيزى سے اس كے پيچھے دوڑا كرتى ہے اور آفتاب و ماہتاب اور ستارے سب اسى كے حكم كے تابع ہيں اسى كے لئے خلق بھى ہے اور امر بھى وه نہايٹ ہى صاحب بركت اللہ ہے جو عالمين كا پالنے والا ہے(54)

1_ خداوند متعال، زمين اور آسمانوں كا خالق اور انسانوں كا حقيقى پروردگار ہے_
إن ربَّكم اللّه الذى خلق السموات والأرض فى ستة ا يام

2_ صرف نظام ہستى كا خالق ہى انسانوں كے امور كى تدبير اور ربوبيت كے لائق ہے_
إن ربَّكم اللّه الذى خلق السموات والأرض

3_ آسمانوں اور زمين كى آفرينش چھ مرحلوں ميں انجام پائي جانے والى ايك تدريجى آفرينش ہے_
خلق السموات والأرض فى ستة أيام
آيت شريفہ ميں "يوم" سے مراد اس كا متعارف معنى (دن يا رات و دن) نہيں ہے بلكہ اس سے مراد ايك مرحلہ ہے اس لئے كہ "يوم" اپنے رائج معنى كے ساتھ آسمانوں اور زمين كى آفرينش كے بعد متحقق ہوا ہے_

4_ خداوند متعال نے زمين و آسمان (نظام ہستي) كى آفرينش كے بعد عرش پر استيلاء (اقتدار)كے ساتھ ان كے امور كى تدبير شروع كي_
ثمّ استوى على العرش

5_ عرش، جہان آفرينش پر اقتدار الہى كا مركز ہے_
إن ربّكم اللّه ...استوى على العرش

6_ دن، رات كے پردے ميں پنہان ہوجاتاہے_
يغشى اليل النہار

7_ دن كا رات كے پردے ميں پنہان ہونا ،جہان ہستى ميں خدا وند متعال كى تدابير ميں سے ہے_
ثمّ استوى على العرش يغشى الليل النہار
يغشى اليل، جملہ "استوى على العرش" كا ايك مصداق ہے_

8_ رات، دن كو ڈھانپنے كيلئے اس كے پيچھے پيچھے تيزى سے حركت كرتى ہے_
يطلبہ حثيثاً
"يطلبہ" كى ضمير فاعل "الليل" كى طرف پلٹ سكتى ہے كہ اس صورت ميں اس كى ضمير مفعول "النہار" كى طرف پلٹے گى چنانچہ اس مطلب كے برعكس كا بھى احتمال موجود ہے مندرجہ بالا مفہوم احتمال اول كى بناپر اخذ كيا گيا ہے_

9_ دن، مسلسل سرعت كے ساتھ رات كے تعاقب ميں ہے_
و يطلبہ حثيثاً
مذكوره مفہوم اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے كہ "يطلبہ" كى ضمير فاعل "النہار" كى طرف پلٹائي جائے_

10_ آفتاب و مہتاب اور ستارے، خدا ہى كى مخلوق ہيں اور اسى كے حكم و اراده كے تابع ہيں_
خلق السموات ...و الشمس والقمر والنجوم مسخر ات بأمره
كلمہ "الشمس" اور اسكے بعد والے كلمات "السموات" پر معطوف ہيں_

11_ مخلوقات كى آفرينش اور ان كے امور كى تدبير خدا ہى كيلئے ہے اور اسى كے اختيار ميں ہے_
إن ربَّكم اللّه ... ألا لہ الخق و الأمر
"الأمر" ميں "ال" مضاف اليہ كا جانشين ہوسكتاہے يعنى "أمر الخلق" اس صورت ميں "أمر" "تدبير كرنا" كے معنى ميں ہوگا_ چنانچہ يہ "ال" جنس كيلئے بھى ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں "ا مر" ، "حكم دينا" كے معنى ميں ہوگا_ مندرجہ بالا مطلب احتمال اوّ ل كى بنياد پر اخذ كيا گيا ہے يہ بھى قابل ذكر ہے كہ كلمہ "خلق" كا مصدرى معنى "پيدا كرنا" ہے_

12_ تمام مخلوقات كا مالك اور فرمانروا ،فقط خداوند متعال ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ألا لہ الخلق والأمر
مذكورہ بالا مطلب ميں كلمہ "الخلق" اسم مفعول (مخلوق) كے معنى ميں اور كلمہ "امر" (حكم دينے) كے معنى ميں ليا گيا ہے_
13_ خداوند متعال، اہل عالم تك پہنچنے والى خيرات و بركات كا سرچشمہ ہے_
تبارك اللّہ ربّ العالمين

14_ اہل عالم كو حاصل ہونے والى خيرات و بركات كا منبع خدا كى ربوبيت ہے_
تبارك اللّہ ربّ العالمين
15_ خداوند متعال، ايك قائم و دائم ذات ہے_
تبارك الله ربّ العالمين
"تبارَ ك" كا مصدر "تبارُك" اگر "بَرَكَ" (لَزمَ وَ ثَبَتَ) سے ليا گيا ہو تو جاودانگى اور دوام كا معنى ديتا ہے اور اگر "بركت" سے ليا جائے تو بركات و خيرات كے پہنچانے كے معنى ميں ہوتاہے_
16_ جہان ہستى كے تمام موجودات ،ربوبيت خدا كے سائے ميں ہيں_
اللّہ ربّ العالمين
17_ نظام ہستى ميں متعدد عوالم كا وجود_
اللّہ ربّ العالمين
18_ عن ابى جعفر(ع) قال: قال امير المؤمنين(ع) : إن اللّہ جلَّ ذكرہ و تقدست اسمائہ خلق الارض قبل السمائ ...(1)
حضرت امام باقر(ع) سے منقول ہے كہ اميرالمؤمنين(ع) نے فرمايا: خداوند "جلّ ذكرہ ..." نے زمين كو آسمان سے پہلے خلق كيا ...
19_ إن رسول اللّہ(ص) قال: إن الشمس و القمر و النجوم خلقن من نور العرش_ (2)
رسول خدا(ص) نے فرماياہے: سورج چاند اور ستارے ، عرش خدا كے نور سے خلق ہوئے ہيں_

آسمان:
آسمان كى خلقت 1، 4;آسمانوں كى تدريجى خلقت 3;آسمانوں كى خلقت كے مراحل 3
آفرينش:
آفرينش كا مركز تدبير 5;تدبير آفرينش 7، 11; خالق آفرينش 2;عوالم آفرينش كا متعدد ہونا 17; نظام آفرينش 16
اعداد:
چھ كا عدد 3
الله تعالى :
الله تعالى سے مختص امور 11، 12، 13;اللہ تعالى كى بقاء اور دوام 15;اللہ تعالى كى تدبير 7; الله تعالى كى حاكميت 5، 12;اللہ تعالى كى ربوبيت 1، 2، 4، 14، 14;اللہ تعالى كى خالقيت 1; الله تعالى كى مالكيت 12; الله تعالى كے اوامر 10;عرش پر الله تعالى كا استيلاء 4
امور:
تدبير امور 2، 4
----

1) تفسير عياشى ج/2 ص 120، نور الثقلين ج/2 ص 292 حديث ج 12_
2) الدرالمنثور ج/3 ص 474_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ .55
تم اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور خاموشی کے ساتھ پکارو کہ وہ زيادتی کرنے والوں کو دوست نہيں رکھتا ہے(55)
1_ بارگاه الہی ميں دعا کرنا ضروری ہے_
ادعوا ربکم
2_ ربوبيت خدا کی شناخت کا لازمہ انسان کا بارگاه الہي
ميں دعا کی طرف رخ کرنا ہے _
إن ربّكم الله الذي ...ادعوا ربّكم تضرعاً
ربوبيت خدا کو ذکر کرنے کے بعد دعا کی ضرورت

کو بيان کرنے ميں مذکوره بالا مطلب کی طرف اشاره پايا جاسکتاہے_
3_ بارگاه الہی ميں دعا کے دوران تضرع (احساس ذلت و پستي) کی ضرورت_
ادعوا ربکم تضرعاً و خفية
"تضرع" (تذلل و اظہار پستي) مصدر ہے اور آيت کريمہ ميں اسم فاعل کے معنی ميں استعمال ہوا ہے اور "ادعوا" کے فاعل کيلئے حال ہے، يعني: ادعو ربکم متضرعين_
4_ خدا کی طرف سے بندوں کو راز داری سے دعا مانگنے کی نصيحت_
ادعوا ربکم تضرعاً و خفية
"خفية" (پوشيده کرنا) مصدر ہے اور آيت کريمہ ميں اسم فاعل کے معنی ميں استعمال ہوا ہے اور "ادعوا" کے فاعل کيلئے
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حال ہے_ يعني: ادعوا ربَّكم مخفين دعاء كم
5_ دعا ميں اخلاص كى ضرورت_
ادعوا ربَّكم تضرعاً و خفية
دعاؤں كو پوشيده كرنے كے بارے ميں ترغيب دعا ميں ريأ سے بچنے كيلئے ہوسكتى ہے_
6_ سركشى اور تجاوز كرنے والے لوگ خدا كى محبت سے محروم ہيں_
إنہ لا يحبُّ المعتدين
7_ خدا كے سامنے تضرع اور دعا سے روگردان ہونا، سركشى اور محبت الہى سے محروميت، كا باعث ہے_
ادعوا ربَّكم ...إنہ لا يحبُّ المعتدين
8_ دعا كو عياں كرنا اور اس ميں تضرع كى پابندى نہ كرنا، بار گاه الہى ميں دعا كے آداب سے تجاوز شمار ہوتاہے_
ادعوا ربَّكم تضرعاً و خفية انہ لا يحب المعتدين
9_ ربوبيت خدا كى طرف متوجہ ہونا ہى اسكى بارگاه ميں آدمى كے دعا كرنے كا باعث ہے_
ادعوا ربَّكم
انسان كو بارگاه الہى ميں دعا كرنے كى دعوت كے ضمن ميں ربوبيت خدا كو بيان كرنے كا مقصد انسان ميں دعا كيلئے رغبت ايجاد كرنا ہے، يعنى ربوبيت خدا كا اعتقاد ہى انسان كے بارگاه خدا ميں دعا كرنے كا باعث ہے_
10_ عن ابى عبدالله(ع) : ...و دعاء التضرع أن تحرك اصبعك السبابہ مما يلى وجهك ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے مروى ہے كہ آپ نے دعا كے مختلف طريقوں كے بيان كرنے كے ضمن ميں) فرمايا: دعا تضرع يہ ہے كہ تو اپنى انگشت شہادت كو دعا كے دوران اپنے چہرے كے نزديك حركت دے_
----

1)كافى ج/2 ص 481 ج 5، نور الثقلين ج 2 ص 41 حديث 163_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محرومين:
محبت خدا سے محروم لوگ 6

وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفاً وَطَمَعاً إِنَّ رَحْمَتَ اللّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ .56
اور خبردار زمين ميں اصلاح كے بعد فساد نہ پيدا كرنا اور خدا سے ڈرتے ڈرتے اور اميدوار بن كر دعا كرو كہ اس كى رحمت صاحبان حسن عمل سے قريب تر ہے(56)
1_ زمين ميں فساد پھيلانا حرام ہے_
و لا تفسدوا فى الأرض
2_ خداوند تعالى نے زمين كو فساد سے پاك خلق كيا اور
اسے انسان كيلئے زندگى بسر كرنے كا مقام قرار ديا_
بعد إصلحها
3_ زمين كو اجاڑنا اور اس كے مادى وسائل كو تلف كرنا،

زمين ميں فساد پھيلانے كے مصاديق ميں سے ہے_
و لا تفسدوا فى الأرض بعد إصلحها
بعد والى آيت كريمہ "و هو الذي ..."، كہ جو زمين كو آباد كرنے كا ايك نمونہ پيش كرتى ہے، كے قرينے سے يہ مفہوم اخذ كيا جاسكتاہے كہ زمين كو ويران كرنا و غيرہ "لا تفسدوا ..." كے زمرے ميں آتا ہے_
4_ بارگاہ خدا ميں دعا كى ضرورت_
و ادعوہ
5_ خدا كے مقام ربوبى اور اس كے عذاب سے خائف ہونا نيز اس كى رحمت كى اميد ركھنا بارگاہ الہى ميں دعا كرنے كے آداب ميں سے ہے_
و ادعوہ خوفاً و طمعاً
"خوفاً" اور "طمعاً" دونوں مصدر ہيں اور اسم فاعل كے معنى ميں استعمال ہوئے ہيں اور "ادعوہ" كے فاعل كيلئے حال ہيں يعني: "ادعوہ خائفين و طامعين" آيت كے بعد والے حصّے كى روشنى ميں "طمعاً" كا متعلق رحمت خدا ہے اور اس كے مقابلے ميں "خوفاً" كا متعلق عذاب خدا، اور اس كى رحمت سے دورى ہے_
6_ رحمت خدا، ہميشہ نيك لوگوں كے نزديك ہے_
إن رحمت اللّہ قريب من المحسنين
7_ نيك لوگ، رحمت خدا حاصل كرنے كيلئے آمادہ ہوتے ہيں_
إن رحمت اللّہ قريب من المحسنين
8_ بارگاہ خدا ميں نيك لوگوں كى دعا و نيايش، خداوند كى رحمت خاص تك رسائي حاصل كرنے كى استعداد كے ظاہر ہونے كا باعث بنتى ہے_
و ادعوہ ...إن رحمت اللّہ قريب من المحسنين
9_ نيك آدمى كا احسان اور كردار بارگاہ الہى ميں اس كى دعاؤں كى قبوليت كا سامان فراہم كرتاہے_
و ادعوہ ... إن رحمت الله قريب من المحسنين
مندرجہ بالا مفہوم كى اساس يہ ہے كہ جملہ "إن اللّہ" ... " "اد عوہ" كيلئے ايك توضيح ہو اور اس كى تعليل كيلئے نہ ہو_ يعني: خدا كو پكاريں اور اس كى بارگاہ ميں دعا كريں ليكن يہ بھى جان ليں كہ تمھارى دعائيں اس وقت بارگاہ حق ميں مقبول ہوں گى كہ جب تمھارا كردار نيك ہو_
10_ بارگاہ خدا ميں خوف و رجاء كى حالت ميں دعا كرنے والوں كا شمار محسنين كے زمرے ميں ہوتاہے_
وادعوہ خوفاً و طمعاً إن رحمت اللّہ قريب من المحسنين
مندرجہ بالا مفہوم كى بنياد اس احتمال پر ہے كہ جملہ "إن اللّہ ..." "فادعوہ" كى علت بيان كرنے كيلئے ہو يعني: دعا كے بارے ميں ہمارى نصيحت اس لحاظ سے ہے كہ تمھيں اپنا مشمول

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رحمت قرار دیں اس مبنا کے مطابق آیت کریمہ اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ دعا، احسان کا ہی مصداق ہے_ اور دعا کرنے والے لوگ محسنین کے زمرے سے ہیں_

11_ زمین میں فساد پھیلانے سے پرہیز کرنا، محسنین کی سیرت ہے اور رحمت الہی کے حصول کیلئے راہ ہموار کرتاہے_

و لا تفسدوا فی الأرض ...إن رحمت اللّٰہ قریب من المحسنین

12_ عن میسر عن ابی جعفر(ع) قال: قلت قول اللّٰہ عزوجل: "و لا تفسدوا فی الأرض بعد إصلاحها" قال فقال: یا میسر إنَّ الأرض کانت فاسدة فاصلحها اللہ عزوجل بنبیّہ(ص) فقال: "و لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها" (1)

میسر کہتے ہےں کہ: حضرت امام صادق(ع) سے آیت کریمہ "و لا تفسدوا فی الا رض بعد إصلاحها" کے بارے سوال کیا، آپ(ع) نے فرمایا: اے میسر زمین میں فساد پھیلا ہوا تھا خدا نے اپنے پیغمبر (ص) کے ذریعے اس کی اصلاح کی اور پھر فرمایا "زمین میں اسکی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ"

احسان:

احسان کے اثرات 9

احکام: 1

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کا خوف 5; اللہ تعالی کی ربوبیت 5; اللہ تعالی کی رحمت 6،7; اللہ تعالی کی رحمت کی امید 5; اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب 8، 11; اللہ تعالی کے عذاب کا خوف 5

انسان:

انسان کی زندگی کا ٹھکانہ 2

دعا:

اجابت دعا کا سامان 9; دعا کی اہمیت 4;دعا کے آداب 5;دعا کے اثرات 8;دعا میں امید رکھنا 10; دعا میں خوف 10

رشد:

رشد کے اسباب 8

زمین:

زمین میں فساد پھیلانا 1، 3، 11;زمین کو اجاڑنا 3

خلقت زمین کا مقصد 2

فساد پھیلانا :

فساد پھیلانے سے اجتناب 11;فساد پھیلانے کا حرام ہونا 1;فساد پھیلانے کے موارد 3

مادی وسائل:

مادی وسائل کو تلف کرنا 3

----

1) کافی ج/8 ص 58 ج 20، نور الثقلین ج/2 ص 41 حدیث 165_

محرمات: 1

محسنین: 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محسنين كى دعا 8;محسنين كى سيرت 11;محسنين كى لياقت 8،7;محسنين كے فضائل 7، 6

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْموْتَى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ .57

وہ خدا وہ ہے جو ہواؤں كورحمت كى بشارت بنا كر بھيجتا ہے يہاں تك كہ جب ہوائيں وزنى بادلوں كو اٹھاليتى ہيں تو ہم انكو مردہ شہروں كو زندہ كرنے كے لئے لے جاتے ہيں اور پھر پانى برساديتے ہيں اور اس كے ذريعہ مختلف پھل پيدا كرديتے ہيں اور اسى طرح ہم مردوں كو زندہ كرديا كرتے ہيں كہ شايد تم عبرت و نصيحت حاصل كرسكو(57)

1_ ہوائيں، باران رحمت كے نزول كى خوشخبرى لاتى ہيں_

و هو الذى يرسل الرى ح بُشراً بين يدى رحمته

"بُشْر" "بُشُر" كا مخفف ہے اور يہ بشير اور بشوركى جمع ہے اور يہاں "الرياح" كيلئے حال ہے_

2_ خداوند متعال، بارش كى خوشخبرى دينے والى ہوائيں چلاتاہے اور بادلوں كو خشك علاقوں كى طرف روانہ كرتاہے_

هو الذى يرسل الرى ح بُشراً بين يدى رحمته ...و سقنه لبلد ميت

3_ بارش ،خدا كى رحمت ہے_

بشراً بين يدى رحمته

4_ ہوا، پانى سے بھرے بوجھل بادلوں كے ايك جگہ سے دوسرى جگہ منتقل ہونے كا ذريعہ ہے_

حتى إذا اقلّت سحاباً ثقالاً

"سحاب" "سحابة" كى جمع ہے اور

"ثقال" "ثقيل" (بوجھل) كى جمع ہے، بادلوں كا تو دوں جيسى سنگينى ركھنا در حقيقت ان كے پانى سے بھرے ہونے كى وجہ سے ہے_

5_ ہوائيں، عظيم قوت ركھتى ہيں_

حتى إذا اقلّت سحاباً ثقالاً

بادلوں كے وزنى ہونے كى صفت بيان كرنے كے باوجود فعل "اقلّت" (آسانى سے اٹھايا اور كم پايا) كا استعمال اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ ہوائيں كافى قوت كى مالك ہوتى ہيں اس طرح كہ وزنى بادلوں كو ايك جگہ سے دوسرى جگہ منتقل كرنا ان كيلئے آسان كام ہے_

6_خداوند تعالى روانہ كيئے گے بادلوں كے ذريعے خشك اور مردہ علاقوں كو بارش كے پانى سے سيراب كرتاہے_

سقنہ لبلد ميت فانزلنا بہ المائ

"بہ" كى ضمير سحاب كى طرف پلٹتى ہے اور اس ميں حرف "بائ" سببيہ ہے_

7_ خداوند متعال، بادلوں سے برسے ہوئے پانى كے ذريعے مختلف قسم كے پھل پيدا كرتاہے_

فأنزلنا بہ الماء فأخرجنا بہ من كل الثمرات

8_ فطرى اسباب كى پيوستگي، ہم آہنگى اور ان كى كاركردگى خدا كے ارادے كے تحت ہے_

و هو الذى يرسل الرى ح بشراً ...فأخرجنا بہ من كل الثمرات

9_ خداوند متعال، قيامت كے دن مردوں كو ان كے ٹھكانوں سے باہر نكالے گا اور انہيں زندہ كرے گا_

كذلك نُخرج الموتي

مردوں كے باہر نكالے جانے سے مراد ان كو زندہ كرنا ہے اور كلمہ "اخراج" كو كلمہ "احيائ" كى جگہ استعمال كرنے ميں اس بات كى طرف اشارہ ہو سكتا ہے كہ مردے جہاں كہيں بھى دفن ہوں يا زمين، آسمان اور درياؤں ميں موجود چيزوں ميں گھل مل چكے ہوں انہيں وہاں سے نكال ليا جائے گا اور زندہ كرديا جائے گا_

10_ قيامت كے دن مردوں كا دوبارہ زندہ ہونا مردہ نباتات كے اگنے ،بڑھنے اور انكى دوبارہ ثمر آور ہونے كى مانند ہے_

فأخرجنا من كل الثمرات كذلك نخرج الموتى

11_ مردہ نباتات كا زندہ ہونا، معاد اور مردوں كے زندہ ہونے كے امكان كى دليل ہے_

كذلك نخرج الموتى لعّلكم تذكرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مردوں كے زندہ كرنے كو نباتات كے اگنے بڑھنے اور بے جان بيجوں كے زندہ موجودات ميں تبديل ہونے كے ساتھ تشبيہ دينا، معاد اور مردوں كے زندہ ہونے كے امكان پر ايك استدلال ہے_
12_ نباتات كو زندگى دينے والے فطرى عوامل كا مطالعہ، معاد كو قبول كرنے اور قدرت خدا سے آگاہ ہونے كا باعث ہے_

50
هو الذى يرسل الرى ح ... فا خرجنا بہ من كل الثمر ات كذلك نخرج الموتى
13_نظام ہستى ميں فطرى قوتوں كى خلقت كے اہداف ميں سے ايك يہ ہے كہ انسان قدرت خدا سے آگاہ ہو اور ہميشہ اس كى طرف متوجہ رہے_
هو الذى يرسل الرى ح ...لعلّكم تذكرون
مذكورہ بالا مفہوم ميں "لعلكم ..." كو "يرسل الرى ح" اور بعد والے جملات كيلئے غايت كے طور پر ليا گيا ہے يعني: ان اسباب اور مسببات كى آفرينش كے اہداف ميں سے ايك يہ ہے كہ انسان تذكر حاصل كرے كلمہ"تذكر" دريافت كرنے اورہميشہ ذہن ميں محفوظ كرنے كے معنى ميں آتاہے_

معاد کے دلائل 11
نباتات:
نباتات کا اگنا بڑھنا 10، 11، 12
ہوا:
ہوا کا خوشخبری لانا 1، 2;ہوا کا کردار 1، 4، 5;ہوا کی توانائي 5;ہوا کی حرکت 2

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لاَ يَخْرُجُ إِلاَّ نَكِداً كَذَلِكَ نُصَرِّفُ الآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ .58
اور پاکیزہ زمین کا سبزہ بھی اس پروردگار کے حکم سے خوب نکلتا ہے اور جو زمین خبیث ہوتی ہے اس کا سبزہ بھی خراب نکلتا ہے ہم اسی طرح شکر کرنے والی قوم کے لئے اپنی آیتیں الٹ پلٹ کر بیان کرتے ہیں(58)
1_زرخیز زمینوں میں پوشیدہ نباتات بارش برسنے پر پوری طرح اگتے ہیں اور فراوانی سے پھلتے پھولتے ہیں_
والبلد الطیب یخرج نباتہ إےذن ربّہ
دو جملوں "یخرج نباتہ إےذن ربّہ" اور "والذی خبث ..." کے تقابل سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ "یخرج نباتہ ..." کہ جو "نكداً" کے معنی کی ضد ہے میں "مباركاً" جیسے معنی کا لحاظ کیا گیا ہے_
2_ نباتات کا اگنا بڑھنا، خدا کے ارادے اور اس کے اذن سے ہے_
والبلد الطیب یخرج نباتہ إےذن ربّہ
3_ تمام موجودات، ربوبیت خدا کے سائے میں ہی نتیجے تك پہنچتے ہیں اور پھلتے پھولتے ہیں_
یخرج نباتہ إےذن ربہ
4_ بنجر زمینوں میں پوشیدہنباتات پر جس قدر بارش برسے ،ان میں خیر و برکت نہیں پائي جاتی اور ان کی پیداوار بہت ہی کم ہوتی ہے_
والذین خبث لا یخرج إلا نكداً
"نكد" یعنی ایسی چیز کہ جس میں خیر نہ ہو اور

52
نباتات میں یہ معنی اس وقت استعمال ہوتاہے کہ جب ان کی پیدوار بہت ہی کم ہو_
5_ خباثت اور پلیدگی سے پاگیزگی انسان کے لئے فیض الہی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے جبکہ ناپاکی اور پلیدگی اس کے لیئے فیض الہی سے محرومیت کا باعث بنتی ہے_
والبلد الطیب ...والذی خبث لا یخرج إلا نكداً
آیت کریمہ کے ذیل (لقوم: یشكرون) اور اس سے بعد والی آیات، کہ جو لوگوں کے ر سالت انبیاء کے روبرو ہونے کی تشریح کرتی ہیں سے یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ زرخیز زمین اور اس کی برکات اسی طرح بنجر زمین اور اس کی بے ثمری کو ذکر کرنے کا مقصد در حقیقت معارف الہی حاصل کرنے کے بارے میں انسانوں کی حالت اور ان کی استعداد کو بیان کرنا ہے یعني: معارف دین حاصل کرنے کے لحاظ سے مختلف لوگوں کو مختلف زمینوں کے ساتھ ان کے بارش کا اثر قبول کرنے کے لحاظ سے تشبیہ دی گئي ہے_
6_ رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کے سلسلہ میں موجودات کی صلاحیتوں میں فرق ہونا_
بین یدیہ رحمتہ ...والبلد الطیب یخرج نباتہ إےذن ربّہ و الذی خبث لا یخرج
7_ پیداوار کی فراوانی طیّب ہونے کی علامت ہے اور اس میں کمی خباثت کی علامت ہے_
والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نكدا
8_ نیك لوگ، طیّب زمین کی طرح فائدہ مند اور خدا کے فراوان فیض سے بہرہ مند ہوتے ہیں_
إنَّ رحمت اللّه قریب من المحسنین _ و ہو الذی یرسل الری ح ...والبلد الطیب
9_ متجاوزین اور مفسدین ،خبیث زمین کی طرح فیض الہی سے کم بہرہ مند اور بے سود لوگ ہیں_
إنہ لا یحب المعتدین و لا تفسد ...و الذی خبث
10_ موجودات کی طینت کا پاك ہونا ایك اصلی امر اور ان کی خباثت ایك عرضی امر ہے *_
والبلد الطیب ...و الذی خبث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنجر زمین کی توصیف فعل "خبث" کے ذریعے کی گئي ہے اس کے مقابلے میںزرخیر زمین کی توصیف وصف "الطیب" کے ذریعے کی گئي ہے، اس میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے اس لئے کہ وصف ثبوت پر دلالت کرتاہے جبکہ فعل کی دلالت حدوث پر ہوتی ہے_

11_ خداوند متعال نے اپنی آیات اور معارف دین کو مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے_

كذلك نصرّف الآی ت

کلمہ "صرف" کسی چیز کو ایك حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے کے معنی میں استعمال

ہوتاہے اور کلمہ "تصریف" اسی معنی کی کثرت وقوع پر دلالت کرتاہے_ لہذا "نصَرّف الآی ت" یعنی ہم اپنی آیات کو مختلف صورتوں میں پیش کرتے ہیں_

12_ آیات الہی کے گوناگوں بیانات سے صرف قدرشناس اور شکر گزار لوگ ہی بہرہ مند ہوسکتے ہیں_

كذلك نصَرّف الای ت لقوم یشكرون

واضح ہے کہ آیات الہی کو مختلف صورتوں میں بیان کرنا سب لوگوں کیلئے ہے لہذا "لقوم: یشکرون" کی قید کا لگایا جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف شکر گزار لوگ ہی ان آیات سے بہرہ مند ہوسکتے ہیں_

13_ خدا کی شکر گزاری کی طرف انسان کو رغبت دلانا_ آیات الہی کو مختلف انداز میں بیان کرنے کے اہداف میں سے ہے_

كذلك نصرّف الای ت لقوم یشكرون

14_ معارف دین کی تفہیم کیلئے تمثیل اور تشبیہ کا استعمال کرناقرآن میں آیات الہی کی تبیین کیلئے اپنائے گئے طریقوں میں سے ایك طریقہ ہے_

والبلد الطیب ...كذلك نصرّف الآی ت

آیات خدا:

آیات خدا کی تبیین 12;آیات خدا کی تبیین کا انداز 13 ;آیات خدا کی تبیین کا فلسفہ 13;

استعداد:

استعداد کے اثرات 1، 5

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کااذن 2;اللہ تعالی کا ارادہ 2;اللہ تعالی کی ربوبیت 3; اللہ تعالی کی رحمت 6;اللہ تعالی کے افعال 11;اللہ تعالی کے فیض کا سبب 5، 6، 8;اللہ تعالی کے فیض کے موانع 5، 9

انسان:

انسان کے رجحانات 13

بارش:

بارش کا کردار1;رحمت کی بارش 4

پاکیزگي:

پاکیزگی کی علامات 7پاکیزگی کے اثرات 5

تبلیغ:

تبلیغ کی روش 14

خباثت:

خباثت کی علامات 7خباثت کے اثرات 5

دین:

تبیین دین کی روش 14;تعلیمات دین کی تبیین 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ .59

يقينا ہم نے نوح كو ان كى قوم كى طرف بھيجا تو انھوں نے كہا كہ اے قوم والو الله كى عبادت كرو كہ اس كے علاوہ تمھارا كوئي خدا نہيں ہے_ ميں تمھارے بارے ميں عذاب عظيم سے ڈرتا ہوں(59)
1_ حضرت نوح(ع) كا انبيائے الہى ميں سے ہونا_
لقد أرسلنا نوحاً
2_ حضرت نوح(ع) كى رسالت ان كى قوم تك ہى محدود تھي_
لقد أرسلنا نوحاً إلى قومہ
3_ حضرت نوح(ع) كا لوگوں كى ہدايت كيلئے قومى

احساسات سے استفادہ كرنا_
فقال ى قوم اعبدوا اللّہ
نوح(ع) لوگوں كو اپنى طرف نسبت ديتے ہيں، كلمہ قوم يائے متكلم كى طرف مضاف ہے (يا قوم يعني: اے ميرى قوم) يوں حضرت نوح(ع) لوگوں كے احساسات كو اپنے حق ميں ابھارتے ہيں_
4_ خدائے يكتا كى پرستش كى طرف دعوت ،حضرت نوح(ع) كے تبليغى منصوبے ميں سرفہرست تھي_
فقال ى قوم اعبدوا اللّہ ما لكم من إلہ غيرہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ حضرت نوح(ع) کا بلا تاخیر اپنی مسؤولیت اور رسالت انجام دینے میں مشغول ہوجانا_
لقد ا رسلنا نوحاً ...فقال ی قوم
جملہ "فقال ..." کے جملہ "لقد أرسلنا ..." پر حرف "فائ" کے ذریعے عطف ہونے کی وجہ سے مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتاہے_
6_ وجود خدا کے بارے میں اعتقاد ،تاریخ بشر میں ہمیشہ سے موجود رہا ہے_
ی قوم اعبدوا الله ما لکم من إلہ غیره
یہ کہ نوح(ع) نے اپنی قوم کو خدا کی عبادت کی دعوت دی اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان لوگوں کیلئے خدا کا وجود مسلم تھا_
7_ انسان، قدیم زمانے سے معبود اور اس کی پرستش کی طرف راغب رہاہے_
ی قوم اعبدوا اللّه ما لکم من إلہ غیره
8_ شرك کے خلاف مبارزہ اور توحید کی طرف دعوت ، حضرت نوح(ع) کی اہم ترین رسالت تھي_
ی قوم اعبدوا الله ما لکم من إلہ غیره
9_ حضرت نوح(ع) کی قوم ،مشرك تھي_
ما لکم من إلہ غیره
10_ توحید عملی کی بنیاد، توحید نظری ہے_
اعبدو اللّه ما لکم من إلہ غیره
11_ حضرت نوح(ع) نے اپنی قوم کے مشرکین کو آخرت کے سخت عذاب سے ڈرایا_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
12_ حضرت نوح(ع) ، اپنی قوم کیلئے ایك ہمدرد پیغمبر تھے_
إنی أخاف علیکم
13_ روز قیامت اور اس کے ہولناك عذاب کے بارے میں انتباہ، حضرت نوح(ع) کی رسالت کا اساسی حصّہ تھا_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
14_ خدا کی پرستش ترك کرنا اور اسکے لئے شریك ٹھہرانا، عذاب قیامت میں مبتلا ہونے کا موجب ہوگا_

ی قوم ...إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
15_ مشرکین کو عذاب آخرت کے بارے میں دی جانے والی دھمکي، ان کیلئے خدائے یکتا کی پرستش کی طرف رغبت اور شرك سے اجتناب کی راہ فراہم کرتی ہے_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
16_ انبیاء (ع) کی نظر میں قیامت ایك عظیم دن ہے_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
17_ عذاب قیامت ،ایك بہت بڑا اور ہولناك عذاب ہے_
ی قوم اعبدوا اللّه ما لکم من إلہ غیره إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
روز قیامت کی کلمہ " عظیم" کے ذریعہ توصیف اس کے بڑے عذاب کے اعتبار سے ہوسکتی ہے یعنی در حقیقت "عظیم" عذاب کی توصیف ہے_
18_ حضرت نوح(ع) ، اپنی قوم کے شرك اور پرستش خدا کو ترك کرنے کی وجہ سے دنیوی عذاب (طوفان) میں مبتلا ہونے کے بارے میں پریشان تھے_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال کی اساس پر صحیح ہوسکتاہے کہ "یوم عظیم" سے مراد طوفان نوح کا زمانہ ہو_
19_ طوفان نوح، تاریخ بشر کا ایك عظیم واقعہ ہے_
إنی أخاف علیکم عذاب یوم عظیم
20_ ان النبي(ص) قال: ا ول نبی ارسل، نوح" (1)
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا(ص) نے فرمایا: خدا كى جانب سے مقام رسالت پر فائز ہونے والے سب سے پہلے پيغمبر حضرت نوح(ع) تھے_

احساسات:
ہدايت كيلئے احساسات ابھارنا3; قومى احساسات 3
اديان:
اديان ميں توحيد عبادى 4
انبيائ:
انبياء اور قيامت 16
انسان:
انسان كے رجحانات 7
ايمان:
خدا پر ايمان 6
توحيد:
توحيد عبادى كى اہميت 4;توحيد عملى كى بنياد 10; توحيد كى دعوت 8;توحيد نظرى 10
------

1) الدر المنثور ج/3 ص 479_

جہان بيني:
جہان بينى اور آئيڈيا لوجي
خداشناسي:
تاريخ ميں خداشناسى 6;خدا كے رسول: 1
شرك:
شرك عبادى ترك كرنے كے عوامل 15;شرك كى سزا 18;شرك كے اثرات 14;شرك كے ساتھ مبارزہ 8
عبادت:
تاريخ ميں عبادت 7;عبادت ترك كرنے كى سزا 18;عبادت ترك كرنے كے آثار 14;عبادت كا عامل 15;عبادت كى طرف رغبت 7
عذاب:
عذاب آخرت كے اسباب 14;عذاب آخرت كے بارے ميں انتباہ 13; عذاب آخرت كے مراتب 17
قوم نوح(ع) :
قوم نوح(ع) كا شرك 9;قوم نوح(ع) كا قصہ 9;قوم نوح(ع) كو انتباہ 11
قيامت:
قيامت كا عذاب 17;قيامت كى عظمت 16
كيفر(عذاب):
عذاب آخرت كے بارے ميں انتباہ 11، 15
مشركين:
مشركين كو تہديد كرنا 15
نوح(ع) :
رسالت نوح(ع) كا دائرہ 2;طوفان نوح(ع) 18، 19; فضائل نوح (ع) 12; نوح(ع) كا انداز ہدايت 3;نوح(ع) كا قصہ 11، 18 ;نوح(ع) كا مبارزہ 8;نوح(ع) كى اہم دعوت 4، 8، 13 ;نوح(ع) كى انتباہات 11;نوح(ع) كى پريشانى 18 ;نوح(ع) كى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسالت 13;نوح(ع) کی مسؤولیت 5;نوح(ع) کی نبوت1 ;نوح(ع) کی ہمدردی 12

قَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ .60
تو قوم کے رؤسا نے جواب دیا کہ ہم تو کو کھلی ہوئي گمراہی میں دیکھ رہے ہیں(60)
1_ دعوت نوح(ع) کے مقابلے میں قوم نوح کے سرداروں کا محاذ قائم کرنا_
قال الملأ من قومہ إنَّا لنری ك فی ضلل مبین
2_ قوم کے سرداروں کے گمان کے مطابق، حضرت نوح(ع)

کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہوئے تھے_
قال الملاء من قومہ إنَّا لنری ك فی ضلل مبین
3_ خدا کی وحدانیت پر ایمان، اسکی عبادت کا واجب ہونا اور معاد پر اعتقاد ، قوم نوح (ع) کے سرداروں کی نظر میں باطل اور بے ہودہ خیالات تھے_
قال الملأ من قومہ إنَّا لنری ك فی ضلل مبین

عبادت:
خدا کی عبادت 3
عقیدہ:
باطل عقیدہ 3
قوم نوح (ع) :
قوم نوح (ع) کے سردار اور نوح(ع) 1، 2;قوم نوح (ع) کے سرداروں کی نظر 2، 3
نوح(ع) :
نوح(ع) پر تہمت لگانا 2
نوح(ع) کا قصہ 2، 1
نوح(ع) کے ساتھ مبارزہ 1

قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلاَلَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ .61
نوح نے کہا کہ اے قوم مجھ مینگمراہی نہیں ہے بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا نمائندہ ہوں(61)
1_ حضرت نوح(ع) نے اپنی قوم کو ايك ہمدردانہ جواب دیتے ہوئے اپنے آپ کو ہر طرح کی گمراہی سے مبّرا قرار دیا_
قال ی قوم لیس بی ضللة
لوگوں کو کلمہ "یا قوم" (اے میری قوم) کے ذریعے مخاطب قرار دینا حضرت نوح(ع) کا اپنی قوم سے اظہار مہربانی پر دلالت کرتاہے، کلمہ "ضللة" کے نفی کے بعد بطور نکرہ واقع ہونے میں عموم پر دلالت پائي جاتی ہے" لیس بی ضللة " یعنی مجھ میں ذرہ برابر گمراہی نہیں پائي جاتي_
2_ حضرت نوح، خدا کی جانب سے ايك رسول تھے_
و لکنی رسول من رب العلمین
3_ حضرت نوح(ع) نے اپنی باتوں کا خدا کی طرف سے ہونے کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ہر طرح کی گمراہی سے پاك قرار دیا_
لیس بی ضللة و لکنی رسول من ربّ العلمین
4_ حضرت نوح(ع) اور خدا کے باقی سب رسول صاحب عصمت اور ہر طرح کی گمراہی سے مبّرا ہیں_

لیس بی ضللة و لكنّی رسول من ربّ العلمین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جملہ "لكنی رسول ..." حضرت نوح (ع) كے ہر طرح كی گمراہی سے مبّرا ہونے كيلئے بمنزلہ تعليل ہے، بنابراين جملہ "و لكني ..." كے ہمراہ جملہ "ليس بی ضللة" حضرت نوح(ع) كی عصمت كے علاوہ تمام الہی رسولوں كی عصمت پر دلالت كرتاہے_
5_ حضرت نوح(ع) كے زمانے كے لوگ اپنی قوم كے سرداروں اور بزرگوں ہی كے پيرو تھے اور انہی كے مؤقف سے متا ثر تھے_
قال الملائ ...قال ی قوم
6_ مبلغين دين كو چاہيے كہ وہ لوگوں كے دلسوز ہوں اور احكام و معارف الہی كی تبليغ كی راہ ميں صبر سے كام ليں_
إنّی أخاف عليكم ...قال ی قوم ليس بی ضللة
7_ مبلغين دين كو ناروا تہمتوں كے مقابلے ميں اپنا دفاع كرنا چاہيئے_
إنا لنرى ك فی ضلل مبين قال ی قوم ليس بی ضللة و لكنی رسول
8_ جہان ہستي، متعدد عوالم سے تشكيل پايا ہے_
رب العلمين
9_ خداوند متعال، تمام جہان ہستی كا پروردگار اور مدبّر ہے_
رب العلمين
10_ انبياء (ع) كی رسالت، تمام جہان ہستی پر خدا كی ربوبيت كے ساتھ مرتبط ہے_
و لكنی رسول من رب العلمين
خدا كی صفات اور اسما ميں سے "رب العالمين" كی صفت كے انتخاب ميں، اس اعتبار سے كہ وہ انبياء كو مبعوث كرنے والا ہے، اس نكتے كی طرف اشارہ پايا جاتا ہے كہ پيغمبروں كی رسالت خدا كی تمام جہان ہستی پر ربوبيت كے ساتھ مرتبط ہے_

آفرينش:
آفرينش كی تدبير 9،10 ;عوالم آفرينش كا متعدد ہونا 8
اشراف :
اشراف كی اطاعت 5
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كی ربوبيت 9،10
انبيائ:
انبياء كا منزّا ہونا 4;انبياء كی رسالت 10;ابنياء كی عصمت 4
تبليغ:
تبليغ ميں ہمدردی 6;تبليغ ميں صبر 6

تہمت:
تہمت كے خلاف مبارزہ 7
خود:
خود كا دفاع، 1، 3، 7
دين:
دين كی تبليغ 6
رسول:
خدا كے رسول 2
رہبري:
رہبری سے اثر قبول كرنا 5
قوم نوح:
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قوم نوح كے سردار 5
گمراہي:
گمراہی سے پاك ہونا 1، 3، 4
مبلغين:
مبلغين كی ذمہ داری 7;مبلغين كی شرائط 6
نوح(ع) :
زمانہ نوح كی تاريخ 5; نوح پر وحی 3;نوح(ع) كا سلوك 1;نوح(ع) كا قصہ 1، 3;نوح(ع) كی پاگيزگی 1، 3،4;نوح(ع) كی عصمت 4;نوح كی عطوفت 1;نوح كی نبوت 2;نوح(ع) كے مقامات 4
نوح(ع) كے زمانے كے لوگ:
نوح(ع) كے زمانے كے لوگوں كی پاليسی 5

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ .62
ميں تم تك اپنے پروردگار كے پيغامات پہنچاتا ہوں اور تمھيں نصيحت كرتا ہوں اور الله كی طرف سے وہ سب جانتا ہوں جوتم نہيں جانتے ہو(62)
1_ حضرت نوح(ع) ، خداوند كی جانب سے متعدد پيغامات كے حامل نبی تھے_
ابلغكم رسلت ربي
2_ حضرت نوح، (ع) فقط پيغامات خدا كے مبلغ تھے نہ كہ اپنے
ذاتی نظريات بيان كرنے والے_
أبلغكم رسلت ربي
3_ حضرت نوح(ع) نے رسالت الہی كی تبليغ ميں اپنی ثابت قدمی كے بارے ميں لوگوں كو آگاہ كرديا_

أبلغكم رسلت ربي
جملہ "لكنی رسول ..." اور اس سے قبل كی آيات اس معنی پر دلالت كرتی ہيں كہ حضرت نوح(ع) رسالت الہی كے مبلغ ہيں، بنابريں جملہ "أبلغكم ..." كے ذريعے رسول كی توصيف ميں ايك اور مطلب كی طرف اشارہ پايا جاتاہے وہ يہ كہ حضرت نوح(ع) تبليغ رسالت كے معاملے ميں اصرار كريں گے_
4_ حضرت نوح(ع) كا اپنے خدا كی ربوبيت كے بارے ميں محكم اعتقاد، رسالت الہی كی تبليغ ميں ان كی استقامت كا باعث تھا_
و لكنی رسول من رب العلمين أبلغكم رسلت ربي
حضرت نوح(ع) نے ابلاغ رسالت كے بارے ميں اپنی استقامت كے سبب كی طرف اشارہ كرنے كيلئے ضمير لانے يعنی "رسالاتہ" كہنے كی بجائے "رسلت ربي" كہا_
5_ حضرت نوح(ع) ، ايك ہمدرد اور لوگوں كے خيرخواہ پيغمبر تھے_
و أنصح لكم
6_ حضرت نوح كی خيرخواہی ،محض لوگوں كے فائدے كيلئے تھی نہ اپنی ذاتی منفعت كيلئے_
و أنصح لكم
"نصيحت" كے مشتقات كے بعد "لام" كا لايا جانا جيسے "أنصح لكم" نصيحت لينے والے كے بارے ميں نصيحت كرنے والے كے مكمل خلوص كی حكايت كرتاہے_ يعنی اس كی نصيحت اور خيرخواہی ميں ذاتی منفعت كا شائبہ تك نہيں پايا جاتا بلكہ دوسروں كی بھلائي مد نظر ہوتی ہے_
7_ خدا كے پيغامات كو لوگوں تك پہنچانا، لوگوں كيلئے حضرت نوح(ع) كی خيرخواہی كا ايك جلوہ ہے_
أبلغكم رسلت ربی و أنصح لكم
8_ خدا كے پيغمبر، اپنی امتوں كے خيرخواہ ہوتے ہيں_
و أنصح لكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

9_ آسمانی ادیان میں لوگوں کیلئے خیرخواہی بلند اقدار میں شمار ہوتی ہے_
و أنصح لکم
10_ مبلغین دین کو چاہیے کہ لوگوں کا خیرخواہ ہوتے ہوئے اپنے وعظ و نصیحت کو ذاتی منافع کی ملاوٹ سے پاك رکھیں_
أبلغکم رسلت ربی و أنصح لکم
11_ خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) کو ان حقائق سے آگاہ کیا جو لوگوں پر پوشیدہ تھے_
و أعلم من اللہ ما لا تعلمون
"من اللّہ"میں من ابتدائے غایت کیلئے ہوسکتاہے کہ اس صورت میں "اعلم من اللّہ" کا معنی یہ ہوگا کہ میرا علم خدا کی جانب سے ہے اور

خدا نے مجھے حقائق سے آگاہ کیا ہے دوسرا احتمال یہ ہے کہ "من اللّہ" کا معنی "خدا کے بارے میں" ہو يعني: خدا اور اس کی صفات کے بارے میں جو حقائق میں جانتاہوں وہ آپ نہیں جانتے، البتہ فوق الذکر مفہوم کی اساس، پہلا احتمال ہی ہے_
12_ حضرت نوح(ع) ، خدا کے بارے میں لوگوں سے پوشیدہ حقائق سے آگاہ تھے_
و أعلم من اللہ ما لا تعلمون
فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ جب "من اللّہ" کا معنی "خدا کے بارے میں" ہو_
13_ خدا کی جانب سے حقائق کے بارے میں حضرت نوح(ع) کی آگاہي، تبلیغ رسالت میں ان کی استقامت اور لوگوں کیلئے ان کی خیر خواہی کے اسباب میں سے ہے_
أبلغکم رسلت ربی و أنصح لکم و أعلم من اللّہ ما لا تعلمون
ایسے معلوم ہوتاہے کہ "أبلغکم" اور "أنصح لکم" کیلئے جملہ "أعلم من اللہ ..." ایك تعلیل کا مقام رکھتاہے يعني: پوشیدہ حقائق سے میری آگاہی مجھے رسالت الہی کے ابلاغ کیلئے مضبوط بناتی ہے_
14_ انبیاء کا علم، خدا کی جانب سے ہوتاہے_
و أعلم من اللّہ ما لا تعلمون

ذاتی منافع: 10

63
علم:
علم لدنی 14;علم لدنی کے اثرات 13
عوام:
عوام کے مصالح کی رعایت 6، 10
مبلغین:
مبلغین کی خیر خواہی 10;مبلغین کی شرائط 10
نوح(ع) :
نوح کا ایمان 4;نوح(ع) کا علم غیب 11، 12، 13;نوح(ع) کا قصّہ 1، 3، 4، 7 ;نوح(ع) کی استقامت 3، 13;نوح(ع) کی تبلیغ 2، 3، 4، 13;نوح(ع) کی رسالت کا متعدد ہونا 1
نوح کی خداشناسی 12;نوح(ع) کی خیرخواہی 5، 6، 7، 12;نوح کی دلسوزی 5;نوح کی ذمہ داری کا دائرہ 2;نوح(ع) کی عوام دوستی 6;نوح(ع) کی نبوت 1، 5;نوح(ع) کی ہمدردی 5;نوح(ع) کے فضائل 5، 6، 7، 11;

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُواْ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ .63
کیا تمھیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھیں میں سے ایك مرد پر ذکر نازل ہوجائے کہ وہ تمھیں ڈرائے اور تم متقی بن جاؤ اور شاید اس طرح قابل رحم بھی ہوجاؤ(63)
1_ انبیائ، لوگوں تك معارف الہی اور دین پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں_
أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم
"ذکر" سے مراد، دین اور معارف الہی ہیں_
2_ پیغمبر، لوگوں میں سے ہی ہوتے ہیں_
أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم
3_ رسالت کیلئے ایك فرد بشر کی بعثت، قوم نوح کی نظر میں نامعقول اور حیرت انگیز تھي_
أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم
4_ قوم نوح کے سرداروں نے کسی بشر کیلئے پیغمبری کو نامعقول سمجھنے کی وجہ سے حضرت نوح(ع) کی رسالت کا انکار کیا_
إنا لنری ك فی ضلل مبین ... أو عجبتم أن جائکم ذکر من ربکم علی رجل منکم
5_ قوم نوح کے غلط گمان کے مطابق پیغمبری کا دعوی حضرت نوح(ع) کی گمراہی کی علامت تھا_

64
ی قوم لیس بی ضللة ...أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم
جملہ "ا و عجبتم ..." جملہ "لیس بی ضللة " عطف ہے_
6_ دین اور معارف الہی کا سرچشمہ، خدا کا مقام ربوبی ہے اوریہ انسان کے رشد و تکامل کیلئے ہیں_
أن جاء کم ذکر من ربکم
"ذکر من ربکم" میں حرف "من" ابتدائے غایت کیلئے ہے یعنی معارف دین کا سرچشمہ مقام ربوبی ہے چنانچہ کلمہ "رب" کی "کم" کی طرف اضافتیہ مطلب دیتی ہے کہ ان معارف کا نزول انسانوں پر خدا کی ربوبیت کے سلسلہ میں ہے اور ان کی تربیت کیلئے ہے_
7_ معارف الهي، ایسی تعلیمات ہیں کہ جنہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے_
أن جاء کم ذکر من ربکم
"ذکر" وہ علم و معرفت ہے کہ جسے انسان ہمیشہ ذہن میں حاضر رکھتاہے اور اس سے غفلت نہیں کرتا_ معارف الہی اس لحاظ سے "ذکر" کہلاتے ہیں کہ انسان کو چاہیے کہ انہیں سیکھے اور ہمیشہ یاد رکھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8_ حضرت نوح(ع) ، لوگوں کو عذاب خدا سے ڈرانے اور تبليغ دين كے ذريعے ان كيلئے تقوى كى راہ ہموار كرنے كے ذمہ دار تھے_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم و لتتقوا
9_ لوگوں كو پيغمبروں كے ذريعے عذاب الہى سے ڈرانا ، معارف الہى اور دين كے نزول كے مقاصد ميں سے ہے_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم
"لينذركم"، "جائ" كے متعلق ہے اور "لينذر" كى ضمير "رجل" كى طرف پلٹتى ہے، يعنى كسى پيغمبر پر معارف دين كے نازل ہونے كا ہدف يہ ہے كہ وہ لوگوں كو عذاب خدا سے ڈرائے_
10_ رسالت انبياء كے زير سايہ لوگوں كو تقوى اختيار كرنے كى طرف رغبت دلانا، معارف الہى اور دين كے نزول كے اہداف ميں سے ہے_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم و لتتقوا
"لتتقوا"،كا "لينذركم" پر عطف ہے يوں لوگوں كا تقوى تك پہنچنا ذكر اور معارف دين كے اہداف ميں سے ہے اور چونكہ يہ ہدف "لينذركم" كے بعد بيان ہوا ہے لہذا يہ كہا جا سكتاہے كہ لوگوں كا تقوى اختيار كرنا پيغمبروں كى امداد اور پند و نصيحت كے زير سايہ ہى ممكن ہے_
11_ پيغمبروں كے نصائح قبول كرنا اور عذاب خدا سے بچنا لوگوں كى ذمہ دارى ہے_
لينذركم و لتتقوا

12_ پيغمبروں كے نصائح اور معارف دين قبول كرنا تقوى اور پرہيزگارى كا باعث ہے_
لينذركم و لتتقوا
13_ قوم نوح كيلئے خداوند متعال كى خاص رحمت كا حصول، حضرت نوح(ع) كى بعثت كے مقاصد ميں سے تھا_
جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم ... لعلكم ترحمون
14_ خاص رحمت الہى كا بندوں كے شامل حال ہونا ، پيغمبروں كى بعثت اور نزول دين كے مقاصد ميں سے ہے_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم ...لعلّكم ترحمون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نزول رحمت کے اسباب 14
رشد:
رشد کے اسباب 6
عذاب:
عذاب سے اجتناب 11
عقیدہ:
باطل عقیدہ 5
عوام:

عوام کی ذمہ داری 11
قوم نوح(ع) :
قوم نوح(ع) اور رحمت خدا 13;قوم نوح(ع) اور غیر منطقی امور 3;قوم نوح(ع) اور نبوت کا دعوی 5;قوم نوح(ع) کا عقیدہ 3، 5;قوم نوح(ع) کے توہمات 5;قوم نوح(ع) کے سرداروں کا عقیدہ 4
نبوت:
نبوت بشر 3، 4
نوح(ع) :
بعثت نوح(ع) کی حکمت 13;رسالت نوح(ع) کا انکار 4;نوح(ع) کا انذار 8;نوح(ع) کی ذمہ داری 8;نوح(ع) کے زمانے کی تاریخ 4

فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُواْ قَوْماً عَمِينَ .64
پھر ان لوگوں نے نوح کی تکذیب کی تو ہم نے انھیں اور ان کے ساتھیوں کو کشتی میں نجات دیدی اور جن لوگوں نے ہمارے آیتوں کو جھٹلایا تھا انھیں غرق کردیا کہ وہ سب بالکل اندھے لوگ تھے(64)
1_ قوم نوح(ع) کی اکثریت نے حضرت نوح(ع) کی تکذیب کی اور خدا کی وحدانیت، معاد اور رسالت کو باطل عقائد قرار دیا_
فکذبوہ
یہ اس لحاظ سے ہے کہ خدا نے نوح(ع) کے جھٹلائے جانے کو سب کی طرف نسبت دی ہے "فکذبوہ" حالانکہ ان کے ساتھ کشتی میں سوار لوگوں نے رسالت نوح کی تصدیق کي، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نوح(ع) کی رسالت پر ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے_
2_ قوم نوح(ع) کے ایك گروہ نے حضرت نوح(ع) کی رسالت کی تصدیق کی اور ان کے پیغامات کو قبول کیا_
فکذبوہ فانجینہ والذین معہ
جملہ "أغرقنا الذین کذبوا ..." اس بات پر دلالت کرتاہے کہ "الذین معہ" سے مراد ، آیات الہی پر ایمان لانے والے لوگ ہیں_
3_ خداوند متعال نے حضرت نوح(ع) اور ان کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعے غرق ہونے سے بچا لیا_

فا نجینہ والذین معہ فی الفلك و أغرقنا الذین کذبوا
4_ رسالت نوح(ع) پر ایمان لانے والے لوگ، کشتی نجات میں حضرت نوح (ع) کے ساتھ تھے_
فا نجینہ والذین معہ فی الفلك
5_ خداوند متعال نے قوم نوح (ع) کو اپنی آیات کے جھٹلانے کی وجہ سے پانی میں غرق کرکے ہلاك کردیا_
وأغرقنا الذین کذبوا بآیاتنا
6_ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کیلئے دنیوی عذاب میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_
و أغرقنا الذین کذبوا بای تنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ حضرت نوح(ع) کی پیغمبری اور ان کی طرف سے پیش کیئے گئے معارف ،آیات خدا میں سے ہیں_
فکذبوه ...و أغرقنا الذین کذبوا بای تنا
8_ قدرتی عوامل کی کارکردگي،خدا کے ارادے کے مطابق اور اس کے اختیار میں ہے_
فا نجینہ ...و أغرقنا الذین کذبوا
9_ تاریخ بشر میں رونما ہونے والی تبدیلیاں ،ارادہ الہی کے تحت ہیں_
فا نجینہ ...و أغرقنا الذین کذبوا
10_ کشتي نجات میں حضرت نوح(ع) کے ساتھ سفر کرنے والوں کا ایك گروہ، نہ مؤمنین میں سے تھا اور نہ ہی آیات الہی کی تکذیب کرنے والوں میں سے _
فا نجینہ والذین معہ فی الفلك و أغرقنا الذین کذبوا بای تنا
اس لحاظ سے کہ خدا نے نجات پانے والوں کی توصیف میں یہ نہیں کہا کہ وہ اہل ایمان تھے مثلاً یہ نہیں فرمایا "والذین آمنوا" لہذا کہا جا سکتاہے کہ کشتی میں سوار حضرت نوح (ع) کے ساتھیوں میں سے بعض ایمان نہیں رکھتے تھے چنانچہ جملہ "وأغرقنا ..." سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے تکذیب بھی نہیں کي_
11_ قوم نوح(ع) کی تکذیب کرنے والے لوگ ،عقل کے اندھے تھے_
إنهم کانوا قوماً عمین
کلمہ "عمین"، "عمي" کی جمع ہے اور بے بصیرت کے معنی میں ہے_
12_ قوم نوح (ع) کا بے بصیرت ہونا ہی ان کے آیات خدا کے انکار کا سبب تھا_
کذبوا بای تنا انهم کانوا قوماً عمین
13_ آیات الہی سے انکار کا سبب ،منکرین کی کم فہمی تھی نہ یہ کہ آیات الہی میں ابہام تھا_
کذبوا بای تنا انهم کانوا قوماً عمین

14_ انبیاء (ع) اور ان کی رسالت کی تصدیق ، بصیرت اور صحیح فکر کی علامت ہے_
کذبوا بای تنا إنهم کانوا قوماً عمین

آیات خدا: 7
آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی کم فہمی 11;آیات خدا کی تکذیب 6;آیات خدا کی تکذیب کے اسباب 12، 13;آیات خدا کی تکذیب کا عذاب 5;آیات خدا کی خاصیت 13;آیات خدا کے جھٹلانے والوں پر عذاب 6; آیات خدا کے منکرین کی بے بصیرتی 13
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 8، 9;اللہ تعالی کی امداد 3;اللہ تعالی کے افعال 3
انبیائ:
مکذبین انبیاء کا دنیوی عذاب 5
ایمان:
انبیاء پر ایمان 14;رسالت نوح(ع) پر ایمان 2
بصیرت:
بصیرت کی علامات 14
بے بصیرت لوگ: 11
بے بصیرتي:
بے بصیرتی کے آثار 12، 13
تاریخ:
تاریخی تبدیلیوں کا سبب 6
تعقل:
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صحيح تعقل کی علامات 14
توحيد:
تكذيب توحيد 1
عذاب:
دنيوی عذاب کے اسباب6
عقيده:
باطل عقيده 1
قدرتی عوامل:
قدرتی عوامل کی کارکردگی 8
قوم نوح:
قوم نوح(ع) كا غرق ہونا 5;قوم نوح(ع) کی اكثريت 1; قوم نوح(ع) کی بے بصيرتی 11، 12;قوم نوح(ع) کے مكذبين 11;قوم نوح(ع) کے مؤمنين 2; مؤمنين کی نجات 3;مؤمنين کی ہلاكت 5
قيامت:
قيامت کی تكذيب 1
نبوت:
نبوت کی تكذيب 1
69
نوح(ع) :
نوح(ع) پر ايمان لانے والے 4;نوح(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 4 ، 5، 10 ;نوح(ع) کی تعليمات 7; نوح کی تكذيب 1; نوح(ع) کی كشتی 3، 4، 10;نوح(ع) کی نبوت 7 ;نوح(ع) كي
انسان تھے اور اپنی قوم سے محبت كرتے تھے اور يہ نجات 3;نوح(ع) کے ہمسفر 4، 10
ہلاكت:
غرق ہونے سے ہلاكت 5

وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُوداً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ أَفَلاَ تَتَّقُونَ .65
اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائي ہود كو بھيجا تو انھوں نے كہا كہ اے قوم والو اللہ کی عبادت كرو اس کے علاوه تمھارا دوسرا خدا نہيں ہے كيا تم ڈرتے نہيں ہو(65)
1_ہود(ع) ، خدا کے بھيجے ہوئے انبياء ميں سے تھے_
لقد أرسلنا ...و إلى عاد أخاهم هوداً
"إلى عاد"، "إلى قومہ" پر عطف ہے اور "أخاهم" آيت 59 ميں موجود كلمہء "نوحاً" پر معطوف ہے، يعني: "أرسلنا إلى عاد أخاهم هوداً"_
2_ہود(ع) کی رسالت ،قوم عاد تك ہی محدود تھي_
و إلى عاد أخاهم ہوداً
3_ ہود(ع) اور قوم عاد کے درميان رشتہ داری تھي_
و إلى عاد ا خاهم هوداً
اس بات کی وضاحت كہ ہود(ع) ، قوم عاد کے بھائي تھے ميں اس مطلب کی طرف اشاره پايا جاسكتاہے كہ آپ نبوت سے پہلے بھی ايك ہمدرد
اشاره بھی پايا جا سكتاہے كہ آپ قوم عاد کے رشتہ دار تھے_
4_ ہود(ع) ، لوگوں کے ساتھ محبت كرنے والے ايك ہمدرد پيغمبر تھے_
و إلى عاد أخاهم هوداً قال ی قوم
5_ ہود(ع) نے لوگوں کے قومی احساسات كو ابھارتے ہوئے اپنی دعوت كا آغاز كيا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال ى قوم
6_ خدائے يكتا كى پرستش كى دعوت، حضرت ہود(ع) كا اپنى قوم كيلئے سب سے پہلا اور اہم پيام تھا_
قال ى قوم اعبدوا اللّه

70
7_ وجود خدا كا اعتقاد تاريخ بشر ميں ہميشہ سے موجود رہاہے_
ى قوم اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره
8_ انسان ميں قديم زمانے سے عبادت كا جذبہ موجود رہاہے_
ى قوم اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره
9_ صرف خدا كى عبادت كى ضرورت اور اس كے سوا كسى معبود كے لائق عبادت نہ ہونے پر اعتقاد_
اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
10_ قوم عاد ، كے لوگ مشرك تھے_
ما لكم من إلہ غيره
11_ شرك كے ساتھ مبارزه، حضرت ہود(ع) كے بنيادى فرائض ميں سے تھا_
قال ى قوم اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره
12_ توحيد عملى كى بنياد توحيد نظرى پر ہے_
اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره
13_ حضرت ہود(ع) ، اپنى قوم كو خدا كى عبادت سے دورى اور شرك آلوده ميلانات سے پرہيز نہ كرنے كى وجہ سے عذاب الہى ميں گرفتار ہونے كے بارے ميں خبردار كرتے تھے_
أفلا تتقون
"تتقون" كا مصدر "اتقائ" ہے كہ جو كسى مشكل اور ناپسنديده چيز سے بچنے كيلئے آڑ پكڑنے كے معنى ميں آتاہے اور يہاں كے مورد كى مناسبت اور بعد والى آيات (جيسے آيت 70) كى تائيد كى روشنى ميں مكروه اور ناپسنديده سے مراد عذاب الہى ہے، يعني: أفلا تتقون عذاب اللّه_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا عذاب 13
اللہ تعالى كے رسول: 1
انسان:
انسان كى فطرت 8
ايمان:
خدا پر ايمان 7
تبليغ:
تبليغ كا انداز 5; عواطف 5
ترغيب:
ترغيب كے عوامل 5
توحيد:
توحيد عبادى كو ترك كرنے كى سزا13;توحيد عبادى كى اہميت 9;توحيد عبادى كى دعوت 6; توحيد عملى 12;توحيد كى اقسام 12;توحيد نظرى 12

71
جہان بيني:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہان بینی اور آئیڈیا لوجی 12
خدا شناسي:
تاریخ میں خدا شناسی 7
شرك:
شرك عبادی کا رد 9;شرك کی سزا ،13; شرك کے ساتھ مبارزہ 11
عبادت:
تاریخ میں عبادت 8;ترك عبادت کی سزا ،13
عبادت کا رجحان 8
عذاب:
عذاب سے نجات کے اسباب13
قوم عاد:
قوم عاد کا شرك 1
مشرکین: 10
ہو د (ع) :
ہود(ع) اور قوم عاد 2، 4;ہود(ع) کا قصہ 3، 4، 5;ہود(ع) کی ابتدائي دعوت 6;ہود(ع) کی تبلیغ 13;ہود(ع) کی تعلیمات 6;ہود(ع) کی دعوت 5;ہود(ع) کی دلسوزی 4;ہود(ع) کی رسالت کا دائرہ عمل 2;ہود(ع) کی قوم عاد کے ساتھ قرابت داري3; ہود(ع) کی محبت 4;ہود(ع) کی مسؤولیت 11;ہود(ع) کی نبوت 1; ہود(ع) کی نواہی 13; ہود(ع) کے فضائل 4

قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وِإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ .66
قوم میں سے کفر اختیار کرنے والے رؤسا نے کہا کہ ہم تم کو حماقت میں مبتلا دیکھ رہے ہیں اور ہمارے خیلا میں تم جھوٹوں میں سے ہو(66)
1_ قوم ہود(ع) کے بڑے لوگوں میں سے ایك گروہ، حضرت ہود(ع) پر ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے آپ(ع) کی رسالت سے انکار کرتے ہوئے آپ(ع) کے مقابلے میں محاذ قائم کرلیا_
قال الملأ الذین کفروا من قومہ
2_ قوم ہود(ع) کے کفر پیشہ سرداروں نے آپ(ع) پر حماقت اور دروغ گوئي کا بہتان باندھا_
قال الملأ الذین کفروا ...إنا لنری ك فی سفاهة
72
و إنَّا لنظنك من الکذبین
3_ قوم ہود کے کفر پیشہ لوگوں کی نظر میں شرك سے پاك توحیدی فکر، احمقانہ اور نامعقول تھي_
قال الملأ الذین کفروا من قومہ إنَّا لنری ك فی سفاهة
4_ قوم ہود (ع) کے کافروں کی طرف سے حضرت ہود(ع) کی تکذیب، حدس و گمان پر مبتنی تھی نہ کہ علم و یقین پر*_
و إنا لنظنك من الکذبین
5_ قوم عاد کی طرف حضرت ہود(ع) سے پہلے بھی کئي پیغمبر مبعوث ہوئے_
قال الملأ الذین کفروا ...انا لنظنك من الکذبین
کلمہ "الکذبین" میں "ال" عہدیہ ہوسکتاہے بنابراین "الکذبین" سے قوم عاد کی مراد وہ پیغمبر ہیں کہ جو حضرت ہود (ع) سے قبل مبعوث ہوئے اور لوگوں کی طرف سے مورد تکذیب قرار پائے اور ان کے ہاں جھوٹ بولنے والے کے عنوان سے معروف ہوئے_ چنانچہ "ال" جنس کیلئے بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں "الکذبین" میں کسی خاص گروہ کی طرف اشارہ نہیں ہوگا_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_

انبیائ:
ہود(ع) سے پہلے کے انبیاء 5
تہمت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حماقت كی تہمت 2;جھوٹ بولنے كی تہمت 2
شرك:
شرك سے پاكيزگی 3
ظن:
ظن كی قدر و قيمت 4
عقيدہ:
توحيد كا عقيدہ 3
عمل:
احمقانہ عمل 3
قدر و قيمت:
قدر و قيمت كا معيار 3
قوم عاد:
قوم عاد كے انبياء 5;قوم عاد كے سردار 5;قوم عاد كے عقيدہ كے مبانی 4;قوم عاد كے كافروں كا عقيدہ 1;قوم عاد كے مؤمن سردار، 1
ہود(ع) :
ہود(ع) پر تہمت 2;ہود(ع) كا قصّہ 1، 2، 4;ہود(ع) كی تكذيب 1، 4;ہود(ع) كے خلاف مبارزہ 1

قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ .67

انھوں نے جواب ديا كہ مجھ ميں حماقت نہيں ہے بلكہ ميں رب العالمين كی طرف سے فرستادہ رسول ہوں(67)
1_ حضرت ہود(ع) نے ايك محبت آميز جواب كے ذريعے اپنے آپ كو ہر طرح كی حماقت اور دروغ گوئي سے مبّرا قرار ديا_
قال ی قوم ليس بی سفاهة و لكنی رسول من رب العلمين
2_ حضرت ہود(ع) ، خدا كے ايك رسول تھے_
و لكنی رسول من رب العلمين
3_ حضرت ہود(ع) نے اپنی الہی رسالت كا حوالہ ديتے ہوئے اپنے آپ كو ہر طرح كی سفاہت اور حماقت سے مبّرا قرار ديا_
قال ی قوم ليس بی سفاهة و لكنی رسول من رب العلمين
4_ حضرت ہود(ع) اور تمام انبيائے الہی ہر طرح كی حماقت اور كم عقلی سے مبرا ہيں_
قال ی قوم ليس بی سفاهة
حضرت ہود(ع) نے سفاہت سے اپنی پاكيزگی كی وجہ بيان كرنے كيلئے جملہ "و لكنی رسول ..." استعمال كيا تا كہ اس نكتہ كی طرف توجہ دلائي جائے كہ خدا كے رسولوں ميں سفاہت ممكن نہيں ہے_
5_ مبلغين دين كو لوگوں كا ہمدرد اور معارف الہی كی تبليغ ميں صابر ہونا چاہيئے_
قال ی قوم ليس بی سفاهة
6_ مبلغين دين كو ناروا تہمتوں كے مقابلے ميں اپنا دفاع كرنا چاہيئے_
قال ی قوم ليس بی سفاہة و لكنی رسول من رب العالمين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ جہان ہستي، متعدد عوالم سے تشكيل پايا ہے_
رب العلمين
8_ خداوند متعال، پورى كائنات كا پرودرگار اور مدبّر

74
ہے_
رب العلمين
9_ پيغمبروں كى رسالت كا سرچشمہ پورى كائنات پر خدا كى ربوبيت ہے_
و لكنى رسول من رب العلمين
ارسال رسل كے بارے ميں خداوند كى صفات ميں سے " رب العالمين" كى صفت كا انتخاب اس نكتہ كى طرف اشارہ كرتاہے كہ پيغمبروں كى رسالت، ربوبيت خدا كے ساتھ مربوط ہے_

75
أُبَلِّغُكُمْ رِسَالاتِ رَبِّي وَأَنَاْ لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ .68

ميں تم تك اپنے رب كے پيغامات پہنچاتا ہوں اور تمہارے لئے ايك امانتدار ناصح ہوں(68)
1_ حضرت ہود(ع) نے قوم عاد كے جواب ميں اپنے آپ كو پيغامات خدا كا مبلّغ، لوگوں كا خيرخواہ اور ايك امين اور قابل اطمينان فرد كہا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أبلغكم رسلت ربی و أنا لكم ناصح أمين
2_ حضرت ہود(ع) ، پیام الہی کے مبلغ تھے نہ کہ اپنے ذاتی نظریات کو بیان کرنے والے_
أبلغكم رسلت ربي
3_ حضرت ہود(ع) ، متعدد پیغامات کے حامل، خدا کے پیغمبر تھے_
أبلغكم رسلت ربي
4_ حضرت ہود(ع) نے رسالت الہی کی تبلیغ کی راہ میں اپنی استقامت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کردیا_
أبلغكم رسلت ربي
5_ حضرت ہود(ع) کاخدا کی ربوبیت کے بارے میں
اعتقاد، رسالت الہی کی راہ تبلیغ میں آپ کی استقامت کا باعث تھا_
و لكنی رسول من رب العلمين، أبلغكم رسلت ربي
6_ حضرت ہود(ع) کی خیرخواہی ،محض لوگوں کے منافع کیلئے تھی نہ اپنے ذاتی مفاد کیلئے_
و أنا لكم ناصح أمين
"لكم"کے "لام" میں حضرت ہود(ع) کی خیرخواہی کے خالص ہونے کی طرف اشارہ ہے_
7_ لوگوں تك رسالت الہی کا ابلاغ، اُن کیلئے حضرت ہود(ع) کی خیرخواہی اور امانتداری کا ایك جلوہ ہے_
أبلغكم رسلت ربی و أنا لكم ناصح أمين
8_ حضرت ہود(ع) اپنی قوم کے درمیان امانت دار اور خیرخواہ کے عنوان سے مشہور تھے_
أبلغكم ...و أنا لكم ناصح أمين

تبلیغ رسالت کو فعل "أبلغكم" کی صورت میں بیان کرنے کے مقابلے میں کلمات "ناصح" اور "أمين" کو بصورت وصف لانے میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ ہود کی خیر خواہی اور نیکوکاری حضرت ہود(ع) کے زمانہ رسالت کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھی بلکہ اس سے پہلے بھی آپ ان اوصاف میں شہرت رکھتے تھے_
9_ انبیائے الہی اپنی امتوں کے خیرخواہ، امین اور نیك کردار انسان ہوتے ہیں_
و لكنی رسول ...و أنا لكم ناصح أمين
10_ مبلغین دین کو لوگوں کا خیرخواہ ہونا چاہیے اور اپنی اس خیر خواہی کو ذاتی منافع کے ساتھ ملانا نہیں چاہیئے_
أبلغكم رسلت ربی و أنا لكم ناصح أمين
11_ ادیان الہی میں خیرخواہی اور امانتداري، اعلی اقدار میں سے ہیں_
و أنا لكم ناصح أمين
12_ الہی فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اپنی نیك صفات بیان کرنا ایك مناسب اور پسندیدہ امر ہے_
أبلغكم رسلت ربی و أنا لكم ناصح أمين
13_ قال سفيان: قلت لابی عبدالله(ع) : يجوز أن يزكی الرجل نفسه؟ قال: نعم، اذا إضطرا اليه اما سمعت ...قول العبد الصالح "و أنا لكم ناصح أمين" (1)
سفیان کہتے ہےں کہ میں نے امام صادق(ع) سے عرض کي: کیا مناسب ہے کہ انسان اپنے آپ کو پسندیدہ صفات کے ساتھ توصیف کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں، اس صورت میں کہ جب ایسے کام کیلئے ناچار ہو_ کیا تم نے خدا کے عبد صالح (حضرت ہود(ع)) کی بات نہیں سنی کہ انہوننے فرمایا "میں تمہارا خیرخواہ اور امین ہوں"_

ادیان:
ادیان میں خیرخواہی 11;ادیان میں صداقت 11
اقدار: 11
اللہ تعالی کے رسول: 3
انبیائ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انبیاء کی امانتداری 9;انبیاء کی خیرخواہی 9;انبیاء کی صداقت9; انبیاء کے فضائل 9
تبلیغ:
تبلیغ میں استقامت 4;تبلیغ میں استقامت کے عوامل 5
خودثنائي:
خودثنائي کا جائز ہونا 12;خود ثنائي کے احکام 12
------

1)تفسیر عیاشی ج/2 ص 181 حدیث 40، نور الثقلین ج/2 ص 44 حدیث 175_

خیرخواہي:
خیرخواہی کی قدر و قیمت 11;خیر خواہی کی مشہوری 8
دین:
تبلیغ دین 2، 7;مبلغین دین 1، 2، 10
صداقت:
صداقت کی قدر و قیمت 11
عقیدہ:
ربوبیت خدا کا عقیدہ 5;عقیدہ کے آثار 5
عمومی افکار:
عمومی افکار کی اہمیت 8
عوام:
عوام کے منافع 6
فریضہ:
فریضہ پر عمل کا سبب 5
مبلغین:
مبلغین کی خیرخواہی 10;مبلغین کی ذمہ داری 10; مبلغین کی شرائط 10
ہود(ع) :
ہود(ع) اور قوم عاد، 1;ہود(ع) کا عقیدہ 5;ہود(ع) کا قصہ 1، 4; ہود(ع) کی استقامت4;ہود(ع) کی امانتداری 1; ہود(ع) کی تبلیغ 1، 2، 4 ;ہود(ع) کی خیرخواہی 1، 6، 7، 8;ہود(ع) کی ذمہ داری کا دائرہ 2;ہود(ع) کی رسالت کا متعدد ہونا 3; ہود(ع) کی صداقت 8، 7;ھود(ع) کی نبوت 3; ہود(ع) کے فضائل 1، 4، 5، 6، 7، 8 ;ہود(ع) کے مقامات3

أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَاذكُرُواْ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاء مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُواْ آلاء اللّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ .69
کیا تم لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ تم تك ذکر خدا تمھارے ہی کسی آدمی کے ذریعہ آجائے تا کہ وہ تمھیں ڈرائے اور یاد کرو کہ تم کو اس نے قوم نوح کے بعد زمین میں جانشین بنایا ہے اور مخلوقات میں وسعت عطا کی ہے لہذا تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو کہ شاید اسی طرح فلاح اور نجات پا جاؤ(69)
1_ قوم ہود(ع) کی نظر میں رسالت کیلئے کسی بشر کی بعثت کا
عجیب اور نامعقول ہونا_

أو عجبتم أن جاء کم ذکر من ربکم علی رجل منکم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ قوم عاد نے کسی بشر کیلئے پیغمبری کو نامعقول شمار کرنے کی وجہ سے حضرت ہود (ع) کی رسالت کا انکار کیا_
أنا لنرى ك فى سفاهة ...أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم
3_ قوم عاد کے گمان میں حضرت ہود(ع) کی نبوت کا دعوی ان کی سفاہت کی علامت تھا_
إنا لنرى ك فى سفاهة ...أو عجبتم أن جائكم ذكر من ربكم على رجل منكم
4_ انبیائے الهي، خود لوگوں کے طبقے میں سے ہی ہوتے ہیں_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم
5_ انبیائے الهي، لوگوں تك دین اور معارف الہی پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں_
أو عجبتم أن جاء كم ذكر من ربكم
6_ معارف الہی ایسی تعلیمات ہیں کہ جنہیں ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیئے_
ان جاء كم ذكر من ربكم
"ذكر" اس علم و معرفت کو کہتے ہیں کہ جسے آدمی اپنے ذہن میں حاضر رکھتاہے اور اس سے غافل نہیں ہوتا_ معارف الہی کو اس اعتبار سے ذکر کہا جاتاہے کہ انسان کو چاہیے کہ انہیں سیکھے اور ہمیشہ ذہن میں رکھے_
7_ دین اور معارف الہی کا سرچشمہ خداوند متعال کا مقام ربوبی ہے اور یہ انسان کے رشد اور تکامل کیلئے ہوتے ہیں_
أن جائكم ذكر من ربكم
8_ عذاب الہی سے ڈرانا ،حضرت ہود(ع) کی رسالت کے اہم مقاصد میں سے تھا_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم
9_ انبیاء کے ذریعے لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرانا معارف الہی اور دین کے نزول کے اہداف میں سے ہے_
أن جاء كم ذكر من ربكم على رجل منكم لينذركم
10_ قوم نوح (ع) کی ہلاکت کے بعد قوم عاد پہلا انسانی معاشرہ تھا_
اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح
11_ قوم نوح (ع) کی ہلاکت کے بعد ان کے جانشین کے عنوان سے قوم عاد کی تشکیل اس قوم کیلئے خدا کی ایك نعمت ہے_

إذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح
12_ نسل بشر کی تاریخی اور اجتماعی تبدیلیاں مشیّت الہی کے تحت رونما ہوتی ہیں_
و اذكروا إذ جعلكم
13_ قوم عادکے لوگ، دوسری اقوام کے مقابلے میں زیادہ قوی اور بڑے بڑے جسم و جُثّے کے مالك تھے_
و زادكم فى الخلق بصطة
14_ قوم عاد کا قوی جسموں سے بہرہ مند ہونا ان کیلئے خدا کی نعمت تھا_
و اذكرو إذ ...زادكم فى الخلق بصطة
15_ انسان کے بدن اور جسمانی قوت میں طوفان نوح(ع) کے بعد تکامل ایجاد ہونا_ *
من بعد قوم نوح و زادكم فى الخلق بصطة
16_ حضرت ہود(ع) نے اپنی قوم میں رستگاری کا محرك ایجاد کرنے کیلئے انہیں خدا کی دو بڑی نعمتوں (قوم نوح کی جانشینی اور حیرت انگیز قوت سے بہرہ مند ہونے) کی یاد آوری کی دعوت دی _
و اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد قوم نوح ...لعلكم تفلحون
17_ طاقتور قوموں اور معاشروں کو چاہیے کہ وہ اپنی توانائي اور قوت کو ایك خداداد نعمت سمجھیں اور ہمیشہ اس مطلب کی طرف متوجہ رہیں_
اذ كروا إذ جعلكم ...و زادكم فى الخلق بصطة
18_ حضرت ہود(ع) نے اپنے لوگوں سے چاہا کہ وہ ہمیشہ خدا کی نعمات کی طرف متوجہ رہیں_
فاذكرواء الاء الله

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

19_ خدا كى نعمات كى طرف لوگوں كى توجہ مبذول كرانا حضرت ہود(ع) كى ايك تبليغى اور ہدايتى روش تھي_
فاذكروا ء الاء اللہ
20_ مبلغين دين، نعمات الہى كى طرف لوگوں كى توجہ مبذول كرانے كے ذمہ دار ہيں_
و اذكروا ...فاذكروا ء الاء اللہ
21_ نعمات الہى كى يادآورى انسان كى خدا كى طرف توجہ اور رستگارى كى دستيابى ميں تاثير ركھتى ہے_
فاذكروا ء الاء اللہ لعلكم تفلحون
22_ انبياء كى راہنمائي اور ان كے انذار كو قبول كرنا انسان كے فلاح و رستگارى تك پہنچنے كا باعث ہے_
لينذركم ...فاذكروا ء الاء اللہ لعلكم تفلحون
23_ قال ابوجعفر(ع) : كانوا كأنهم النخل

الطوال و كان الرجل منهم ينحت الجبل بيده فيهدم منه قطعة (1)
امام باقر(ع) نے فرمايا ہے كہ قوم عاد كے لوگ كھجور كے لمبے درختوں كى مانند لمبے قد كے مالك تھے ان كا كوئي مرد پہاڑ كو اپنے ہاتھ سے تراش ليتا اور اس سے قطعہ جدا كر ليتا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رستگاری کے اسباب 16، 21، 22
رشد:
----

1) تفسير تبيان ج/4، نور الثقلين ج/2 ص 44 ح/176_

رشد کے عوامل 7
قدرت:
قدرت کا منشاء 17
قوم عاد:
قوم عاد اور سفاہت 3;قوم عاد اور نبوت بشر 1، 2;قوم عاد اور نبوت ہود(ع) 3;قوم عاد اور ہود(ع) 2;قوم عاد کا عقیدہ 1،2،3 ;قوم عاد کی تاریخ 10، 11;قوم عاد کی تشکیل 11;قوم عاد کی جسمانی صفات 13، 14;قوم عاد کی جسمانی طاقت 13، 14، 16;قوم عاد کی نعمات 11، 14;قوم عاد کے جسم 13، 17
قوم نوح(ع) :
قوم نوح (ع) کی نابودی 11 ;قوم نوح (ع) کی ہلاکت 10;
قوم نوح (ع) کے جانشین 11، 16
لوگ:
لوگوں کو ڈرانا 9، 8
معاشرہ :
نوح(ع) کے بعد کا معاشرہ 10
ہدایت:
روش ہدایت 19
ہود(ع) :
تعلیمات ہود(ع) 18;دعوت ہود(ع) 16، 18، 19 ; رسالت ہود(ع) کے اہداف 8، 18;نبوت ہود(ع) کی تکذیب کے عوامل 2;ہود(ع) کا قصّہ 3، 16

قَالُواْ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ .70
ان لوگوں نے کہا کہ کیا آپ یہ پیغام لائے ہیں کہ ہم صرف ايك خدا کی عبادت کریں اور جن کی ہمارے آباء و اجداد عبادت کرتے تھے ان سب کو چھوڑ دیں تو آپ اپنے وعدہ و وعید کو لے کر آئیےگر اپنی بات میں سچّے ہیں(70)
1_ حضرت ہود(ع) نے خدا کی جانب سے سپرد کی گئي اپنی ماموریت کو ابلاغ کرتے ہوئے لوگوں کو توحید اور عبادت خدا اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹے معبودوں کی پوجا ترک کرنے کی دعوت دي_

أجئتنا لنعبد اللّٰہ وحدہ و نذر ما کان یعبد ا باؤنا
2_ قوم عاد، حضرت ہود (ع) کے لئے خدا کی جانب سے سپردکی گئي اُس رسالت پر اعتقاد نہیں رکتے تھے جو دعوت توحید اور شرك کے خلاف قیام پر مشتمل تھي_
أجئتنا لنعبد اللّٰہ وحدہ
جملہ "أجئتنا ..." میں استفہام انکار ،ابطالی ہے یعنی اس پر دلالت کرتاہے کہ جو کچھ مورد استفہام واقع ہوا ہے (دعوت توحید کیلئے ہود(ع) کی ماموریت) وہ بے اساس ہے اور اس کا مدعی (حضرت ہود(ع)) جھوٹا ہے_
3_ قوم عاد کے گمان کے مطابق یکتاپرستی اور توحیدی میلان ،سفاہت اور کم عقلی تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إنا لنرى ك فى سفاهة ...أجئتنا لنعبد اللّٰہ وحدہ
جملہ "أجئتنا ...'بیان کرتا ہے کہ قوم عاد حضرت ہود(ع) کو کم عقل سمجھتے تھے _
4_ قوم ہود(ع) کے آباء و اجداد جھوٹے معبودوں کی پرستش کرنے والے مُشرك لوگ تھے_
و نذر ما کان یعبد ء اباؤنا
5_ قوم ہود(ع) کیلئے اپنے آباء و اجداد کے معبود ہی قابل قبول تھے_
و نذر ما کان یعبد ء اباؤنا
6_ قوم عاد کے لوگ جھوٹے معبودوں پر اعتقاد اور ان کی پرستش کو ضروری سمجھنے کے ساتھ ساتھ خدا کے بھی معتقد تھے اور اس کی پرستش بھی کرتے تھے_
أجئتنا لنعبد اللّٰہ وحدہ و نذر ما کان یعبد ئاباؤنا
7_ آباء و اجداد کی تقلید اور گزشتہ لوگوں کی رسوم کی پاسداري، قوم عاد کیلئے جھوٹے معبودوں کی پرستش اور ہود(ع) سے ان کی مخالفت کا باعث تھي_
قالوا ...و نذر ما کان یعبد ء اباؤنا
8_ قومی رسم و رواج کی مخالفت قوم عاد کے گمان میں سفاہت اور کم عقلی شمار ہوتی تھي_
انا لنرى ك فى سفاهة ...و نذر ما کان یعبد ء اباؤنا
9_ حضرت ہود(ع) نے اپنی قوم کے لوگوں کو خدائے یکتا کی پرستش نہ کرنے اور شرك پر ڈٹے رہنے کی صورت میں عذاب الہی کی دھمکی دي_
فأتنا بما تعدنا إن کنت من الصدقين
10_ قوم عاد کو حضرت ہود(ع) کی صداقت کا یقین نہ تھا_

83
فأتنا ...إن کنت من الصدقين
11_ قوم عاد نے حضرت ہود(ع) کی صداقت پر یقین نہ کرنے کی وجہ سے یہ چاہا کہ حضرت ہود(ع) اپنی دھمکیونکو عملی جامہ پہنائیں_
فأتنا بما تعدنا إن کنت من الصدقين
12_ قوم عاد، ہود(ع) کی دعوت توحیدی کے مقابلہ میں انتہائي مغرور، متعصب اور ضدی لوگ تھے_
فأتنا بما تعدنا إن کنت من الصدقين

آباؤ اجداد:
آباؤ اجداد کی تقلید 5، 7
امور:
نامعقول امور 3، 8
باطل معبود:
باطل معبودوں سے اجتناب 1
ترغیب :
ترغیب کے عوامل 7
توحید:
توحید عبادی سے روگردانی کی سزا، 9;دعوت توحید 1،3، 2 1
رسوم پرستي:
رسوم پرستی کے ساتھ مبارزہ 8
رشد:
رشد کے موانع 7
شرك:

شرك كے آثار 9;شرك كے ساتھ مبارزہ 2
عبادت:
عبادت كى دعوت 1
عذاب:
عذاب كى دھمكى 9
قوم عاد:
قوم عاد اور توحيد عبادى 3;قوم عاد اور سفاہت 8، 3;قوم عاد اور نبوت ہود(ع) 2;قوم عاد اور ہود(ع) 10،11 قوم عاد كا تعصب 12;قوم عاد كا تكبر 12;قوم عاد كا شرك 6;قوم عاد كا عقيدہ 3، 5، 6، 8، 10، 11;قوم عاد كو انتباہ 9;قوم عاد كى تاريخ 4، 6، 7، 12; قوم عاد كى خواہشات 11;قوم عاد كى رسوم پرستى 7 ;قوم عاد كى صفات 12;قوم عاد كى عبادت 6;قوم عاد كى ہٹ دھرمى 12;قوم عاد كے آباء و اجداد 5;قوم عاد كے آباء و اجداد كا شرك 4;قوم عاد كے شرك كا باعث 7;قوم عاد كے معبود 4، 5، 6، 7
قومى رسوم:
قومى رسوم كى مخالفت 8
مشركين: 4
ہود(ع) :
دعوت ہود(ع) 12، 1;رسالت ہود(ع) 1;صداقت ہود(ع) 11، 10;نبوت ہود(ع) كے منكرين 2;ہود(ع) كا قصّہ 11، 7، 1;ہود(ع) كى تعليمات ;ہود(ع) كے ساتھ مبارزہ 7; ہود(ع) كى دھمكي9

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاء سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَآؤكُم مَّا نَزَّلَ اللّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ فَانتَظِرُواْ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ .71

انھوں نے جواب ديا كہ تمھارے اوپر پروردگار كى طرف سے عذاب اور غضب طے ہوچكا ہے_ كيا تم مجھ سے ان ناموں كے بارے ميں جھگڑا كرتے ہو جو تم نے اور تمھارے بزرگوں نے خود طے كر لئے ہيں اور خدا نے ان كے بارے ميں كوئي برہان نازل نہيں كيا ہے تو اب تم عذاب كا انتظار كرو ميں بھى تمھارے ساتھ انتظار كرنے والوں ميں ہوں(71)
1_ خداوند متعال نے قوم عاد كو ان كے شرك اور رسالت ہود(ع) كے انكار كے سبب، پليدى ميں گرفتار كرتے ہوئے ان پر غضب كيا_
قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
2_ حضرت ہود(ع) نے قوم عاد كو عذاب كے بارے ميں دى گئي دھمكيوں پر يقين نہ كرنے كے جواب ميں عذاب (پليدى اور غضب خدا) كے اسباب مہيّا ہونے كے بارے ميں مطلع كيا_
فأتنا بما تعدنا ...قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
3_ رسالت انبياء كا انكار اور شرك، انسان كى پليدى اور غضب خدا كا مستحق ہونے كا موجب ہے_
قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
4_ حق قبول نہ كرنے والوں كو سزا دينا، انسانى معاشرے پر خدا كى ربوبيت كے ساتھ مربوط ہے_
قد وقع عليكم من ربكم رجس
5_ لوگوں كو ان كے مناسب مقام كى طرف لے جانا ربوبيت خدا ہى كا ايك جلوہ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

85
قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
6_ قوم عاد كى پليدى اور بدبختي، اُن پر غضب خدا كا باعث ثابت ہوئي_
قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
كلمہ "رجس" كو كلمہ "غضب" سے پہلے ذكر كرنے ميں اس كے تقدم رتبى كى طرف اشارہ پايا جاتاہے_
7_ قوم عاد كا پليدى ميں آلودہ ہونا، اور غضب خدا ميں گرفتار ہونا،ان كے توحيد كى طرف مائل ہونے اور رسالت ہود(ع) كى تصديق كرنے سے مانع تھا_
قال قد وقع عليكم من ربكم رجس و غضب
مندرجہ بالا مفہوم كو اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب جملہ "قد وقع ..." قوم عاد كے كفر پر بمنزلہ دليل ہو، نہ يہ كہ توحيد اور رسالت سے ان كے انكار كيلئے نتيجہ كے طور پر لايا گيا ہو، يعنى حضرت ہود(ع) اس جملے كے ذريعے ان كے عناد كے سبب كى طرف اشارہ كرتے ہيں_
8_ قوم ہود(ع) ، بيہودہ اسماء ، اپنے اور اپنے آباؤ اجداد كے گھڑے ہوئے خيالى معبودوں كى پرستش كرنے والے لوگ تھے_
أتجدلوننى فى أسمآء سميتموها أنتم و اباؤكم
9_ مشركين، خود ساختہ معبودوں كى پرستش اور باطل خداؤں پر اعتماد كرنے والے لوگ تھے_
أتجدلوننى فى أسمآء سميتموها أنتم و اباؤكم
10_ حضرت ہود،(ع) قوم عاد كے ساتھ ان كے بے بنياد معبودوں كے بارے ميں مسلسل بحث كرتے تھے_
أتجدلوننى فى اسمآء سميتموها أنتم و اباوكم
11_ حضرت ہود(ع) نے اپنى قوم كو جھوٹے معبودوں كے بارے ميں بحث و جدال سے سختى كے ساتھ منع كرديا_
اتجدلوننى فى اسمآء سميتموها انتم و اباؤكم
12_ خداوند متعال نے كسى آئين ميں بھى اپنے سوا كسى معبود كى پرستش كا فرمان نہيں ديا_
ما نزل اللہ بها من سلطن
13_ شرك كيلئے كوئي برہان اور دليل موجود نہيں_
ما نزل اللہ بها من سلطن
14_ انبياء كى طرف سے پيش كيئے گئے افكار اور عقائد حجت اور برہان پر مبنى ہوتے ہيں_
ما نزل اللہ بها من سلطن
15_ عقائد كے حجت اور برہان پر استوار ہونے كى ضرورت_
ما نزل اللہ بها من سلطن

86
16_ استدلالات اور براہين، خدا كى جانب سے انسان كے فكر و قلب پر افاضات ہيں_
ما نزل اللہ بها من سلطن
تنزيل سے مراد "ايجاد كرنا" بھى ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں "ما نزل ..." كا معنى يہ ہوگا كہ خدا نے شرك كيلئے كوئي دليل اور برہان خلق نہيں كيا،لہذا "سلطن" عقلى اور نقلى دونوں قسم كے براہين كو شامل ہوگا، چنانچہ "تنزيل" معارف دين اور احكام الہى كو نازل كرنے كے معنى ميں بھى ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں "سلطن" سے مراد فقط برہان نقلى ہوگا_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے معنى كى روشنى ميں ہى اخذ كيا گيا ہے_
17_ حضرت ہود(ع) نے اپنى مشرك قوم كو عذاب خدا كے نازل ہونے كے بارے ميں آگاہ كيا_
فانتظروا إنى معكم من المنتظرين
بعد والى آيت كى روشنى ميں "انتظروا" كا متعلق عذاب الہى ہے_
18_ حضرت ہود(ع) ، قوم عاد تك رسالت الہى كے ابلاغ كرنے كے بعدان كے توحيد اور رسالت سے انكار پر اصرار كى وجہ سے عذاب الہى كے نازل ہونے كے انتظار ميں تھے_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فانتظروا إنى معكم من المنتظرين

اديان:

اديان کی تعلیمات 12

الله تعالى :

الله تعالی کا غضب 1، 2;الله تعالی کا فضل 16;الله کی ربوبیت 4، 5;الله تعالی کے افعال ;الله تعالی کے اوامر 12;الله تعالی کے اسباب 3،6

انبیائ:

انبیاء اور برہان 14;انبیاء کی تعلیمات 14تکذیب انبیاء کے اثرات 3

انسان:

انسان پر فضل 16;انسان کے مقامات 5

ایمان:

ہود(ع) پر ایمان کے موانع 7

باطل معبود: 11

برہان:

برہان کا منشاء 16

پليدي:

پلیدی کے اثرات 6، 7;پلیدی کے عوامل 3

توحید:

توحید سے انکار کی سزا 18;توحید عبادی کی اہمیت 12;توحید کے میلان کے موانع 7

حق قبول نہ کرنے والے لوگ:

حق قبول نہ کرنے والے لوگوں کی سزا ،4

خدا کے مغضوب لوگ: 1، 6، 7

شرك:

شرك کا غیر منطقی ہونا 13;شرك کے آثار 1، 3

عبادت:

باطل معبودوں کی عبادت 9

عذاب:

عذاب کا منشاء 17;عذاب کی دھمكي17;عذاب کے اسباب 2;نزول عذاب کے موجبات 18

عقیدہ:

عقیدہ میں برہان 15

قلب:

قلب کا کردار 16

قوم عاد:

قوم عاد کا شرك 18;قوم عاد کا عذاب 2، 18;قوم عاد کا عقیدہ 2;قوم عاد کا مجادلہ 11;قوم عاد کی پلیدی 1، 2، 6، 7;قوم عاد کی تاریخ 10، 11; قوم عاد کی رسوم 8;قوم عاد کی عبادت 8;قوم عاد کی مغضوبیت 1، 2، 6، 7 ;قوم عاد کے آباؤ اجداد 8;قوم عاد کے معبود 8

لوگ:

لوگوں کی ہدایت 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجادلہ:
مجادلہ ترك كرنا 11
مشركين:
مشركين كا عذاب 17; مشركين كى عبادت 9; مشركين كے معبود 9
معاشرہ:
معاشرے كى ذمہ دارى 4
نمونہ قرار دينا:
رفتار و كردار ميں كسى كو نمونہ قرار دينا 8
ہود(ع) :
دعوت ہود(ع) 2;رسالت ہود(ع) كے انكار كى سزا 18;نبوت ہود(ع) كى تكذيب كے اثرات 1;ہود(ع) اور قوم عاد 2، 10، 11، 17، 18 ;ہود(ع) اور مشركين 17 ; ہود(ع) كا انتظار 18;ہود(ع) كا سلوك 11; ہود(ع) كا قصہ 2، 10، 11، 17، 18 ;ہود(ع) كا مجادلہ 10

فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُواْ مُؤْمِنِينَ .72

پھر ہم انھيں اور ان كے ساتھيوں كو اپنى رحمت سے نجات دے دى اور اپنى آيات كى تكذيب كرنے والوں كى نسل منقطع كردى اور وہ لوگ ہرگز صاحبان ايمان نہيں تھے(72)
1_ خداوند متعال نے قوم عاد كو رسالت ہود (ع) كے انكار اور شرك پر اصرار كى وجہ سے عذاب ميں گرفتار كيا_
فأنجينہ و الذين معہ برحمة منا و قطعنا دابر الذين كذبوا
2_ قوم ہود كے ايك گروہ نے ان كى رسالت كو قبول كرتے ہوئے آيات الہى كى تصديق كى اور خدا كى وحدانيت پر ايمان لايا_
والذين معہ
3_ خداوند متعال نے ہود(ع) اور ان پر ايمان لانے والوں كو قوم عاد پر نازل كيئے گئے عذاب سے نجات عطا كي_
فأنجينہ والذين معہ برحمة منا
4_ حضرت ہود(ع) اور ان كے ساتھيوں كى نجات، خدا كي
رحمت خاص كا ايك جلوہ ہے_
فأنجينہ والذين معہ برحمة منا
5_ عذاب الہى كے نزول كے وقت صرف پيغمبروں كا ساتھ دينے والے ہى نجات پاتے ہيں_
فأنجينہ والذين معہ برحمة منا
6_ آيات الہى كى تكذيب كرنے والے قوم عاد كے سب لوگ ،عذاب خدا كے ذريعے ہلاك ہوگئے_
و قطعنا دابر الذين كذبوا باى تنا
كسى چيز كے "دابر" سے مراد اس كا آخر ہے اور "قطع دابر" يعنى آخرى شخص تك كو نابود كردينا اور يہ تمام لوگوں كے نابود ہونے سے كنايہ ہے_
7_ قوم عاد كا كفر پر اصرار اور ايمان سے نااميدى ان كے لئے ہلاكت اور نزول عذاب كا باعث بني_

و قطعنا دابر الذين كذبوا باى تنا و ما كانوا مؤمنين
چونكہ آيات الہى كى تكذيب ،عدم ايمان كے ہمراہ ہے بلكہ بے ايمانى ہى سے ابھرتى ہے، لہذا كہا جا سكتاہے كہ جملہ "ما كانوا مؤمنين" يا تو اس معنى كى طرف اشارہ ہے كہ ہلاك ہونے والے مكذبين اہل ايمان نہ تھے اور توحيد كى طرف رغبت كى توفيق ان سے مكمل طور پر سلب ہوچكى تھى يا يہ كہ مكذبين سے ہٹ كر ايك اور گروہ كى طرف اشارہ ہے، يعني: جن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لوگوں نے تكذيب نہيں كى وہ ايمان بھى نہيں لائے مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كى اساس پر اخذ كيا گيا ہے_
8_ خداوند متعال نے قوم عاد ميں سے آيات الہى كے جھٹلانے والوں كے علاوہ غير مؤمن لوگوں كو بھى ہلاك كرديا_
قطعنا دابر الذين كذبوا باى تنا و ما كانوا مؤمنين

آيات خدا:
آيات خدا كو جھٹلانے كى سزا، 6;آيات خدا كو جھٹلانے والوں كى ہلاكت 8
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى رحمت خاص 4;اللہ تعالى كے افعال 3; اللہ تعالى كے عذاب 1، 5، 8
انبياءؑ:
انبياء كى اطاعت كے اثرات 5
ايمان:
آيات خدا پر ايمان 2;آيات خدا پر ايمان لانے كى قدر و منزلت 8;توحيد پر ايمان 2;ہود(ع) پر ايمان 2
پيروان انبياءؑ:
پيروان انبياء كى نجات 5
شرك:
شرك پر اصرار كى سزا ،1
عذاب:
عذاب كے اسباب1; عذاب سے نجات 3، 5; نزول عذاب كے اسباب 6، 7
قوم عاد:
قوم عاد كا عذاب 6، 7;قوم عاد كا كفر 7;قوم عاد كى تاريخ 1، 2، 3، 6، 7، 8;قوم عاد كى ہلاكت 6، 7، 8;قوم عاد كے مؤمنين 2;قوم عاد كے مؤمنين كى نجات 3، 4
كافر لوگ:
كافر لوگوں كى ہلاكت 8
كفر:
كفر پر اصرار كے اثرات 7
ہود(ع) :
رسالت ہود(ع) سے انكار كى سزا، 1;ہود(ع) كا قصّہ 2، 3; ہود(ع) كى نجات 3، 4

90

وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحاً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَـذِهِ نَاقَةُ اللّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللّهِ وَلاَ تَمَسُّوهَا بِسُوَءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .73

اور ہم نے قوم ثمود كى طرف ان كے بھائي صالح كو بيھجا تو انھوں نے كہا كہ اے قوم والو اللہ كى عبادت كرو اس كے علاون كوئي خدا نہيں ہے_ تمھارے پاس پروردگار كى طرف سے دليل آچكى ہے _ يہ خدائي ناقہ ہے جو تمھارے لئے اس كى نشانى ہے _ اسے آزاد چھوڑ دو كہ زمين خدا ميں كھاتا پھرے اور خبردار اسے كوئي تكليف نہ پہنچانا كہ تم كو عذاب اليم اپنى گرفت ميں لے لے(73)
1_ حضرت صالح (ع) خدا كے بھيجے ہوئے انبياء ميں سے تھے_
و إلى ثمود أخاهم صلحاً
"إلى ثمود" "إلى قومہ" پر عطف ہے اور "أخاهم" آيت 59 ميں مذكور "نوحاً" پر عطف ہے يعني: أرسلنا إلى ثمود اخاهم صالحاً_
2_ حضرت صالح(ع) كى رسالت قوم ثمود تك ہى محدود تھي_

و إلى ثمود أخاهم صلحاً
3_ حضرت صالح(ع) اور قوم ثمود كے درميان قرابت دارى تھي_
و إلى ثمود ا خاهم صلحاً
4_ حضرت صالح(ع) اپنے لوگوں (قوم ثمود) كيلئے ايك ہمدرد اور مہربان پيغمبر تھے_
و إلى ثمود ا خاهم صلحاً

91
اس مطلب كى صراحت كہ حضرت صالح(ع) قوم ثمود كے بھائي تھے اس بات كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ آپ اپنى قوم كيلئے حتى نبوت ملنے سے پہلے بھى ايك مہربان اور دلسوز انسان تھے_
5_ حضرت صالح(ع) اپنى قوم كے عواطف ابھارتے ہوئے اپنى دعوت كا آغاز كرتے ہيں_
قال ى قوم
6_ خدائے يكتا كى پرستش كى دعوت، حضرت صالح(ع) كا قوم ثمود كيلئے ابتدائي اور اہم پيغام تھا_
قال ى قوم اعبدوا اللّه
7_ وجود خدا كے بارے ميں اعتقاد، تاريخ ميں ہميشہ سے موجود رہا ہے_
قال ى قوم اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره
8_ انسان ميں ہميشہ سے پرستش كا جذبہ موجود رہا ہے_
قال ى قوم اعبدوا اللّه
9_ قوم ثمود، مشرك تھي_
مالكم من إلہ غيره
10_ شرك كے ساتھ مقابلہ، حضرت صالح(ع) كے اصلى فرائض ميں شامل تھا_
قال ى قوم اعبدوا اللّه ما لكم من الہ غيره
11_ خدا كى پرستش اور اس كے سوا كسى معبود كے لائق عبادت نہ ہونے پر اعتقاد كى ضرورت_
اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره
12_ توحيد عملي، توحيد نظرى پرموقوف ہے_
اعبدوا الله ما لكم من الہ غيره
13_ حضرت صالح(ع) ، دليل اور آشكار معجزے كا سہارا ليتے ہوئے لوگوں كو توحيد كى دعوت ديتے تھے_
اعبدوا اللّه ما لكم من إلہ غيره قد جاء تكم بيّنة من ربكم
14_ لوگوں كى ہدايت كيلئے دليل پيش كرنا ،ربوبيت خدا كا ہى جلوه ہے_
بينة من ربّكم
15_ خداوند تعالى نے عادى علل و اسباب كے عمل دخل كے بغير ايك اونٹنى خلق كى تا كہ حضرت صالح(ع) كى رسالت كے اثبات كيلئے ايك معجزه بن سكے_
هذه ناقة الله لكم ء اية
چونكہ "ناقہ" حضرت صالح(ع) كى رسالت پر علامت كا عنوان ركھتى تھى اس سے معلوم ہوتاہے كہ وه غير عادى انداز ميں وجود ميں آئي_
16_ ناقہ صالح(ع) ، حضرت صالح(ع) كى رسالت كى حقانيت پر ايك آشكار دليل اور شاہد تھي_
قد جاء تكم بينة من ربكم

92
17_ ناقہ صالح، خاص اہميت كا حامل ايك عظيم معجزه اور آيت تھي_
هذه ناقة اللّه لكم ء اية
"ناقة" كى اضافت "اللّه" كى طرف ہى مندرجہ بالا مفہوم كے اخذ ہونے كا سبب ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

18_ قوم ثمود، رسالت صالح(ع) كے اثبات كيلئے خدا كى جانب سے كسى دليل اور معجزه كے انتظار ميں تھي_
قد جاء تكم بينة من ربكم
مندرجہ بالا مفہوم كى اساس يہ ہے كہ جملہ "قد جاء تكم" ميں "قد" توقع كيلئے ہو_
19_ قوم نوح (ع) اور قوم ہود(ع) كے بر عكس قوم ثمود وحي، رسالت اور كسى بشر كيلئے پيغمبرى كى منكر نہ تھي_
و إلى ثمود أخاهم صلحاً
داستان صالح(ع) ميں "أو عجبتم ان جاء كم ..." كى مانند كسى جملے كا نہ آنا (جبكہ داستان نوح(ع) و ہود(ع) (آيت 63، 69) ميں مذكور ہے) اس بات پر دلالت كرتاہے كہ حضرت صالح(ع) كى قوم وحي، رسالت اور نبوت بشر كا انكار نہيں كرتى تھي_
20_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم سے كہا كہ اونٹنى كو چرنے چگنے كيلئے آزاد چھوڑ ديں_
فذروها تأكل فى أرض الله
21_ حضرت صالح(ع) ، قوم ثمود كو اونٹى كو نقصان پہنچانے سے روكتے تھے_
و لا تمسوها بسوئ
22_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم كے لوگوں كو خبردار كيا كہ وہ ناقہ كو نقصان پہنچانے اور اسے چرنے چگنے سے روكنے كى صورت ميں دردناك عذاب ميں مبتلا ہوں گے_
فذروها تأكل فى أرض الله و لا تمسوها بسوء فيأخذكم عذاب أليم
23_ چرنے چگنے كيلئے ناقہ صالح(ع) كى آزادي، قوم ثمود كے مفادات كے خلاف تھي_
فذروها تأكل فى أرض الله و لا تمسوها بسوئ
چراگاہ ميں ناقہ كو آزاد چھوڑنے كے حكم كے بعد اسے نقصان پہنچانے سے نہى كرنا اس مطلب كو ظاہر كرتاہے كہ ناقہ كى آزادى كو تحمل كرنا قوم ثمود كيلئے آسان نہ تھا اور ان كے منافع كے خلاف تھا_
24_ زمين اور اس كى پيداوار خدا ہى كى ملكيت ہےں_
فذروها تأكل فى أرض الله
كلمہ "أرض" كى اضافت "الله" كى طرف اس لحاظ سے ہوسكتى ہے كہ زمين خدا ہى كى ہے چنانچہ اس لحاظ سے بھى ہوسكتى ہے كہ خدا كى زمين يعنى ايسى زمين كہ جس كا مالك كوئي شخص نہ ہو_ احتمال دوم كى بناپر "فذروها ..." كا معنى يہ ہوگا كہ: ناقہ كو آزاد چھوڑ ديں وہ خدا كى زمين ميں چرے گى اور تمھارى ذاتى زمينوں كو نہيں چھيڑے گي_

25_ زمين پر خدا كى مالكيت ہى ناقہ كے ہر جگہ آزادانہ چرنے پر دليل تھي_
هذه ناقة الله ...فذورها تأكل فى أرض الله
"ناقہ" كے "الله" كى طرف انتساب كے بعد زمين كا الله كى طرف انتساب (أرض الله) ايك ايسا استدلال ہے كہ جو حضرت صالح(ع) كى طرف سے ناقہ كے آزادانہ چرنے چگنے كيلئے پيش كيا گيا يعنى چونكہ ناقہ بھى خدا كى ہے اور زمين بھى اس كى لہذا روا نہيں كہ اسے چرنے چگنے سے روكا جائے_ چنانچہ جملہ "هذه ناقة الله" پر جملہ "ذروها ..." كى "فا" كے ذريعے تفريع بھى اسى معنى پر دلالت كرتى ہے_
26_ عن ابى جعفر(ع) قال: إن رسول(ص) الله سأل جبرئيل ...قال: يا محمد(ص) إن صالحاً بعث الى قومہ ...قالوا: يا صالح ادع لنا ربك يخرج لنا من هذا الجبل الساعة ناقة حمرائ، شقراء و برائ، عشرائ، بين جنبيها ميل ...فسأل الله تعالى صالح ذلك فانصدع الجبل صدعاً ...ثم اضطرب ذلك الجبل ...ثم لم يفجاهم الا رأسها ...ثم خرج سائر جسدها ثم استوت قائمة على الأرض(1) ...
امام باقر(ع) سے مروى ہے كہ رسول خدا(ص) نے جبرئيل(ع) سے (قوم صالح(ع) كے بارے ميں) سوال كيا ...
جبرئيل نے كہا: اے محمد(ص) ، صالح اپنى قوم كى طرف مبعوث ہوئے ...لوگوں نے اُن سے كہا: اے صالح اپنے خدا سے كہو كہ وہ اسى وقت ہمارے لئے اس پہاڑ سے ايك سرخ رنگ كى اور اون والى ناقہ (اونٹني) نكالے كہ جو دس ماہ كى حاملہ ہو ا ور جس كے دو پہلو كے درميان ايك ميل (1/3 فرسخ) كا فاصلہ ہو_ تب صالح(ع) نے خدا سے ايسے ہى درخواست كى پہاڑ ميں بہت بڑا شكاف ايجاد ہوا ...لرزنے لگا كہ اچانك ناقہ كا سر پہاڑ سے برآمد ہوا پھر باقى جسم خارج ہوا اور يوں ناقہ زمين پر سيدھى كھڑى ہوگئي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

----

1) کافی ج/8، ص 186، ج213، نور الثقلین ج/2، ص 48، حدیث 188_

وَاذْكُرُواْ إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاء مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُوراً وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتاً فَاذْكُرُواْ آلاء اللّهِ وَلاَ تَعْثَوْا فِي الأَرْضِ مُفْسِدِينَ .74

اس وقت كو ديا كرو جب اس نے تم كو قوم عاد كے بعد جانشين بنايا اور زمين ميں اس طرح بسايا كہ تم ہموار زمينوں ميں قصر بناتے تھے اور پہاڑوں كو كاٹ كاٹ كر گھر بناتے تھے تو اب الله كى نعمتوں كو ياد كرو اور زمين ميں فساد نہ پھيلاتے پھرو(74)

1_ قوم ثمود، قوم عاد كى نابودى كے بعد وجود ميں آئي اور اس نے حجر كى سرزمين ميں تمدن قائم كيا_
و اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض
"الأرض" ميں "ال" عہد ذہنى ہے اور اس سرزمين كى طرف اشاره ہے كہ جس ميں قوم ثمود ساكن ہوئي وه سرزمين حجاز اور شام كے درميان واقع ہے_
2_ زمين پر قوم ثمود كى خلافت اور سرزمين حجر ميں اس قوم كا سكونت اختيار كرنا، ان پر خدا كى ايك نعمت تھي_
و اذكرو إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم
فى الأرض
3_ حضرت صالح (ع) نے اپنى قوم سے كہا كہ وه خلافت اور سرزمين حجر ميں سكونت اختيار كرنے كى نعمت كو خدا كى جانب سے جانے اور اسے ہميشہ ياد ركھے_
و اذكرو إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض
4_ حضرت صالح (ع) نے اپنى قوم سے كہا كہ وه قوم عاد كے انجام بد كو ہميشہ ياد ركھے_
و اذكروا إذ جعلكم خلفاء من بعد عاد
5_ لوگوں كو خدائے يكتا كى پرستش كى طرف رغبت

دلانے كيلئے نعمات الہى اور گزشتہ لوگوں كے انجام كى طرف ان كى توجہ مبذول كرانا، حضرت صالح(ع) كا ايك تبليغى انداز تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اذكروا إذ جعلكم خلفائ ...فاذكروا ء الاء اللّہ
6_ گزشتہ لوگوں كى سرنوشت كا مطالعہ، انسان كے نصيحت حاصل كرنے ميں مؤثر ہے_
إذ جعلكم خلفا من بعد عاد
7_ انسان كى تاريخى اور اجتماعى تبديلياں خدا كے اختيار ميں اور اسى كى طرف سے ہيں_
جعلكم خلفاء من بعد عاد و بوأكم فى الأرض
8_ قوم ثمود كا محل سكونت ،جغرافيائي لحاظ سے دو حصّوں (پہاڑ اور صحرا) پر مشتمل تھا_
و بوأكم فى الأرض تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتا
9_ قوم ثمود نے صحراؤں ميں محلات تعمير كيئے اور پہاڑوں كو تراش كر گھر بنائے_
تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتاً
"سهول" سهل كى جمع ہے "سهول الأرض" يعنى ہموار زمين جسے دشت اور صحراء سے تعبير كيا جاتاہے_ "الجبال" اصل ميں من الجبال تھا كہ اصطلاح ميں اسے منصوب بنزع الخافض كہا جاتاہے_ بنابريں جملہ "اذ ...تنحتون الجبال بيوتا" يعنى جب تم لوگ پہاڑوں سے گھر تراشتے تھے_
10_ قوم ثمود متمدن اور فن معمارى سے آگاہ تھي_
تتخذون من سهولها قصورا و تَنْحتُونَ الجبال بيوتاً
11_ زمين كا انسان كى سكونت كے قابل ہونا اور انسان كا فن معمارى سے آگاہ ہونا مواہب الہى ميں سے ہے_
و بوأكم فى الأرض تتخذون من سهولها قصوراً و تنحتون الجبال بيوتاً
12_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم سے كہا كہ وہ ہميشہ نعمات الہى كى ياد ميں رہے_
فاذكروا ء الاء اللّہ
"الائ" "إلي" كى جمع نعمات كے معنى ميں ہے_
13_ نعمات الہي، ياد ركھنے كے قابل ہيں_
فاذكرو ء الاء اللّہ
14_ نعمات الہى كو ياد ركھنا، انسان كے ہدايت پانے اور اس كے خدا كى طرف متوجہ رہنے ميں بہت مؤثر ہے_
و اذكروا إذ جعلكم خلفائ ...فاذكرو ء الاء اللّہ
15_ لوگوں كو نعمات الہى كى يادآورى كى رغبت دلانا ،

97

مبلغين دين كے فرائض ميں سے ہے_
اذكروا إذ جعلكم خلفائ ...فاذكرو ء الاء اللّہ
16_ حضرت صالح(ع) نے اپنى قوم كو زمين ميں فساد پھيلانے سے روكا_
و لا تعثوا فى الأرض مفسدين
"لا تعثوا" "عثى يعثى عثوا" سے ہے يعنى فساد نہ كريں_
17_ زمين ميں فساد پھيلانا انتہائي ناپسنديده اور حرام فعل ہے_
و لا تعثوا فى الأرض مفسدين
خود "لا تعثوا" "فساد نہ كرو" كے معنى ميں ہے، لہذا "مفسدين" حال مؤكد ہوگا كہ جو يہاں نہى كى تاكيد كيلئے ہے لہذا جملہ "لا تعثو ..." فساد پھيلانے كے شديد ناپسند اور حرام ہونے پر دلالت كرتاہے_
18_ فتنہ اور فساد انگيزى كے خلاف مبارزه ،انبياء كے اہم اہداف ميں سے ہے_
و لا تعثوا فى الأرض مفسدين
19_ نعمات كے خداداد ہونے كى طرف توجہ اور ان كو ہميشہ ياد ر كھنا انسان كيلئے فساد سے دورى كا باعث ہے_
فاذكروا ء الاء اللّہ و لا تعثوا فى الأرض مفسدين
نعمات الہى كى طرف توجہ دلانے كے بعد فساد پھيلانے سے روكنا (لا تعثوا) اس نكتہ كى طرف اشاره ہے كہ نعمات الہى كى طرف متوجہ رہنا انسان كيلئے فساد پھيلانے سے اجتناب كا موجب ہوسكتاہے_
20_ عن النبي(ص) : كانت ثمود قوم صالح أعمرهم اللّہ فى الدنيا فاطال اعمارهم حتى جعل احدهم يبنى المسكن من المدر فينهدم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و الرجل منهم حی فلما رأوا ذلك اتخذوا من الجبال بيوتاً فنحتوها ...(1)
رسول(ص) گرامی اسلام سے مروی ہے کہ آپ(ص) نے فرمایا خداوند متعال نے قوم ثمود یعنی حضرت صالح(ع) کی قوم کو طولانی عمریں عطا کیں اس قدر طولانی کہ ان میں سے جو کوئي خاك و گل سے گھر تعمیر کرتا کچھ مدت بعد وہ گھر خراب ہوجاتا لیکن وہ شخص بھی زندہ ہوتا، جب انہوں نے یہ دیکھا تو اپنے لئے پہاڑوں میں گھر تراشنے شروع کردیئے (اور اس میں رہنے لگے)_

----

1)الدر المنثور ج/3 ص 489

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

16;صالح(ع) كى خواہشات 3;صالح(ع) كے نواہى 16
عبادت:
عبادت كے اسباب 5
عبرت:
موجبات عبرت 6
عمل:
غير پسنديدہ عمل 17
فساد:
فساد كے ساتھ مبارزہ 18
فساد پھيلانا :
فساد پھيلانے كا غير پسنديدہ ہونا 17;فساد پھيلانے كو ترك كرنے كے اسباب 19;فساد پھيلانے كى حرمت 17; فساد پھيلانے كے بارے ميں نہى 16;فساد پھيلانے كے ساتھ

99
مبارزہ 18
قوم ثمود:
قوم ثمود كا تمدن 1، 10;قوم ثمود كا جغرافيائي علاقہ 8;قوم ثمود كا فن معمارى 9، 10;قوم ثمود كى تاريخ 1، 2، 3، 6، 8، 10 ; قوم ثمود كى تشكيل كى تاريخ 1;قوم ثمود كى حكومت 2;قوم ثمود كى نعمات 2، 3;قوم ثمود كے محلات 9
قوم صالح(ع) :
قوم صالح(ع) كى تاريخ 16
قوم عاد:
قوم عاد كا منقرض ہوجانا 1;قوم عاد كى عاقبت 4
گزشتہ لوگ:
گزشتہ لوگوں كا انجام 5;گزشتہ لوگوں كے انجام سے عبرت پانا 6
محرمات: 17
مسكن:
مسكن كى نعمت 3
نعمت:
نعمت كا منشاء 19
ہدايت:
ہدايت كے اسباب 14

قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُواْ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحاً مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ قَالُواْ إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ 75.
تو ان كى قوم كے بڑے لوگوں نے كمزور بناديئےانے والے لوگوں ميں سے جو ايمان لائے تھے ان سے كہنا شروع كيا كہ كيا تمھيں اس كا يقين ہے كہ صالح خدا كى طرف سے بھيجے گئے ہيں انھوں نے كہا كہ بيشك ہميں ان كے پيغام كا ايمان اور ايقان حاصل ہے(75)
1_ حضرت صالح (ع) ، خدا كے پيغمبر تھے_
أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربہ
2_ قوم صالح(ع) كے برجستہ افراد ميں سے ايك گروہ نے حضرت صالح(ع) كى رسالت كو قبول كيا اور آپ(ع) پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

100

ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انکار کیا اور کافر ہوا_

قال الملأء الذين استكبروا

مندرجہ بالا مفہوم اسی صورت میں صحیح ہوگا کہ "الذین ..." کو ایك وصف احترازی جانیں یعنی قوم صالح(ع) کے بڑے لوگ حضرت صالح(ع) کی رسالت کے مقابلے میں دو گروہوں میں بٹ گئے :یعنی مستکبرین اور غیر مستکبرین_

3_ قوم ثمود میں مستضعفین اور مستکبرین دو مختلف طبقات کا وجود_

قال الملأ الذين استكبروا من قومہ للذين استضعفوا

4_ قوم ثمود کے مستضعفین میں سے ایك گروہ رسالت صالح(ع) کی تصدیق کرتے ہوئے آپ(ع) پر ایمان لایا_

للذين استضعفوا لمن ء امن منهم

فوق الذکر مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "منہم" کی ضمیر جملہ "للذين استضعفوا" میں مذکور "الذین" کی طرف پلٹائي جائے اس صورت میں "لمن ء امن" "للذين استضعفوا" کیلئے بدل بعض از کُل ہوگا اور یوں مستضعفین کی تقسیم مؤمنین و غیر مؤمنین حاصل ہوگي_

5_ حضرت صالح(ع) کی رسالت پر معجزہ دیکھنے کے باوجود کفر پیشہ سرداروں کا ان کے خلاف مبارزہ_

قال الملأ الذين استكبروا من قومہ ... أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربہ

6_ قوم ثمود کے کافر سرداروں نے مؤمنین کے دلوں میں شك و تردید پیدا کرنے کیلئے ان سے رسالت صالح(ع) کے بارے میں سوال کیا_

قال الملائ ...أتعلمون ان صلحاً مرسل من ربہ

7_ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، انبیاء الہی اور مبلغین دین کے خلاف مبارزہ کا سبب ہے_

قال الملأ الذين استكبروا من قومہ ...أتعلمون أن صلحاً مرسل من ربہ

8_ قوم ثمود کے مستضعف مومنین نے ایك قاطع جواب کے ساتھ حضرت صالح(ع) اور ان کی رسالت کے بارے میں اپنے ایمان کا اعلان کیا_

أتعلمون ...قالوا إنا بما ارسل بہ مؤمنون

9_ قوم ثمود کے مستضعف مؤمنین نے مستکبرین کے جواب میں جھوٹے خداؤں کے بارے میں اپنے کفر کا اظہار کیا_

قالوا إنا بما ارسل بہ مؤمنون

"مؤمنون" پر "بما ارسل" کی تقدیم سے حصر اضافی حاصل ہوتاہے وہ اس نکتہ کو بیان کرتاہے کہ مستضعفین نے حضرت صالح(ع) کی رسالت پر اپنے ایمان کے اعلان کے ساتھ ساتھ جھوٹے

101

معبودوں سے اپنی بیزاری کا اظہار بھی کیا_

10_ قوم ثمود کے مستضعف مؤمنین راسخ الایمان اور جرا ت مند لوگ تھے_

قالوا إنا بما ارسل بہ مؤمنون

اس لحاظ سے کہ قوم ثمود کے مؤمنین نے اپنے عقیدے کا اظہار "إنَّ" کے ہمراہ جملہ اسمیہ کے ذریعے کیا اور کلمہ "ما" موصولہ کے ذریعے حضرت صالح(ع) کی رسالت پر ایمان کا اعلان کیا، اس سے معلوم ہوتاہے کہ وہ اپنے ایمان میں نہایت سنجیدہ تھے_

11_ رسالت صالح(ع) کے بارے میں شك پیدا کرنے کیلئے کفار کی کوششیں ناکام رہیں_

قالوا إنا بما ارسل بہ مؤمنون

استکبار:

استکبار کے آثار 7

اللہ تعالی کے رسول:1

انبیائ:

انبیاء کے ساتھ مبارزہ کا سبب 7

ایمان:
صالح(ع) پر ایمان 2، 4، 6، 8
دین:
مبلغین دین کے ساتھ مبارزہ 7
شبہہ:
شبہہ ڈالنا 6، 11
صالح(ع) :
صالح(ع) پر ایمان لانے والے 8;صالح(ع) کا قصّہ 1، 2، 5، 11 ; صالح(ع) کا معجزہ 5;صالح(ع) کے ساتھ مبارزہ 5; نبوت صالح(ع) 1، 6، 8; نبوت صالح(ع) کے دلائل 5
قوم ثمود:
قوم ثمود کی تاریخ 4، 6، 9، 11;قوم ثمود کے سردار 3; قوم ثمود کے سرداروں کا مبارزہ 5;قوم ثمود کے کافر لوگ 9;قوم ثمود کے کافروں کی تبلیغ 11;قوم ثمود کے مؤمن سردار 2;قوم ثمود کے مؤمنین کی استقامت 10 ;قوم ثمود کے مومنین کا ایمان 10;قوم ثمود کے مستضعفین 3;قوم ثمود کے کافر مستضعفین 4;قوم ثمود کے مؤمن مستضعفین 4، 8، 9، 10 ;قوم ثمود کے مستکبرین 9
قوم صالح(ع) :
قوم صالح(ع) کی تاریخ 2،5،8
کافر:
کافروں کو جواب 8
کفر:
باطل معبودوں سے کفر 9

102

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ إِنَّا بِالَّذِيَ آمَنتُمْ بِهِ كَافِرُونَ .76

تو بڑے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم تو ان باتوں کے منکر ہیں جن پر تم ایمان لانے والے ہو(76)
1_ قوم ثمود کے کافر مستکبرین کا مؤمن مستضعفین کے ساتھ مجادلہ_
استضعفوا لمن ...مؤمنون_ قال الذین استکبروا إنا بالذی ء امنتم بہ کفرون
2_ قوم ثمود کے مستکبرین نے مستضعفین کے جواب میں رسالت صالح(ع) کے بارے میں اپنی مخالفت اور کفر کا اظہار کیا_
قال الذین استکبروا إنا بالذی ء امنتم بہ کفرون
3_ تکبّر، انبیاء (ع) اور ان کی رسالت کے انکار کا باعث بنتا ہے_
قال الذین استکبروا إنا بالذی ء امنتم بہ کفرون
ضمیر کی بجائے اسم ظاہر (الذین) لانا اور "قالوا إنا ..." نہ کہنا اور پھر اس اسم ظاہر کی "استکبروا" کے ذریعے توصیف کرنا، کافروں کے انکار کا سبب بیان کرتاہے_
4_ قوم ثمود کے مستضعفین کا ایمان اس قوم کے سرداروں کے کفر و استکبار کیلئے ایك بہانہ تھا_
قال الذین استکبروا انا بالذی ء امنتم بہ کفرون
مستضعفین کے ساتھ کافروں کے مجادلے کا تقاضا یہ تھا کہ کافر مؤمنین کے جواب میں کہیں "إنا بہ کفرون"یا "إنّا بما ارسل بہ کفرون" لیکن انہوں نے جواب میں یہ کہا کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں، یہ تعبیر یہ ظاہر کرتی ہے کہ حق کے مقابلہ میں ان کے استکبار کا سبب مستضعفین کا ایمان تھا چنانچہ "کفرون" پر"بالذي" کی تقدیم کہ جو حصر کا افادہ کرتی ہے، بھی اسی مطلب کی تائید ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

استکبار:
استکبار کے نتائج 3
صالح(ع) :
103
صالح(ع) پر ایمان لانے والے 1;صالح(ع) کا قصّہ 2;صالح کی مخالفت 2
قوم ثمود:
قوم ثمود کی تاریخ 1، 2، 4;قوم ثمود کے بڑے لوگ 4;قوم ثمود کے کافروں کا بہانہ 4;قوم ثمود کے کافروں کا مجادلہ1 ;قوم ثمود کے مستضعفین 1;قوم ثمود کے مستکبرین 1، 4قوم ثمود کے مستضعفین کا ایمان 4;قوم ثمود کے مستکبرین کا کفر 2;قوم ثمود کے مؤمنین1
کفر:
انبیاء کے بارے میں کفر 3;کفر کے اسباب 3; نبوت صالح(ع) کے بارے میں کفر 2

فَعَقَرُواْ النَّاقَةَ وَعَتَوْاْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُواْ يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ .77
پھر یہ کہہ کر ناقہ کے پاؤں کاٹ دیئے اور حکم خدا سے سرتابی کی اور کہا کہ صالح اگر تم خدا کے رسول ہو تو جس عذاب کی دھمکی دے رہے تھے اسے لے آؤ(77)
1_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح (ع) کے پاؤں کاٹ کر اسے ہلاك کردیا_
فعقروا الناقة و عتوا عن أمر ربهم
"عَقر" مجروح کرنا کے معنی میں استعمال ہوتاہے جب کہا جائے (عقر الفرس والبعیر) یعنی اس کے پاؤں کاٹ دیئے (لسان العرب)، اور مجمع البیان میں یہ آیاہے کہ "عقر" یعنی ایسا زخم کہ جو ہلاکت کا باعث بنے_
2_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح(ع) کے پاؤں کاٹ کر فرمان خدا کی مخالفت کی اور یوں ظالم ٹھہرے_
فعقروا الناقة و عتوا عن أمر ربهم
"أمر ربهم" سے مراد وہی ہے کہ جس کا ذکر آیت 73 میں گزر چکاہے یعني: ناقہ کو نقصان نہ پہچانا اور اسے چرنے چگنے کیلئے آزاد چھوڑ دینا_
3_ خداوند متعال کے فرامین اس کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہیں اور یہ انسان کے رشد اور تکامل کیلئے ہوتے ہیں_
عن أمر ربهم
4_ قوم ثمود کے کافروں نے ناقہ صالح کو ہلاك کرنے

104
کے بعد ،حضرت صالح(ع) سے کہا کہ وہ اپنی عذاب کی دھمکی کو عملی جامہ پہنائیں_
قالوا ی صلح ائتنا بما تعدنا إن كنت من المرسلين
"ما تعدنا" سے مراد وہ عذاب ہے کہ جس کا ذکر آیت 73 (فیأخذكم عذاب أليم) میں گزر چکاہے_
5_ قوم ثمود، حضرت صالح (ع) ، کی رسالت پر ایمان نہ رکھتی تھي_
إن كنت من المرسلين
6_ قوم ثمود،الله کی طرف سے انبیاء کے مبعوث ہونے کو نا ممکن نہیں سمجھتی تھي_
إن كنت من المرسلين
"المرسلين" کو بصورت جمع لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ قوم ثمود کے ہاں یہ ثابت تھا کہ بشر خدا کی جانب سے پیغمبری کیلئے مبعوث ہوسکتاہے، لیکن وہ لوگ حضرت صالح(ع) کی رسالت میں شك و تردید رکھتے تھے_

الله تعالی :
الله تعالی کی ربوبیت 3;الله تعالی کی نافرمانی 2;الله تعالی کے اوامر 3
رشد:
رشد کے عوامل 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صالح(ع) :
صالح(ع) کا قصّہ 1;صالح(ع) کے انتبابات 4;ناقہ صالح(ع) کی کونچیں کاٹنا 1، 2، 4;نبوت صالح(ع) کا انکار 5
ظالمین: 2
عذاب:
نزول عذاب 4
قوم ثمود:
قوم ثمود اور صالح(ع) 5;قوم ثمود کا عقیدہ 6;قوم ثمود کی تاریخ 1، 2، 4; قوم ثمود کے کافروں کا ظلم 2;قوم ثمود کے کافروں کی خواہشات 4;قوم ثمود کے کافروں کی نافرمانی 2

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ .78
توانھیں زلزلہ نے اپنی گرفت میںلے لیا کہ اپنے گھر ہی میں سر بہ زانو رہ گئے(78)
1_ قوم ثمود کے کفر پیشہ لوگوں پر شدید لرزہ طاری ہوا اور ہلاك ہوگئے_
فأخذتهم الرجفة فأصبحوا فی دارهم جثمين
کلمہ "رجفہ" اضطراب اور لرزش کے معنی میں
105
استعمال ہوتاہے اور "فأصبحوا" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ وہ لرزہ بہت شدید تھا، یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ "فأخذتهم الرجفة" کا معنی یہ بھی ہوسکتاہے کہ ان کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ زمین کے شدید زلزلے نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا_
2_ شدید لرزہ اور عذاب کی وجہ سے قوم ثمود سے حرکت اور گھروں سے خارج ہونے کی توانائي سلب ہوگئي_
فأصبحوا فی دارهم جثمين
"فی دارهم" میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ لوگ اپنے گھروں میں استراحت کر رہے تھے کہ اچانك عذاب نازل ہوا، چنانچہ اس کے علاوہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو سکتاہے کہ زمین کے لرزنے کا احساس ہوتے ہی لوگوں نے گھروں سے خارج ہونا چاہا لیکن عذاب نے انہیں مہلت نہ دی اور وہیں ہلاك ہوگے اور چونکہ "فی دارهم" کلمہ "جثمين" کے متعلق ہے لہذا اس سے مذکورہ مطلب کی مزید تائید ہوتی ہے_
3_ثوم ثمود کے کفار، عذاب الہی سے زمین پر گر پڑے اور ہلاك ہوگئے
فأصبحوا فی دارہم جاثمين
"جثوم" زمین سے چپك جانے اور حرکت نہ کرنے کے معنی میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ : یہ کسی شخص کے منہ کے بل زمین پر گرنے کے معنی میں ہے_
4_قوم ثمود کے کفر پیشہ لوگ رات کو عذاب الہی میں گرفتار ہوئے اور صبح تك ہلاك ہوگئے_ *
فاصبحوا فی دارہم جاثمين
اس مبنا کے مطابق "فاصبحوا ..." سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی ہلاکت صبح کے ابتدائي لحظات میں واقع ہوئي اور لرزہ کا عذاب صبح سے پہلے یعنی رات کو ان پر عارض ہوا_
فأصبحوا فی دارہم جاثمين
5_ قوم ثمود کے کافر لوگ ،اتمام حجت کے بعد کفر پر باقی رہنے اور ناقہ صالح کو ہلاك کرنے کے بعد عذاب میں مبتلا ہوئے_
قال الملأ الذين استكبروا ...فأخذتهم الرجفة
"فا خذتهم" میں کلمہ "فائ" نزول عذاب کو گزشتہ آیات میں مذکور حقائق کے ساتھ مرتبط کرتاہے کہ وہ حقائق قوم صالح(ع) کا کفر اور ناقہ صالح(ع) کے پاؤں کاٹنا وغیرہ ہیں_
6_ حضرت صالح(ع) کی طرف سے دی گئي عذاب الہی کی دھمکیوں کے پورا ہونے کے بارے میں قوم ثمود کی بے یقینی کا جواب عذاب الہی کی صورت میںظاہر ہوا_
ائتنا بما تعدنا ...فأخذتهم الرجفة
گزشتہ آیت میں بیان کیئے گئے حقائق کہ جن پر "أخذتهم الرجفہ" مترتب ہوسکتاہے، ان میں سے ایك حضرت صالح(ع) کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دھمکیوں کے بارے میں قوم ثمود کی بے یقینی ہے کہ جو جملہ "ائتنا بما تعدنا" سے معلوم ہوتی ہے_
7_ ابوبصیر عن ابی عبداللہ(ع) قال: قلت لہ:

106

"كذّبت ثمودبالنّذر ..." قال: ...فبعث اللّہ الیهم صالحاً ...ثم إنهم عتوا على اللہ ...فاوحى اللّہ تبارك و تعالى الى صالح ...فقل لهم: إنى مرسل علیكم عذابى إلى ثلاثة ایام ...فلما كان نصف اللیل اتاهم جبرئیل(ع) فصرخ بهم صرخہ خرقت تلك الصرخة اسماعهم و فلقت قلوبهم و صدعت اكبادهم ...فأصبحوا فى دیارهم و مضاجعهم موتى اجمعین ثم ارسل اللّہ علیهم مع الصیحة النار من السماء فاحرقتهم أجمعین (1)

ابوبصیر نے حضرت امام صادق(ع) سے (قوم ثمود کے بارے میں) یہ روایت نقل کی ہے ...اللہ تعالی نے ان کی طرف حضرت صالح(ع) کو بهیجا ...انهوں نے خدا کی نافرمانی كي ...پس خدا نے حضرت صالح(ع) کی طرف وحی بهیجي ...ان سے کہہ دو کہ تین دن تك میرا عذاب تم تك پہنچ ---جائے گا ...جب آدھی رات کا وقت ہوا، جبرائیل(ع) آئے اور اس طرح اونچی آواز کے ساتھ ان پرچیخے کہ ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے، ان کے دل اور جگر پارہ پارہ ہوگئے ...پس سب کے سب اپنے گھروں اور خواب گاہوں میں ہی ہلاك ہوگئے پھر خدا نے اس صیحہ کے علاوہ آسمان سے آگ بهیجی کہ جس نے ان سب کو جلا دیا_

اللہتعالی :
اللہ تعالی کے عذاب 3
صالح(ع) :
صالح(ع) کی دھمکیاں6;ناقہ صالح(ع) کو مارنا 5
عذاب:
رعشہ کا عذاب 2;رات کا عذاب 4;
قوم ثمود:
قوم ثمود پر اتمام حجت 5;قوم ثمود کا دنیوی عذاب 1، 2، 3، 4، 5، 6;قوم ثمود کا کفر 6;قوم ثمود کی تاریخ 1، 2، 3، 4، 6 ;قوم ثمود کے کافروں کا عذاب 3، 4;قوم ثمود کے کافروں کی ہلاکت 1، 3، 4، 5
کفر:
حضرت صالح(ع) کے بارے میں کفر 6;کفر پر اصرار 5
ہلاکت:
رعشہ کے ذریعے ہلاکت 1
-----

1)کافی ج/8 ص 189 ح 214، نور الثقلین ج/2 ص 49 ح 189

107

فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَكِن لاَّ تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ .79

تو اس کے بعد صالح نے ان سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ اے قوم میں نے خدائي پیغام کوپہنچایا تم کو نصیحت کی مگر افسوس کہ تم نصیحت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتے ہو(79)

1_ حضرت صالح(ع) ، نزول عذاب کے حتمی ہونے کے بعد اپنی قوم سے دور ہوتے ہوئے کسی دوسری جگہ چلے گئے_
فتولی عنهم
جملہ "تولی عنهم" آیت 77 میں مذکور جملہ "فعقروا الناقة" پر عطف ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ حضرت صالح(ع) ، قریب الموت قوم ثمود سے حسرت اور ترحم کے عالم میں جدا ہوئے_
فتولی عنہم و قال ی قوم
آیت کریمہ کے لحن اور یائے متکلم کی طرف کلمہ "قوم" کی اضافت میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ حضرت صالح(ع) اپنی قوم کے بارے میں ہمدرد تھے_
3_ خداوند متعال نے قوم ثمود پر عذاب نازل کرنے سے پہلے اُن پر اپنے پیغامات ابلاغ کرتے ہوئے اتمام حجت کي_
لقد أبلغتکم رسالة ربی و نصحت لکم
4_ حضرت صالح(ع) نے لوگوں تك پیام الہی ابلاغ کیا اور ان کی ہدایت اور راہنمائي کیلئے بہت کوشش کي_
لقد أبلغتکم رسالة ربی و نصحت لکم
"لقد" میں لام تاکید کہ جو قسم مقدر پر دلالت کرتاہے_ نیز کلمہ "قد" کہ جو تاکید کیلئے ہے سے یہ مفہوم ہاتھ آتاہے_ کہ حضرت صالح(ع) نے رسالت الہی کے سلسلہ میں کوتاہی نہیں کی اور اس راہ میں کافی جد و جہد کي_
5_ حضرت صالح(ع) نے قوم ثمود سے جدائي کے وقت انہیں اتمام حجت کے بارے میں مطلع کیا_
فتولی عنہم و قال ی قوم لقد أبلغتکم رسالة ربي
6_ حضرت صالح(ع) ، لوگوں کے خیر خواہ اورایك ہمدرد پیغمبر تھے_

و نصحت لکم
7_ قوم ثمود کے کفر پیشہ لوگ نصیحت کرنے والوں اور اپنے خیرخواہوں سے بیزار تھے_
نصحت لکم و لکن لا تحبون النصحین
8_ رسالت الہی سے لاپرواہی اور ناصحین کی خیرخواہی سے بیزار معاشرے ہلاکت اور نابودی کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_
فأخذتهم الرجفة ...نصحت لکم و لکن لاتحبون النصحین
9_ معاشرہ کے خیرخواہ افراد کی پند و نصیحت قبول کرنے اور ان کے ساتھ محبت کرنے کی ضرورت_
و لکن لا تحبون النصحین
10_ نصیحت کرنے والوں کے ساتھ محبت، اُن کی باتیں قبول کرنے کا موجب بنتی ہے_
نصحت لکم و لکن لا تحبون النصحین
اقتضائے کلام یہ تھا کہ جملہ "نصحت لکم" کے بعد "و لکن لا تطیعون" یا "لا تسمعون" کہا جائے لیکن اس کی جگہ "لا تحبون" لایا گیا تا کہ عدم قبولیت کی علت کی طرف اشارہ ہوپائے، یعني: لا تحبون النصحین لکی تسمعوا لهم، یا "لکی تطیعوهم"

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی طرف سے اتمام حجت 3، 5;اللہ تعالی کے اوامر سے روگردانی 8;اللہ تعالی کے عذاب 1
خیرخواہ لوگ:
خیرخواہ لوگوں کے مواعظ قبول کرنا 9;خیرخواہوں سے محبت 9
خیرخواہي:
خیرخواہی سے روگردانی کے آثار 8
دین:
دین سے روگردانی کے آثار 8
صالح(ع) :
صالح(ع) اور قوم ثمود 2;صالح(ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 5 ;صالح(ع) کی تبلیغ 4;صالح(ع) کی خیرخواہی 6;صالح(ع) کی راہنمائي 4;صالح(ع) کی طرف سے اتمام حجت 5; صالح(ع) کی ہجرت 1، 2، 5 ;صالح(ع) کی ہمدردی 2، 6 ; صالح(ع) کے فضائل 6;ناقہ صالح(ع) کو مارنا 1
قوم ثمود:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قوم ثمود اور خیروخواہ افراد 7;قوم ثمود پر اتمام حجت 3، 5;قوم ثمود کا دنیوی عذاب 1;قوم ثمود کا عذاب 3;قوم ثمود کی تاریخ 3، 5;قوم ثمود کی ہلاکت 2;قوم ثمود کے بڑے لوگ 7;قوم ثمود کے کافر لوگ7
لوگ:

لوگوں کیلئے خیرخواہی 6
معاشرہ:
معاشرہ کے انحطاط کے اسباب 8
معاشرتی اصلاح:
معاشرتی اصلاح کے عوامل 9
واعظین:
واعظین کے مواعظ قبول کرنا 10;واعظین سے محبت 10

وَلُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّن الْعَالَمِينَ .80
اور لوط کو یاد کرو کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بدکاری کرتے ہو اس کی تو تم سے _پلے عالمین میں کوئي مثال نہیں ہے(80)
1_ حضرت لوط(ع) ، خدا کے انبیاء اور رسولوں میں سے تھے_
و لوطاً اذ قال لقومہ
کلمہ "لوطاً" آیت 59 میں مذکور کلمہ "نوحاً" پر عطف ہوسکتا ہے یعنی "و أرسلنا لوطاً" چنانچہ فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول بہ بھی ہوسکتاہے_ فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_
2_ حضرت لوط(ع) کا اپنی قوم کے برے انجام اور بدکاری کے خلاف مبارزہ، ايك نصیحت آموز اور قابل ذکر سرگزشت ہے_
و لوطاً إذ قال
اگر کلمہ "لوطاً" فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول ہو تو اس صورت میں کلمہ "إذ" "لوطاً" کیلئے
بدل اشتمال ہوگا اور اگر "لوطاً" فعل "أرسلنا" کیلئے مفعول مانا جائے تو اس صورت میں کلمہ "إذ" فعل مقدر "اذکر" کیلئے مفعول ہوگا اور جملے کی صورت یوں بنے گي: أرسلنا لوطاً إذکر اذ قال ...البتہ دونوں احتمالات کی بناپر لوط(ع) اور ان کی قوم کی داستان کی یاد آوری کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ لوگوں کی داستان کی یاد آوری کا مقصد عبرت آموزی اور نصیحت حاصل کرنا ہے_
3_ لواط، قوم لوط کے ہاں ايك رائج عمل تھا_
أتأتون الفحشة
بعد والی آیت کی روشنی میں واضح ہوتاہے کہ "الفحشة" سے مراد لواط ہی ہے_

4_ لوگوں کو لواط سے روکنا، حضرت لوط(ع) کی ايك اہم اور اولین ذمہ داری تھي_
و لوطاً إذ قال لقومہ أتأتون الفحشة
5_ لواط، کا حرام اور انتہائي قبیح فعل ہونا_
أتأتون الفحشة
6_ حضرت لوط(ع) نے لواط کی برے فعل کے عنوان سے توصیف کرتے ہوئے اپنی قوم کی اس فعل کے مرتکب ہونے کی وجہ سے مذمت کي_
أتأتون الفحشة
"فاحشة" بہت ہی قبیح عمل کو کہا جاتاہے، جملہ "اتاتون الفحشة" میں استفہام، انکار توبیخی کیلئے ہے_
7_ قوم لوط سے قبل تمام مکلف افراد اور قومیں (جن و انس) لواط کے ارتکاب سے مبّرا تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ما سبقكم بہا من أحد من العلمين
حكم اور موضوع كی مناسبت سے كلمہ "العلمين" سے مراد تمام مكلفين (جن و انس) ہيں، نيز نفی كی تاكيد "من "زائدہ كے ذريعے اس مطلب پر دال ہے كہ قوم لوط سے پہلے ايك فرد بھی ايسے گناہ كا مرتكب نہيں ہوا_
8_ حضرت لوط(ع) نے اپنی قوم كا لواط ميں مبتلا ہونے كی ابتداء كرنے والے افراد كے عنوان سے وصف بيان كرتے ہوئے ان كی سرزنش كي_
أتأتون الفحشة ما سبقكم بها من أحد من العلمين
9_ برے اعمال اور ناروا رسوم كی داغ بيل ڈالنے والے لوگ بہت بڑے گناہ كے مرتكب ہوتے ہيں اور زيادہ ملامت كے مستحق ہيں_
أتأتون الفحشة ما سبقكم بہا من أحد من العلمين
10_ سأل رجل امير المؤمنين(ع) أن يؤتی النساء فی ادبارهن؟ فقال: سفلت سفل الله بك اما سمعت الله يقول: "أتأتون الفاحشة ما سبقكم بہا من أحد من العالمين" (1)
ايك شخص نے امير المؤمنين(ع) سے عورت كے ساتھ غير متعارف طريقے (دبر) سے مجامعت كرنے كے بارے ميں سوال كياتو آپ(ع) نے فرمايا: تو نے بہت پستی كا مظاہرہ كيا خدا تجھے پست ركھے آيا تو نے نہيں سنا ہے كہ خداوند تعالى نے فرمايا كہ: "كيا تم لوگ بہت برا عمل انجام ديتے ہو كہ تم (قوم لوط(ع)) سے پہلے عالمين ميں سے كسی نے ايسا عمل انجام نہيں ديا؟

الله تعالى كے رسول : 1
بدكاری :
----

1)تفسير عياشي، ج/2 ص22 ح55; نورالثقلين، ج/2 ص15 ح195/_

بدكاری سے نہی 4; بدكاری كے ساتھ مبارزہ 2
تاريخ:
تاريخ سے عبرت حاصل كرنا 2
جنّات:
جنات كا مكلف ہونا 7
ذكر:
حوادث تاريخ كا ذكر 2
رسوم:
غير پسنديدہ رسوم كی بدعت 9
سرزنش:
سرزنش كے استحقاق كا معيار 9
عمل:
غير پسنديدہ عمل 6;غير پسنديدہ عمل كی بدعت 9
قوم لوط(ع) :
قوم لوط كا انجام 2;قوم لوط كی تاريخ 3، 6;قوم لوط كی سرزنش 6، 8;قوم لوط ميں لواط كا رواج 3، 8
گناہ:
گناہ كبيرہ 9;گناہ كے مراتب 9
لواط:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاریخ میں لواط کا غیر پسندیدہ ہونا 7;لواط کا غیر پسندیدہ ہونا 5، 6;لواط سے نہی 4;لواط کی حرمت 5;لواط کی سرزنش 6، 8;لواط کے احکام 5;لواط میں سب سے پہلے مبتلا ہونے والے لوگ 7، 8;
لوط(ع) :
لوط(ع) اور معاشرتی کنٹرول 4;لوط(ع) کا قصّہ 1، 2، 6، 8;لوط(ع) کی ذمہ داری 4;لوط(ع) کی سرزنشیں 6، 8; لوط(ع) کی نبوت 1
محرمات: 5
نہی عن المنکر:
نہی عن المنکر کی اہمیت 4

إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاء بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ .81
تم از راہ شہوت عورتوں کے بجائے مردوں سے تعلقات پیداکرتے ہو اور تم یقینا اسراف اور زیادتی کرنے والے ہو(81)
1_ قوم لوط، لواط جیسے انتہائي قبیح فعل میں مبتلا تھي_
إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ
فعل مضارع "تأتون" استمرار کے بیان کیلئے ہے کہ جسے فوق الذکر مفہوم میں "ابتلا" سے تعبیر کیا

گیا ہے_
2_ قوم لوط نے لواط کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے اپنی بیویوں کے ساتھ ہمبستری ترك کردي_
إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ
کلمہ "شهوة" محذوف فعل "یشتهونها" کیلئے مفعول مطلق ہے اور لواط کے ساتھ قوم لوط(ع) کے مردوں کے شدید لگاؤ پر دلالت کرتاہے_
3_ بیویوں کے ساتھ ہمبستری ترك کرنا ایك غیر پسندیدہ اور ناروا عمل ہے_
إنكم لتأتون الرجال شهوة من دون النسائ
"من دون النسائ" میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ قوم لوط نے عورتوں کے ساتھ ازدواج اور اپنی بیوی کے ساتھ میل ملاپ ترك کر رکھا تھا_ بنابراین جملہ "ا نا تون ..." کے استفہام توبیخی سے جس ملامت اور سرزنش کا استفادہ ہوتاہے اس میں ترك ازدواج اور بیوی کے ساتھ ملاپ ترك کرنے کے ناروا ہونے پر بھی دلالت پائي جاتی ہے_
4_ قوم لوط کے لوگ لواط کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے تجاوز اور اسراف کرنے والوں میں شمار ہوئے_
بل ا نتم قوم مسرفون
5_ قوم لوط، حد سے زیادہ شہوت پرستی کی وجہ سے لواط کی طرف مائل تھي_
إنكم لتا تون ...بل ا نتم قوم مسرفون
اس لحاظ سے کہ جملہ "بل ا نتم قوم مسرفون" قوم لوط کے لواط کی طرف مائل ہونے کیلئے بمنزلہ علت ہو یعنی "چونکہ تم لوگ اسراف کرنے والے تھے لہذا لواط میں مبتلا ہوگئے" اس صورت میں محل بحث کی مناسبت سے اسراف سے مراد جنسی شہوت میں اسراف ہوگا_
6_ لواط، حد سے تجاوز ہے اور اس کے مرتکب ہونے والے لوگ متجاوز ہوتے ہیں_
بل ا نتم قوم مسرفون
کلمہ "اسراف" حد سے تجاوز کرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے_
7_ لواط، معاشرہ میں عورتوں کے حقوق پر تجاوز ہے_
شهوة من دون النساء بل ا نتم قوم مسرفون

بیوي:
بیوی کے حقوق 3; بیوی کے ساتھ ملاپ کو ترك کرنا 2، 3
تجاوز:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تجاوز کے موارد 6
شہوت پرستي:
شہوت پرستی کے نتائج 5
عورت :

عورت کے حقوق پر تجاوز 7
قوم لوط:
قوم لوط کا اسراف 4;قوم لوط کا تجاوز 4;قوم لوط کی تاریخ 1، 2، 4، 5;قوم لوط کی شہوت پرستی 5;قوم لوط کے رذائل 1، 2، 4، 5;قوم لوط میں لواط کا رواج 1، 2
لواط:
لواط کی سرزنش 6;لواط کی قباحت1;لواط کے آثار 2، 4، 7;لواط کے اسباب 5
متجاوزین: 4، 6
مرد:
مرد کے نشوز کی سرزنش 3
مسرفین: 4

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلاَّ أَن قَالُواْ أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ .82
اور ان کی قوم کے پاس کوئي جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ انھوں نے لوگوں کو ابھارا کہ انھیں اپنے قریہ سے نکال باہر کرو کہ یہ بہت پاك بازبنتے ہیں(82)
1_ لواط جیسے قبیح عمل کے ارتکاب کی توجیہ کیلئے قوم لوط کے پاس کوئي دلیل نہ تھي_
و ما کان جواب قومہ إلا ا ن قالوا
2_ غیر اخلاقی عادات کے خلاف حضرت لوط(ع) کے مبارزہ کی وجہ سے لوگوں نے انہیں ان کے ساتھیوں سمیت دیس سے نکال دینے کی تجویز پیش کي_
و لوطاً إذ قال لقومہ ...قالوا ا خرجوھم
حضرت لوط(ع) کو بستی سے نکال باہر کرنے کی تجویز ایك طرف سے تو آپ (ع) کے مبارزات کے ساتھ مرتبط ہے، اس لئے کہ جملہ "إلا ا ن قالوا ..." حضرت لوط(ع) کی تبلیغات اور راہنمائي کے جواب کے طور پر لایا گیا ہے، اور دوسری طرف سے اس تجویز کی علت جملہ "إنھم ..." کے ذریعے بیان کی گئي ہے_ بنابراین حضرت لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کو دیس سے نکال دینے کے بارے میں قوم لوط(ع) کے فیصلے کے دو سبب ہیں ایك حضرت لوط کا فساد کے خلاف مبارزہ اور قیام اور دوسرا حضرت لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کا پاك صاف زندگی بسر کرنا_
3_ حضرت لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کا پاکیزہ زندگی بسر

کرنا انہیں بستی سے باہر نکالنے کے بارے میں قوم لوط کی تجویز اور لوگوں کی رنجیدگی کا باعث بنا_
ا خرجوھم من قریتکم إنھم اناس یتطھرون
4_ حضرت لوط(ع) کو پاکیزہ زندگی بسر کرنے، برے اعمال سے بچنے اور غیر پسندیدہ عادات کے خلاف مبارزہ کرنے کے معاملہ میں متعدد لوگوں کی ہمراہی حاصل تھي_
و ما کان جواب قومہ إلا ا ن قالوا ا خرجوھم من قریتکم إنھم اناس یتطھرون
جملہ "ا خرجوھم ..." میں جمع کی ضمائر کی موجودگی نیز کلمہ "اناس" کے استعمال کیئے جانے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ لوگوں کا ایك گروہ حضرت لوط(ع) کے ہمراہ تھا اور چونکہ لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کو بستی سے نکالنے کے بارے میں فیصلہ گزشتہ آیت میں مذکور اعتراضات کے سلسلہ میں کیا گیا اس سے معلوم ہوتاہے کہ حضرت لوط پر ایمان لانے والوں نے فسادات اور مفسدین کے خلاف مبارزہ میں لوط(ع) کا ساتھ دیا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ حضرت لوط(ع) کا ساتھ دینے والوں کی تعداد ،مخالفین کی نسبت بہت کم تھي_
قالوا ا خرجوھم من قرینکم
حضرت لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کو نکال باہر کرنے کے بارے میں لوگوں کی تجویز سے معلوم ہوتاہے کہ لوط(ع) کے ساتھیوں کی تعداد بہت کم تھی ورنہ ایسی تجویز معقول نظر نہیں آتي_
6_ حضرت لوط(ع) ، شہر سدوم میں مہاجر کی حیثیت رکھتے تھے_
ا خرجوھم من قریتکم
خداوند متعال نے لوط(ع) سے پہلے کے پیغمبروں اور ان کے بعد آنے والے پیغمبر (شعیب(ع)) کو ان کی قوموں کا بھائي کہہ کر یاد کیا لیکن لوط(ع) کے مورد میں ایسی تعبیر بروے کار نہیں لائي اس میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے کہ لوط(ع) افراد امت میں سے نہیں تھے_ کلمہ "قریہ" کی ضمیر "کم" کی طرف اضافت کے ذریعے "قریہ" کا لوط(ع) کے مخالفین کی طرف انتساب اس مطلب کو بیان کرتا ہے کہ لوط(ع) اس بستی میں مہاجر کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے تھے چنانچہ بعض مفسرین کے کہنے کے مطابق وہ بستی سرزمین کنعان کا حصّہ تھی اور شہر سدوم کے نام سے معروف رہی ہے_
7_ حضرت لوط(ع) اور ان کے ساتھی مخالفین کی نظر میں بھی ناروا اعمال سے پاك و منزا انسان تھے_
انھم اناس یتطھرون
8_ حضرت لوط اور ان کے ساتھیوں کے فسادات کی طرف مائل ہونے اور پلید اور ناروا اعمال کے مرتکب ہونے کے بارے میں قوم لوط نااميد تھي_ "إنھم اناس یتطھرون" میں فعل مضارع (یتطھرون) کا استعمال اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قوم لوط کو یقین تھا کہ لوط(ع) اور ان کے ساتھیوں کی پاکیزہ زندگی مستمر اور مداوم ہے_

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلاَّ امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ .83
تو ہم نے انھیں اور ان کے تمام اہل کو نجات دے دی انکی زوجہ کے علاوہ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھي(83)
ہم نے ان کے اوپر خاص قسم کی (پتھروں)
1_ خداوند متعال نے قوم لوط کو حضرت لوط(ع) کی مخالفت کرنے اور لواط جیسے قبیح عمل کو مسلسل انجام دینے کی وجہ سے ہلاك کردیا_
فانجینہ و ا ھلہ إلا امراتہ کانت من الغبرین
2_ خداوند متعال نے حضرت لوط(ع) اور ان کے خاندان کے مؤمنین کو بستی سے باہر نکال کر انہیقوم لوط کیلئے مقدر کیئے ہوئے عذاب سے نجات عطا کي_
فانجینہ و ا ھلہ
چونکہ جملہ "فانجینہ" جملہ "کانت من الغبرین" (لوط(ع) کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں تھي) کے مقابل میں آیا ہے
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لہذا اس سے يہ بات معلوم ہوتى ہے كہ قوم لوط كيلئے عذاب سے نجات حاصل كرنا شہر سے باہر نكل جانے كى صورت ميں ہى ممكن تھا_بنابراين "فا نجينہ" يعنى : فا نجينہ باخراجنا إياہ من بينهم
3_ قوم لوط ميں سے صرف حضرت لوط(ع) كے خاندان

والے ہى آپ پر ايمان لائے_
فا نجينہ و ا هلہ
4_ لوط(ع) كى بيوى آپ كو جھٹلانے والوں ميں سے تھي_
فا نجينہ و ا هلہ إلا إمراتہ
5_ لوط كى بيوى كافروں كے ساتھ پيچھے رہ جانے كى وجہ سے عذاب الہى ميں مبتلا ہوكر ہلاك ہوگئي_
إلا إمراتہ كانت من الغبرين
كلمہ "غابر" رہ جانے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے، بنابراين جملہ "كانت من الغبرين" يہ مفہوم فراہم كرتاہے كہ لوط(ع) كى بيوى اپنى قوم كے درميان ہى رہ جانے كى وجہ سے عذاب الہى سے نجات نہ پا سكي_
6_ لوط(ع) كى بيوى كا اپنے شوہر كى راہ و روش سے جدا ہونا ہى لوط(ع) (ع) كے خاندان سے اس كى جدائي اور عذاب الہى ميں مبتلا ہونے كا باعث بنا_
إلا إمراتہ كانت من الغبرين
7_ پيغمبروں كے ساتھ قرابت داري، خدا كى سزاؤں سے نجات پانے ميں مؤثر نہيں ہوتي_
إلا إمراتہ كانت من الغابرين
8_ اديان الہى كى نظر ميں عورت مستقل فكرى اور عقيدتى حيثيت كى مالك اور اپنے اعمال كى ذمہ دار ہے_
إلا إمراتہ كانت من الغبرين

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كى سزائيں 7; اللہ تعالى كے افعال 2; اللہ تعالى كے عذاب 5;اللہ تعالى كے فيصلے 2
انبياءً:
انبياء كى مخالفت كے اثرات 6;انبياء كے ساتھ قرابت دارى 7
عورت:
عورت كى آزادى 8;عورت كى ذمہ دارى 8; اديان ميں عورت 8
عذاب:
عذاب سے نجات 7;عذاب سے نجات كے موانع 6
قوم لوط:
قوم لوط كا دنيوى عذاب 2;قوم لوط كى تاريخ 1، 2، 3;قوم لوط كى مخالفت 1;قوم لوط كى ہلاكت ،1;قوم لوط كے مؤمنين كى اقليت 3
كفر:
دين لوط(ع) كے بارے ميں كفر 6
لواط:
لواط كى سزا ،1

لوط(ع) :
لوط(ع) كا قصّہ 2، 3، 4، 5;لوط(ع) كو جھٹلانے والے 3;لوط(ع) كى بيوى پر عذاب كے اسباب 6;لوط(ع) كي بيوى كا عذاب 5;لوط(ع) كى بيوى كى ہلاكت،5;لوط(ع) كى ہجرت 2;لوط(ع) كے رشتہ داروں كى نجات 2;لوط(ع) كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رشتہ داروں کا ایمان 3;لوط(ع) کے ساتھ مخالفت

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَراً فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ .84

کی بارش کی تواب دیکھو کہ مجرمین کا انجام کیسا ہوتا ہے(84)
1_ خداوند متعال نے قوم لوط پر (پتھروں كي) بے مثال بارش برسا كر انہيں ہلاك كرديا_
و ا مطرنا علیھم مطراً
کلمہ "مطرا" فعل "ا مطرنا" کا مفعول بہ ہے اور اس کا بصورت نکرہ آنا اس مطلب سے حکایت کرتاہے کہ قوم لوط پر برسائي جانے والی بارش عجیب اور بے نظیر تھي_ سورہ ھود کی آیت 82 (و ا مطرنا حجارۃ ...) کی روشنی میں معلوم ہوتاہے کہ قوم لوط پر عذاب پتھروں کی بارش کی صورت میں تھا_
2_ قوم لوط ايك مجرم اور بدكار قوم تھي_
فانظر كیف كان عقبة المجرمین
3_ قوم لوط کا برا انجام، عبرت انگیز اور قابل مطالعہ ہے_
فانظر كیف كان عقبة المجرمین
4_ تاریخ بشر کے مجرم اور بدکار لوگوں کے عبرت ناك انجام پر ايك تجزیاتی مطالعہ کی ضرورت_
فانظر كیف كان عقبة المجرمین
فعل "انظر" کہ جو "غور کرو" کے معنی میں ہے گہرے اور تحلیلی مطالعہ پر دلالت کرتاہے_
5_ لواط اور بدکاری میں مبتلا معاشرے مجرم ہیں اور سخت الہی عذاب کے ذریعے تباہی کے دہانے پر ہوتے ہیں_
فانظر كیف كان عقبة المجرمین
6_ مجرم اور بدکار لوگوں کیلئے دنیوی عذاب میں مبتلا ہونے اور برے انجام سے دوچار ہونے کا خطرہ_
فانظر كیف كان عقبة المجرمین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال1 ;اللہ تعالی کے عذاب 1
بدکاری :
بدکاری کے نتائج 5
پتھر :
پتھر وں کی بارش ،1
تاریخ:
تاریخ سے عبرت لینا 3;تاریخ میں تحقیق 3
عذاب:
عذاب کے اسباب 5;عذاب کے مراتب 5
قوم لوط:
قوم لوط کا جرم 2;قوم لوط کا گناہ 2;قوم لوط كي
تاریخ1 ;قوم لوط کی ہلاکت ;قوم لوط کیلئے دنیوی عذاب ;قوم لوط کے مفسدین کا انجام 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گناه گار: 2
لواط:
لواط کے نتائج 5
مجرمين:
مجرمين کا انجام 6;مجرمين کی تاريخ کی تحقيق 4;مجرمين کيلئے دنيوی عذاب 6
معاشره :
مجرم معاشره 5;معاشره کے انحطاط کے اسباب 5
مفسدين:
تاريخ مفسدين کی تحقيق 4;مفسدين کا انجام 6;مفسدين کا دنيوی عذاب 6

119

وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْباً قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَـهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُواْ الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلاَ تَبْخَسُواْ النَّاسَ أَشْيَاءهُمْ وَلاَ تُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاَحِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ .85

اور ہم نے قوم مدين کی طرف ان کے بھائي شعيب کو بھيجا تو انعوں نے کہا کہ الله کی عبادت کرو کہ اس کے علاوه کوئي خدا نہيں ہے_ تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے دليل آچکی ہے آب ناپ تول کو پورا پورا رکھو اور لوگوں کو چيزيں کم نہ دو اور اصلاح کے بعد زمين ميں فساد برپا نہ کرو_ يہی تمھارے حق ميں بہتر ہے اگر تم ايمان لانے والے ہو(85)
1_ حضرت شعيب(ع) ،خدا کے بھيجے ہوئے انبياء ميں سے تھے_
و إلی مدين ا خاهم شعيباً
2_ حضرت شعيب کی رسالت مدين کے لوگوں تك محدود تھي_
و إلی مدين ا خاهم شعيباً
3_ حضرت شعيب اور مدين کے لوگوں ميں قرابت داری تھي_
و إلی مدين ا خاهم شعيباً

120
اس لحاظ سے کہ حضرت شعيب(ع) کو مدين والوں کا بھائي کہا کيا ہے اس سے يا تو اس بات کی طرف اشاره ہے کہ آپ مدين والوں کے رشتہ دار تھے يا پھر اس مطلب کو ظاہر کرتاہے کہ شعيب(ع) اپنی نبوت سے پہلے بھی اپنی قوم کيلئے ايك ہمدرد انسان تھے فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی اساس پر اخذ کيا گيا ہے_
4_ حضرت شعيب ،مدين والوں کيلئے ايك مہربان اور بامحبت پيغمبر تھے_
و إلی مدين ا خاهم شعيباً
5_ حضرت شعيب (ع) نے لوگوں کے احساسات کو ابھارتے ہوئے اپنی دعوت کا آغازکيا_
قال ی قوم اعبدوا الله
حضرت شعيب (ع) نے قوم کے احساسات ابھارنے کيلئے "ی قوم" (اے ميری قوم) کہتے ہوئے لوگوں کو اپنی طرف نسبت دی تا کہ اس طرح انہيں سمجھا سکيں کہ ان کی رسالت لوگوں کے فائدے کيلئے ہی ہے_
6_ خدائے يکتا کی پرستش کی دعوت، حضرت شعيب (ع) کا لوگوں کيلئے اولين اور اہم پيام تھا_
قال ی قوم اعبدوا الله
7_ وجود خدا کے بارے ميں اعتقاد، تاريخ بشر ميں ہميشہ سے رہا ہے_
قال ی قوم اعبدوا الله ما لکم من إلہ غيره
8_ انسان قديم زمانے سے پرستش کے جذبے سے بہره مند رہا ہے_
قال ی قوم اعبدوا الله ما لکم من إلہ غيره
9_ صرف خدا کی پرستش کی ضرورت اور اس کے سوا کسی معبود پر يقين نہ رکھنا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال ی قوم اعبدوا الله ما لكم من إلہ غيره
10_ مدين كے لوگ مشرك تھے_
و إلى مدين ...ما لكم من إلہ غيره
11_ شرك كے ساتھ مبارزہ ،حضرت شعيب (ع) كے بنيادى فرائض ميں سے تھا_
قال ی قوم ...ما لكم من إلہ غيره
12_ توحيد عملی كی اساس ،توحيد نظرى ہے_
اعبدو الله ما لكم من إلہ غيره
13_ حضرت شعيب(ع) اپنی بعثت اور رسالت پر واضح اور روشن دليل ركھتے تھے_
قد جاء تكم بيّنة من ربكم
14_ حضرت شعيب(ع) نے اپنی قوم كو روشن دليل (بيّنہ) كے ذريعے توحيد اور ترك شرك كی طرف دعوت دي_
اعبدو الله ما لكم من إلہ غيره قد جاء تكم بيِّنہ من ربكم
15_ مدين والوں كيلئے خدا كی طرف سے بھيجی گئي بيّنہ (دليل و معجزہ)، ان كے رشد و تربيت كيلئے تھي_
قد جاء تكم بينہ من ربكم
مندرجہ بالا مفہوم كلمہ "ربّ" كی طرف توجہ ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے اسيلئے كہ ربّ تربيت كرنے اور رشد دينے والے كو كہتے ہيں_
16_ خداوند متعال كی جانب سے واضح اور روشن دلائل كا پيش كيا جانا، اس كی ربوبيت كے ساتھ مربوط ہے_

قد جاء تكم بينہ من ربكم
17_ گزشتہ مشرك اور مفسد اقوام كی ہلاكت اور ان اقوام كے موحدين كی دنيوى عذاب سے نجات،قوم شعيب(ع) كے لئے پيش كی جانے والی واضح دليل تھي_
قد جاء تكم بينة من ربكم
بعض كا نظريہ گزشتہ آيات كی روشنی ميں يہ ہے كہ "بيّنہ" سے مراد گزشتہ اقوام كا انجام ہے كہ ان اقوام كے مشرك لوگ ،اپنے شرك، تكذيب انبياء اور معاشرتی برائيوں ميں مبتلا ہونے كی وجہ سے عذاب ميں گرفتار ہوئے جبكہ موحدين نے نجات پائي_
18_ گزشتہ مشرك اور مفسد اقوام كی نابودي، توحيد اور انبياء الہی كی حقانيت پر روشن دليل ہے_
قد جاء تكم بينة من ربكم
19_ حضرت شعيب(ع) نے لوگوں سے كہا كہ وہ اجناس كو فروخت كرتے وقت پيمانوں كو پر كريں اور ترازو كے اوزان كی مقدار نہ گھٹائيں_
فا وفوا الكيل والميزان
كلمہ "كيل" مصدر ہے اور مورد بحث آيت ميں اس سے مراد وہ چيز ہے كہ جس كے ذريعے ناپا جاتاہے يعنى پيمانہ_ اور كلمہ "ايفائ" كہ جو فعل "ا وفو" كا مصدر ہے "اتمام" كے معنى ميں ہے اور اتمام كيل يوں متحقق ہوتاہے كہ استعمال كيئے جانے والے پيمانہ كی گنجائشے حد متعارف سے كم نہ ہو اور حد معمول تك پر كيا جائے_ اور ايفائے ميزان يوں ہے كہ مورد استفادہ اوزان كی مقدار حد معمول سے كم نہ ہو اور فروخت شدہ جنس كی مقدار اوزان سے كم نہ ہو_
20_ حضرت شعيب(ع) نے اپنی قوم سے كہا كہ خريدارى كے وقت لوگوں كی اجناس كو تعداد اور قيمت كے لحاظ سے كم ظاہر نہ كريں_
و لا تبخسوا الناس ا شياء هم
"بخس" كا معنى يہ ہے كہ كسى چيز كو اس كی حقيقت سے كم ظاہر كيا جائے_ "مفردات" ميں آيا ہے كہ "بخس" يعني: كسى چيز كو ظالمانہ طور پر ناقص شمار كرناہے_
21_ قوم شعيب كا اقتصادى امور كے سلسلہ ميں بے عدالتی اور كم فروشی ميں مبتلا ہونا اس قوم كا سب سے نماياں معاشرتی اور اقتصادى انحراف تھا_
فا وفوا الكيل والميزان ولا تبخسوا الناس ا شياء هم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

22_ لوگوں كو خريد و فروخت ميں عدالت كى پابندى اور اقتصادى اصلاح كى طرف دعوت دينا ، دعوت توحيد كے بعد اپنى قوم كيلئے حضرت شعيب(ع) كى ايك اہم رسالت تھي_
ى قوم اعبدوا الله ...فاوفوا الكيل والميزان و لا تبخسوا الناس ا شياء هم

23_ انبياء كى دعوت ،عبادي، عقيدتي، سماجى اور اقتصادى مسائل پر مشتمل ہوتى ہے_
اعبدوا الله ما لكم من إله غيره ...فا وفوا الكيل والميزان
24_ حضرت شعيب(ع) نے لوگوں كو زمين ميں فساد كرنے سے منع كيا_
و لا تفسدوا فى الا رض
25_ كم فروشى اور لوگوں كى اجناس كو كم مقدار اور كم قيمت كے ساتھ ظاہر كرنا حرام اور زمين ميں فساد پھيلانے كے مصاديق ميں سے ہے_
فا وفوا الكيل والميزان و لا تبخسوا الناس ا شياء هم و لا تفسدوا فى الا رض
26_ حضرت شعيب(ع) ، اقتصادى امور ميں عدل كى پابندى اور زمين ميں فتنہ انگيزى سے پرہيز كيلئے ايك روشن دليل ركھتے تھے_
قد جاء تكم بينة من ربكم فا وفوا الكيل والميزان ...و لا تفسدوا فى الا رض
جملہ "قد جاء تكم بينة" پر جملہ "ا وفوا الكيل" كى تفريع اس مطلب كو بيان كرتى ہے كہ قوم شعيب كو پيش كى گئي بيّنہ كچھ اس طرح كى تھى كہ اس كو قبول كرلينا اقتصادى امور ميں عدل و انصاف كى پابندى كرنے اور زمين ميں فتنہ انگيزى سے اجتناب كرنے كے مترادف تھا_
27_ لوگوں كى طبيعت كا رجحان، اقتصادى امور ميں عدل و انصاف كى رعايت اور اصلاح كى طرف ہوتاہے_
و لا تفسدوا فى ال ارض بعد إصلحها
مندرجہ بالا مفہوم ايك احتمال ہے كہ جو "بعد إصلحها" كے بارے ميں بيان كيا گيا ہے_
28_ انسان كى حقيقى خير و صلاح يكتاپرستي، اقتصادى امور كى سلامتى اور فتنہ انگيزى سے اجتناب ميں ہى ہے_
ذلكم خير لكم
"ذلكم" سے ان تمام مسائل كى طرف اشارہ ہے كہ جن كى طرف حضرت شعيب(ع) نے اپنى قوم كى راہنمائي فرمائي_
29_ انبياء كى رسالت ،مكمل طور پر انسان كى خير اور سعادت كا باعث ہے_
ذلكم خير لكم
30_ صرف حق كو قبول كرنے والے ہى انبياء كى سعادت آفرينى كے پيغام كو درك كرنے پر قادر ہوتے ہيں_
ذلكم خير لكم إن كنتم مؤمنين
اگر "ذلكم" كا مشار اليہ آيت كريمہ ميں مذكور خدا كى وحدانيت اور اس كى پرستش سميت تمام مسائل ہوں تو اس صورت ميں "إن كنتم مؤمنين" ميں ايمان سے مراد حق پذيرى كى ہمت ركھنا اور اہل يقين ہونا ہوگى نہ كہ خدا كى وحدانيت پر ايمان، اور چونكہ يكتا پرستى اور عدالت خواہى كے

خير ہونے كا معيار حق پذيرى نہيں يعنى چاہے انسان حق پذير ہو يا نہ ہو مذكورہ مسائل خير ہى ہيں، اس سے معلوم ہوتاہے كہ "إن كنتم ..." كى شرط خير ہونے كو درك كرنے كى طرف متوجہ ہے، يعنى اگر آپ حق پذير ہوئے تو جان لوگے كہ مذكورہ پيغامات تمہارى ہى خير و صلاح كيلئے ہيں_
31_ اقتصادى امور ميں عدل و انصاف كا خيال ركھنا اور فساد سے اجتناب صرف خدا كى پرستش كرنے اور اس كى وحدانيت پر ايمان ركھنے كى صورت ميں ہى باعث سعادت ہوسكتے ہيں_
ذلكم خير لكم ان كنتم مؤمنين
مندرجہ بالا مفہوم اس پر مبنى ہے كہ "ذلكم" كا مشار اليہ" اوفوا الكيل ...و لا تفسدوا" سے مستفيد، معانى ہوں، كہ اس صورت ميں كہا جاسكتاہے كہ "إن كنتم مؤمنين" ميں ايمان سے مراد خدائے يكتا اور اس كى پرستش كى ضرورت پر ايمان ہے، يعنى اگر خدائے يكتا پر ايمان ركھوگے اور صرف اسى كى پرستش كروگے تو اقتصادى امور ميں عدالت اور فساد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے پرہیز تمھاری خیر و صلاح کا ضامن ہوگا اور اگر تم موحد نہ ہوئے تو ان مسائل کی پابندی باعث سعادت نہ ہوگي_

124

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مفسدین:
مفسدین کی ہلاکت 17،18
موحّدین:
موحّدین کی نجات 17

126

وَلاَ تَقْعُدُواْ بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجاً وَاذْكُرُواْ إِذْ كُنتُمْ قَلِيلاً فَكَثَّرَكُمْ وَانظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ .86

اور خبردار ہر راستہ پر بیٹھ کر ایمان والوں کو ڈرانے دھمکانے اور راہ خدا سے روکنے کا کام چھوڑ دو کہ تم اس میں بھی کجی تلاش کر رہے ہو اور یہ یاد کرو کہ تم بہت کم تھے خدا نے کثرت عطا کی اور یہ دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے(86)
1_ قوم شعیب (ع) کے لوگوں کا ایك گروہ توحید پر ایمان لایا اور راہ خدا کے سالکین میں سے ہوگیا_
و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون عن سبیل الله من ء امن بہ الله
2_ قوم شعیب (ع) کے کافر لوگ کوچہ و بازار میں خدا پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں دیتے پھرتے اور انہیں راہ خدا سے روکتے تھے_
و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون عن سبیل الله من ء امن بہ
"توعدون" کا مصدر "ایعاد" دھمکی دینا اور اذیت پہنچاتے ہوئے ڈرانا کے معنی میں آتاہے_ "من ء امن" فعل "توعدون" اور "تصدون" کے ساتھ مربوط ہے اور اہل ادب کي اصطلاح کے مطابق ایك "متنازع فیہ" مفعول ہے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ فوق الذکر مفہوم میں "بہ" کی ضمیر کلمہ "الله " کی طرف پلٹائي گئي ہے_
3_ حضرت شعیب(ع) نے لوگوں سے کہا کہ وہ اہل ایمان کو دھمکیاں نہ دیں اور انہیں راہ خدا سے نہ روکیں_
و لا تقعدوا بکل صراط توعدون و تصدون عن سبیل الله من ء امن بہ
4_ قوم شعیب (ع) کے کفار راہ خدا کی برائي ظاہر کرنے کیلئے مسلسل کوشش کرتے تھے_
و تصدون عن سبیل الله من ء امن بہ و تبغونها عوجاً

127
5_ اہل ایمان کو دھمکیاں دینا اور راہ خدا کی غیر پسندیدہ عکاسی کرنا، انبیاء الہی اور ادیان الہی کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے دشمنان دین کی چالوں میں سے ایك ہے_
و تصدون عن سبیل الله من ء امن بہ و تبغونها عوجاً
6_ خداوند متعال نے اپنی عنایت خاص سے مختصر مدت میں اہل مدین کی تعداد میں اضافہ کیا اور انہیں ایك عظیم ملت بنادیا_
و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم
"فائ" کے ذریعے "کثرکم" کا گزشتہ جملہ پر عطف یہ معنی فراہم کرتا ہے کہ خدا نے کم مدت میں اہل مدین کی آبادی میں اضافہ کیا اور یہی معنی اہل مدین پر خدا کی عنایت خاص کو بھی بیان کرتاہے_
7_ حضرت شعیب(ع) نے اہل مدین کو راہ خدا کی طرف مائل کرنے کیلئے ان کی آبادی میں اضافہ کرنے کے سلسلہ میں انہیں خدا کی عنایت یاد دلائي_
و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم
8_ آبادی کی کثرت ہر ملت کیلئے ایك نعمت الہی ہے_
و اذکروا إذ کنتم قلیلاً فکثرکم
9_ خدا کی نعمات اس قابل ہیں کہ انہیں ضرور یاد رکھا جائے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اذكروا إذ كنتم قليلاً فكثركم

10_ قدرتی عوامل کی کارکردگی ،خدا کے ارادے کے تابع اور اسی کے اختیار میں ہے_

فكثركم

11_ نعمات خدا کو بھلا دینا، پیغمبروں اور راہ خدا پر چلنے والوں کے ساتھ کینہ توزی کا باعث بنتاہے_

و لا تقعدوا ...و اذكروا اذ كنتم قليلاً فكثركم

12_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کو تاریخ بشر کے مفسدین کے برے انجام پر غور کرنے کی دعوت دي_

و انظروا كيف كان عقبة المفسدين

13_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے کافروں کو گزشتہ دور کے مفسدین کی طرح کے انجام میں گرفتار ہونے سے متنبہ کیا_

و انظروا كيف كان عقبة المفسدين

14_ راہ خدا سے روکنے والے اور دین کا چہرہ بگاڑنے والے لوگ مفسد ہیں اور ان کیلئے برے انجام سے دوچار ہونے کا خطرہ موجود ہے_

تصدون عن سبيل الله من ء امن بہ و تبغونها عوجاً ...و انظر كيف كان عقبة المفسدين

15_ تاریخ کے مفسدین کے عبرت انگیز انجام کے مطالعہ اور تحقیق کی ضرورت_

و انظروا كيف كان عقبة المفسدين

16_ لوگوں کو مفسدین کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دلانا ،مبلغین دین کے وظائف میں سے ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَإِن كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُواْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يْؤْمِنُواْ فَاصْبِرُواْ حَتَّى يَحْكُمَ اللّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ .87
اور اگرتم میں سے ايك جماعت میرے لائے ہوئے پیغام پر ایمان لے ائي اور ايك ایمان نہیں لائي تو ٹھرو یہاں تك كہ خدا ہمارے درمیان اپنا فیصلہ صادر كردے كہ وہ بہترین فیصلہ كرنے والا ہے(87)

1_ اہل مدین كا ايك گروہ ،حضرت شعیب(ع) كی رسالت پر ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے انكاركیا_
و إن كان طائفة منكم ء امنوا بالذی ا رسلت بہ و طائفة لم یؤمنوا فاصبروا
گزشتہ آیت كی روشنی میں "إن كان طائفة ..." ان موارد میں سے ہے كہ جن میں "إن" شرطیہ تحقق شرط كے موارد میں استعمال ہوتا ہے مثلاً "إن كنت إبْنی فلا تفعل كذا"_ بنابراین "إن كان طائفة منكم ... فاصبروا " یعنی اگر تم میں سے كوئي گروہ ایمان لایا ہے تو پس وہ صبر كرے_

2_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم كے مؤمنین كو كافروں كے مقابلے میں صبر كرنے كی دعوت دي_
إن كان طائفة منكم ء امنوا بالذی ا رسلت بہ ...فاصبروا
اس سلسلہ میں كہ "فاصبروا" كے مخاطب كون لوگ ہیں تین احتمالات پائے جاتے ہیں: صرف مؤمنین، صرف كافرین، یا دونوں گروہ، فوق الذكر مفہوم پہلے احتمال كی بناپر اخذ كیا گیا ہے، اس صورت میں صبر كا متعلق كافروں كی اذیتیں اور آزار ہیں یعني: "فاصبروا علی ما یصیبكم

من الكفار "(اے اہل ایمان كافروں كی اذیت رسانی كے مقابلے میں صبر كرو اور اپنی دینداری پر قائم رہو)
3_ رسالت انبیاء پر ایمان لانے والے اہل كفر كی طرف سے ایجاد كی جانے والیمشكلات كا سامنا كرتے ہیں لہذا صبر و استقامت كے پابند ہیں_

إن كان طائفة منكم ء امنوا بالذى ا رسلت ...فاصبروا
4_ راہ ایمان میں صبر سے کام لینا، خدا کی جانب سے آسودگی حاصل ہونے اور کامیابی پانے کا باعث ہے_
و اصبروا حتی یحکم الله بیننا
5_ خداوند متعال، برترین حاکم اور بہترین قاضی ہے_
و هو خیر الحکمین
6_ انبیاء کے پیروکاروں اور ان کے مخالفین کے درمیان پائے جانے والے اختلافات ،خدا کے فیصلے سے خاتمہ پائیں گے_
حتی یحکم الله بیننا
7_ خدا کے برتر حاکم ہونے کے بارے میں اعتقاد، مخالف حق کفار کے کفر کے مقابلے میں مومنین کیلئے صبر کا باعث ہے_
فاصبروا حتی یحکم الله بیننا و هو خیر الحکمین
قضاوت الہی کا وقت پہنچنے تك مومنین کو صبر کی دعوت کے بعد خدا کی برتر قضاوت کو بیان کرنے سے حضرت شعیب (ع) کا مقصد مومنین کیلئے صبر کے اسباب فراہم کرناہے_
8_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے کافروں کو قضاوت خدا اور دنیا میں خدا کی سزاؤوں میں گرفتار ہونے سے ڈرایا_
و طائفة لم یؤمنوا فاصبروا حتی یحکم الله بیننا
آیت 89 (ربنا افتح ...) کی روشنی میں یہ مطلب سمجھا جاتاہے کہ خدا کی قضاوت سے حضرت شعیب (ع) کی مراد ایسے امر کا تحقق پاناہے کہ جس کے بعد دنیا میں کافروں کیلئے نابودی اور اہل ایمان کیلئے کامیابی ہے، چنانچہ اگر "فاصبروا" کے مخاطب صرف کافر لوگ ہی ہوں تو یہ مطلب مزید واضح ہوجاتاہے_
9_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی رسالت پر ایمان لانے والوں کو قضاوت خدا اور کافروں پر ان کی فتح کی نوید سنائي_
فاصبروا حتی یحکم الله بیننا
10_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے مومنوں اور کافروں سے کہا کہ اپنا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہوئے ایك دوسرے سے لڑائي جھگڑا نہ کریں_

إن كان طائفة منكم ء امنوا ...و طائفة لم یؤمنوا فاصبروا حتی یحکم الله بیننا
فوق الذکر مفہوم اس صورت میں صحیح ہوگا کہ جب "فاصبروا" کے مخاطب مؤمن اور کافر دونوں ہوں کہ اس صورت میں "فاصبروا" میں صبر سے مراد ایك دوسرے سے جھگڑا نہ کرناہوگا_
11_ قوم شعیب (ع) کے کفار ،خدا ، اسکی قضاوت اور حق طلب لوگوں تك اس کی مدد پہنچنے کے معتقد تھے_
فاصبروا حتی یحکم الله بیننا و هو خیر الحکمین
اگر "فاصبروا" میں خطاب کافروں کی طرف بھی متوجہ ہورہا ہو تو حضرت شعیب(ع) کا ان کو خدا کی قضاوت تك صبر کرنے کی دعوت دینا اس نکتہ کو بیان کرتاہے کہ شعیب(ع) کی رسالت کے منکر لوگ بھی خدا کے معتقد تھے، چنانچہ "ء امنوا" کے بعد "بالذی ا رسلت بہ" کے ذریعے تصریح نیز اسی مطلب کی تائید کرتی ہے_

آسودگی :
آسودگی کے اسباب 4
اختلاف:
اختلاف سے اجتناب 10;دینی اختلاف کا حل 6;حل اختلاف کے اسباب 6
الله تعالی :
الله تعالی سے مختص امور 5;الله تعالی کی امداد، 11; الله تعالی کی قضاوت 5، 6، 8، 9،10 ;الله تعالی کی سزائیں 8
انبیاء کے پیروکار:
انبیاء کے پیروکار کا اختلاف 6; انبیاء کے پیروکاروں کا فریضہ 3
انبیاء کے مخالفین:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انبیاء کے مخالفین کا اختلاف 6
اہل مدین:
اہل مدین کا اختلاف 10
ایمان:
خدا پر ایمان ،11;قضاوت خدا پر ایمان ، 11،7 ; نبوت شعیب(ع) پر ایمان
حق طلب لوگ:
حق طلب لوگوں کی مدد کرنا ،11
شعیب(ع) :
شعیب(ع) کا قصہ 1، 2، 8، 9، 10;شعیب(ع) کی بشارتیں 9;شعیب(ع) کی دعوت 2، 10 ; شعیب(ع) کی دھمکیاں 8
صبر:
صبر پر ایمان 4;صبر کے اثرات 4;صبر کی اہمیت 2
قاضي:
بہترین قاضی 5

قوم شعیب(ع) :
قوم شعیب(ع) کی تاریخ 8، 9، 10
کافر لوگ:
کافروں پر کامیابی 9;کافر لوگ اور مؤمنین 3; کافروں کے ساتھ مبارزہ 2
کامیابي:
کامیابی کی بشارت 9;کامیابی کے اسباب 4
مدین:
مدین کے کافر لوگ1 ;مدین کے کافروں کا عقیدہ 11; مدین کے کافروں کو تہدید دینا 8;مدین کے مومنین، 2،1;مدین کے مومنین کو بشارت 9
مشکلات:
مشکلات میں صبر 3
مؤمنین:
مؤمنین کی مسؤولیت 3;مؤمنین کی مشکلات 3; مؤمنین کے صبر کے عوامل 7

قَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ .88
ان کی قوم کے مستکبرین نے کہا کہ اے شعیب ہم تم کو اور تمھارے ساتھ ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے یا تم بھی پلٹ کر ہمارے مذہب پر آجاؤ _ انھوں نھے جواب دیا کہ چاہے ہم تمھارے مذہب سے بیزاز ہی کیوننہ ہوں(88)
1_ قوم شعیب (ع) کے اشراف کا ایك گروہ تکبر اور احساس برتری کی وجہ سے شعیب(ع) کی رسالت کا منکر ہوگیا_
قال الملا الذین استکبروا من قومہ
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر لیا گیا ہے کہ "الذین استکبروا" ایك احترازی قید شمار کی جائے_ اس مبنا کے مطابق قوم شعیب (ع) کے برجستہ افراد دو
گروہوں (یعني: مستکبرین اور غیر مستکبرین) میں تقسیم ہوتے ہیں_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ استکبار سے مراد کفر و انکار ہے اور علت کفر کو بیان کرنے کیلئے "کفروا" کی جگہ "استکبروا" استعمال میں لایا گیا ہے_
2_ مدین کے کفر پیشہ لوگوں نے حضرت شعیب(ع) اور ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كى رسالت پر ايمان لانے والوں كو ايك ساتھ نكال باہر كرنے كى دھمكى دي_
لنخرجنك ى شعيب والذين ء امنوا معك من قريتنا
كلمہ "معك" فعل "لنخرجنك" كا متعلق ہوسكتاہے بنابراين فعل "لنخرجنك" سب كو ايك ساتھ باہر نكالنے سے حكايت كرتاہے_
3_ قوم مدين كے اشراف، حضرت شعيب (ع) اور ان كى رسالت كے ساتھ مبارزہ ميں پيش پيش تھے_
قال الملاء الذين استكبروا من قومہ لنخرجنك
4_ حضرت شعيب(ع) اور ان كى رسالت كے ساتھ مدين كے كفر پيشہ سرداروںكے مبارزہ كا اصلى سبب ،ان كا تكبر اور احساس برترى تھا_
قال الملا ء الذين استكبروا من قومہ لنخرجنك
5_ قوم مدين كے كافر لوگ ،مؤمنين سے زيادہ قوت كے مالك تھے_
لنخرجنك ى شعيب والذين ء امنوا معك من قريتنا
حضرت شعيب(ع) اور آپ (ع) كے ساتھيوں كو بستى سے نكال باہر كرنے كے بارے ميں قوم مدين كے كافروں كا فيصلہ اور پھر قسم اور تاكيد كے ساتھ اس كا اظہار ،مندرجہ بالا مفہوم كى تائيد كرتاہے_
6_ ہر قوم كے بزرگ اور برجستہ افراد كيلئے حق قبول نہ كرنے اور استكبار كا خطرہ موجود ہوتاہے_
قال الملا الذين استكبروا من قومہ
7_ انبياء اور ان كے لائحہ عمل كے ساتھ كى جانے والى اكثر مخالفتيں ہر قوم كے بزرگ اور اشراف ہى كى طرف سے ہوتى ہيں_
قال الملا ء الذين استكبروا من قومہ
قرآن كريم نے ان آيات ميں پيغمبروں كى داستانيں بيان فرماتے ہوئے ہميشہ دولت مند اور بڑے طبقے كے لوگوں كى انبياء كے پروگراموں كے ساتھ مخالفت كو بيان كيا ہے يہ اس مطلب كو بيان كرتا ہے كہ اكثر مخالفتيں برجستہ افراد ہى كى طرف سے ظاہر ہوئي ہيں_
8_ مدين كے كفر پيشہ افراد نے قومى مذہب ميں لوٹ آنے كو حضرت شعيب (ع) اور آپ (ع) كے ساتھيوں كى جلاوطنى سے نجات كيلئے شرط قرار ديا_
لنخرجنك ... ا و لتعودن فى ملتنا
9_ مدين كے كفر پيشہ لوگوں كى حضرت شعيب(ع) اور ان كے ساتھيوں پر اپنا آئين مسلط كرنے كى كوشش تھي_
ا و لتعودن فى ملتنا
جملہ "ا و لتعودن" سے يہ مفہوم حاصل ہوتاہے كہ حضرت شعيب(ع) اور آپ كے ساتھيوں كو جلا وطن كرنے كے بارے ميں قوم مدين كا فيصلہ انہيں اپنے آئين كى طرف پلٹانے كيلئے تھا_ بنابريں ان كى تمام دھمكياں اسى عقيدہ كو مسلط كرنے كيلئے تھيں_

10_ حضرت شعيب(ع) كے زمانے ميں اہل مدين ايك غير الہى مذہب كے پيرو تھے_
ا و لتعودن فى ملتنا
11_ حضرت شعيب(ع) پر ايمان لانے والے اپنے اس ايمان سے پہلے غير الہى آئين كى پيروى كرنے ميں اہل مدين كے ہم مسلك تھے_
ا و لتعودن فى ملتنا
"لتعودنّ" كا مصدر عود "لوٹنا" كے معنى ميں آتاہے، بنابراين فعل "لتعودنّ" اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ شعيب(ع) پر ايمان لانے والے اس سے پہلے اہل مدين كے ساتھ ہم مسلك تھے_ يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ اس معنى كا حضرت شعيب(ع) پر اطلاق ، باب تغليب سے ہے_
12_ اہل مدين كا مذہب حضرت شعيب(ع) اور آپ كے ساتھيوں كى نظر ميں ايك منفور اور مكروہ مذہب تھا_
ا و لو كنا كرھين
13_ حضرت شعيب(ع) نے اپنى اور اپنے ساتھيوں كى طرف سے اہل مدين كے آئين كے بارے ميں اظہار تنفر كرتے ہوئے ان كے آئين كو قبول كرنے كى توقع كو بے جا قرار ديا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال ا و لو كنا كرهين

استكبار:

استكبار كا خطره 6;استكبار كے آثار 4

اہل مدين:

اہل مدين كا دين 10، 11;اہل مدين كے دين كى منفوريت 12، 13

برجستہ افراد:

اقوام كے برجستہ افراد 6،7;برجستہ افراد اور انبياء 7

توقعات:

بے جا توقعات 13

جلا وطني:

جلا وطنى كى دهمكي

حق قبول نہ كرنا:

حق قبول نہ كرنے كا خطره 6

رسوم:

غير پسنديده رسوم 12، 13

شعيب(ع) :

شعيب(ع) اور اہل مدين كا دين 12، 13;شعيب(ع) كا قصہ 1، 2، 3، 8، 9، 13 ;شعيب(ع) كى جلا وطنى 8; شعيب(ع) كے زمانے كى تاريخ 9;شعيب(ع) كے ساتھ مبارزه 3، 4

شعيب(ع) كے پيروكار:

شعيب كے پيروكارونكا عقيده 12، 13

135

عقيده:

عقيده مسلط كرنا 9

قوم شعيب(ع) :

قوم شعيب كى تاريخ 1، 2، 3، 4، 8، 10، 11

مخالفين انبيائ: 7

مدين:

مدين كے برجستہ افراد اور شعيب(ع) 8;مدين كے برجستہ افراد اور مومنين 9;مدين كے برجستہ افراد كا استكبار، 1; مدين كے برجستہ افراد كا مبارزه 3، 4; مدين كے برجستہ افراد كى دهمكياں 2;مدين كے برجستہ افراد كى قوم پرستى 8;مدين كے كافر، 1; مدين كے كافر اور شعيب(ع) 9;مدين كے كافر لوگ، 3، 4، 8، 9 ;مدين كے كافروں كى قوت 5;مدين كے كافروں كے مبارزه كا منشاء 4;مدين كے مومنين 5;مدين كے مومنين كا سابقہ 11;مدين كے مومنين كودهمكى 2

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّهِ كَذِباً إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلاَّ أَن يَشَاءَ اللّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً عَلَى اللّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ .89

يہ اللہ پر بڑا بہتان ہوگا اگر ہم تمھارے مذہب پر آجائيں جب كہ اس نے ہم كو اس مذہب سے نجات دے دى ہے اور ہميں حق نہيں ہے كہ ہم تمھارے مذہب پر آجائيں جب تك خدا خود نہ چاہے ہمرے پروردگار كا علم ہو شے پر حاوى ہے اور ہمارا اعتماد اسى كے اوپر ہے_ خدا يا ہمارے اور ہمارى قوم كے درميان حق سے فيصلے فرمادے كہ و بہترين فيصلہ كرنے والا ہے(89)

1_ حضرت شعيب(ع) نے مدين كے كفر پيشہ لوگوں كے جواب ميں آئين شرك كى طرف مائل ہونے كو خدا پر افتراء قرار ديا_

قد افترينا على الله كذباً إن عدنا فى ملتكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ شرك، خدا پر افتراء ہے_
قد افترينا على الله كذباً إن عدنا فى ملتكم
3_ حضرت شعيب(ع) اور ان كے مؤمن ساتھى آئين شرك كى طرف رغبت پيدا كرنے اور خدا پر افتراء باندھنے سے بيزار تھے_

قال ا و لو كنا كرهين_ قد افترينا على الله كذباًً إن عدنا فى ملتكم
4_ خداوند متعال، حضرت شعيب(ع) اور ان كے ساتھيوں كو شرك كى طرف راغب ہونے سے نجات بخشنے والا ہے_
بعد إذ نجى نا الله منها
5_ مشركين، شرك آلود توہمات كے اسير جبكہ موحدين اس سے آزاد ہيں_
بعد إذ نجى نا الله منها
ايك آئين سے روگردان ہوتے ہوئے دوسرے آئين كا رخ كرنے كيلئے كلمہ "نجات" (نجنا الله) كا استعمال اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ پہلا آئين اسارت اور دوسرا آئين آزادى كا باعث ہے_
6_ حضرت شعيب(ع) نے كفّار مدين كے تقاضے كے آخرى جواب ميں آئين شرك كى طرف لوٹ جانے كو ايك امر محال قرار ديا_
و ما يكون لنا ان نعود فيہا الا ان يشاء الله ربنا
جملہ "ما يكون لنا ..." كہ جو آئين شرك كى طرف پلٹنے كے عدم امكان پر دلالت كرتاہے اس سے مراد عدم امكان تكوينى بھى ہوسكتا ہے اور عدم امكان تشريعى (جائز نہ ہونا) بھي_ فوق الذكر مفہوم احتمال اول ہى كى بناپر اخذ كيا گيا ہے: يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ پہلے مبنا كے مطابق مشيّت الہى (إلا ا ن يشاء الله) مشّيت تكوينى ہے اور دوسرے احتمال كى بناپر مشيّت الهي، مشيّت تشريعى ہے _
7_ حضرت شعيب(ع) نے آئين شرك كى طرف بازگشت كو صرف، مشيّت الہى كى صورت ميں ممكن جانا_
ما يكون لنا ا ن نعود فيہا إلا ا ن يشاء الله ربنا
8_ لوگوں كى ہدايت اور ضلالت ،خدا كے اختيار اور اسكى مشيّت سے خارج نہيں ہے_
إلا ا ن يشاء الله ربنا
9_ توحيد تك رسائي اور شرك سے پرہيز ،صرف خدا كى مرضى اور اسكى عطا كردہ توفيقات كى موجودگى ميں ہى ممكن ہے_
و ما يكون لنا ا ن نعود فيہا إلا ا ن يشاء الله ربنا
10_ اہل ايمان كا اپنے ايمان پر پائيدار رہنے كے بارے ميں اطمينان ، خدا كى مشيّت مطلقہ پر يقين كے ساتھ سازگار نہيں_
و ما يكون لنا ا ن نعود فيہا إلا ا ن يشاء الله ربنا
11_ حضرت شعيب(ع) نے اپنے اور اپنے ساتھيوں كيلئے كفر و شرك كا اظہار ناجائزاور ناروا قرار ديا_
و ما يكون لنا ان نعود فيہا إلا ا ن يشاء الله

ربنا
فوق الذكر مفہوم اس اساس پر ليا گيا ہے كہ جملہ "ما يكون لنا ..." سے سمجھے جانے والے عدم امكان سے مراد ،عدم امكان تشريعى ہو_
12_ حضرت شعيب(ع) اور آپ پر ايمان لانے والے، مشيت خدا كے سامنے تسليم ہونے والے انسان تھے_
و ما يكون لنا ا ن نعود فيہا إلا ا ن يشاء الله ربنا
13_ مشيت خدا كے سامنے تسليم ہونے كى ضرورت_
إلا ا ن يشاء الله ربنا
14_ خداوند متعال، انسانوں كا مالك اور مدبر ہے_
ربنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

15_ انسانوں کے بارے میں خدا کی مشیت، ان کے امور کی تدبیر کے سلسلہ میں ہی ہے_
إلا ا ن يشاء الله ربنا
16_ خدا کا علم، تمام عالم ہستی کو احاطہ کیئے ہوئے ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً
17_ حضرت شعیب(ع) نے خدا کے علم مطلق کو اس کی ربوبیت کے قبول کرنے اور مشیت کے سامنے تسلیم ہونے کی دلیل جانا_
قال ... إلا ا ن يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شيء علماً
18_ صرف خداوند متعال ہی مؤمنین کے توحید پر قائم رہنے یا کفر و شرک کی طرف پلٹ جانے کے بارے میں آگاہی رکھتاہے_
و ما يكون لنا ا ن نعود فيها إلا ا ن يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شيء علماً
19_ خداوند متعال کا جہا ن ہستی کے بارے میں وسیع علم اس کی مشیت کے سامنے تسلیم ہونے کا معیار ہے_
إلا ا ن يشاء الله ربنا وسع ربنا كل شيء علماً
20_ حضرت شعیب(ع) اور ان کے ساتھی خدا پر بھروسہ کرنے والے اور توکل سے بہرہ مند انسان تھے_
على الله توكلنا
21_ انبیائے الہي، خدا پر بھروسہ کرنے والے متوکل انسان ہوتے ہیں_
على الله توكلنا
22_ صرف خدا ہی عالم ہستی کے بارے میں کامل آگاہی کی وجہ سے توکل اور بھروسہ کیئے جانے کے لائق ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً على الله توكلنا
23_ خدا کی ربوبیت اور اس کے وسیع علم کی طرف متوجہ

ہونا انسان کیلئے خدا کی ذات پر توکل کرنے اور دشمنوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں ڈٹے رہنے کا باعث ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً على الله توكلنا
24_ انسان خدا پر توکل کیئےغیر اپنے ایمان پر قائم رہنے سے عاجز ہے_
إلا ا ن يشاء الله ...على الله توكلنا
25_ حضرت شعیب(ع) نے کفر پیشہ لوگوں کے ایمان لانے سے مایوس ہونے کے بعد ،بارگاہ خدا میں دعا کی کہ خدا اہل کفر اور ان کے درمیان فیصلہ کرے_
ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و ا نت خير الفتحين
کلمہ "فتح" کے معانی میں سے ایك معنی "فیصلہ کرنا" ہے_
26_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی دعاؤوں میں خدا سے غیبی امداد کی درخواست کي_
ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق
27_ انسانوں کے درمیان،خدا کی قضاوت ان کے متعلق اس کی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے_
ربنا افتح
28_ حق و باطل کے طرفداروں کے جھگڑے میں فیصلہ دینے کیلئے آخری قضاوت ،خدا کے سپرد کرنا اس پر توکل کرنے کے مصادیق میں سے ہے_
على الله توكلنا ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق
29_ خدا پر توکل کرنا، انسان کیلئے بارگاہ خدا میں دعا کرنے اور اسی سے اپنی حاجات طلب کرنے کا باعث بنتاہے_
على الله توكلنا ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق
30_ مؤمنوں اور کافروں کے درمیان آخری فیصلہ، عالم ہستی سے آگاہ خدا ہی کے لائق ہے_
وسع ربنا كل شيء علماً ...ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق
31_ حضرت شعیب(ع) کی دعا کا مقصد حق کو ثابت کرنا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ربنا افتح ...بالحق
حضرت شعيب(ع) نے باوجود اس كے كہ اپنى حقانيت پر يقين ركھتے تھے_ يہ نہيں كہا :كہ خدايا ہمارے حق ميں فيصلہ كر بلكہ كہا خدايا حق كى حمايت كر، اور يہ اس مطلب كى طرف اشارہ ہے كہ پيغمبروں كا ہدف ،تثبيت حق كے سوا كچھ نہيں ہوتا_
32_ خداوند متعال، حق و باطل كے طرفداروں كے جھگڑوں ميں برترين حاكم اور بہترين قاضى ہے_
و انت خير الفاتحين

139
اختلاف:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تفسير راھنما جلد 6

141

وَقَالَ الْمَلأُ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْباً إِنَّكُمْ إِذاً لَّخَاسِرُونَ .90

تو ان كى قوم كے كفار نے كہا كہ اگر تم لوگ شعيب كا اتباع كر لوگے تو تمھارا شمار خسارہ والوں ميں ہوجائے گا(90)
1_ لوگوں كو حضرت شعيب(ع) كى رسالت پر ايمان لانے اور ان كے فرامين كى پيروى كرنے سے روكنے كيلئے قوم مدين كے كفر پيشہ سرداروں كى سر توڑ كوشش_
و قال الملا ء الذين كفروا من قومہ لئن اتبعتم شعيبا إنكم إذاً لخسرون
"اتبعتم" ميں متابعت سے مراد ،حضرت شعيب(ع) كے فرامين كى پيروى ہوسكتى ہے كہ اس صورت ميں "اتبعتم" كے مخاطبين عام لوگ ہوں گے، چنانچہ اس سے مراد شہر مدين سے خارج ہونے ميں حضرت شعيب(ع) كى پيروى كرنا بھى ہوسكتى ہے كہ اس صورت ميں "اتبعتم" كے مخاطبين صرف حضرت شعيب(ع) پر ايمان لانے والے ہى ہوں گے فوق الذكر مفہوم احتمال اول كى اساس پر اخذ كيا گيا ہے_
2_ مدين كے اشراف كا ايك گروہ ،رسالت شعيب(ع) پر ايمان لايا جبكہ دوسرے گروہ نے انكار كيا_
و قال الملا الذين كفروا من قومہ
فوق الذكر مفہوم ميں "الذين ..." كو قيد احترازى كے عنوان سے ليا گيا ہے "ملا" يعنى دو گروہ تھے (مؤمن و كافر)
3_ قوم مدين كے كفر پيشہ لوگوں نے قسم كھاتے ہوئے حضرت شعيب(ع) كى رسالت كو قبول كرنے اور ان كے فرامين كى پيروى كرنے كو نقصان دہ متعارف كرايا_
لئن اتبعتم شعيباً إنكم إذاً لخسرون
4_ توحيد كى طرف مائل ہونا اور اقتصادى امور ميں عدل و انصاف پر كار بند ہونا قوم مدين كے كفر پيشہ سرداروں كى نظر ميں خسارے كا باعث تھا_
لئن اتبعتم شعيباً إنكم إذاً لخسرون
فوق الذكر مفہوم آيت 86 كہ جو شعيب(ع) كے پيغامات كو بيان كرتى ہے كہ روشنى ميں اخذ كيا گيا ہے_
5_ حضرت شعيب(ع) نے توحيد پر اپنى استقامت كے

142
اعلان اور كفر پيشہ لوگوں كى تجويز (آئين شرك كى طرف بازگشت) كو مسترد كرنے كے بعد شہر مدين سے خارج ہونے كو انتخاب كيا_
لئن اتبعتم شعيباً
فوق الذكر مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "اتبعتم شعيباً" سے مراد شہر مدين سے خارج ہونے كے معاملہ ميں شعيب (ع) كى پيروى ہو_
6_ رسالت شعيب(ع) پر ايمان لانے والے آئين توحيد اور شہر مدين سے خارج ہونے ميں ، شعيب(ع) كى پيروى پر مصمّم تھے_
لئن اتبعتم شعيباً
7_ مدين كے كفر پيشہ سرداروں نے حضرت شعيب(ع) كى ہمراہى كے مضر ہونے پر تاكيد كرتے ہوئے مومنين كو ان كى متابعت كرنے اور شہر مدين سے خارج ہونے سے روكنے كى سرتوڑ كوشش كي_
و قال الملا ء ... لئن اتبعتم شعيباً إنكم إذاً لخسرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----
ایمان:
شعیب(ع) پر ایمان 2;شعیب(ع) پر ایمان سے روکنا 1
توحید:
توحید کی طرف رجحان کے اثرات 4
شعیب(ع) :
رسالت شعیب(ع) کو قبول کرنا 3;رسالت شعیب(ع) کی تکذیب 2;شعیب(ع) اور بزرگان مدین 5;شعیب(ع) کا قصہ 1،5;شعیب(ع) کی استقامت 5;شعیب(ع) کی اطاعت 3، 6;شعیب(ع) کی توحید 5;شعیب(ع) کی ہجرت 5
شعیب(ع) کے پیروکار:
شعیب کے پیروکارونکی ہجرت 6، 7
عدالت:
عدالت کے آثار 4;معاشی عدالت 4
قدر و قیمت معین کرنا:
غلط طور پر قدر و قیمت معین کرنا 3
قوم شعیب(ع) :
قوم شعیب(ع) کی تاریخ 1، 2، 3، 4، 6، 7
لین دین:
لین دین میں عدالت 4
مدین:
مدین کے سردار اور شعیب(ع) 3;مدین کے سردار اور مومنین 7;مدین کے سرداروں کا عقیدہ 3، 4، 7 ;مدین کے سرداروں کا کفر 2;مدین کے سرداروں کی قسم 3;مدین کے کافر سردار 1، 4، 5،7; مدین کے کفار کی قسم 3;مدین کے مومنین کا عقیدہ 6; مدین کے مومنین کی استقامت 6
نقصان:
نقصان کے عوامل 3، 4، 7

143

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُواْ فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ .91

نتیجہ یہ ہوا کہ انھیں زلزلہ نے اپنی گرفت میں لے لیا اور اپنے گھر میں سربہ زانو ہوگئے(91)
1_ قوم شعیب (ع) کے کفر پیشہ لوگ شدید لرزش کی لپیٹ میں آکر ہلاك ہوگئے_
فا خذتھم الرجفة فا صبحوا فی دارھم جثمین
کلمہ "رجفة" اضطراب اور لرزش کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور "فا صبحوا" کے قرینہ سے معلوم ہوتاہے کہ وہ لرزش بہت شدید تھي_ یہ مطلب بھی قابل ذکر ہے کہ "فا خذتھم الرجفة" (لرزش نے انھیں اپنی لپیٹ میں لے لیا) کا یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ شدید لرزش ان کے اجسام پر طاری ہوگئي اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ زمین کے لرزہ (زلزلہ) نے انہیں آلیا_
2_ قوم شعیب (ع) کے کفر پیشہ لوگ، اتمام حجت کے بعد حضرت شعیب(ع) اور ان کے ساتھیوں کی مخالفت اور کفر پر مصر رہنے کی وجہ سے ہلاك کیئےئے_
قال الملا ...فاخذتھم الرجفة
"فا خذتھم" میں "فا" نزول عذاب کو گزشتہ آیات میں مذکور مسائل کے ساتھ مرتبط کرتی ہے
وہ مسائل یہ ہیں ،اہل مدین کا کفر ، حضرت شعیب(ع)
کے ساتھ ان کی مخالفت اور آخر مینحضرت شعیب(ع) کی وہ دعا کہ جس میں انہوں نے قضاوت خدا کی درخواست کی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ قوم شعیب (ع) کے کفر پیشہ لوگ، رات کے وقت عذاب میں مبتلا ہوئے اور صبح کے وقت ہلاک ہوئے*_
فاصبحوا فی دارھم جثمین
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبتنی ہے کہ "ا صبحوا" ،"دخلوا فی الصباح" (صبح کے وقت میں داخل ہوئے) کے معنی میں ہو نہ کہ "صارو" کے معنی میں ہو_ اس مبنا کے مطابق جملہ "فا صبحو ..." یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ وہ لوگ صبح کے وقت ہلاک ہوئے اور عذاب لرزش صبح سے پہلے یعنی رات کے وقت کافروں پر عارض ہوا_
4_ قوم شعیب(ع) کے کفر پیشہ لوگ عذاب الہی کے اثر کی وجہ سے زمین پر گر پڑے اور وہیں ہلاک ہوگئے_

فاصبحوا فی دارھم جثمین
کلمہ "جثوم" زمین کے ساتھ چمٹنے اور حرکت نہ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے البتہ بعض کا کہنا ہے کہ یہ کلمہ کسی شخص کے سینہ کے بل گرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے_
5_ شدید لرزش کے عذاب کی وجہ سے لوگ گھروں سے باہر نہ نکل سکے اور ان سے حرکت کی توانائي سلب ہوگئي_
فا صبحوا فی دارھم جثمین
"فی دارھم" میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاسکتاہے کہ نزول عذاب کے وقت سب یا اکثر لوگ گھروں میں استراحت کررہے تھے چنانچہ اس کے علاوہ اس مطلب کی طرف بھی اشارہ پایا جاسکتاہے کہ لرزش زمین کے احساس کے ساتھ ہی قوم شعیب کے لوگوں نے گھروں سے باہر نکلنا چاہا لیکن عذاب نے انہیں مہلت نہ دی اور وہیں ہلاک ہوگئے اس لحاظ سے کہ "فی دارھم" کلمہ "جثمین" کے متعلق ہے اس مطلب کی مزید وضاحت ہوجاتی ہے_
6_ قوم شعیب(ع) کے کافروں کی ہلاکت اور مؤمنوں کی نجات، خدا کا ان کے درمیان حق کا فیصلہ تھا_
ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق ... فا خذتھم الرجفة
7_ قوم شعیب (ع) کے کفر پیشہ افراد پر عذاب ،شعیب (ع) کی مومنین اور کفار کے درمیان فیصلے کی درخواست پر خدا کا جواب تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کفر پر اصرار 2
مدين:
مدين كے كافر اور شعيب(ع) 2;مدين كے كافروں كا
عذاب 7;مدين كے كافروں كى ہلاكت 1، 2، 3، 4، 6;مدين كے مومنوں كى نجات 6
ہلاكت:
رعشہ كے ذريعے ہلاكت 1

الَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَأَن لَّمْ يَغْنَوْاْ فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُواْ شُعَيْباً كَانُواْ هُمُ الْخَاسِرِينَ .92
جن لوگوں نے شعيب كى تكذيب كى وہ ايسے برباد ہوئے گويا اس بستى ميں بسے ہى نہيں تھے_ جن لوگوں نے شعيب كو جھٹلايا وہى خسارہ والے قرار پائے(92)
1_ حضرت شعيب(ع) كو جھٹلانے والوں اور مدين كے كفار پر نازل ہونے والا عذاب، ان كى نابودى اور شہر كى ويرانى كا باعث ثابت ہوا_
الذين كذبوا شعيباً كا ن لم يغنوا فيہا
"فيہا" كى ضمير گزشتہ آيت ميں مذكور كلمہ "دار" كى طرف پلٹتى ہے، فعل "لم يغنوا" كا مصدر "غني" كسى جگہ ٹھہرنا اور سكونت اختيار كرنا كے معنى ميں استعمال ہوتاہے، بنابراين "كا ن لم يغنوا" يعني: گويا قوم شعيب نے اس بستى ميں سكونت اختيار ہى نہيں كى تھى اور يہ اس بستى كى ويرانى سے كنايہ ہے_
2_ انبيائے الہى اور ان كى رسالت كو جھٹلانے والوں كيلئے سخت عذاب كے ذريعے تباہى كا خطرہ_
الذين كذبوا شعيباً كا ن لم يغنوا فيہا
3_ حضرت شعيب(ع) كو جھٹلانے والے، مومنين كيلئے جس برے انجام كى پيش گوئي كرتے تھے خود اسى سے دوچار ہوئے_
لئن اتبعتم شعيباً إنكم إذا لخسرون ...الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين
ضمير فصل سے استفادہ كيا جانے والا حصر، حصر قلب ہے يعنى يہ بيان كرتا ہے كہ كافروں كا گمان (مومنين كا خسارے ميں ہونا) باطل ہے اور وہ خود خسارے ميں ہيں_
4_ عذاب الہى كے ذريعے ہلاكت، انسان كے خسارے ميں ہونے كا باعث ہے_

146
كا ن لم يغنوا فيہا ...كانوا هم الخسرين
5_ ہر قوم كا انجام ہى اس قوم كے خسارے يا رستگارى كو متعين كرتاہے_
كا ن لم يغنوا فيہا الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين
خداوند متعال نے قوم شعيب (ع) كے كفر پيشہ لوگوں كے خسارے ميں ہونے كو ان كے برے انجام كے ذكر كرنے كے بعد بيان كيا تا كہ اس نكتہ كى طرف اشارہ ہوپائے كہ ہر قوم كا انجام ہى اس قوم كے خسارے يا فلاح كو متعين كرتاہے_
6_ ابنياء الہى كو جھٹلانے والوں كے برے انجام كو بيان كرنا، حقيقى خاسرين كو متعارف كروانے كيلئے مبلغين دين كا ايك طريقہ كار ہے_
الذين كذبوا شعيباً كانوا هم الخسرين
خداوند متعال نے اہل كفر كے برے انجام كو بيان كرتے ہوئے حقيقى خاسرين كى نشاندہى كى ہے بنابراين حقيقى خاسرين كو متعارف كرانے كا ايك طريقہ اُن كے برے انجام كو بيان كرناہے_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے عذاب 4
انبيائ:
انبياء كو جھٹلانے كى سزا ،2;مكذبين انبياء كا انجام 6;مكذبين انبياء كا عذاب 2
اہل مدين:

147

فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالاَتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ .93
اس كے بعد شعيب نے ان سے منھ پھير ليا اور كہا كہ اے قوم ميں نے اپنے پروردگار كے پيغامات كو پہنچاديا اور تمھيں نصيحت بھى كى تو اب كفر اختيار كرنے والوں كے حال پر كسى طرح افسوس كروں(93)
1_ حضرت شعيب(ع) ، اہل كفر پر نزول عذاب كے حتمى ہونے كے بعد ان سے جدا ہوتے ہوئے دوسرى جگہ منتقل ہوگئے_
فتولى عنهم
2_ حضرت شعيب(ع) ، قريب الموت كافروں سے ہمدردى كے عالم ميں جدا ہوئے اور شہر مدين كو خير باد كہا_
فتولى عنهم و قال ى قوم
آيت كريمہ كے لحن اور يائے متكلم كى طرف كلمہ "قوم" كى اضافت ميں اس بات كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ حضرت شعيب(ع) اپنى قوم كے بارے ميں درد اور ہمدردى ركھتے تھے_
3_ خداوند متعال نے قوم مدين پر عذاب نازل كرنے سے پہلے ان كى طرف شعيب (ع) كے ذريعے اپنے پيغامات ابلاغ كرتے ہوئے اتمام حجت كي_
لقد ا بلغتكم رسلت ربى و نصحت لكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_ حضرت شعیب(ع) نے قوم مدین سے جدائي کے وقت انہیں اتمام حجت کے بارے میں مطلع کیا_
فتولی عنهم و قال ی قوم لقد ا بلغتكم رسالة ربي
5_ حضرت شعیب(ع) ، متعدد پیغامات کے حامل خدا کے

بھیجے ہوئے پیغمبر تھے_
لقد ا بلغتكم رسلت ربي
6_ حضرت شعیب(ع) نے لوگوں تك پیام الہی ابلاغ کیا اور ان کی ہدایت اور راہنمائي کیلئے بہت کوشش کي_
لقد ا بلغتكم رسالة ربی و نصحت لكم
"لقد" میں لام تاکید، کہ جو قسم مقدر پر دلالت کرتاہے نیز کلمہ "قد" کہ جو تاکید کیلئے آتاہے اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتاہے کہ حضرت شعیب(ع) نے رسالت الہی کے ابلاغ کے سلسلہ میں کوتاہی نہیں کی اور اس راہ میں کافی جد و جہد کی ہے_
7_ حضرت شعیب(ع) ، لوگوں کے خیر خواہ اور ایك مہربان پیغمبر تھے_
و نصحت لكم
8_ حضرت شعیب(ع) ، کی خیرخواہی لوگوں کی مصلحت کیلئے تھی نہ اپنی منفعت کیلئے_
و نصحت لكم
کلمہ "لکم" کا "لام" حضرت شعیب (ع) کے خلوص کی طرف اشارہ ہے_
9_ مبلغین دین کو لوگوں کا خیر خواہ ہونا چاہیئے نیز اپنے نصائح کو ذاتی مفاد سے پاك رکھنا چاہیئے_
و نصحت لكم
10_ حضرت شعیب(ع) نے اپنی قوم کے کفر کے لحاظ سے ان کی ہلاکت پر افسوس کرنے کو ناروا جانا_
فکیف ء اسی علی قوم کفرین
جملہ "ی ـقوم ..." کا لحن ،شعیب(ع) کے تا سف و حسرت سے حکایت کرتاہے ا ور جملہ "کیف ء اسی ..." اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ اہل کفر کی ہلاکت پر افسوس کرنا ناروا ہے، گویا حضرت شعیب(ع) نے جب دیکھا کہ ان کی قوم قریب المرگ ہے افسوس کیا اور پھر جب ان کے کفر کو ملاحظہ کیا اور انہیں اس ہلاکت کا مستحق پایا تب یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان کی ہلاکت پر افسوس نہیں کرنا چاہیئے_
11_ اہل کفر کی ہلاکت پر ان کے ساتھ قرابت داری کے باوجود بھی غمگین ہونا ،ناروا ہے_
فکیف ء اسی علی قوم کفرین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا عذاب 1;اللہ تعالی کی اتمام حجت 3; اللہ تعالی کے اوامر کا ابلاغ 6; اللہ تعالی کے عذاب کا ضابطہ 3
اندوہ:
ناروا اندوہ 11، 10
اہل مدین:
اہل مدین پر اتمام حجت 3،4;اہل مدین کا کفر 10
تبلیغ:
تبلیغ میں منفعت طلبی 9;تبلیغ میں موعظہ 9

خدا کے رسول: 5
دین:
مبلغین دین 9
شعیب(ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلاَّ أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ .94
اور ہم نے جب بھی کسی قریہ میں کوئي نبی بھیجا تو اہل قریہ کونافرمانی پر سختی اور پریشانی میں ضرور مبتلا کیا کہ شاید وہ لوگ ہماری بارگاہ میں تضرع و زاری کریں(94)

1_ خداوند متعال نے گزشتہ اقوام کی ہدایت اور انہیں اپنا مطیع بنانے کیلئے پیغمبر ارسال کیئے_
و ما ا رسلنا فی قریة من نبی إلا ا خذنا ا ھلھا بالباسائ

2_ خداوند متعال نے جن بستیوں میں بھی پیغمبر بھیجے وہاں کے کفر پیشہ لوگوں کو سختی اور مصیبت میں گرفتار کیا_
و ما ا رسلنا فی قریة من نبی إلا ا خذنا ا ھلھا

بالباساء والضرائ
بعد والی دو آیات (و لو ا ن ا ھل القري ...) کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ گزشتہ اقوام کو سختی اور مصیبت میں اس صورت میں گرفتار کیا گیا کہ جب انہوں نے پیغمبروں کی تبلیغ و ارشاد کے باوجود ایمان نہ لاتے ہوئے کفر پر اصرار کیا لہذا انہیں متنبہ کرنے کیلئے ایسا برتاؤ کیا گیا_ بنابراین جملہ "ا خذنا ا ھلھا ..." جملہ "ا ذا لم یؤمنوا و لم یتقوا" کے ساتھ مقید ہوگا_

3_ کفر پیشہ معاشروں کو سختیوں اور مصیبتوں میں مبتلا کرنے ایك مقصد، انہیں بارگاہ خدا کی طرف متوجہ کرنا اور خاضعانہ اطاعت میں لاناہے_
ا خذنا ا ھلہا بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم یضرعون

4_ مشکلات اور مصائب کے ذریعے انسان، مشیت خدا کے ساتھ قدرتی عوامل کی وابستگی کی طرف متوجہ ہوتاہے_
ا خذنا ا ھلہا بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم یضرعون

5_ مشکلات اور بلیات، انسان کیلئے خدا کی طرف بازگشت اور اس کی درگاہ میں تضرع کا باعث ہوتی ہیں_
ا خذنا ا ھلہا بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم یضرعون

6_ کفر پیشہ اور بے تقوی اقوام کو خدا کی طرف متوجہ کرانے کیلئے مشکلات اور مصائب میں گرفتار کرنا، سنن الہی میں سے ہے_
و ما ا رسلنا ... الاا خذنا ا ھلہا بالبا ساء و الضراء لَعلَّهم یضرعون

7_ بارگاہ خدا میں تضرع اور اس کے سامنے خشوع، الہی اقدار اور رسالت انبیاء کے اہداف میں سے ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لعلهم يضرعون
8_ بارگاہ خدا میں تضرع اور اس کے سامنے خشوع، بندگان خدا کیلئے ضروری ہے_
لعلّهم يضرعون

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّى عَفَواْ وَّقَالُواْ قَدْ مَسَّ آبَاءنَا الضَّرَّاء وَالسَّرَّاء فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لاَ يَشْعُرُونَ .95

پھر ہم نے برائي كى جگہ اچھائي دے دى يہاں تك ہ وہ لوگ بڑھ نكلے اور كہنے لگے كہ يہ تكليف و راحت توہمارے بزرگوں تك بھى آچكى ہے تو ہم نے اچانك انھيں اپنى گرفت ميں لے ليا اور انھيں اس كا شعور بھى نہ ہوسكا(95)

1_ بعض گزشتہ اقوام، سختيوں سے دوچار ہونے كے باوجود اسى طرح اپنے كفر اور معصيت پر باقى رہيں_

لعلّھم يصير

2_ خداوند متعال نے انبياء كو جھٹلانے والوں كو بيدار كرنے والى سختيوں سے نجات ديتے ہوئے ان كى زندگى كو آسائشے ميں بدل ديا_

ا خذنا ا ہلہا بالبا سائ ...ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة حتى عفوا

3_ كفر پيشہ معاشروں كى زندگى ميں پائي جانے والى سختياں اور آسائشےيں ارادہء خدا سے مربوط ايك خاص پيام اور ہدف كى حامل ہوتى ہيں_

ا خذنا ا ہلہا بالبا ساء ... ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة حتى عفوا

4_ دكھ اور سكھ ميں بارگاہ خدا ہى كى طرف رجوع كرنے كى ضرورت_

ثم بدلنا مكان السيئة الحسنة

5_ آسائشے ميں ہونے كى وجہ سے گزشتہ انبياء كو جھٹلانے والوں كى تعدادميں اضافہ ہوا_

حتى عفوا

"عفو" كے معانى ميں سے ايك معنى "زياد ہونا" بھى ہے_ لسان العرب ميں آيا ہے "عفا القوم كثروا"

6_ مشكلات سے دوچار كافروں كيلئے آسائشے ايجاد

ہونے كے بعد انہوں نے، مشكلات كى پيدائشے اور آسائشے كے اسباب كے بارے ميں غلط تحليل كي_

ثم بدلنا ...حتى عفوا و قالوا قد مس ء اباء نا الضراء والسرائ

7_ رسالت انبياء كے منكرين، اپنے آباء و اجداد كى تاريخ ميں موجود سختيوں اور آسائشےوں كا حوالہ ديتے ہوئے اپنى زندگى كى بيدار كرنے والى مشكلات كو ہر طرح كے پيغام اور ہدف سے عارى ايك عام مسئلہ خيال كرتے تھے_

ثُمَّ بدلنا ...قالوا قد مس ء ابانا الضراء والسرائ

8_ منكرين رسالت نے آسائشے پانے كے بعد متنبہ كرنے والى اور با ہدف سختيوں كى غلط تحليل كرتے ہوئے انہيں بے ہدف اور قدرتى عوامل كا نتيجہ سمجھا_

قالوا قد مسء اباء نا الضراء و السرائ

9_ زيادہ آرام اور آسائشے، ياد خدا سے غفلت اور غير الہى فكركا باعث بنتى ہے_

ثم بدلنا ...حتى عفوا و قالوا قد مس ء اباء نا الضراء و السرائ

10_ كفار مشكلات زندگى كو بے مقصد كہنے كى وجہ سے تمام عوامل ہدايت سے محروم رہے اور انہيںعذاب خدا نے اچانك آليا جس سے وہ ہلاك ہوگئے_

فا خذنھم بغتة و ھم لا يشعرون

11_ متنبہ كرنے والي،مشكلات زندگى كو بے ہدف عوامل كے ساتھ توجيہ كرتے ہوئے رسالت انبياء كا انكار، عذاب الہى ميں گرفتار ہونے كا باعث بنتاہے_

قالوا قد مسّ ء اباء نا الضراء والسراء فاخذنھم بغتة

12_ منكرين رسالت كا عذاب، ايك اچانك اور ناگہانى عذاب ہے_

فا خذنھم بغتة و ھم لا يشعرون

آزمائشے:

سختی کے ذریعے آزمائشے 6;سختی کے ذریعے آزمائشے کے اثرات،10
آسائشے:
آسائشے کی غلط تفسیر 6، 7;آسائشے کے اثرات 5، 9
اقوام:
گزشتہ بے تقوی اقوام ;گزشتہ کافر اقوام
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا ارادہ 3; اللہ تعالی کے افعال 2;اللہ تعالی کے عذاب 10، 11
انبیائ:

رسالت انبیاء کے انکار کے اثرات 11;رسالت انبیاء کے منکرین کا عذاب 12;رسالت انبیاء کے منکرین کا عقیدہ 2;منکرین انبیاء کی آسائشے 8;مکذبین انبیاء کی آبادی 5;مکذبین انبیاء کی آسائشے 2، 8;مکذبین انبیاء کی غفلت 2
تنبّہ:
تنبہ کے عوامل 7، 8، 10، 11
جہان بيني:
غلط جہان بینی کے عوامل 6
ذکر:
آسائشے میں ذکر خدا ،4;سختی میں ذکر خدا ،4
رفاه:
رفاہ کے آثار 5، 6، 9;سختی کے بعد رفاہ 6، 8
سختي:
سختی کی غلط تحلیل 6، 7، 8، 11;سختیوں کا مقصد 7، 8، 10، 11
عذاب:
ناگہانی عذاب 12;عذاب کے اسباب 11
غفلت:
خدا سے غفلت کا سبب 9;غفلت کے عوامل 2
فکر:
غلط فکر کے عوامل 9
کفّار:
کفار اور آسائشے 7;کفار اور سختی 7; کفار کی آزمائشے 6;کفار کی آزمائشےوں کا مقصد 3;کفار کی آسائشے کا مقصد 3;کفار کی جہان بینی 10، 8;کفار کے عذاب کے اسباب 10;ہدایت سے کفار کی محرومیت 10
کفر:
کفر پر اصرار ،1

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ وَلَـكِن كَذَّبُواْ فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُواْ يَكْسِبُونَ .96

اوراگر اہل قریہ ایمان لے آتے اور تقوی اختیار کر لیتے تو ہم ان کے لئے زمین اور آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی توہم نے ان کو ان کے اعمال کی گرفت میں لے لیا(96)
1_ انسانی معاشرے ،رسالت انبیاء پر ایمان لانے اور تقوی کی پابندی کرنے کی صورت میں مختلف آسمانی اور زمینی برکات سے فراوانی کے ساتھ بہرمند ہوتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت السماء والا رض
2_ ہلاك ہونے والى گزشتہ اقوام، انبياء پر ايمان لانے اور ان كى مخالفت سے پرہيز كرنے كى صورت ميں مختلف، خداداد بركات سے بہره مند ہوتيں اور عذاب الہى ميں ہرگز مبتلا نہيں ہوتيں_
و لو ا ن ا هل القرى امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت
كلمہ "القُري" ميں "ال" عہد ذكرى ہے اور آيت 94 ميں مذكور بستيوں كى طرف اشاره ہے_
3_ آسمان اور زمين ميں انسانى معاشروں كيلئے مختلف بركات اور خيرات فراوانى كے ساتھ موجود ہيں_
لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض
4_ آسمان و زمين كى بركات كے ذريعے اقوام پر كثير نعمات كا نزول ،خدا كے اختيار ميں ہے اور اسى كے اراده كے تحت ہے_
لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض
5_ قدرتى عوامل كى كاركردگى ،خداوند متعال كے ارادے كے ماتحت اور اسى كے اختيار ميں ہے_
لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض
6_ لوگوں كى ہدايت كيلئے دنيوى آرام و سكون اور معاشى خوشحالى كى طرف ان كے رجحان سے فائده اٹھانا، ايك قرآنى روش ہے_
و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا و اتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض

7_ آسمانى اديان، لوگوں كيلئے معاشى خوشحالى اور مادى بركات و خيرات سے بہره مندى كے خواہاں ہيں_
لفتحنا عليهم بركت من السماء والا رض
8_ خدا اور رسالت انبياء پر ايمان، تقوى كى رعايت كے بغير سودمند نہيں ہوتا_
و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا و اتقوا
9_ خدا اور رسالت انبياء پر ايمان اور تقوى پر كار بند رہنا، خدا كے حضور خشوع اور اظہار تذلل ہے_
لعلهم يضرعون ...و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا واتقوا
آيت 94 ميں يہ مطلب بيا ن ہوا كہ خداوند متعال لوگوں كو ان كے خضوع و خشوع كيلئے مشكلات سے دوچار كرتاہے اور اس آيت ميں يہ بيان فرمايا كہ اگر وه معاشرے با ايمان اور باتقوى ہوتے تو خدا انہيں نہ صرف يہ كہ مشكلات سے دوچار نہ كرتا بلكہ ان پرآسمان و زمين كى بركات نازل ہوتيں_ ان دو مطالب كو مد نظر ركھنے سے يہ نكتہ سمجھا جاتاہے كہ ايمان اور تقوى خدا كے حضور خشوع و خضوع ہى كے واضح مصاديق ہيں_
10_ گزشتہ كافرمعاشرے، انبياء كو جھٹلانے اور غير پسنديده اعمال پر مصرّ رہنے كے باعث، عذاب الہى ميں مبتلا ہوكر ہلاكت سے دوچار ہوئے_
و لكن كذبوا فا خذنهم بما كانوا يكسبون
جملہ "ما كانوا يكسبون" سے مراد وه گناه ہيں كہ جن ميں سے ايك تكذيب انبياء ہے نہ يہ كہ اس سے مراد فقط تكذيب انبياء ہو و گرنہ جملہ يوں بيان ہوتا: "و لكن كذبوا بما كانوا يكذبون"
11_ انبيائے الہى كو جھٹلانے والے معاشروں كيلئے زندگى كى مشكلات اور محروميت كا شكار ہونے كا خطره_
و لو ا ن ا هل القرى ء امنوا ...و لكن كذبوا فا خذنهم بما كانوا يكسبون
آيت 96 كى روشنى ميں "فا خذنهم ..." كے مصاديق ميں سے ايك انبيائے الہى كو جھٹلانے والوں كا مشكلات اور محروميت سے دوچار ہونا ہے_
12_ انسانى معاشروں كا ايمان اور تقوى ،ان كے لئے عذاب الہى سے نجات كا باعث ہے_
و لو ا ن ا هل القريء امنوا و اتقوا ...و لكن كذبوا فاخذنهم
13_ خداوند متعال، انبياء كو جھٹلانے والوں اور ديگر گناه گاروں كو عذاب ميں مبتلا كرنے والا ہے_
و لكن كذبوا فاخذنهم بما كانوا يكسبون
14_ انسانى معاشروں كى مشكلات ،خود انہى كے بُرے اعمال كى سزا ہے_
فاخذنهم بما كانوا يكسبون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معاشره :
معاشرے کی آزمائشے 14
معاشی ترقي:
معاشی ترقی کے عوامل 7، 1;معاشی ترقی کا منشاء 4
ہدایت:
روش ہدایت،6

أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتاً وَهُمْ نَآئِمُونَ .97
کیا اہل قریہ اس بات سے مامون ہیں کہ یہ سوتے ہی رہیں اور ہمارا عذاب راتوں رات نازل ہوجائے (97)
1_ انبیاء کو جھٹلانے والی اقوام کیلئے ہر وقت عذاب الہی میں گرفتار ہونے کا خطرہ لاحق رہتاہے خاص طور پر رات کو حالت خواب اور عالم غفلت میں_
ا فامن ا ھل القری ا ن یاتیھم باسنا بیاتاً و ھم نائمون
جملہ "ا فامن ..." کی جملہ "و لکن کذبوا فا خذنھم" پر تفریع سے یہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ "ا ھل القري" سے مراد انبیاء کو جھٹلانے والی اقوام ہیں_
2_ انبیاء کی تکذیب کرنے والی قومیں اپنے آپ کو عذاب الہی سے محفوظ خیال کرتی ہیں_
ا فامن ا ھل القری ا ن یاتیھم باسنا
3_ انبیاء کو جھٹلانے والوں کا دنیوی عذاب سے تحفظ کا احساس، حقیقت سے دور ایك بے جا احساس تھا_
ا فامن ا ھل القری ا ن یاتیھم باسنا
جملہ "ا فامن ..." میں استفہام، انکاری توبیخی ہے، یعنی کفر پیشہ اقوام عذاب الہی سے تحفظ کا احساس رکھتی ہیں لیکن اس احساس کے بے جا ہونے کی وجہ سے مورد ملامت ہیں_
4_ انبیاء کو جھٹلانے والی بے تقوی اقوام کی ہلاکت بعد میں آنے والی اقوام کیلئے باعث عبرت ہے_
و لکن کذبوا فا خذنھم ...افامن ا ھل القری ا ن یاتیھم باسنا
5_ انسانی معاشروں کا انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام کی طرف متوجہ ہونا، ان کیلئے عذاب الہی میں مبتلا ہونے کے خوف اور ایمان و تقوی کی طرف رغبت کا باعث ہے_

و لو ا ن ا ھل القري ... ا فا من ا ھل القری ا ن یا تیھم با سنا
جملہ "ا فا من ..." جملہ "فا خذنھم بما کانوا یکسبون" پر عطف ہے یعنی آیا کفر پیشہ اقوام انبیاء کو جھٹلانے والوں کے انجام سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی عذاب الہی کا انکار کرتی ہیں اور اپنے آپ کو اس میں مبتلا ہونے سے محفوظ جانتی ہیں_

اقوام:
اقوام کی ہلاکت 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے عذاب 1، 5
انبیائ:
تکذیب انبیاء کے آثار، 1;مکذبین انبیاء کا انجام 5;مکذبین انبیاء کا عذاب 1، 3;مکذبین انبیاء کا عقیدہ 2، 3;مکذبین انبیاء کی ہلاکت 4
اندوہ:
اندوہ کے اسباب 5
ایمان:
ایمان کے اسباب 5
بے تقوی لوگ:
بے تقوی لوگوں کی ہلاکت 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاریخ:
تاریخ سے عبرت حاصل کرنا 4، 5
تقوی :
تقوی کے اسباب 5
عذاب:
دنیوی عذاب 3; عذاب سے تحفظ 2، 3;عذاب کے اسباب،1;ناگہانی عذاب ،1; نیند کی حالت میں عذاب
عقیدہ:
باطل عقیدہ 2
معاشرتی کنٹرول:
معاشرتی کنٹرول کے اسباب 5

160

أَوَ أَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَن يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ .98

یا اس بات سے مطمئن ہیں کہ یہ کھیل کو دمیں مصروف رہیں اور ہمارا عذاب دھاڑے نازل ہوجائے (98)
1_ انبیائے الہی کو جھٹلانے والے انسانی معاشروں کیلئے ہر وقت، خاص کر روزانہ کی سرگرمیوں اور مصروفیتونکے دوران، عذاب الہی کا خطرہ موجود رہتاہے_
ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون
2_ کفار، اپنے غلط گمان کی وجہ سے اپنے آپ کو خدا کے عذاب سے محفوظ سمجھتے تھے_
ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا
3_ کفّار، خدا کی سزاؤوں کا سامنا کرنے سے ناتوان ہیں_
ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا
4_ ایمان اور تقوی کی طرف لوگوں کی ہدایت کیلئے بے تقوی کفر پیشہ لوگوں کے انجام کو بیان کرنا، قرآن کا ایك انداز ہے_
و لکن کذبوا فاخذنھم ... ا و ا من ا ھل القری ا ن یاتیھم با سنا
5_ رسالت کا انکار کرنے والوں کی زندگی اور کوششیں سراسر بے ہودہ اور ان کی سعادت میں غیر مؤثر ہیں_
ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون
کہا جا سکتاہے کہ کلمہ "یلعبون" میں "لعب" سے مراد دنیوی امور میں مصروفیت اور مادی ضروریات پورا کرنے کیلئے جد و جہد ہے کہ جسے انسان کیلئے متعیّن کیئے گئے ہدف اور حق کی راہ میں نہ ہونے کیا وجہ سے "لعب" (کھیل کود) سے تعبیر کیا گیا ہے_
6_ دنیوی زندگي، ایمان اور تقوی کی اساس کے بغیر محض ایك کھلونا ہے_
ا ن یاتیھم با سنا ضحی و ھم یلعبون

161
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی سزائیں 3;اللہ تعالی کی سنن،1 ;اللہ تعالی کے عذاب 2
انبیائ:
انبیاء کا انکار کرنے والوں کی زندگی کا بے ہودہ ہونا 5;انبیاء کا انکار کرنے والوں کی کوششوں کا بے ہودہ ہونا 5;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا عذاب 1
ایمان:
ایمان کی اہمیت 6;ایمان کے اسباب 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بے تقوی لوگ:
بے تقوی لوگوں کا انجام 4
تقوي:
تقوی کی اہمیت 6;تقوی کے اسباب 4
حیات:
دنیوی حیات کا بے ہودہ ہونا 6
زندگي:
غیر پسندیدہ زندگی 6
سرگرمي:
سرگرمیوں میں مصروفیت 1
عذاب:
عذاب سے محفوظ ہونا 2;عذاب کے اسباب
عقیدہ:
باطل عقیدہ 2
علم:
علم کے آثار 4
کفّار:
کفّار کا انجام 4;کفار کا ضعف 3;کفار کا عقیدہ 2
ہدایت:
روش ہدایت 4

أَفَأَمِنُواْ مَكْرَ اللّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ .99

کیا یہ لوگ خدائي تدبیر کی طرف سے مطمئن ہوگئے ہیں جب کہ ایسا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتا ہے(99)
1_ انبیاء کو جھٹلانے والے، خدا کے مکراور اس کی سزا کی پنہانی تدابیر سے امان میں نہیں رہ سکتے_
ا فا منوا مکر الله
2_ کفر پیشہ لوگوں کا، رات کی غفلتوناور دن کی

مصروفیات کے دوران عذاب الہی میں مبتلاء ہونا ان کے بارے میں خدا کے مکراور خفیہ لائحہ عمل کا حصّہ ہے_
ا ن یاتیهم با سنا بی تاً ...ضحی و هم یلعبون ا فا منوا مکر الله
3_ کفر پیشہ لوگ ،اپنے باطل خیال میں اپنے آپ کو خدا کی تدابیر اور اس کی ناگہانی سزاؤں سے محفوظ سمجھتے تھے_
ا فا منوا مکر الله
4_ انبیاء کو جھٹلانے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب الہی سے محفوظ سمجھنے والے لوگ گھاٹے میں ہیں_
و لکن کذبوا ...فلا یا من مکر الله إلا القوم الخسرون
5_ انبیاء کو جھٹلانے والے، گھاٹے میں ہیں_
و لکن کذبوا ...فلا یامن مکر الله الا القوم الخسرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

6_ عن امیر المؤمنین(ع) : لا تامنن علی خیر هذه الامة عذاب الله لقولہ تعالي: "فلا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون" ...(1)
حضرت امیر المومنین(ع) سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس امت کے بہترین شخص کو بھی اپنے
آپ کو عذاب خدا سے امان میں نہیں جاننا چاہیئے، اسلئے کہ خداوند متعال نے فرمایا ہے: (جب کہ ایسا اطمینان صرف گھاٹے میں رہنے والوں کو ہوتاہے)

الله تعالی :
الله تعالی کی ناگہانی سزا ،3; الله تعالی کے عذاب ،1; الله تعالی کے مکر 1 ، 2
انبیائ:
انبیاء کو جھٹلانے کی سزا ،4;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا گھاٹا 4، 5;انبیاء کو جھٹلانے والوں کی سزا ،1
عذاب:
اچانك عذاب2; رات میں عذاب،2; عذاب سے امان،4
کافر:
کافروں کا احساس تحفظ 3;کافروں کا عذاب 2; کافروں کا عقیدہ 3;کافروں کی سرگرمی 2; کافروں کی سزا 3
گھاٹا پانے والے:4،5
------

1)نہج البلاغہ، قصار 377، نور الثقلین ج/2 ص 52 ح 201_

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاء أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ .100

کیا ایك قوم کے بعد دوسرے زمین کے وارث ہونے والوں کہ یہ ہدایت نہیں ملتی کہ اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کی بناپر انہیں بھی مبتلائے مصیبت کردیتے اور ان کے دلوں پر مہر لگادیتے اور پھر انہیں کچھ سنائي نہ دیتا(100)
1_ بعض گزشتہ اقوام کفر اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے عذاب الہی میں مبتلا ہوئیں اور ان سے معارف دین کو سمجھنے کی توانائي سلب ہوگئي_
ا و لم یهد للذین یرثون ... ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم و نطبع علی قلوبهم
2_ تاریخ کے کفر پیشہ لوگوں کا عذاب الہی میں مبتلا ہونا، گنہگاروں کو ان کے گناہوں کی سزا دینے کے بارے میں خدا کی قدرت کو ظاہر کرتاہے_
ا و لم یهد للذین یرثون ... ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم
فعل "یهد" کا فاعل ،ضمیر ہے کہ جو گزشتہ اقوام کی داستان کی طرف پلٹتی ہے اور جملہ "ا ن لو نشائ ..." اس کا مفعول ہے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ "الذین یرثون" بھی فعل "یهد" کیلئے
بالواسطہ مفعول ہے_ اور چونکہ فعل "یهد" حرف "لام" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذایہ تبیین کے معنی کومتضمن ہے_ بنابراین جملہ "ا و لم یهد ..." یعني: آیا گزشتہ لوگوں کی سرنوشت نے ان کے وارثوں کیلئے یہ حقیقت واضح نہیں کی ہے کہ اگر ہماری مشیت اقتضاء کرتی تو انہینان کے گناہوں کی وجہ سے سزا دیتے_
3_ تاریخ کے گناہ گار کفر پیشہ لوگوں کا برا انجام ،عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے_
ا و لم یهد للذین یرثون ...ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم
گزشتہ آیات اور بعد والی آیت کے قرینے سے معلوم ہوتاہے کہ کفر اور آیات الہی کا انکار "ذنوب" کے مصادیق میں سے ہے_

4_ گزشتہ اقوام کے برے انجام سے لوگوں کا نصیحت حاصل نہ کرنا ،ایك غیر عاقلانہ اور حیرت انگیز بات ہے_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ا و لم يهد للذين يرثون ...ا ن لو نشاء ا صبنهم
جملہ "ا و لم يهد ..." ميں ہمزه استفہام ، تعجب كيلئے ہے يعني: عقل كا تقاضا يہ ہے كہ انسان نصيحت حاصل كرے لہذا ايك عقل كے مدعى سے تعجب ہے كہ وه نصيحت حاصل نہ كرے_
5_ گناه گار اور كفر پيشہ لوگوں كيلئے عذاب الہى ميں مبتلا ہونے كا خطره موجود رہتاہے_
ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم
6_ گناه گاراور كفر پيشہ لوگ دينى معارف كو سمجھنے كى توانائي كے ہاتھ سے جانے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
ا ن لو نشاء ا صبنهم بذنوبهم و نطبع على قلوبهم
جملہ "نطبع على قلوبهم" جملہ "ا صبنهم" پر عطف ہے اور فعل ماضى "ا صبنا" مضارع كے معنى ميں ہے_ يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ اس آيت ميں حرف "لو" شرط كى جزاء كے گزشتہ كے بجائے آئنده زمانہ ميں واقع ہونے كو بيان كرتاہے_
7_ دلونپر مہر لگنا اور معارف دين كو سمجھنے كى توانائي كا سلب ہونا، خدا كى سزاؤں ميں سے ہے_
و نطبع على قلوبهم فهم لا يسمعون
8_ انسان كا دل اور اس كے سمجھنے كا عمل ،خداوند متعال كے اختيار ميں ہے اور اسى كى مشيت كے تابع ہے_
و نطبع على قلوبهم
9_ انبيائے الہى كى طرف سے بيان كئے گئے حقائق اور معارف كو سمجھنے كى توانائي كا سلب ہوجانا ،دلوں پر مہر لگنے كى مشكلات ميں سے ہے_
و نطبع على قلوبهم فهم لا يسمعون
مندرجہ بالا مفہوم "فائے تفريع" سے استفاده كيا گيا ہے_

الله تعالى :
الله تعالى كاقلوب پر تسلط 8;الله تعالى كى سزائيں 2، 7; الله تعالى كى قدرت 2; الله تعالى كے افعال 8; الله تعالى كے عذاب 5،1
امور:
غير معقول امور 4
تاريخ:
تاريخ سے عبرت حاصل كرنا 3
دين:
فہم دين كى قوت 9;فہم دين كے موانع 1، 6، 7
شناخت:

شناخت كے موانع 1، 6، 7
عبرت:
عبرت حاصل نہ كرنے كى مذمت 4
قلب:
قلب پر مہر لگنا 7;قلب پر مہر لگنے كے اسباب 9
كافر:
كافروں كا انجام 3;كافروں كا عذاب 5;كافروں كى سزا ،2;كافروں كے قلوب پر مہر لگنا 6
كفر:
كفر كے نتائج ،1;كفر كى سزا ،1
گزشتہ لوگ:
گزشتہ كافر لوگوں كا عذاب ،1;گزشتہ لوگوں كا انجام 4
گناه:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گناہ کی سزا ،1، 2;گناہ کے آثار، 1
گناہ گار:
گناہ گاروں کا انجام 3;گناہ گاروں کا عذاب 5;گناہ گاروں کے قلوب پر مہر لگنا 6
معاشرتی کنٹرول:
معاشرتی کنٹرول کے اسباب 3

تِلْكَ الْقُرَى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَآئِهَا وَلَقَدْ جَاءتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُواْ لِيُؤْمِنُواْ بِمَا كَذَّبُواْ مِن قَبْلُ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللّهُ عَلَىَ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ .101
یہ وہ بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں کہ ہمارے پیغمبران کے پاس معجزات لے کر آئے مگر کہلے سے تکذیب کرنے کی بناپر یہ ایمان نہ لاسکے_ ہم اسی طرح کافروں کے دولوں پر مہر لگا دیا کرتے ہیں(101)
1_ خداوند متعال، گزشتہ اقوام کے حالات ،پیغمبر اکرم(ص) کے لئے بیان کرتاہے_
تلك القرى نقص عليك من ا نبائها
2_ خداوند متعال، انبیاء کو جھٹلانے والے کفار کے بُرے

انجام کوبیان کرتے ہوئے پیغمبر اکرم(ص) کو تسلی دیتاہے_
نقص عليك
گزشتہ اقوام کی سرگزشت بیان کرنے کے سلسلہ میں پیغمبر اکرم (ص) کو(عليك) کے ذریعہ مخاطب قرار دینے میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جا سکتاہے_
3_ قرآن مجید میں، نوح(ع) ، ہود(ع) ، صالح(ع) ، لوط(ع) اور شعیب(ع) کی امتوں کی داستانیںبیان کی گئي ہے_
تلك القرى نقص عليك من انبائها
"من ا نبائها" میں حرف "من" تبعیض کیلئے ہے اور یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ خداوند متعال نے گزشتہ اقوام کی داستانوں کا کچھ حصّہ پیغمبر اکرم(ص) کیلئے بیان کیا ہے اور یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ آیات کے قرینے سے "تلك القري" کے مشار الیہ کیلئے مورد نظر مصادیق میں سے، نوح(ع) و غیرہ کی امتیں ہیں_
4_ آئندہ نسلوں کو خبردار کرنے کیلئے انبیاء کو جھٹلانے والوں کے بُرے انجام کو بیان کرنا، قرآن کی ہدایت، واضح کرنے کیلئے قرآن کا ایك طریقہ ہے_
تلك القرى نقص عليك من ا نبائہا
5_ گزشتہ اقوام، ہدایت کرنے والے پیغمبروں کے وجود سے بہرہ مند تھیں_
و لقد جاء تھم رسلهم بالبينت
6_ گزشتہ اقوام کے انبیائ، لوگوں کی ہدایت کیلئے واضح دلائل اور معجزات رکھتے تھے_
و لقد جاء تھم رسلهم بالبينت
7_ انبیائے الہی اپنی امتوں کی طرف سے معارف دین کی تکذیب کا مشاہدہ کرنے پر ان کی ہدایت کیلئے معجزات ظاہر کرتے تھے_
و لقد جاء تھم رسلهم بالبينت فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل
مندرجہ بالا مفہوم اس پر مبتنی ہے کہ "بما كذبوا" میں کلمہ "ما" موصول اسمی ہو، اور کلمہ "قبل" کا مضاف الیہ "مجيء البينات " ، ہو البتہ اس صورت میں فعل "كذبوا" کے بعد ایك ضمیر مقدر ہوگي_ بنابراین جملے کی صورت یوں بنے گي:فما كانوا ليؤمنوا بالذى كذبوا بہ من قبل مجيء البينات
8_ انبیاء کے معجزات، معارف الہی کو جھٹلانے والے کفارکیلئے ان کے معارف پر ایمان لانے کے سلسلہ میں غیر مؤثر تھے_
و لقد جاء تھم رسلهم بالبينت فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل
9_ گزشتہ دور کی انبیاء کو جھٹلانے والی کافراقوام، اہل ایمان اور معارف دین کی طرف راغب نہ تھیں_
فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا من قبل

"ما كانوا" ميں كلمہ "ما" نفى كيلئے اور

"ليؤمنوا" ميں حرف "لام" لام جحد اور نفى كى تقويت كيلئے ہے_ لہذا جملہ "فما كانوا" بہت زيادہ تاكيد كے ساتھ گزشتہ اقوام كے ايمان كى طرف راغب ہونے كى نفى كرتاہے اور انہيں دين پر اعتقاد ركھنے والى اقوام نہيں جانتا_
10_ خداوند متعال، انبياء كو جھٹلانے والے كفار، كے قلوب كو حقائق دين اور معارف الہى كے ادراك سے محروم ركھتاہے_
كذلك يطبع الله على قلوب الكفرين
11_ دلوں پر معجزات اور واضح دلائل كا اثر نہ كرنا، ان پر مہر لگنے كى علامت ہے_
فما كانوا ليؤمنو ...كذلك يطبع الله على قلوب الكفرين

آئندہ كى نسليں:
آئندہ كى نسلوں كو انتباہ 4
اقوام:
گزشتہ اقوام كے انبياء 5، 6;گزشتہ كافر اقوام كا عقيدہ 9
انبيائ:
انبياء كا معجزہ 6، 7، 8;انبياء كو جھٹلانے والوں كا انجام 2;انبياء كو جھٹلانے والوں كا عقيدہ 9;انبياء كو جھٹلانے والوں كے دلوں پر مہر 10;انبياء كى تعليمات كى تكذيب 7;انبياء كى راہنمائي 5، 6، 7; انبياء كى واضح ہدايت 7
ايمان:
ايمان كے عوامل 8;ايمان كے موانع 9
تاريخ:
تاريخ سے عبرت حاصل كرنا 2
دين:
تعليمات دين كو قبول كرنا 9;فہم دين سے محروميت 10
شناخت:
شناخت كے موانع 10
قرآن:
قرآن كے قصے 3
قلب:
قلب پر مہر لگنے كے اثرات 10;قلب پر مہر لگنے كى علامات ،11
قوم ثمود:
قوم ثمود كا قصّہ 3
قوم عاد:
قوم عاد كا قصّہ 3
قوم لوط:

قوم لوط كا قصّہ 3
قوم نوح:
قوم نوح كا قصّہ 3
كافر:
كافروں كا انجام 2;كافروں كے قلب پر مہر 10

گزشتہ لوگ:
گزشتہ لوگوں کا قصّہ 1
محمد(ص) :
حضرت محمد (ص) کو تسلی 2
معجزہ:
دین کو جھٹلانے والوں پر معجزے کا غیر مؤثر ہونا 8; کافروں پر معجزے کا غیر مؤثر ہونا 8; معجزہ کا مؤثر نہ ہونا 11
ہدایت:
روش ہدایت 4

وَمَا وَجَدْنَا لأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ .102
ہم نے ان کی اکثریت میں عہد و پیمان کی پاسداری نہیں پائي اور ان کی اکثریت کو فاسق اور حدود اطاعت سے خارج ہی پایا(102)
1_ اکثر گذشتہ اقوام کافر تھیں اور خدا اور اس کے پیغمبروں سے کئے گئے وعدوں پر قائم نہ تھیں_
و ما وجدنا لا کثر ھم من عہد
2_ بعض گذشتہ اقوام ،انبیاء کے معجزات دیکھ کر ایمان لائیں اور اپنے عہد (معجزہ ظاہر ہونے کی صورت میں انبیاء کی تصدیق) کو پورا کیا_
و ما وجدنا لا کثر ھم من عہد
3_ گذشتہ امتوں نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ یہ عہد کیا
تھا کہ معجزہ دیکھنے کی صورت میں ان کی تصدیق کرتے ہوئے حقائق اور معارف الہی پر ایمان لائیں گي_
و ما وجدنا لا کثر ھم من عہد
گزشتہ آیت میں کلمہ "قبل" کے مضاف الیہ کے بارے میں جو کچھ کہا گیا تھا، اس کی طرف توجہ رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتاہے کہ "عہد" سے مراد ایمان اور تصدیق کا وعدہ ہے یعنی گزشتہ اقوام کے لوگ عہد کرتے تھے کہ معجزہ دیکھنے کی صورت میں ایمان لائیں گے، لیکن ان میں سے اکثر نے اپنا وعدہ وفا نہ کیا_

4_ اکثر گذشتہ امتیں،فاسق اور اطاعت خدا کے دائرے سے خارج تھیں_
و إن وجدنا ا کثرھم لفسقین
5_ الہی عہد و پیمان کو وفا نہ کرنا، معصیت کا باعث ہے_
و ما وجدنا لا کثرھم من عہد و إن وجدنا اکثرھم لفسقین
جملہ "ما وجدنا" اور جملہ "ان وجدنا" کے درمیان، رتبی تقدم و تا خر کے اعتبار سے ارتباط کی کیفیت کے متعلق دو آراء سامنے آئي ہیں ایك یہ کہ الہی عہد کو پورا نہ کرنا فسق کا باعث بنتاہے، دوسرا یہ کہ پہلے سے موجود فسق، الہی عہد پر پورا نہ اترنے کا موجب ہے_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_
6_ خدا کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان پر گزشتہ اقوام کے قائم نہ رہنے کا اصلی سبب، ان کا فسق و فجور تھا_
و ما وجدنا لا کثرھم من عہد و إن وجدنا ا کثرھم لفسقین
مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "إن وجدنا ..." گزشتہ اقوام کی طرف سے انبیاء کے ساتھ ان کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کے سبب کو بیان کرتاہو_
7_ کفّار، الہی عہد و پیمان سے لاپرواہی برتنے والے فاسق لوگ تھے_
و ما وجدنا لا کثرھم من عہد و إن وجدنا ا کثرھم لفسقین
8_ عن العبد الصالح(ع) إنہ کتب ... إذا جاء الیقین لم یجز الشك و کتب: إن الله عزوجل یقول: "و ما وجدنا لا کثرھم من عہد و إن وجدنا ا کثرھم لفاسقین"، قال: نزلت فی الشاك_ (1)
امام موسی کاظم(ع) سے مروی ہے کہ آپ(ع) نے (ایك سوال کے جواب میں) لکھا: جب یقین آجائے تو پھر شك جائز نہیں اور لکھا: کہ خدائے عزوجل فرماتاہے کہ "ہم نے تو ان میں سے اکثر کو عہد پر نہیں پایا اور ان میں سے اکثر کو بدکار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پایا" چنانچہ فرمایا کہ یہ آیت (شاك) شك کرنے والے کے بارے میں نازل ہوئي ہے_ (1) ظاہراً امام(ع) کی مراد یہ ہے کہ اگر کسی نے حق کو یقین کے ساتھ پہچان لیا اور پھر خواہشات نفس کی وجہ سے اس میں شك کیا تو اس صورت میں مندرجہ بالا آیت کا مصداق قرار پائے گا اور عہد شکن اور فاسق شمار کیا جائے گا_

اقوام:
گزشتہ اقوام کا عہد 3;گزشتہ اقوام کی اقلیت 2; گزشتہ اقوام کی اکثریت ;گزشتہ اقوام کی بدکاری 6;گزشتہ اقوام کی نافرمانی 6;گزشتہ اقوام کی عہد شکنی 6;گزشتہ اقوام کے بدکار لوگ 4

----

1)کافی ج/2 ص 399 ح 1، نور الثقلین ج/2 ص 53 ح 207_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی نافرمانی 4;اللہ تعالی کے ساتھ عہدشکنی 1، 5، 6، 7
انبیائ:
انبیاء کے ساتھ عہد 3;انبیاء کے ساتھ عہد شکنی 1
ایمان:
انبیاء پر ایمان 2، 3;ایمان کے عوامل 2، 3
دین:
تعلیمات دین کو قبول کرنا 3
عہد:
عہد کو پورا کرنا 2
عہد شکن: 1، 7
عہد شکني:
عہد شکنی کے اثرات 5;عہد شکنی کے عوامل 6
فاسقین: 7
فسق:
فسق کے نتائج 6;فسق کے اسباب 5
کافر:
کافروں کی عہد شکنی 7;کافروں کی بدکاری 7
گناہ:
گناہ کے موارد 5
معجزہ:
معجزے کا کردار 2، 3
نافرماني:
نافرمانی کے اثرات 6

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَى بِآيَاتِنَا إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُواْ بِهَا فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ .103
پھر ان سب کے بعد ہم نے موسی کو اپنی نشانیاں دے کر فرعوں اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے بھی ظم کیا تو اب دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے(103)
1_ خداوند متعال نے نوح(ع) ، ہود(ع) ، صالح(ع) ، لوط(ع) اور شعیب(ع) کے بعد موسي(ع) کو نبوت عطا کر کے مبعوث

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كيا_
ثم بعثنا من بعد هم موسى
"من بعدهم" كى ضمير سے مراد وہ انبياء ہيں كہ

جن كى داستانيں گزشتہ آيات ميں بيان كى جا چكى ہے_
2_ حضرت موسي(ع) اور ان سے پہلے كے انبياء (نوح(ع) وغيرہ) كى بعثت كے درميان ايك طولانى مدت كا فاصلہ تھا_
ثم بعثنا من بعدهم موسى
كلمہ "ثم" اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ پہلے انبياء كى بعثت كى نسبت موسي(ع) كى بعثت ايك طويل مدت كے بعد متحقق ہوئي_
3_ حضرت موسى (ع) اپنى رسالت كى حقانيت پر بہت زيادہ دلائل سے بہرہ مند تھے_
ثم بعثنا من بعدهم موسى باى تنا
كلمہ "آيات" علامات اور نشانيوں كے معنى ميں استعمال ہوتاہے، چنانچہ فعل "بعثنا" كے قرينہ سے معلوم ہوتاہے كہ موسى (ع) كى بعثت كى سچى نشانياں اس كلمہ (آيات) كے مصاديق ميں سے شمار ہوں گي_
4_ حضرت موسى (ع) كے واضح دلائل اور معجزات ان كيلئے خدا كى جانب سے ايك عطيہ تھے_
ثم بعثنا من بعدهم موسى باى تنا
كلمہ "آياتنا" ميں ضمير "نا" اس مطلب كو بيان كرتى ہے كہ نبوت كى نشانياں، موسى (ع) كو خدا كى جانب سے عطا ہوئي تھيں يعني: آيات منّا_
5_ حضرت موسى (ع) اپنے زمانے كے فرعون اور اس كے درباريوں كى ہدايت اور راہنمائي كيلئے خدا كى طرف سے مبعوث ہونے والے پيغمبر تھے_
إلى فرعون و ملايہ
كلمہ "فرعون" گزشتہ دور ميں مصر كے بادشاہوں اور حاكموں كا لقب ہوا كرتا تھا_
6_ فرعونى نظام كے اصلى اركان (فرعون اور اس كے كارندوں) كى ہدايت اور راہنمائي، حضرت موسى (ع) كى پہلى اور اہم ذمہ دارى تھي_
إلى فرعون و ملإيہ
7_ غير الہى نظاموں كے اہم لوگوں تك رسالت الہى كا ابلاغ، مبلغين دين كى ايك ذمہ دارى ہے_
إلى فرعون و ملإيہ
8_ فرعون اور اس كے دربار كے نماياں افراد نے حضرت موسى (ع) كى طرف سے پيش كى گئي آيات (معجزات) كو جھٹلا ديا_
باى تنا إلى فرعون و ملإيہ فظلموا بها
"بها" كى ضمير كلمہ "آياتنا" كى طرف پلٹتى ہے اور چونكہ كلمہ "ظلم" حرف "بائ" كے ذريعے متعدى ہوا ہے (ظلموا بها) لہذا تكذيب كے معنى كو متضمن ہے_
9_ آيات الہى سے بے اعتنائي اور ان كى تكذيب، ظلم ہے_
فظلموا بها

10_ فرعون اور اس كے دربار كے سركردہ افراد، ايك برے انجام سے دوچار ہوئے_
فانظر كيف كان عقبة المفسدين
11_ فرعون اور اس كے دربار كے سركردہ افراد، فسادى لوگ تھے_
إلى فرعون و ملإيہ ...فانظر كيف كان عقبة المفسدين
12_ فساد كرنے والے لوگ ايك بُرے انجام ميں مبتلا ہونے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
فانظر كيف كان عقبة المفسدين

13_ رسالت انبیاء اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں اور فساد کرنے والوں کے برے انجام کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے_
فظلمو بھا فانظر کیف کان عقبة المفسدین
14_ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور رسالت انبیاء کا انکار کرنے والے لوگ ،فسادی ہیں اور ایك برا انجام ان کے انتظار میں ہے_
فظلمو بھا فانظر کیف کان عقبة المفسدین
فرعون اور اس کے دربار کے سرکردہ افراد کیلئے "مفسدین" جیسے عنوان کا استعمال اس لحاظ سے ہوسکتاہے کہ انہوں نے آیات الہی کی تکذیب کی اور حضرت موسي(ع) کی رسالت کو قبول نہ کیا چنانچہ اس عنوان کا استعمال ان کی طرف سے کی جانے
والی آیات الہی اور رسالت کی تکذیب کے اصلی سبب کو بیان کرنے کیلئے بھی ہوسکتاہے، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر لیا گیا ہے_
15_ فرعون اور اس کے درباریوں کا جرائم و فسادسے آلودہ ہونے کے نتیجے میں رسالت موسی (ع) کو قبول کرنے سے انکار کرنا_
فظلموا بھا فانظر کیف کان عقبة المفسدین
فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر حاصل ہوا ہے کہ جب فرعونیوں کیلئے عنوان "مفسدین" کا استعمال،تکذیب کے سبب کی طرف اشارہ ہو، یعني: چونکہ وہ لوگ مفسد تھے لہذا انہوں نے رسالت موسی کا انکار کیا اور آیات الہی کو جھٹلایا_
16_ فساد کرنے والوں کیلئے آیات الہی کی تکذیب اور رسالت انبیاء کے انکار کا راستہ ہمیشہ ہموار رہتاہے_
فظلموا بہا فانظر کیف کان عقبة المفسدین
17_ مختلف امور کا انجام ہی ان کی قدر و قیمت کو معین کرتاہے _
فانظر کیف کان عقبة المفسدین

آیات خدا:
آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا انجام 13، 14; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا فساد 14;آیات خدا کو جھٹلانے والے 16;آیات خدا کی تکذیب 8، 9

امور:
امور کا انجام 17
انبیائ:
انبیاء کو جھٹلانے والوں کا انجام 13، 14;انبیاء کو جھٹلانے والوں کا فساد 14;انبیاء کو جھٹلانے والے 16
انجام:
برا انجام 13، 14
جانچ پڑتال:
جانچ پڑتال کا معیار 17
حاکم:
گمراہ حاکموں کی ہدایت 7
دین:
مبلغین دین کی مسؤولیت 7
شعیب(ع) :
شعیب(ع) کی نبوت 1
صالح(ع) :
صالح(ع) کی نبوت 1

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَقَالَ مُوسَى يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ .104
اور موسى نے فرعون سے كہا كہ ميں رب العالمين كى طرف سے فرستادہ پيغمبر ہوں(104)
1_ حضرت موسى (ع) نے نبوت پر مبعوث ہونے كے بعد فرعون كے سامنے گفتگو كرتے ہوئے اپنى الہى رسالت كا اعلان كيا_
و قال موسى يا فرعون إنى رسول من رب العلمين
جملہ "و قال ..." كے شروع ميں موجود كلمہ "واو" اس مطلب كو ظاہر كرتاہے كہ رسالت كے اعلان سے پہلے حضرت موسى (ع) اور فرعون كے درميان كچھ گفتگو ہوئي كہ جسے موضوع بحث كے ساتھ مربوط نہ ہونے كى وجہ سے ذكر نہيں كيا گيا_
2_ انبياء كى رسالت، كائنات پر خدا كى ربوبيت اور اس كى تدبير كے سلسلے ہى كى ايك كڑى ہے_
إنى رسول من رب العلمين
حضرت موسى (ع) كا خداوند متعال كى اپنى رسالت كے منشاء كے عنوان سے وصف "رب العلمين" كے ساتھ توصيف كرنا، اس نكتے كى طرف اشاره
كرتاہے كہ ان كى رسالت جہان ہستى پر خدا كى ربوبيت كے ساتھ ہى مربوط ہے يعنى رسالت انبياء ،تدبير عالم كے ساتھ وابستہ ہے_
3_ نظام ہستي، متعدد عوالم سے تشكيل پاياہے_
رب العلمين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_ خداوند متعال، پوری کائنات کا مالك اور مدبّر ہے_
رب العلمين

آفرينش:
تدبير آفرينش 2;عوالم آفرينش 3، 4 ; مالك آفرينش 4
الله تعالى :
الله تعالى كى ربوبيت ،2،4
175
انبيائ:
رسالت انبياء 2
موسى (ع) :
موسى (ع) اور فرعون ،1;موسى (ع) كا قصّہ1;موسى (ع) كى نبوت ،1

حَقِيقٌ عَلَى أَن لاَّ أَقُولَ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ .105
ميرے لئے لازم ہے كہ ميں خدا كے بارے ميں حق كے علاوہ كچھ نہ كہوں ں ميں تيرے پاس تيرے رب كى طرف سے معجزہ لے كر آيا ہوں لہذا بنى اسرائيل كو ميرے ساتھ بھيج دے(105)
1_ حضرت موسى (ع) نے فرعون كے سامنے اپنے آپ كو خدا پر ہر طرح كا افتراء باندھنے سے مبّرا قرار ديا_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق
2_ انبيائے الہي، خدا كے بارے ميں راست گوئي كے مشتاق تھے_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق
اعلان رسالت كے بعد اس حقيقت كو بيان كرنا كہ موسى (ع) حق كے علاوہ خدا كى طرف كسى بات كى نسبت نہيں ديتے، اس مطلب كى وضاحت كرتاہے كہ خدا كے بارے ميں حق گوئي، رسالت كا تقاضا ہے، لہذا تمام انبيائے الہى اس خصوصيت كے حامل تھے، يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ كلمہ "حقيق" سزاوار كے معنى ميں ہے اور چونكہ "علي" كے ذريعے متعدى ہوا ہے لہذا "حريص" كے معنى كو متضمن ہے، يعني: إنى حريص على كذا حقيقاً بہ_
3_ خدا كے بارے ميں انبيائے الہى كى باتيں اور جو كچھ اس كى طرف نسبت ديتے ہيں، سراسر حق و حقيقت ہے_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق
4_ حضرت موسى (ع) اور دوسرے تمام انبيائے الہى ، رسالت الہى كو ابلاغ كرنے كے سلسلہ ميں عصمت سے بہرہ مند ہوتے ہيں_
حقيق على ا ن لا ا قول على الله إلا الحق
5_ حضرت موسى (ع) اپنى الہى رسالت كے اثبات كيلئے ايك واضح دليل سے بہرہ مند تھے_
قد جئتكم ببينة من ربكم
كلمہ "ببينة" ميں حرف "بائ" مصاحبت كے معنى ميں ہے بنابراين جملہ "قد جئتكم ببينة" يعنى ميں ايك واضح دليل كے ساتھ تمھارے پاس آيا

176
ہوں_
6_ حضرت موسى (ع) كے دلائل اور معجزات، خدا كے مقام ربوبى كے ساتھ مربوط اور فرعونيوں كے مقابلے ميں ايك نعمت الہى تھے_
قد جئتكم ببينة من ربكم
7_ فرعون اور اس كے درباري، موسى (ع) كے دعوى كى حقانيت پر ان كى طرف سے كوئي معجزہ پيش كئے جانے كى توقع ركھتے تھے_
قد جئتكم ببينة من ربكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فوق الذكر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ جملہ "قد جئتكم" میں كلمہ "قد" توقع كيلئے ہو_
8_ فرعون كے ساتھ گفتگو كے دوران، پورى كائنات نيز فرعون اور اس كے درباريوں پر خدا كى ربوبيت كے بارے ميں حضرت موسي(ع) كى تاكيد_
إنى رسول من رب العلمين ...قد جئتكم ببينة من ربكم
9_ حضرت موسى (ع) نے بنى اسرائيل كى نجات كے سلسلہ ميں فرعون سے كہا كہ وہ انہيں آپ كے ساتھ ہجرت كرنے سے نہ روكے_
فا رسل معى بنى اسرائيل
10_ بنى اسرائيل كو فاسد فرعونى نظام سے نجات دلانا، حضرت موسى (ع) كے الہى فرائض ميں سے تھا_
فا رسل معى بنى اسرائيل
11_ حضرت موسى (ع) رسالت كے علاوہ خدا كى طرف سے بنى اسرائيل كى قيادت پر بھى مامور تھے_
إنى رسول من رب العلمين ...فا رسل معى بنى اسرائيل
12_ حضرت موسى كے زمانے كے بنى اسرائيل، ايك فاسد فرعونى نظام كے زير تسلط تھے_
فا رسل معى بنى اسرائيل
13_ غير توحيدى اور فاسد نظاموں كے چنگل سے لوگوں كو نجات دلانے كا عمل، الہى اقدار ميں شمار ہوتاہے_
فارسل معى بنى اسرائيل

ابلاغ رسالت:
ابلاغ رسالت ميں عصمت 4
اقدار: 13
اللہ تعالى :
اللہ تعالى پر افتراء باندھنا،1 ; اللہ تعالى كا منزّا ہونا،1 ; اللہ تعالى كى ربوبيت 6، 8;اللہ تعالى كے عطايا 6
انبيائ:

انبياء كى باتوں كى سچائي 3;انبياء كى حق گوئي 2; انبياء كى صداقت 2;انبياء كى عصمت 4;انبياء كے فضائل 2
انسان:
انسانوں كى نجات كى قدر و منزلت 13
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل كى نجات، 9، 10 ;بنى اسرائيل كى ہجرت 9;بنى اسرائيل كے قائد، 11;موسى كے زمانے كے بنى اسرائيل 12
حكومت:
فاسد حكومت سے نجات 13
فرعون:
فرعون اور موسى 2 7;فرعون كى توقعات 7;فرعون
كى حكومت كا فساد 10، 12
فرعوني:
فرعونيوں اور موسى (ع) 7; فرعونيوں كى توقعات 7
مفسدين:
مفسدين سے نجات 13
موسى (ع) :
رسالت موسى (ع) 11;فرعون سے موسى (ع) كے تقاضے 9; موسى (ع) اور آل فرعون 6;موسى (ع) اور فرعون 1، 8، 9;
موسى (ع) كا قصّہ 1، 9، 10; موسى (ع) كا معجزہ 6، 7; موسى (ع) كا منزّا ہونا ،1; موسى (ع) كى حقانيت كے دلائل 5;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موسى (ع) كى عصمت 4;موسى (ع) كى قيادت 11;موسى (ع) كى مسؤوليت 10; موسى (ع) كى مسؤوليت كا دائره 11;
نبوت موسى (ع) كے دلائل 5

قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ .106
اس نے كہا كہ اگر تم معجزه لائے ہو اور اپنى بات ميں سچّے ہو تو وه معجزه پيش كرو(106)
1_ فرعون كو رسالت كے دعوى ميں موسى (ع) كى صداقت اور خدا كى طرف سے ان كے پاس كسى معجزه اور آيت كے وجود كے بارے ميں يقين نہ تھا_
قال إن كنت جئت باية فا ت بها إن كنت من الصدقين
كلمہ "الصدقين" كا متعلق اصل رسالت اور "بينة" كا موجود ہونا ہے يعني: إن كنت من

الصادقين فى دعوى الرسالة و دعوى البينة_
2_ فرعون نے حضرت موسى (ع) سے كہا كہ اگر معجزه پيش كرنے پر قادر ہو تو پيش كرو_
قال إن كنت جئت باية فا ت بها
واضح ہے كہ شرطيہ جملات ميں شرط اور جزاء كو مفہوم كے اعتبار سے ايك جيسا نہيں ہونا چاہيے لہذا نہيں كہا جا سكتاكہ: اگر لائے ہو تو لاؤ: بنابراين جملہ "إن كنت جئت بايہ" (اگر معجزه لائے ہو) كا معنى يوں صحيح ہوگا كہ كہا جائے: اگر معجزه پيش كرنے پر قادر ہو_
3_ معجزه، رسالت كے دعوى ميں انبياء كى صداقت كى دليل ہے_
إن كنت جئت باية فا ت بها إن كنت من
الصدقين

انبيائ:
انبياء كا معجزه 3;انبياء كى حقانيت كے دلائل 3
فرعون:
فرعون اور موسى (ع) 2;فرعون كا عقيده ،1;فرعون كے تقاضے2
معجزه:
معجزه كے آثار 3
موسى (ع) :
موسي(ع) اور فرعون 1;موسى (ع) كا قصّہ 2;موسى (ع) كا معجزه 1، 2;موسى (ع) كى صداقت ،1

فَأَلْقَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ .107
موسى نے اپنا عصا پھينك ديا اور وه اچھا خاصا سانپ بن گيا (107)
1_ حضرت موسى (ع) نے فرعون كى طرف سے (معجزے كا مطالبہ كرنے پر جواب ميں) اپنا عصا زمين پر ڈال ديا_
فا لقى عصاه
2_ حضرت موسى (ع) كا عصافرعون كے سامنے ايك بہت بڑا ادہا بن گيا_
فالقى عصاه فَإذا ھى ثعبان مبين
3_ حضرت موسى (ع) كے عصا كا ايك بڑے ادہا ميں

تبديل ہوجانا، فرعونيوں كى توقع كے خلاف تھا_
فا لقى عصاه فَإذاھى ثعبان مبين
جملہ "فَإذاہي ..." ميں كلمہ "إذا" مفاجات كيلئے ہے اور دو معنوں كو بيان كرتاہے، ايك يہ كہ قبل اور بعد والے جملے كے مفہوم ميں اقتران زمانى پايا جاتاہے، دوسرا يہ كہ اس كے بعد والے جملہ كا مفہوم ايك غير متوقع حالت ميں انجام پايا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

4_ عصائے موسی كے زمين پر ڈالے جانے اور اس كے ايك ادہا ميں تبديل ہونے كے درميان وقت كا فاصلہ نہ تھا_
فا لقى عصاه فإذاهى ثعبان مبين
5_ عصائے موسى سے تبديل ہونے والا ادہا، ايك حقيقى ادہا تھا_
فَإذاهى ثعبان مبين
كلمہ "ثعبان" كا كلمہ "مبين" (واضح اور آشكار) كے ذريعے وصف بيان كرنے ميں اس نكتہ كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ وہ ادہا ،وہمى اور خيالى نہ تھا بلكہ حقيقى تھا اور اس كى حركات و سكنات كچھ اس طرح كى تھيں كہ اس كے ادہا ہونے ميں كسى شخص كيلئے شك باقى نہ رہا_
6_ عن ابى الحسن الرضا(ع) : إن الله تبارك و تعالى لما بعث موسي(ع) كان الا غلب على ا هل عصره السحر فا تهم من عند الله عزوجل بما لم يكن عند القوم و فى وسعهم مثلہ و بما ا بطل سحرهم و ا ثبت بہ الحجة عليهم ...(1)
حضرت امام رضا(ع) سے مروى ہے كہ: جب خدائے تبارك و تعالى نے حضرت موسى (ع) كو مبعوث كيا اس وقت كے لوگوں ميں سحر و جادو كا بہت رواج تھا موسى (ع) نے خدا كى طرف سے ايسا معجزہ پيش كيا كہ جو لوگوں كے پاس نہ تھا اور وہ اس كو انجام دينے پر قادر نہ تھے يوں اس معجزہ كے ذريعے ان كے سحر كو باطل كيا اور ان پر حجت كو تمام كيا_

عصا:
عصا كا ادہا ميں تبديل ہوجانا 2، 3، 4، 5
فرعون:
فرعون كے تقاضے ،1
فرعوني:
فرعونى اور عصائے موسى (ع) 3
معجزہ:
معجزہ كى درخواست ،1
موسى (ع) :
عصائے موسى (ع) 1، 2، 4، 5;موسى (ع) اور فرعون 2، 1;موسى (ع) كا قصّہ 1، 2، 4 ;موسى (ع) كا معجزہ 1، 2، 3، 5;موسى (ع) كے معجزے كى خصوصيت 4
1)عيون اخبار الرضا ج/2 ص 80 ح 12 ب 32، نور الثقلين ج/2 ص 55 ح 212 3_

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاء لِلنَّاظِرِينَ .108

اورپھر اپنے ہاتھ كو نكالا تو وہ ديكھنے والوں كے لئے انتہائي روشن اور چمكدار تھا(108)
1_ حضرت موسى (ع) نے فرعون كے مطالبے (معجزہ لانے) كے سلسلہ ميں اپنى رسالت كى دوسرى نشانى ظاہر كي_
إن كنت جئت باية فات بہا ...نزع يده فإذا هى بيضاء للنظرين
2_ حضرت موسى (ع) كے ہاتھ كا باہر نكالنے پر روشن اور چمكدار ہوجانا ان(ع) كى رسالت كى حقانيت كيلئے دوسرا معجزہ تھا_
و نزع يده فإذاهى بيضاء للنظرين
3_ حضرت موسى (ع) كے ہاتھ كا سفيد ہوجانا ،تمام ناظرين كيلئے قابل رؤيت مگر غير متوقع اور غير عادى منظر تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فإذا ھی بيضاء للنظرين

غير عادی امور: 3
فرعون:
فرعون کے تقاضے،1
معجزه:
معجزه کا تقاضا، 1
موسی (ع) :
موسی (ع) اور فرعون 1;موسی (ع) کا قصہ 1، 3;موسی (ع) کا معجزه 1، 2; موسی کا يد بيضا 2، 3;موسی (ع) کی حقانيت کے دلائل 2; موسی کے معجزے کی خصوصيت 3

181

قَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَـذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ .109

فرعون کی قوم کے رؤسا نے کہا کہ يہ تو سمجھدار جادوگر ہے(109)
1_ فرعون کی قوم کے سرداروں نے موسی (ع) کے معجزات ديکھنے کے بعد ان کا مقابلہ کرنے کيلئے آپس ميں صلاح و مشوره کيا_
قال الملا من قوم فرعون
گزشتہ آيات ميں فرعون کے ساتھ حضرت موسی (ع) کی گفتگو کا تذکره تھا جبکہ اس آيت کريمہ ميں فرعون کے درباريوں کا ردّ عمل بيان ہوا ہے_ سياق کی اس تبديلی اور بعد والی آيت کے جملے "فماذا تا مرون" (تم لوگ کيا صلاح ديتے ہو) کو مد نظر رکھنے سے، يہ مطلب حاصل ہوتاہے کہ انہوں نے حضرت موسی (ع) کے مقابلے کيلئے باہم صلاح و مشوره کيا_
2_ فرعون کے دربارکے سرکرده افراد نے حضرت موسی (ع) کے ساحر اور ان کے معجزات کے سحر ہونے کے مبنا پر اپنے مشاورتی اجلاس کا آغاز کيا_
قال الملأمن قوم فرعون ان ھذا لسحر عليم
ممکن ہے کہ جملہ "إن ھذا ..." درباريوں كي
آپس ميں بحث و گفتگو کے نتائج ميں سے ہو، يعنی سب سے پہلے يہ مسئلہ زير بحث لايا گيا کہ حضرت موسی (ع) کے معجزات کس قسم کے ہيں، چنانچہ اس مطلب کو بيان کرنے کيلئے بھی ہوسکتاہے کہ انہوں نے حضرت موسی (ع) کو ايك جادوگر فرض کرتے ہوئے ان کے ساتھ مقابلہ کے طريقہ کار کے بارے ميں بحث كي، مندرجہ بالا مفہوم اسی دوسرے احتمال کی بنياد پر اخذ کيا گيا ہے_
3_ فرعون کی قوم کے سردار مشاورتی اجلاس ميں تبادلہ خيالات کے بعد ،اس نتيجہ تك پہنچے کہ بلا شك موسی (ع) ايك ماہر جادوگر اور ان کے معجزات جادو ہيں_
قال الملا من قوم فرعون إن ھذا لسحر عليم
فوق الذکر مفہوم جملہ "إن ھذا ..." کے بارے ميں گزشتہ مطلب کی توضيح کے ذيل ميں بيان کيے گئے پہلے احتمال کی بنياد پر اخذ کيا گيا ہے_
4_ حضرت موسی (ع) کے معجزات، فرعون کی قوم کے

182

سرداروں کی نظر ميں باعظمت، غير عادی اور حيرت انگيز امور تھے_
إن ھذا لَسَاحرٌ عليم
حضرت موسی (ع) کا کلمہ "عليم" (بہت دانا) کے ذريعے وصف بيان کيا جانا اور جملہ "إنَّ ھذا ..." کو بہت زياده تاکيد کے ساتھ لانا (يعنی جملہ اسميہ کا استعمال دو حروف تاکيد "إنَّ" اور "لام"کے ساتھ اس مطلب کو روشن کرتاہے کہ سب لوگ

حضرت موسی (ع) کے کام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اس کے معترف تھے_
5_ فرعون کی قوم کے سردار، فرعونی نظام کو برقرار رکھنے کی کوشش میں تھے_
قال الملا ئ ...إن هذا لسحر عليم

غیر عادی امور: 4
فرعون:
فرعون کے کارندوں کا باہمی صلاح و مشورہ 3
فرعوني:
فرعونی اور حکومت کی حفاظت،5; فرعونی اور موسی کا معجزہ،2; فرعونیوں کی شورا،1،2; فرعونیوں کی کوشش،5
قوم فرعون:
قوم فرعون کے سردار، 1، 2، 4، 5
معجزہ:
معجزہ اور جادو 2، 3
موسی 4:
موسی (ع) پر جادوگری کی تہمت 2، 3 ;موسی (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 1;موسی (ع) کے معجزے کی عظمت 4

يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ .110
جو تم لوگوں کو تمھاری سرزمین سے نکالنا چاہتا ہے اب تم لوگوں کا کیا خیال ہے(110)
1_ (بنی اسرائیل کی رہائي) کیلئے حضرت موسی (ع) کی تجویز کے بارے میں فرعونیوں کا تجزیہ ، یہ تھا کہ موسی (ع) فرعونی نظام کو نابود کرنے لئے بنی اسرائیل کو طاقتور بناناچاہتے ہیں_
فا رسل معی بنی إسرائيل ...يريد ا ن يخرجكم من ا رضكم
2_ فرعون اور اس کے درباری ان کے حکومتی نظام کو ختم

کرنے کے بارے میں حضرت موسی (ع) کی قوت سے آگاہ تھے_
يريد ا ن يخرجكم من ا رضكم
مصر کی حکومت کے سربراہوں کا حضرت موسی (ع) (کہ جو ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے درپے تھے) کا مقابلہ کرنے کے طریقہ کار کے بارے میں تحقیق کرنے کیلئے مشاورتی اجلاس تشکیل دینا، اس مطلب کو ظاہر کرتاہے کہ وہ لوگ حضرت موسی (ع) کی قوت سے آگاہ اور سخت خوفزدہ تھے_
3_ فرعون اور اس کے درباري، حضرت موسی (ع) اور بنی اسرائیل کے قوت پکڑنے اور اپنی حکومت اور سرزمین کے ہاتھ سے جانے سے بہت خوفزدہ تھے_
يريد ا ن يخرجكم من ا رضكم
4_ حضرت موسی (ع) کی تکذیب اور ان کے خلاف محاذ قائم کرنے کا ایك سبب، حکومت اور وطن سے فرعونیوں کا شدید لگاؤ تھا_
يريد ا ن يخرجكم من ا رضكم
5_ حضرت موسی (ع) کو جادوگر قرار دینے اور ان کے مقاصد (فرعونی حکومت کا خاتمہ) کا تجزیہ کرنے کے بعد ان کے ساتھ مقابلے کے طریقہ کار کا انتخاب، فرعون کے درباریوں کے مشاورتی اجلاس میں زیر بحث لائے جانے والے مسائل میں سے تھا_
فماذا تامرون
6_ فرعون، امور مملکت کا نظام چلانے کے بارے میں دوسروں کے ساتھ صلاح و مشورہ سے گریز نہیں کرتا تھا_
يريد ا ن يخرجكم من ا رضكم فماذا تا مرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی قوت 3;بنی اسرائیل کی نجات 1
حکومت:
حکومت کے ساتھ لگاؤ کے آثار 4
فرعون:
فرعون اور موسی (ع) 2;فرعون کا سیاسی نظام 6;فرعون کی حکومت میں مشورت 6;فرعون کے کارندوں کی شوری 5
فرعوني:
آل فرعون اور موسی (ع) 2;آل فرعون کا تجزیہ 5; آل فرعون کا خوف 3;آل فرعون کا لگاؤ 4; آل فرعون کی تہمتیں 5; آل فرعون کے مبارزے کا طریقہ کار 5;موسی (ع) پر جادوگری کی تہمت 5;موسی (ع) کا قصّہ 1، 3، 5; موسی (ع) کی تکذیب کے اسباب 4; موسی (ع) کی قوت 2، 3;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 5; موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ کے اسباب 4
وطن پرستي:
وطن پرستی کے اثرات 4

قَالُواْ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَاشِرِينَ .111

لوگوں نے کہا کہ ان کو اور ان کے بھائي کو روك لیجئے اور مختلف شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیجئے(111)
1_ فرعونی حکومت کے سربراہوں کے مشاورتی اجلاس میں پیش کی جانے والی تجاویز میں سے ایك یہ تھی کہ حضرت موسی (ع) اور ان کے بھائي ہارون(ع) کو سزا دی جائے_
قالو ا رجہ و ا خاہ
حضرت موسی (ع) اور ہارون(ع) کو سزا دینے میں تاخیر کی تجویز اس مطلب کو ظاہر کرتی ہے کہ فرعون یا اس کے بعض درباریوں نے موسی (ع) اور ہارون(ع) کو سزا دینے کی تجویز پیش کی تھي_
2_ حضرت موسی (ع) اور ان کے بھائي ہارون(ع) کی سزا میں تاخیر فرعون کے درباریوں کے مشاورتی اجلاس میں طے پائي تھي_
قالو ا رجہ و ا خاہ
"ا رجہ" کی ضمیر "ہ" بصورت ساکن قرات کی گئي ہے اور فعل "ا رج" کا مفعول ہے "ا رج" فعل امر ہے اور مصدر "ارجائ" (تاخیر میں ڈالنا) سے لیا گیا ہے کلمہ "ارجائ" کے مشتقات
کبھی تو ہمزہ کے ساتھ استعمال ہوتے اور کبھی ان کا ہمزہ"الف" میں تبدیل ہو جاتاہے، چنانچہ کہا جاتاہے: "اَرْجا يُرجيُ اور اَرْجی يُرْجي"_ یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت کریمہ میں تاخیر سے مرادسزا میں تاخیر ہے_
3_ حضرت موسی (ع) کے بھائي حضرت ہارون(ع) ، تبلیغ رسالت اور فرعونیوں کی ہدایت اور راہنمائي کے سلسلہ میں اپنے بھائي کے قدم بہ قدم ہمراہ تھے_
ا رجہ و ا خاہ
4_ فرعونیوں کے اجلاس میں پاس کی گئي آراء میں سے ایك رائے یہ بھی تھی کہ حضرت موسی (ع) کے معجزے کو ماہر جادوگروں کی مدد سے ناکام بنایا جائے_
و ا رسل فی المدائن حشرین
5_ فرعون کے دربار کے سرکردہ افرادنے فرعون سے کہا

کہ موسی (ع) اور ہارون(ع) کی سزا میں تاخیر کرتے ہوئے ، اطراف و اکناف سے ماہر جادوگروں کو طلب کرے_
و ا رسل فی المدائن حشرین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کلمہ "حشرین" سے مراد "اکٹھا کرنے والے" اور "روانہ کرنے والے" ہیں، اور قبل اور بعد کی آیت کی روشنی میں اس کا مفعول "ساحرین" ہے اور خود کلمہ "حشرین" فعل "ا رسل" کیلئے مفعول ہے_ بنابراین جملہ "ا رسل ..." کا معنی یہ ہوگا کہ "جادوگروں کو اکٹھا کرنے اور روانہ کرنے کیلئے اپنے اہلکاروں کو آمادہ کرو_
6_ ماہر جادوگروں کو اکٹھا اور حاضر کرنے کیلئے درباری کارندوں کی تجویز یہ تھی کہ فرعون کے زیر اثر شہروں کی طرف ،حکومتی اہلکاروں کو روانہ کیا جائے_
و ا رسل فی المدائن حشرین
کلمہ "المدائن" کا "ال" عہد ذہنی ہے کہ اس میں فرعون کے زیر اثر شہروں کی طرف اشارہ پایا جاتاہے اس لئے کہ فرعون اور اس کے درباریوں کے درمیان معہود ، ان کے اپنے ہی ملك کے شہر ہیں_

جادوگر:
جادوگروں سے مدد حاصل کرنا 4،5;جادوگروں کو حاضر کرنا 5، 6
فرعون:
فرعون کے کارندے 6;فرعون کے کارندوں کی خواہشات 5;فرعون کے کارندوں کی شوری 1، 2، 4
فرعوني:
فرعونیوں کا عزم 6
قوم فرعون:
قوم فرعون کے سردار، 1، 2، 4;
موسی (ع)
موسی (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5;موسی (ع) کا مقابلہ 6; موسی (ع) کی رسالت کا شريك 3; موسی (ع) کی سزا، 1 ;
موسی (ع) کی سزا میں تاخیر 2، 5; موسی (ع) کے بھائي 3; موسی (ع) کے معجزے کا مقابلہ 4
ہارون(ع) :
ہارون (ع) کا کردار 3;ہارون (ع) کی تبلیغ 3; ہارون (ع) کی راہنمائي 3; ہارون (ع) کی سزا، 1; ہارون(ع) کی سزا میں تاخیر 5، 2

186

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ .112

جو تمام ماہر جادوگروں کو بلا کر لے آئیں(112)
1_ فرعون، مصر کے علاقے میں ایك با اثر سلطنت اور اقتدار کا مالك تھا_
یا توك بکل ساحر علیم
فعل "یا توك" فعل امر کے جواب میں آیا ہے اور ایك مقدر حرف شرط کے ذریعے مجزوم ہوا ہے، کلام کی صورت یوں بنتی ہے: إن ترسل الحاشرین یا توك بکل ساحر علیم_ کلام کی اس طرح کی ترکیب کا انتخاب اس نکتہ پر مشتمل ہے کہ حکومتی اہلکاروں کو روانہ کرنے کا لازمہ، جادوگروں کو حاضر کرنا ہے اور یہ مطلب اس نکتہ کی طرف متوجہ کرتاہے کہ فرعون اور اس کے اہلکار ،مصر کے علاقے میں کافی با اثر تھے_
2_ حضرت موسی (ع) کی بعثت کے وقت مصر کے علاقے میں جادو کا رواج تھا_
یا توك بکل سحر علیم
3_ حضرت موسی (ع) کا مقابلہ کرنے کیلئے تمام ماہر جادوگروں کو طلب کرنے کے بارے میں فرعون کے درباریوں کی فرعون سے درخواست_
یا توك بکل ساحر علیم
4_ فرعون کے درباري، حضرت موسی (ع) کے معجزات کی عظمت اور حیرت انگیزی سے سخت مرعوب تھے_
یا توك بکل ساحر علیم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت موسی (ع) کا مقابلہ کرنے کیلئے مصر کے تمام ماہر جادوگروں کو طلب کرنا، مندرجہ بالا مفہوم فراہم کرتاہے_

جادو:
جادو کی تاریخ 2;موسی (ع) کے زمانے میں جادوگری 2
جادوگر:
جادوگروں کو اکٹھا کرنا 3
سرزمین مصر: 1
سرزمین مصر میں جادوگری 2

187
فرعون:
فرعون کا سیاسی نظام،1 ; فرعون کی حکومت،1 ; فرعون کی قوت ،1; فرعون کے اہلکاروں کے تقاضے 3
فرعونی :
فرعونی اور جادوگروں کو طلب کرنا 3; فرعونیوں
کا خوف 4
قوم فرعون:
قوم فرعون کے سردار 3
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصہ 3;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 3;موسی (ع) کے معجزے کی عظمت 4

وَجَاء السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالْواْ إِنَّ لَنَا لأَجْراً إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ .113
جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوگئے اور انھوں نے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو کیا ہمیں اس کی اجرت ملے گی (113)
1_ حضرت موسی (ع) کا مقابلہ کرنے کیلئے بلائے جانے والے تمام ماہر جادوگر ،فرعون کے دربار میں حاضر ہوئے_
و جاء السحرة فرعون
کلمہ "السحرة" میں "ال" عہد ذکری ہے اور اس میں "کل سحر علیم" کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_
2_ جادوگروں کو اکٹھا کرنے پر مامور اہلکاروں نے مکمل کامیابی کے ساتھ اپنی ماموریت انجام دي_
یا توك بکل سحر علیم_ و جاء السحرة فرعون
اس لحاظ سے کہ کلمہ "السحرة" میں "ال" عہد ذکری ہے اور اس سے مراد وہی فرعون کے حکم میں آنے والا جملہ "کل سحر علیم" ہے اور اس
سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے کہ فرعون کے اہلکاروں نے کسی کمی بیشی کے بغیر فرعون کے حکم کو جاری کرنے میں کامیابی حاصل کي_
3_ حضرت موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ کرنے کیلئے تمام جادوگر ،فرعونی اہلکاروں کی طرف سے کسی زور و جبر کے بغیر فرعون کے دربار میں حاضر ہوگئے_
و جاء السحرة فرعون
فرعون کے دربار میں جادوگروں کی حاضری کو جملہ "و اَتَو بالسحرة" (جادوگر لائے گئے) کی بجائے جملہ "و جاء السحرة" (جادوگر آئے) کے ذریعے بیان کیا گیا ہے، لہذا اس مطلب میں اس نکتہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جادوگر اپنی مرضی سے دربار میں حاضر ہوئے_

188
4_ حضرت موسی کا مقابلہ کرنے کیلئے فرعون اپنے زمانے کے پڑھے لکھے افراد سے استفادہ کرنے کی کوشش میں تھا_
و جاء السحرة فرعون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ حق کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے باطل حکومتوں کا علما ء سے استفادہ کرنا_
و جاء السحرة فرعون
6_ جادو کے فن اور جادوگروں کا باطل حکومتوں کی خدمت کرنا_
و جاء السحرة فرعون
7_ جادوگروں نے حضرت موسی (ع) کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے راضی ہونے کے بعد ،فرعون سے کہا کہ اگر ہم موسی (ع) سے جیت جائیں تو ہمیں بڑا انعام ضرور ملنا چاہیئے_
قالوا إن لنا لا جرا إن كنا نحن الغلبين
جملہ "إن لنا ..." استفہامی ہے اور حرف استفہام مقدر ہے اور کلمہ "ا جراً" کا بطور نکرہ آنا، انعام کے قیمتی ہونے پر دلالت کرتاہے_
8_ حضرت موسی (ع) کے خلاف مبارزہ کرنے کیلئے جادوگروں کے رجحانات سے استفادہ_
قالوا إن لنا لا جراً إن كنا نحن الغلبين
9_ فرعون اپنے خدمتگزاروں کو مال و منال دینے کے معاملے میں بخیل اور سخت مزاج کا مالك تھا_
قالوا إن لنا لا جراً إن كنا نحن الغلبين

ترغیب دلانا:
ترغیب دلانے کے عوامل 8
جادوگر:
جادوگراورباطل حکومتیں 6; جادوگروں کی خدمات 6; جادوگروں کی خواہشات 7;فرعون کے دربار میں جادوگر1،3
حق:
حق کے ساتھ مبارزہ 5
حکومت:
باطل حکومت اور علماء 5
علمائ:
علما ء سے غلط استفادہ 4، 5
فرعون:
فرعون اور آگاہ افراد 4; فرعون کا بخل 9;فرعون کا مزاج 9;فرعون کی تنگ دلی 9;فرعون کے رذائل 9;فرعون کے عطایا 9
فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگروں کا حاضر ہونا 1;فرعون کے جادوگروں کی رضایت 7;فرعون کے جادوگروں کی منفعت طلبی 8

فرعونی :
فرعونی اور جادوگروں اکٹھا کرنا 2، 3;فرعونیوں کی کوششیں 2
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصّہ 1، 4، 7، 8;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 1، 3، 4، 7، 8

قَالَ نَعَمْ وَإَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ .114
فرعون نے کہا بیشك تم میرے دربار میں مقرب ہوجاؤگے (114)
1_ فرعون نے جادوگروں کی درخواست (کامیابی کی صورت میں انعام عطا کرنے) کا مثبت جواب دیا_
إن لنا لا جراً ...قال نعم
2_ فرعون نے جادوگروں کو بشارت دی کہ کامیابی کی صورت میں وہ قیمتی انعام حاصل کرنے کے علاوہ اس کے دربار کے مقربین میں سے ہوں گے_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال نعم و إنكم لمن المقربين
3_ ظالم حكمرانوں كا حق كے خلاف جنگ كرنے والے علماء كو اپنى بارگاہ ميں مقرب بنانے كى حد تك تجليل و احترام كرنا_
قال نعم و إنكم لمن المقربين
4_ فرعون، حضرت موسى (ع) كے معجزات كے سامنے بے بس ہونے كى وجہ سے انہيں ناكام بنانے كيلئے بھارى قيمت ادا كرنے پر راضى ہوگيا_
قال نعم و إنكم لمن المقربين
اس لحاظ سے كہ فرعون، حضرت موسى (ع) پر فتح حاصل كرنے كيلئے ہر قيمت ادا كرنے پر راضى ہوگيا اس سے يہ مطلب سمجھ آتاہے كہ فرعون حوصلہ ہار چكا تھا اور اپنے اندر شديد عجز كا احساس كر رہا تھا_

حق كے ساتھ مبارزہ:
حق كے ساتھ مبارزے كا انداز3
ظالم حكمران:
ظالم حكمران اور علماء 3
علمائ:
علماء سے غلط استفادہ 3
فرعون:
فرعون اور جادوگر، 1، 2;فرعون اور موسى (ع) كا معجزہ 4; فرعون كى بشارت 2

فرعون كے جادوگر:
فرعون كے جادوگروں كا انجام 2; فرعون كے جادوگروں كا انعام،1 ; فرعون كے جادوگروں كو بشارت 2;فرعون كے جادوگروں كى خواہشات،1
موسى (ع) :
موسى (ع) كا قصّہ 4;موسى (ع) كے ساتھ مبارزہ 4

قَالُواْ يَا مُوسَى إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ .115
ان لوگوں نے كہا كہ موسى آپ عصا پھينكيں گے يا ہم اپنے كام كا آغاز كريں (115)
1_ حضرت موسى (ع) كے خلاف مقابلے كيلئے مقر ر كى گئي جگہ ميں جمع ہونے كے بعد، جادوگروں نے مقابلہ كا آغاز كرنے والے كا انتخاب حضرت موسى (ع) پر چھوڑا_
قالو ى موسى إما ا ن تلقى و إما ا ن نكون نحن الملقين
واضح ہے كہ طرفين (موسى (ع) اور جادوگر) ميں سے ہر ايك اپنا كام پيش كرنے كيلئے ميدان ميں حاضر ہوچكے تھے لہذا جملہ "إما ا ن تلقي ..." سے سمجھى جانے والى تخيير كام كا آغاز كرنے والے كى طرف ناظر ہے نہ كہ اصل انجام كى طرف_
2_ جادوگروں نے موسى (ع) كے معجزے كے مشابہ ،جادو كا بندو بست كياتھا_
إما ا ن تلقى و إما ا ن نكون نحن الملقين
كلمات "تلقي" اور "ملقين" كہ جن كا مصدر "إلقا" (ڈالنا) ہے، كے استعمال سے يہ مطلب حاصل ہوتاہے كہ ان كا جادو موسي(ع) كے معجزے كے ساتھ صورى مشابہت ركھتا تھا_
3_ دربار فرعون كے جادوگر، حضرت موسى (ع) كا مقابلہ كرنے كے سلسلہ ميں با ہم متحد اور ايك دوسرے كے مددگار تھے_
قالوا ى موسى إما ا ن تلقى و إما ا ن نكون نحن الملقين
واضح ہے كہ جادوگروں نے جملات "إما ان تلقي" اور "اما ان نكون نحن الملقين" كو ايك ساتھ مل كر يا جدا جدا سب نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نہیں کہا، لہذا ان جملات کی نسبت ان سب کی طرف دینے میں اس مطلب کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ وہ سب موسی (ع) کے مقابلے میں متحد تھے_

191
4_ دربار فرعون کے جادوگر، موسي(ع) کے معجزے پر اپنے جادو کے غالب آنے کے بارے میں مطمئن تھے_
إما ا ن تلقی و إما ا ن نکون نحن الملقین
اس لحاظ سے کہ جادوگروں نے مقابلہ شروع کرنے والے کو متعین کرنے کا اختیار، حضرت موسی (ع) کو دیا اور اپنے ساتھ مربوط جملے کو تاکید کے ساتھ بیان کیا اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے غلبے کے بارے میں مطمئن تھے_

فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگر اور موسی (ع) 1، 2، 3;فرعون کے جادوگروں کا اتحاد 3; فرعون کے جادوگروں کا اطمینان 4;فرعون کے جادوگروں کا جادو2
معجزہ:
معجزہ اور جادو 2
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصّہ ،1،2 3،4 ;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 3;موسی (ع) کے معجزے کا مقابلہ 4

قَالَ أَلْقُوْاْ فَلَمَّا أَلْقَوْاْ سَحَرُواْ أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ .116
موسی نے کہا کہ تم ابتدا کرو_ ان لوگوں نے رسیاں پھینکیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا اور انھیں خوفزدہ کردیا اور بہت بڑے جادو کا مظاہرہ کیا(116)
1_ حضرت موسی (ع) نے جادوگروں کے جادو کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مقابلے کی ابتداء ان کے حوالے کردي_
قال ا لقوا
2_ حضرت موسی (ع) کی رضایت کے بعد جادوگروں نے جادوگری کیلئے جو کچھ آمادہ کر رکھا تھا تماشائیوں کے سامنے ڈال دیا اور ان کی نظر بندی کردي_
فلما ا لقوا سحروا ا عین الناس
3_ فرعونی جادوگروں کے جادو کی حقیقت، نظر بندی اور اشیاء کو ان کی اصلّیت کے خلاف ظاہر کرنے کے سوا کچھ نہ تھي_
فلما ا لقوا سحروا ا عین الناس

192
4_ فرعونی جادوگروں کا جادو لوگوں کیلئے شدید خوف و ہراس کا باعث ثابت ہوا_
فلما ا لقوا سحروا ا عین الناس
"استرھاب" سے مراد "ڈرانا" ہے جملہ "استرھبوھم" کا عطف شرط کی جزا پر بھی ہوسکتاہے یعنی " سحروا ..." اور "فلما القوا ..." پر بھی ہوسکتاہے فوق الذکر مفہوم پہلے احتمال ہی کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے یعني: سحروا ا عین الناس و استرھبوھم بسحرھم_
5_ فرعونی جادوگروں نے لوگوں کی نظر بندی کرنے کے بعد ،انہیں ڈرانا شروع کردیا_
فلما القوا ...و استرھبوھم
فوق الذکر مفہوم کی بنیاد اس احتمال پر ہے کہ "استرھبوا" کا عطف جملہ "فلما القوا ..." پر کیا جائے_ اس صورت میں جملہ "استرھبوھم" اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ جادوگر نظر بندی کرنے کے بعد اپنی حرکات و سکنات کے ذریعے لوگوں کو مکمل طور پر اپنے جادو کے رعب میں لانے کی کوشش کرتے تھے_
6_ فرعونی جادوگروں نے جادو کا ساز و سامان پھینکنے اور لوگوں میں خوف و ہراس ایجاد کرنے کے ذریعے بڑا اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حيرت انگيز جادو كر دكھايا_
سحروا ا عين الناس و استرهبوهم و جاء و بسحر عظيم

جادو:
جادو كى تاثير 4;نظر بندى كا جادو 2
فرعون كے جادوگر:
فرعون كے جادوگر اور لوگ 4، 5، 6;فرعون كے جادوگروں كا جادو 3، 6،4 ;فرعون كے جادوگروں كا جادو ڈالنا
2;فرعون كے جادوگروں كا شعبده 5،3
موسى (ع) :
موسى (ع) اور فرعون كے جادوگر 2، 1;موسى (ع) كا قصّہ ،1،2،6;موسى (ع) كے ساتھ مبارزه ،1

وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ .117
اور ہم نے موسى كو اشاره كيا كہ اب تم بھى اپنا عصا ڈال دو وه ان كے تمام جادو كے سانپوں كو نگل جائے گا(117)
1_ خداوند متعال نے جادوگروں كے جادو كے بعد
حضرت موسى (ع) كو فرمان ديا كہ وه اپنے عصا كو زمين

پر ڈاليں_
و ا وحينا إلى موسى ا ن ا لق عصاك
2_ خداوند متعال نے اپنا فرمان ، وحى كے ذريعے حضرت موسى (ع) تك ابلاغ كيا_
و ا وحينا إلى موسى ا ن ا لق عصاك
3_ عصائے موسى (ع) نے ڈالے جانے كے بعد جادوگروں كے بنائے ہوئے سحر آميز ساز و سامان كو نگل ليا_
فإذا ھى تلقف ما يا فكون
"لَقْف" (تلقف كا مصدرہے) اور يہ كسى چيز كو سرعت كے ساتھ لينے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے اور اس آيہ مباركہ ميں مورد كى مناسبت سے "نگلنے" كے معنى ميں تفسير كيا گيا ہے_ جملہ "فاذا ھي ..." مقابلے كى جگہ پيش آنے والے كسى واقعہ كى خبر كے طور پر ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں جملے كى حالت يوں ہوگي:
ا وحينا إلى موسى ا ن ا لق عصاك فا لقھا فإذَا ھى تلقف
4_ خداوند متعال نے حضرت موسى (ع) كو بشارت دى كہ ان كا عصا ڈالے جانے كے بعد جادوگروں كے بنائے ہوئے ساز و سامان كو نگل جائے گا_
ا ن ا لق عصاك فإذَا ھى تلقف ما يا فكون
مندرجہ بالا مفہوم ميں "فاذا ھي ..." جملہ "ا ن الق عصاك" كى طرح " اُوحينا" كى تفسير ہے اس مبنى كے مطابق جملے كى صورت يوں بنے گي: ا لق عصاك فإذَا ا لقيتھا إذا ھى تلقف ما يا فكون_
5_ عصائے موسى (ع) نے جادوگروں كے سحر آميز ساز و سامان كو نگل كر،ايك حيرت انگيز اور خلاف توقع منظر ايجاد كر دكھايا_
فإذَا ھى تلقف ما يافكون
"إذَا" مفاجات كيلئے ہے اور اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ اس كے بعد والا جملہ ايك غير متوقع حالت ميں واقع ہوا ہے_
6_ جادو، معجزے كے مقابلے ميں ايك ناپائيدار چيز ہے_
فإذَا ھى تلقف ما يا فكون

الله تعالى :
الله تعالى كى بشارت 4;الله تعالى كے اوامر، 1، 2
جادو:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جادو کی حقیقت 6;جادو کی ناپائیداری 6
فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگروں کا جادو،1;فرعون کے جادوگروں کی شکست 3، 4، 5
معجزہ:
معجزہ اور جادو 6

موسی (ع) :
عصائے موسی (ع) 1، 2، 3، 4، 5 ;موسی (ع) کا قصّہ 1، 3، 4،
5 ;موسی (ع) کا معجزہ 1، 2، 3;موسی (ع) کو بشارت 4; موسی (ع) کو وحی 2

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ .118

نتیجہ یہ ہوا کہ حق ثابت ہوگیا اور ان کا کار و بار باطل ہوگیا (118)
1_ عصائے موسی (ع) جادوگروں کے جادو کو نگل کر حق کے اثبات اور جادوگروں کے دعوؤں کے ابطال کا باعث بنا_
فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون
فوق الذکر مفہوم میں "کانوا" اور "یعملون" کی ضمیریں ،جادوگروں کی طرف پلٹائي گئي ہیں اس مبنی کے مطابق جملہ "ما کانوا ..." میں مذکور "ما" سے مراد وہی ساز و سامان ہے کہ جسے جادوگروں نے تماشائیوں کی نظر میں متحرك جانوروں کی صورت میں پیش کیا تھا_
2_ جادوگر ايك طويل مدت تك مسلسل حضرت موسی (ع) کے خلاف جادو مہيّا کرنے میں لگے رہے تھے_
و بطل ما کانوا یعملون
"کانوا" کے بعد فعل مضارع "یعملون" کا استعمال اس بات سے حکایت کرتاہے کہ جادوگر
ايك عرصہ سے مسلسل اپنے آپ کو جادوگری کیلئے آمادہ کر رہے تھے_
3_ حضرت موسی (ع) کا معجزہ آپ (ع) کی حقانیت کی تثبیت اور فرعون اور اس کے درباریوں کی تدابیر کی ناکامی کا سبب بنا_
فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون
فوق الذکر مفہوم اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "کانوا" اور "یعملون" کی ضمیر وں سے مراد فرعون اور اس کے ساتھی ہوں_ اس مبنی کے مطابق "ما کانوا" میں "ما" سے مراد ،فرعون کی ربوبیت کی تثبیت کیلئے کی جانے والی ،آل فرعون کی کوششیں ہوں گي_
4_ انبیائے الہی کے معجزات ،ان کی حقانیت کو ثابت کرنے اور مخالفین دین کی کوششوں کو ناکام بنانے

کیلئے ہوتے ہیں_
فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون

انبیا:
انبیا کے معجزے کا فلسفہ 4;حقانیت انبیاء کے دلائل 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دين:
مخالفين دين كے خلاف مبارزہ 4;
فرعون كے جادوگر:
فرعون كے جادوگر اور موسى (ع) 2;فرعون كے
جادوگروں كى سازش 2; فرعون كے جادوگروں كے جادو كا تہى ہونا 1; فرعون كے جادوگروں كے خلاف مبارزہ 3
قوم فرعون:
قوم فرعون كے سردار ،3
معجزہ:
معجزہ كے آثار،1 ;معجزہ اور جادو ،1
موسى (ع) :
عصائے موسى (ع) 1;موسى (ع) كا قصّہ 1، 2، 3 ;موسى (ع) كا معجزہ 3;موسى (ع) كى حقانيت كا اثبات ،1;موسى (ع) كى حقانيت كے دلائل 3

فَغُلِبُواْ هُنَالِكَ وَانقَلَبُواْ صَاغِرِينَ .119
وہ سب مغلوب ہوگئے اور ذليل ہو كر واپس ہوگئے(119)
1_ آل فرعون اپنے جادوگروں كى ناكامى كى وجہ سے تماشائيوں كى ايك بڑى تعداد كے سامنے مغلوب ہوئے اور ذلت كے ساتھ مقابلے كے ميدان سے رخصت ہوگئے_
فغلبوا هنا لك و انقلبوا صغرين
فوق الذكر مفہوم ميں "فغلبوا" اور "انقلبوا" كى ضميريں ،آل فرعون كى طرف پلٹائي گئي ہيں_
2_ دربار فرعون كے جادوگروں نے سحر كے باطل ہونے كى وجہ سے شكست كھائي اور مقابلے كے ميدان ميں ذليل ہوئے_
فغلبوا هنالك و انقلبوا صغرين
فوق الذكر مفہوم ميں "فغلبوا" اور "انقلبوا" كى ضميروں سے مراد جادوگر ہيں_

فرعون كے جادوگر:
فرعون كے جادوگروں كى ذلت 2;فرعون كے جادوگروں كى شكست 1، 2
فرعونى :
فرعونيوں كى شكست ،1
موسى (ع) :
موسى (ع) كا قصّہ 2

وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ .120
اور جادوگر سب كے سب سجدہ ميں گرپڑے(120)
1_ جادوگروں نے جب موسى (ع) كے معجزے اور اپنے جادوكے بطلان كا مشاہدہ كيا تو زمين پر گر پڑے اور بارگاہ خدا ميں سجدہ كيا_
و ا لقى السحرة سجدين
2_ جادوگروں نے موسى (ع) كے معجزے كى عظمت كا مشاہدہ كرتے ہوئے خداوند متعال كى عظمت كودرك كرليا اور اسے پرستش كے لائق جانا_
و ا لقيالسحرة سجدين
3_ خداوند متعال كى عظمت كى طرف انسان كى توجہ اسے بارگاہ الہى ميں اظہار عبوديت اور پرستش پر مجبور كرتى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہے_
و ا لقيالسحرة سجدين
فعل "القي" کو مجہول لانے ميں اس مطلب کی طرف اشارہ پايا جاتا ہے کہ جادوگروں نے موسی (ع) کے معجزے کو ديکھتے ہوئے عظمت خدا سے آگاہی حاصل کی اور بے اختيار اس کی بارگاہ ميں سر بسجود ہوئے_
4_ خدا کی عظمت کی طرف متوجہ ہونے اور اس کی عظيم آيات کا مشاہدہ کرنے پر اس کی بارگاہ ميں اظہار عبوديت ضروری ہے_
و ا لقيالسحرة سجدين
آيات الہی کا مشاہدہ کرنے اور عظمت خدا کی طرف توجہ کرنے پر جادوگروں کے سجدہ کرنے کو بيان کرنے کا ايک مقصد يہ ہے کہ اس مطلب کی تعليم دی جائے کہ آيات الہی کا مشاہدہ کرنے

اور عظمت خدا کی طرف توجہ پيدا کرنے پر سزاوار ہے کہ انسان اس کے سامنے فروتنی کا اظہار کرتے ہوئے سر تعظيم خم کرے_
5_ زمين پر گرنا اور سجدہ کرنا قديم زمانہ سے بندگي، پرستش اور تسليم کے اظہار کی ايك علامت سمجھا جاتاہے_
و القی السحرة سجدين
ظاہراً "سجدہ" سے مراد زمين پر پيشانی رکھنا ہے بنابراين کلمہ "سجدين" اس مطلب کو بيان کرتاہے کہ زمين پر پيشانی ٹيکتے ہوئے اظہار خضوع کرنا (سجدہ) ايك طولانی سابقہ رکھتا ہے چنانچہ بعد والی آيت "ء امنا برب العلمين" اس مطلب پر دال ہے کہ يہ عمل اظہار بندگی کيلئے انجام ديا جاتا رہا ہے_

قَالُواْ آمَنَّا بِرِبِّ الْعَالَمِينَ .121

ان لوگوں نے کہا کہ ہم عالمین کے پروردگار پر ایمان لے آئے (121)
1_ حضرت موسی (ع) کے معجزے کو دیکھ کر جادوگروں نے تمام جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کا یقین کرلیا اور اس پر ایمان لے آئے_
قالوا ء ا منا برب العلمین
2_ جادوگروں نے خدا پر ایمان لانے کا ایك ساتھ اعلان کیا_
قالوا ء ا منا برب العلمین
کلمہ "قالوا" اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ جادوگر اعلانیہ طور پر خدا اور اس کی ربوبیت پر ایمان لائے اور ایك ساتھ مل کر اس کا اظہار کیا_
3_ جادوگروں نے بارگاہ خدا میں سجدہ کرتے وقت اس کی ربوبیت پر ایمان کا اظہار کیا_
و ا لقی السحرة سجدین _ قالوا ء ا منا برب العلمین
مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جملہ "قالوا ا منا ..." کلمہ "السحرة" کیلئے حال ہو یا پھر یہ کہ جملہ "ا لقی السحرة ..."
کیلئے بدل اشتمال ہو_ ان دو مبانی کے مطابق مورد بحث آیت اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ جادوگروں نے بارگاہ خدا میں سجدہ کرتے وقت خدا پر اپنے ایمان کا اظہار کیا تا کہ یہ توہّم نہ ہو کہ ان کا سجدہ فرعون کیلئے ہے_
4_ جادوگر، حضرت موسی (ع) کے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان کی رسالت سے آگاہ تھے_
قالوا ء ا منا برب العلمین
ربوبیت خدا پر جادوگروں کی تاکید اور حقانیت موسی (ع) سے آگاہی کے فوراً بعد اس کو قبول کرلینا، اس مطلب کو بیان کرتاہے کہ حضرت موسی (ع) کے پیغامات (کہ جن میں سب سے واضح طور پر،خدا کی ربوبیت مطلق کے بارے میں اعتقاد ہے) سے جادوگر موسی (ع) کے مقابلے پر اترنے سے پہلے آگاہی رکھتے تھے_
5_ پوری کائنات کی تدبیر ،خدا کے ہاتھ میں ہے_
ء ا منا برب العلمین

6_ حضرت موسی (ع) کا اپنے زمانے کے کافر لوگوں کیلئے اہم اور واضح ترین پیغام، خدا کی ربوبیت مطلق کا پیغام تھا_
قالوا ء ا منا برب العلمین

آفرینش:
آفرینش کی تدبیر 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی ربوبیت 1، 5، 6
ایمان:
ایمان کے عوامل ،1;خدا پر ایمان 2;ربوبیت خدا پر ایمان 3
فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگر اور موسی (ع) کا معجزہ ،1; فرعون کے جادوگر اور نبوت موسی (ع) 4;فرعون کے جادوگروں کا ایمان 2،3; فرعون کے جادوگروں کا سجدہ 3; فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ ،1; فرعون کے جادوگروں کا مبارزہ 4;
فرعون کے جادوگروں کی آگاہی 4;فرعون کے جادوگروں کی تجدید نظر 1، 2، 3
موسی (ع) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موسی (ع) کا اہم پیغام 6;موسی (ع) کا قصّہ 1، 4; موسی (ع) کے
ساتھ مبارزہ 4;موسی (ع) کے معجزے کے اثرات،1

رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ .122
يعنى موسى اور ہاروں کے رب پر (122)
1_ دربار فرعون کے جادوگر ،موسی (ع) کا معجزہ دیکھنے کے بعد پوری کائنات پر خدائے موسی (ع) و ہارون(ع) کی
ربوبیت پر ایمان لائے اور اس کا اعتراف کیا_
ء امنا برب العلمين _ رب موسى و هرون
2_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگر، فرعون اور اس کے درباریوں کی سیاست اور مکاریوں سے آگاہ اور
ہوشیار افراد تھے_
رب موسى و هرون
یو نمعلوم ہوتاہے کہ جملہ "رب العلمین" کی جملہ "رب موسى و هرون" کے ذریعے تفسیر سے جادوگروں کا مقصد یہ تھا
کہ مبادا، ماجرا کے خاتمہ پر آل فرعون یہ ظاہر کریں کہ جادوگروں نے فرعون کو سجدہ کیا تھا اور اسے "رب العلمین"
پکارا تھا، یہ معنی جادوگروں کی آل فرعون کی مکاریوں سے آگاہی اور ہوشیاری سے حکایت کرتاہے_
3_ جملہ "رب العالمین" کی جملہ "رب موسی و

هرون" کے ذریعے تفسیر سے، جادوگروں کے مقاصد میں سے ایك فرعون کی فریب کاری سے بچنا تھا_
ربّ موسى و هرون
4_ دربار فرعون کے جادوگر، معجزہ دیکھنے کے بعد حضرت موسی (ع) اور ان کے بھائي حضرت ہارون(ع) کی نبوت
پر ایمان لے آئے_
ء امنا برب العلمين _ رب موسى و هرون
ہو سکتاہے کہ موسی (ع) اور ہارون(ع) کا نام لینے سے جادوگروں کا مقصد، انہیں انبیائے الہی کے عنوان سے قبول کرنا
ہو_
5_ جادوگروں نے موسی (ع) و ہارون(ع) پر ایمان لانے کا اعلان ایك ساتھ کیا_
قالوا ء امنا برب العلمين _ رب موسى و هرون
6_ حضرت ہارون(ع) ،رسالت الہی کے ابلاغ کے سلسلہ میں قدم بہ قدم حضرت موسی (ع) کے ساتھ رہے_
رب موسى و هرون
موسی (ع) کے ساتھ "ہارون(ع) " کو ذکر کرنے سے جادوگروں کا مقصد ہوسکتاہے یہ ہو کہ ان کی راہنمائي میں ہارون(ع)
نے بھی اہم کردار ادا کیا_ یا اس جہت سے ہو کہ مبادا فرعون یہ ظاہر کرے کہ رب موسی سے جادوگروں کا مقصد،
فرعون ہی ہے اسلئے کہ سب لوگ جانتے تھے کہ اس نے ایك مدت تك موسی (ع) کی سرپرستی کی تھی چنانچہ اس نے کہا
تھا "الم نرى ك فينا و ليداً" (شعراء 18) بنابراین اس توّہم کو ختم کرنے کیلئے جادوگروں نے موسی (ع) کے ساتھ ہارون(ع)
کو بھی ذکر کیا_

آفرینش:
آفرینش کی تدبیر، 1
ایمان:
ربوبیت خدا پر ایمان،1 ;موسی (ع) پر ایمان 4، 5; ہارون(ع) پر ایمان 4، 5
فرعون:
فرعون کا مکر، 2،3
فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگر اور رب العلمین 3; فرعون کے جادوگر اور موسی (ع) کا معجزہ،1 ;فرعون کے جادوگروں کا اقرار 1;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرعون كے جادوگروں كا ايمان 1، 2، 4، 5; فرعون كے جادوگروں كى آگاہى 2; فرعون كے جادوگروں كى تجديد نظر 4،1; فرعون كے جادوگروں كى ہوشيارى 2
قوم فرعون:
قوم فرعون كے سردار، 2
موسى (ع) :
موسى (ع) كا قصّہ 1، 4، 5;موسى (ع) كى نبوت 6; موسى (ع) كے شريك رسالت 6; موسى (ع) كے معجزے كے آثار 4
ہارون(ع) :
ہارون (ع) كا كردار، 6

201

قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَن آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَـذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُواْ مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ .123

فرعون نے كہا كہ تم ميرى اجازت سے پہلے كيسے ايمان لے آئے يہ تمہارا مكر ہے جو تم شہر ميں پھيلا رہے ہو تا كہ لوگوں كو شہر سے باہر نكال سو تو عنقريب تمھيں اس كا انجام معلوم ہوجائے گا(123)
1_ رسالت موسى (ع) كى طرف ،جادوگروں كى رغبت اور ربوبيت خدا پر ان كے ايمان كى وجہ سے فرعون كو سخت غصّہ آگيا اور اس نے انہيں سختى سے ڈانٹا_
قال فرعون ء امنتم بہ قبل ا ن ء ا ذن لكم
كلمہ "بہ" كى ضمير "موسى (ع) ' ' كى طرف بھى پلٹ سكتى ہے اور "ربّ" كى طرف بھى البتہ دونوں صورتوں ميں مندرجہ بالا مفہوم حاصل ہوتاہے_
2_ فرعون، لوگوں كيلئے دين و آئين كے انتخاب كے سلسلہ ميں اپنى اجازت حاصل كرنا ضرورى سمجھتا تھا اور اجازت دينے كا حق اپنے سے مختص سمجھتا تھا_
قال فرعون ء امنتم بہ قبل ا ن ء ا ذن لكم
3_ فرعون، ايك ظالم اور مستكبر حكمران تھا_
ء امنتم بہ قبل ا ن ا ذن لكم
لوگوں كو ايمان اور يقين كے معاملے ميں بھى فيصلہ
كرنے كے حق سے محروم ركھنا، فرعون كے انتہائي مستبد اور مستكبر ہونے سے حكايت كرتاہے_
4_ فرعون نے جادوگرو نكى شكست اور موسى (ع) كى فتح كو ايك ڈھونگ اور ان كے ايمان لانے كو پہلے سے تيار كردہ سازش قرار ديا_
إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة
كلمہ "هذا" جادوگروں كى شكست اور موسى (ع) كى فتح اور پھر ربوبيت خدا اور موسى (ع) و ہارون (ع) كى نبوت پر جادوگروں كے ايمان كى طرف اشارہ ہے_
5_ مقابلے سے پہلے مصر كے دارالحكومت ميں حضرت موسى (ع) كے ساتھ ،جادوگروں كى ملاقات_
إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة
6_ فرعون، موسى (ع) پر جادوگروں كے ايمان كو اپنى حكومت

202
كيلئے خطرہ محسوس كرتا تھا_
إن هذا لمكر مكرتموه فى المدينة لتخرجوا منها ا هلہا
7_ فرعون نے حضرت موسى (ع) اور جادوگروں كو سازشى كہتے ہوئے فرعونيوں كى حكومت كا تختہ الٹنے اور انہيں پايہء تخت سے نكال باہر كرنے كو ان كى سازش كے مقاصد ميں سے شمار كيا_
إن هذا المكر ...لتخرجوا منها ا هلها

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"ا ھلھا" سے مراد فرعون، اسکے درباری اور رشتہ دار بھی ہوسکتے ہیں اور اس سے مراد مصر کے تمام رہنے والے بھی ہوسکتے ہیں مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی اساس پر لیا گیا ہے_
8_ موسی (ع) کے ساتھ ،جادوگروں کے مبارزے اور پھر ان کے ایمان لانے کی داستان کے بارے میں فرعون کا تجزیہ ،یہ تھا کہ وہ اہل مصر کو دارالحکومت سے نکالنا چاہتے ہیں_
إن ھذا لمکر مکرتموه فی المدینة لتخرجوا منھا ا ھلھا
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ "ا ھلھا" سے مراد تمام اہل مصر (عام لوگ اور حکومتی کارندے) ہوں نہ یہ کہ صرف حکومتی کارندے مراد ہوں_
9_ فرعون نے اپنے غلط تجزیے کی بنا پر جادوگروں کو سازشی کہتے ہوئے انہیں سخت سزا کی دھمکی دي_
إن ھذا لمکر ...فسوف تعلمون

اہل مصر:
اہل مصر کا بے گھرہونا ،8
ایمان:
ربوبیت خدا پر ایمان ،1;موسی (ع) پر ایمان ، 1،6
فرعون کے جادوگر:
فرعون کے جادوگر اور موسی (ع) 5;فرعون کے جادوگروں پر تہمت 4، 7;فرعون کے جادوگروں کی سرزنش 1;فرعون کے جادوگروں کی شکست 4
فرعون:
فرعون اور انتخاب دین 2;فرعون اور جادوگر 7; فرعون اور عقیدے کی آزادی 2; فرعون اور موسی (ع) 7; فرعون کا احساس خطر 6، 7; فرعون کا استبداد 2، 3; فرعون کا استکبار 3;فرعون کا تجزیہ 7، 8، 9; فرعون کی بینش 2;فرعون کی تہمتیں 4، 7; فرعون کی دھمکیاں 9
موسی (ع) :
موسی (ع) پر تہمت 7;موسی (ع) کا قصّہ 1، 4، 5، 8;موسی (ع) کی فتح 4;موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ 8;موسی (ع) مصر میں 5

203

لأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلاَفٍ ثُمَّ لأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ .124

میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مختلف سمتوں سے کاٹ دوں گا اور اس کے بعد تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا(124)
1_ فرعون نے موسی (ع) پر ایمان لانے والے تمام، جادوگروں کو سزا دینے کی قسم کھالي_
لا قطعن ...ثم لا صلبنکم
لا قطعن" اور "لا صلبن" میں حرف "لام" لام تاکید ہے اور قسم پر دلالت کرتاہے_
2_ ایك طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹنا، حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگروں کیلئے فرعون کی طرف سے معیّن کی گئي سزاؤں میں سے تھا_
لا قطعن ا یدیکم و ا رجلکم من خلف
3_ فرعون نے حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگروں کو دھمکی دی کہ وہ ان سب کو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد سولی پر چڑھا دے گا_
ثم لاصلبنکم اجمعین
4_ حضرت موسی (ع) کی رسالت پر ایمان لانا، فرعون کی نظر میں سخت سزا کے لائق ایك بہت بڑی خیانت تھي_
لا قطعن ثم لا صُلبنکم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایمان:
موسی (ع) پر ایمان ،1، 4
پاؤں:
پاؤں کاٹنا ،2
سولی چڑھانا :
سولی چڑھانے کی دھمکی 3
فرعون:
فرعون کی بینش 4;فرعون کی دھمکیاں 3;فرعون کی سزائیں 1، 2، 3، 4; فرعون کی قسم ،1
فرعون کے جادوگر:

فرعون کے جادوگروں کا ایمان 1، 2، 3;فرعون کے جادوگروں کو دھمکی 3;فرعون کے جادوگروں کی سزا ،1، 2
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصہ، 1
ہاتھ :
ہاتھ کاٹنا 2، 3

قَالُواْ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ .125
ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ بہرحال اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والے ہیں(125)
1_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگروں کا فرعون کے سامنے ردّ عمل یہ تھا کہ انہوں نے ایمان پر باقی رہنے اور فرعون کی سزاؤں کی پرواہ نہ کرنے کا اظہار کیا_
قالوا إنا إلی ربنا منقلبون
2_ جادوگروں نے فرعون کی دھمکیوں کے جواب میں یہ اظہار کیا کہ وہ قتل کي ے جانے کی صورت میں اپنے خدا کی طرف لوٹ جائیں گے_
قالوا إنا إلی ربنا منقلبون
"إلی ربنا" کلمہ "منقلبون" کے متعلق ہے اور کلمہ "انقلاب" حرف "إلی " کے ذریعے متعدی ہونے کی صورت میں "لوٹنے" کے معنی میں استعمال ہوتاہے_
3_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگر، دنیوی زندگی کے خاتمہ پر قیامت اور خدا کی طرف لوٹ جانے کے معتقد تھے_
إنا إلی ربنا منقلبون
4_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگر، راہ خدا میں قتل ہونے والوں کیلئے دنیوی نعمات اور آسائشےوں سے بہتر ،مواہب کے حصول کے معتقد تھے_
إنا إلی ربنا منقلبون
5_ مؤمنین، راہ خدا میں جان دینے کی صورت میں جوار الہی سے شرف یاب ہوں گے_

إنا إلی ربنا منقلبون
6_ فرعون کی سزاؤں اور اذیتوں سے مؤمن جادوگروں کے نہ ڈرنے کا سبب، موت کے بعد معاد اور خدا کی طرف لوٹ جانے پر ان کا عقیدہ تھا_
إنا إلی ربنا منقلبون
7_ دھمکیاں اور اذیتیں، سچے مؤمنوں کو راہ ایمان اور دینی اعتقادات سے روکنے میں غیر مؤثر ہیں_
إنا إلی ربنا منقلبون
8_ راہ ایمان میں دھمکیوں اور اذیتوں سے بے خوف ہونا ضروری ہے_

إنا إلى ربنا منقلبون
9_ فرعونی سزاؤں اور اذیتوں كے مقابلے میں مؤمن جادوگروں كے بے پروا ہونے كا سبب ،شرك سے نجات اور خدا كی ربوبیت پر ان كا ایمان تھا_
إنا إلى ربنا منقلبون
فوق الذكر مفہوم میں جملہ "إنا إلى ربنا منقلبون" جادوگروں كے عقیدہ میں تبدیلی اور باطنی انقلاب كی توصیف كے طور پر لیا گیا ہے، اس صورت میں مذكورہ جملے سے مراد یہ ہوگی كہ خدا كی طرف بازگشت، باطل اعتقاد سے نجات حاصل كرنے اور اس كی ربوبیت كو قبول كرنے كے ذریعے ہی ہے_

استقامت:
استقامت كے اسباب 9
ایمان:
ایمان كے اثرات 9;ایمان میں استقامت 1، 8;خدا كی طرف بازگشت 2، 3، 5، 6;ربوبیت خدا پر ایمان 9; معاد پر ایمان كے اثرات 6
ترغیب دلانا:
ترغیب دلانا كے عوامل 6
خوف:
ناپسندیدہ خوف 6، 7، 8;خوف كے موانع 6
شرك:
شرك سے دوری كے اثرات 9
شہادت:
شہادت كے آثار 5
شہدائ:
شہداء كی آسائشے 4;شہداء كی نعمات 4
عقیدہ:
شہادت پر عقیدہ 2، 4;معاد پر عقیدہ 3
فرعون:
فرعون كی اذیتیں 6، 9;فرعون كی دھمكیاں 2; فرعون كی سزائیں

فرعون كے جادوگر:
فرعون كے جادوگر اور فرعون 1، 2;فرعون كے جادوگر اور معاد 3;فرعون كے جادوگروں كا ایمان 1، 2;فرعون كے جادوگروں كا عقیدہ 2، 3، 4; فرعون كے جادوگروں كو دھمكی 2; فرعون كے جادوگروں كی استقامت،1 ; فرعون كے جادوگروں كی شجاعت كے اسباب 6، 9
لقاء الله :
لقاء الله كے اسباب5
مؤمنین:
سچے مومنین كا ایمان 7;سچے مومنین كو دھمكی 7;سچے مومنین كی استقامت 7;شہید مومنین كی عاقبت 5

وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ .126
اور تو ہم سے صرف اس بات پر ناراض ہے كہ ہم اپنے رب كی نشانیوں پر ایمان لے آئے ہیں خدایا ہم پر صبر كی بارش فرما اور ہمیں مسلمان دنیا سے اٹھانا(126)
1_ مؤمن جادوگروں نے فرعون كی طرف سے انہیں قتل كرنے كے اصلی سبب كو بیان كرتے ہوئے اس كے جھوٹے
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الزامات (سازش کرنا اور لوگوں کو بے گھرکرنا) کو قاطعانہ انداز میں ردّ کیا_
و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا بای ت ربنا
2_ فرعون کی طرف سے جادوگروں کو سزا دینے کا واحد سبب، ان کاآیات الہی پر ایمان تھا_
إن هذا لمکر مکرتموه فی المدینة لتخرجوا ...و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا بای ت ربنا
کلمہ "نقمت" (تنقم کا مصدرہے) اورعقوبت دینے اور کراہت رکھنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے، اور "ا ن ء امنا" فعل "تنقم" کیلئے مفعول لہ ہے، جملے کی تقدیر ،یوں بنتی ہے: "و ما تنقم منا لشيء إلا لايماننا "يعني: اے فرعون ہماری سزا پر تمھیں بھڑ کانے والی واحد چیز ،ہمارا ایمان ہے نہ یہ کہ تم ہمیں سازشی و غیرہ سمجھتے ہو، بالفاظ دیگر تم جانتے ہو کہ تمھارے لگائے گئے الزامات کی کوئي حقیقت نہیں_
3_ حضرت موسی (ع) کے گرویدہ جادوگر، آیات الہی پر محکم

ایمان سے بہرہ مند تھے_
و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا بای ت ربنا
4_ حضرت موسی (ع) کے گرویدہ جادوگر، آیات الہی سے محض آگاہی حاصل ہوتے ہی ان پر ایمان لے آئے_
ء امنا بای ت ربنا لما جاء تنا
فوق الذکر مفہوم کلمہ "لمّا" کی طرف توجہ کرتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_
5_ حضرت موسی (ع) کے گرویدہ جادوگر، انتہائي شجاعت و شہامت کے مالك تھے_
قالوا إنا إلی ربنا منقلبون و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا
6_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگروں کے ایمان کی بنیاد، متعدد براہین اور آیات تھي_
قالوا إنا إلی ربنا منقلبون و ما تنقم منا إلا ا ن ء امنا
7_ بندوں پر خدا کی ربوبیت ہی ان کی آیات الہی کے ذریعے ،ہدایت کا باعث بنتی ہے_
ء امنا بای ت ربنا لما جاء تنا
8_ حضرت موسی (ع) پر ایمان لانے والے جادوگر، راہ ایمان پر اپنی استقامت کے اعلان کے بعد بارگاہ خدا میں دعا میں مشغول ہوگئے_
ربنا ا فرغ علینا صبرا و توفّنا مسلمین
9_ فرعون کی اذیتوں کے مقابلے میں صبر اور خدا کے سامنے تسلیم ہونے کے بارے میں بارگاہ الہی میں مؤمن جادوگروں کی درخواست_
ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلمین
10_ مؤمن جادوگر، فرعون کے مقابلے میں استقامت کا اظہار کرنے کے باوجود، سزاؤں کا سامنا کرنے اور راہ ایمان پر قائم رہنے کے سلسلہ میں اپنے آپ کو امداد الہی کا محتاج سمجھتے تھے_
ربنا افرغ علینا صبراً
11_ فرعون کی طرف سے مؤمن جادوگروں کیلئے متعین کی جانے والی سزائیں، بہت طاقت فرسا تھیں کہ جنہیں تحمل کرنے کیلئے کافی صبر کی ضرورت تھي_
ربنا ا فرغ علینا صبراً
12_ سچّے مؤمنین، حسن عاقبت اور ایمان پر باقی رہنے کے سلسلہ میں زندگی کے آخری لمحات تك فکرمند رہتے ہیں_
و توفّنا مسلمین
13_ راہ خدا میں استقامت اور حسن عاقبت کا حصول امداد الہی کے بغیر ممکن نہیں_
ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلمین
14_ بارگاہ خدا میں دعا کرنا اور راہ ایمان میں مشکلات سے دوچار ہوتے وقت خدا سے مدد کی درخواست

کرنا، سچے مومنین کے خصائص میں سے ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ربنا ا فرغ علینا صبراً و توفّنا مسلین
15_ ربوبیت خدا سے توسل، اس کی درگاہ میں دعا کرنے کے آداب میں سے ہے_
ربنا ا فرغ علینا صبراً

آیات خدا:
آیات خدا کے ذریعے ہدایت 7
اذیت:
اذیت تحمل کرنا 9، 11
استقامت:
استقامت کے عوامل 13
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی امداد 13; اللہ تعالی کی امداد کی احتیاج 10; اللہ تعالی کی ربوبیت 7، 15
ایمان:
آیات خدا پر ایمان 2، 3، 4، 6; ایمان پر ثابت قدم رہنا 8، 10، 11;ایمان کی مشکلات 14; موسی (ع) پر ایمان 4
دعا:
آداب دعا 15;دعا میں توسل 15
صبر:
صبر کی درخواست 9
فرعون:
فرعون اور فرعون کے جادوگر،1 ; فرعون کی اذیتیں 2، 9، 10، 11 ;فرعون کی تہمتیں،1
فرعون کے جادوگر:
حسن عاقبت 12;حسن عاقبت کے عوامل 13; فرعون کے جادوگر اور فرعون 1، 10; فرعون کے جادوگروں کا انقیاد 9; فرعون کے جادوگروں کا ایمان 1، 2، 3، 4، 5، 6، 8;فرعون کے جادوگروں کا عقیدہ 10; فرعون کے جادوگروں کی استقامت 8، 10; فرعون کے جادوگروں کی خواہشات 9;فرعون کے جادوگروں کی دعا 9;فرعون کے جادوگروں کی سزا ،2، 11;فرعون کے جادوگروں پر تہمت 1; فرعون کے جادوگروں کی شجاعت 5
مدد مانگنا:
سختیوں میں مدد مانگنا 14
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصّہ ،1، 3
مؤمنین:
سچے مومنین کا مدد طلب کرنا 14;سچے مومنین کی پریشانی 12;سچے مومنین کی خصوصیت 14;سچے مومنین کی دعا 14
ہدایت:
ہدایت کے عوامل 7

وَقَالَ الْمَلأُ مِن قَوْمِ فِرْعَونَ أَتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُواْ فِي الأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءهُمْ وَنَسْتَحْيِـي نِسَاءهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ .127

اور فرعون كى قوم كے ايك گروه نے كہا كہ كيا تو موسى اور ان كى قوم كو يوں ہى چوڑ دے گا كہ يہ زمين ميں فساد برپا كريں اور تجھے اور تيرے خداؤں كو چھوڑ ديں_ اس نے كہا كہ ميں عنقريب ان كے لڑكوں كو قتل كرڈالوں گا اور ان كى عورتوں كو زنده ركھوں گا _ ميں ان پرقوت اور غلبہ ركھتا ہوں(127)

1_ حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم كى سركوبى كے سلسلہ ميں فرعون كو اكسانے كيلئے قوم فرعون كے سردارمسلسل كوششيں كرتے رہے_
و قال الملاء من قوم فرعون ا تذر موسى و قومہ

2_ حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم كيلئے سزا معين نہ كرنے كى وجہ سے فرعون كا، اپنے درباريوں كى طرف سے تنقيد كا نشانہ بننا_
و قال الملا ء من قوم فرعون ا تذر موسى و قومہ
اس لحاظ سے كہ جادوگروں كو سولى دينے كى دھمكى دى گئي، ليكن موسى (ع) اور ان كى قوم كو سزا دينے كي بات نہيں كى گئي اس سے فرعون كے درباريوں نے گويا يوں استنباط كيا كہ فرعون ،موسى (ع) اور ان كى قوم كو سزا دينے كا اراده نہيں ركھتا لہذا انہوں نے اعتراض كيا اور كہا كہ آيا تم موسى (ع) اور اس كى قوم كو يوں ہى چھوڑ دوگے اور سزا نہيں دوگے_

3_ فرعون كے درباري، فرعونى نظام كے خاتمے اور موسى (ع) اور ان كى قوم كے بر سر اقتدار آنے سے بہت خوفزده تھے_
ا تذر موسى و قومہ ليفسدوا فى الا رض و يذرك و ء الهتك

4_ بنى اسرائيل، فرعون كا مقابلہ كرنے كے سلسلہ ميں

حضرت موسى (ع) كے پيرو، اور ان كے ہمراه تھے_
ا تذر موسى و قومہ

5_ فرعونى نظام كے خلاف حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم كے شورش بر پا كرنے كے بارے ميں درباريوں كا فرعون كو انتباه_
ا تذر موسى و قومہ ليفسدوا فى الا رض
كلمہ "ليفسدوا" كا لام اہل ادب كى اصطلاح ميں لام عاقبت كہلاتاہے، بنابراين جملہ "ا تذر ..." سے درباريوں كا مقصد يہ تھا كہ موسى (ع) اور ان كى قوم كو سزا نہ دينے كا نتيجہ ان كى شورش كى صورت ميں سامنے آئے گا، يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ "و يذرك و ء الهتك" كے قرينہ سے آيہ كريمہ ميں فساد كرنے سے مراد، فرعونى نظام كے خلاف شورش بر پا كرنا ہے_

6_ فرعونيوں كے خيال ميں حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم، فسادپھيلانے والے لوگ تھے_
ا تذر موسى و قومہ ليفسدو فى الارض

7_ فرعون كے درباريوں كى نظر ميں حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم كو سركوب نہ كرنا، فرعون كى بر طرفى اور اس كے خداؤں كى پرستش ترك ہونے كا باعث تھا چنانچہ انہوں نے اس بات سے فرعون كو بھى آگاه كيا_
ا تذر موسى و قومہ ...و يذرك و ء الهتك

8_ حضرت موسى (ع) اور ان كى قوم كو سزا دينے كے بارے ميں فرعون كے درباريوں كى دليل يہ تھى كہ وه فرعونى نظام كے خلاف شورش برپا كرنے اور فرعون اور اس كے خداؤں كا كام تمام كرنے كى تيارى ميں ہيں_
ا تذر موسى و قومہ ليفسدوا فى الا رض و يذرك و ء الهتك

9_ فرعون كے مذہبى اور استكبارى جذبات كو بھڑكانا، اس كو حضرت موسي(ع) كى سركوبى پر آماده كرنے كيلئے اس كے درباريوں كا ايك خاص انداز تھا_
و يذرك و ء الهتك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فرعون كے درباری ،فرعون كو مخاطب قرار دينے اور اس كے خدا كا تذكرہ كرنے كے ذريعے گويا اس كے مذہبى جذبات كوبھڑكانے كے در پے تھے_
10_ فرعون، متعدد خداؤں كے وجود كا معتقد اورايك مشرك حكمران تھا_
و يذرك و ء الهتك
11_ فرعون نے اپنے درباركے اشراف كى (موسى (ع) اور ان كى قوم كى سركوبى كے بارے ميں) تجويز قبول كرتے ہوئے بنى اسرائيل كے بيٹوں كے قتل عام اور ان كى عورتوں كو زندہ ركھنے كے بارے ميں پكا ارادہ كرليا_
قال سنقتّل ابناء هم و نستحى نساء هم
"تقتيل "(نقتّل كا مصدرہے) اور اس كا معنى

وسيع سطح پر قتل و غارت كرنا ہے_ "إستحياء" مادہ "حيات" سے ہے اور زندہ چھوڑنے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے_
12_ فرعونى نظام، ايك استعمارى نظام تھا_
و نستحى نساء هم
چونكہ عورتوں كو صرف زندہ چھوڑنا سزا شمار نہيں ہوتا جبكہ فرعون جملہ "سنقتّل ..." و نستحى نساء هم" كے ذريعے قوم موسى (ع) كى سزا كو بيان كرنا چاہتاہے لہذا كہا جا سكتاہے كہ اس مطلب كو بيان كرنے سے بنى اسرائيل كى عورتوں كے استثمار كى طرف اشارہ پايا جاتاہے_
13_ فرعون نے اپنے درباركے اشراف كو اطمينان دلايا كہ اس كا نظام ،موسى (ع) اور ان كى قوم پر پورى طرح مسلط ہے_
إنا فوقهم قهرون
كلمہ "قاہر" غالب كے معنى ميں ہے اور كلمہ "فوقهم" كلمہ "قهرون" كے متعلق ہے يعنى ہم اوپر سے ان پر مسلط ہيں كہ يہ كامل تسلط سے كنايہ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

212

موسی (ع) کے پیروکار:

موسی (ع) کے پیرو کار اور فساد 6;موسی کے پیرو کاروں کی تحریك 8;موسی (ع) کے پیرو کاروں کے ساتھ مبارزہ 11

موسی (ع) :

موسی (ع) اور فساد 6;موسی (ع) پر تہمت 6;موسی (ع) کا قصّہ 3، 4، 5، 7، 8، 11، 13 ;موسی (ع) کی تحریك 8; موسی (ع) کے ساتھ مبارزہ، 1، 7، 8، 9، 11

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُواْ إِنَّ الأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ .128

موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو_ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور انجام کار بہرحال صاحبان تقوی کے لئے ہے(128)

1_ بنی اسرائیل کی سرکوبی کے بارے میں فرعون کے فیصلے کے بعد ،حضرت موسی (ع) نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد طلب کریں اور فرعونیونکی اذیتوں کے مقابلے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں_

قال موسی لقومہ استعینوا باللہ و اصبروا

2_ مومنین پر فرض ہے کہ وہ خدا سے مدد طلب کریں اور راہ ایمان کی مشکلات کے مقابلے میں صبر اور حوصلہ سے کام لیں_

استعینوا باللہ و اصبروا

3_ زمین کا مالك خدا ہے اور اس کا اختیار ،خدا ہی کے ہاتھ میں ہے_

إن الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ

4_ حکومتوں کا زوال اور دوسرے حکمرانوں کی جانشینی خدا کے اختیار میں اور اسی کی مشیت کے مطابق ہے_

إن الا رض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ

ارث ایسی چیز کو کہا جاتاہے کہ جو کسی شخص کے اختیار میں ہو اور اس کے مرنے پر دوسرے شخص کی طرف منتقل ہوجائے، بنابراین "یورثھا" کا مطلب یہ ہوگا کہ خداوند متعال ،زمین کو حکمرانوں کی ہلاکت کے ذریعے اپنے دوسروں بندوں کے حوالے کرے گا_

213

5_ حضرت موسی (ع) نے بنی اسرائیل کو اپنی تعلیمات میں بتایا کہ زمین پر فرعون کی مالکیت کا گمان ایك باطل گمان اور اس کی حاکمیت،خدا کے ارادے کے سامنے مقہور ہے_

قال موسی لقومہ ... إن الا رض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ

6_ حضرت موسی (ع) نے اپنی قوم کو مصر کی سرزمین پر ان کے تسلط اور فرعونی حکومت کی نابودی کی بشارت دي_

قال موسی لقومہ ... إن الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ

چونکہ حضرت موسی (ع) بنی اسرائیل کو فرعون کی دھمکیونکے مقابلے میں جملہ "إن الا رض ..." کے ذریعے تسلی دینے کے در پے تھے لہذا یہ جملہ فرعونیونکی نابودی اور بنی اسرائیل کی جانشینی کی خبر کو متضمن ہوگا_

7_ زمین پر خدا کی مالکیت اور اس کی مشیت کے بارے میں یقین ،دشمنان دین کے مقابلے میں ڈٹ جانے کے اسباب فراہم کرتاہے_

استعینو باللہ و اصبروا إن الارض للہ یورثھا من یشائ

8_ زمین پر مومنین کی حکمراني، خدا سے استعانت اور راہ ایمان میں صبر و استقامت ہی کی صورت میں ممکن ہے_

استعینوا باللہ و اصبروا إن الا رض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ

چونکہ حضرت موسی (ع) نے فرعونیونکی نابودی اور بنی اسرائیل کی جانشینی کی بشارت دینے سے پہلے اپنی قوم کو خدا سے مدد مانگنے اور صبر و استقامت کی تلقین فرمائي، اس سے یہ مطلب سمجھ آتاہے کہ یہ دو فضیلتیں اس وعدہ کے پوراہونے کی شرائط میں سے ہیں_

9_ راہ ایمان پر لوگوں کی استقامت اور دشمنوں کی اذیتوں کے سامنے ان کی مقاومت، ان کے عقائد کی بنیادیں مضبوط

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کی صورت میں ہی ممکن ہے_
استعینوا باللہ و اصبروا إن الا رض للہ یورثها من یشاء من عباده
10_ زمین پر حکمراني، آخر کار پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے_
والعقبة للمتقین
کلمہ "عاقبت" آخر کار کے معنی میں ہے اور اس کا "ال" ہوسکتا ہے کہ مضاف الیہ کے جانشین کے طور پر ہو کہ جملہ "إن الا رض للہ یورثها ..." کے قرینہ سے وہ مضاف الیہ "إرث الا رض" ہے یعني: عاقبة إرث الارض للمتقین_
11_ خاتمہ بالخیر تو صرف پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے_
والعقبة للمتقین
فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ کلمہ

"العقبة" کا "ال" جنس کیلئے ہو، اس مبنی کے مطابق (موضوع اور حکم کی مناسبت سے) عاقبت سے مراد ،خاتمہ بالخیر ہے_
12_ حکمرانوں کی قدر و منزلت کا دارو مدار ان کی پرہیزگاری ہی ہے_
والعقبة للمتقین
اگر "عاقبة" سے مراد خاتمہ بالخیر لیں تو اس صورت میں (بنی اسرائیل کی جانشینی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد) جملہ "العقبة للمتقین" لانے کا مقصد اس حقیقت کو بیان کرناہے کہ مؤمنین کیلئے حکمرانی حاصل کرلینا ان کیلئے سعادت کا باعث نہیں مگر یہ کہ وہ اہل تقوی ہوں اور اپنی حکمرانی میں تقوی کی رعایت کریں_
13_ حضرت موسی (ع) ، پرہیزگاروں کی حکمرانی کے خواہاں تھے_
استعینوا ...والعقبة للمتقین
14_ حضرت موسی کی طرف سے اپنی قوم کو کی جانے والی نصیحتوں میں سے ایك تقوی کی پابندی تھي_
والعقبة للمتقین
15_ زمین پر خدا کی حکمراني، حکمرانوں پر اس کی مشیّت کا نفوذ اور پھر انسانی معاشروں میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا اہل تقوی کی حکمرانی کے حصول کی طرف رخ کرناحضرت موسی (ع) کی تعلیمات میں سے ہیں_
قال موسی ... إن الا رض للہ یورثها من یشاء من عباده والعقبة للمتقین
16_ زمین میں خدا کی حکمرانی پر ایمان، دشمنان دین کے مقابلے میں صبر اور خدا سے استعانت،اہل تقوی کی علامات ہیں_
والعقبة للمتقین
خدا سے استعانت اور صبر سے کام لینے کی صورت میں بنی اسرائیل کے حکمرانی حاصل کرنے کے بارے میں حضرت موسی (ع) کی بشارت اور پھر اس حقیقت کو بیان کرنا کہ آخر کار حکمرانی ،اہل تقوی ہی کو حاصل ہوگی اس سے یہ مطلب سمجھ آتاہے کہ ذکر کی جانے والی یہ شرائط پرہیزگاری کی واضح علامات میں سے ہیں_
17_ عن عمار الساباطی قال: سمعت ا با عبدالله (ع) یقول: "إن الا رض للہ یورثها من یشاء من عباده" قال: فما کان للہ فهو لرسولہ و ما کان لرسول الله فهو للامام بعد رسول الله (ص) _ (1)
عمار ساباطی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق(ع) سے سنا کہ آپ (ع) نے اس آیہ کریمہ " إن الا رض ..."کی تلاوت کے بعد فرمایا :جو کچھ خدا کیلئے ہے وہ اس کے رسول کیلئے بھی ہے، اور وہ رسول خدا (ص) کے بعد امام کیلئے بھی ہوگا_
------

1) تفسیر عیاشي، ج2، ص52،ح65، نورالثقلین، ج2، ص56،ح 221_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

18_ عن ا بى جعفر(ع) قال: وجدنا فى كتاب علي(ع) : "إن الا رض لله يورثها من يشاء من عباده و العاقبة للمتقين" ا نا و ا هل بيتى الذين ا ورثنا الارض و نحن المتقون ...(1)
حضرت امام باقر(ع) سے مروى ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: حضرت علي(ع) كى كتاب ميں ہم نے يوں پايا كہ آيت "إن الا رض لله ..." كو ذكر كرنے كے بعد لكھا تھا كہ ميں اور ميرے اہل بيت ہى وہ لوگ ہيں كہ جنہيں خدا نے زمين دى ہے اور ہم وہى متقين ہيں_

----

1) كافي، ج5، ص279، ح5، نورالثقلين، ج2، ص57، ح 222_

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

فرعون کی بینش 5;فرعون کی حکومت 5;فرعون کی حکومت کا زوال 6
مبارزہ:
مبارزے میں استقامت 7;مبارزے میں صبر 9، 16
متقین:
متقین کی حاکمیت 10، 13، 19;متقین کا انجام ،11
مدد مانگنا:
خدا سے استمداد ،1، 2، 16;خدا سے استمداد کے آثار 8
معاشرہ :
معاشرتی تبدیلیوں کا منشاء 15
موسی (ع) :
موسی (ع) اور بنی اسرائیل 5;موسی (ع) کا قصّہ 1،5 ; موسي(ع) کی بشارت 6;موسی (ع) کی تعلیمات 5، 15;موسی (ع) کی دعوت،1 ;موسی (ع) کی خواہشات 13;موسی (ع) کے نصائح 14
مؤمنین:
مؤمنین کی حاکمیت کے عوامل 8;مؤمنین کی مسؤولیت 2

قَالُواْ أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِينَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ .129
قوم نے کہا کہ ہم تمھارے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور تمھارے آنے کے بعد بھی ستائے گئے_ موسی نے جواب دیا کہ عنقریب تمھارا پروردگار تمھارے دشمن کو ہلاك کردے گا اور تمھیں زمین میں اس کا جانشین بنادے گا اور پھر دیکھے گا کہ تمھارا طرز عمل کیسا ہوتا ہے(129)
1_ حضرت موسی (ع) کی قوم، آپ(ع) کی بعثت سے پہلے اور اس
کے بعد بھی فرعونی نظام کے ظلم و ستم کا شکار رہي_

قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا
"تا تينا" اور "جئتنا" میناتیان اور مجيء سے مراد حضرت موسی (ع) کی بعثت ہے چنانچہ دو تعبیرات کے ذریعے اس کا بیان ہو سکتاہے فن کے لحاظ سے ہو_
2_ قوم موسی (ع) نے حضرت موسی (ع) کی بعثت کے بعد بھی فرعون کا ظلم و ستم جاری رہنے کی وجہ سے آپ(ع) پر تنقید کي_
قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا
3_ بعثت موسی (ع) سے بنی اسرائیل کی توقع یہ تھی کہ ان پر فرعون کا ظلم و ستم ختم ہوجائیگا_
قالوا ا وذينا من قبل ا ن تا تينا و من بعد ما جئتنا
4_ حضرت موسی (ع) نے اپنی قوم کو فرعونیونکی ہلاکت اور مصر پر بنی اسرائیل کی حکمرانی کی امید دلائي_
عسی ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فی الا رض
5_ حضرت موسی (ع) ، فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی حکمرانی کے بارے میں پرامید ہونے کے باوجود، اپنی قوم کی طرف سے شرائط کے پورا ہونے کے بارے میں فکرمند تھے_
عسی ربكم ا ن يهلك عدوكم و يستخلفكم فی الا رض
کلمہ "عسی " یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ حضرت موسی (ع) ، فرعون کی ہلاکت اور اپنی قوم کی جانشینی کے بارے میں یقین نہیں رکھتے تھے_ ایسا خدشہ اس لئے تھا کہ موسی (ع) اپنی قوم کی طرف سے فتح کی شرائط (استعينوا بالله ...)کے فراہم ہونے کے بارے میں مطمئن نہ تھے_
6_ خدا پر ایمان لانے اور اس کی تعلیمات قبول کرنے کے حوالے سے حضرت موسی (ع) ، فرعونیونسے ناامید ہوچکے تھے_
عسی ربكم ا ن يهلكم عدوكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ عالم ہستی کے تمام امور کے جاری و ساری ہونے کے سلسلہ میں خدا ہی کو محور سمجھنا ،اپنی قوم کیلئے حضرت موسی (ع) کی تعلیمات کا حصّہ تھا_
عسی ربکم ا ن یھلك عدوکم و یستخلفکم فی الا رض
8_ فرعونیونکا ہلاك ہونا اور بنی اسرائیل کا حکمرانی تك پہنچنا، ان کے متعلق خدا کی ربوبیت کا ایك جلوہ تھا_
عسی ربکم ا ن یھلك عدوکم و یستخلفکم فی الا رض
9_ فرعون اور اس کے درباري، قوم موسی (ع) کے دشمن تھے_
عسی ربکم ا ن یھلك عدوکم
کلمہ "عدو" ممکن ہے کہ ایك دشمن کے معنی میں ہو کہ اس صورت میں اس سے مراد ،صرف فرعون

ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے ایك سے زیادہ دشمنوں کے معنی میں لیا گیا ہو کہ اس صورت میں اس سے مراد، فرعون اور اس کے درباری ہوں گے_
10_ خداوند متعال، انسان کے اعمال و کردار پر ناظر ہے_
فینظر کیف تعملون
11_ خداوند متعال، حکمرانوں کے کردار پر بھی نظر رکھتاہے_
و یستخلفکم فی الا رض فینظر کیف تعملون
12_ بنی اسرائیل کو دشمن پر فتح کے بعد ،حکمرانی عطا کرنے کیلئے خدا کی امداد کے مقاصد میں سے ایك بنی اسرائیل کی آزمائشے تھي_
و یستخلفکم فی الا رض فینظر کیف تعملون
13_ حکومت اور اقتدار تك پہنچنے کے بعد ،خدا کی طرف سے آزمائشے کے بارے میں حضرت موسی (ع) کا بنی اسرائیل کو انتباہ_
فینظر کیف تعملون
14_ اعمال پر خدا کی نظارت کی طرف حکمرانوں کی توجہ ان کیلئے،نیك کردار اپنانے اور ناروا اعمال سے اجتناب کا باعث ہوتی ہے_
و یستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون
انسان کے اعمال پر خدا کی نظارت کے بارے میں تذکر دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کی طرف متوجہ رہتے ہوئے ناروا اعمال سے اجتناب کرے اور نیك اعمال کی طرف راغب ہوجائے_
15_ خداوند متعال، پرہیزگاروں کو حکومت عطا کرکے ان کی آزمائشے کرے گا_
والعقبة للمتقین ... فینظر کیف تعملون

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا امتحان 15;اللہ تعالی کی ربوبیت 8; اللہ تعالی کی نظارت 10، 11، 14; اللہ تعالی کے عطایا 15; الہی مدد کی حکمت 12
انسان:
انسان کا عمل 10
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل اور موسی (ع) 3;بنی اسرائیل کو انتباہ 13; بنی اسرائیل کی آزمائشے 12، 13 ;بنی اسرائیل کی تاریخ 12; بنی اسرائیل کی توقعات 3;بنی اسرائیل کی حاکمیت 5، 8، 12، 13; بنی اسرائیل کی فتح 12; بنی اسرائیل کے دشمن 9; بنی اسرائیل میں امید پیدا کرنا 4;مصر پر بنی اسرائیل کی حکومت 4
توحید:
توحید افعالی کی اہمیت 7

219
حكمران:
حكمرانوں كو انتباه،11;حكمرانوں كے كردار كى اصلاح 14
ذكر:
ذكر كے آثار 14
عمل:
عمل خير كے اسباب 14;ناپسنديده عمل كو ترك كرنے كے اسباب 14
فرعون:
فرعون كا ظلم 1، 2;فرعون كى ہلاكت 5;فرعون كے ظلم كا خاتمہ 3
فرعوني:
فرعونى اور بنى اسرائيل 9;فرعونيوں كا كفر 6;
فرعونيوں كى ہلاكت 4، 8
قوم فرعون:
قوم فرعون كے سردار 9
متقين:
متقين كا امتحان 15;متقين كى حكمرانى 15
موسى (ع) :
موسى (ع) اور بنى اسرائيل 5 ;موسى (ع) پر تنقيد 2; موسى (ع) كا انتباه 13; موسى (ع) كا قصّہ 2،4،5،6 ;موسى (ع) كى اميد،5;موسى (ع) كى بشارت 4;موسى (ع) كى پريشانى 5; موسى (ع) كى تعليمات 7 ; موسى (ع) كى مايوسى 6;موسى (ع) كے زمانے كى تاريخ 1، 3
موسى (ع) كے پيروكار:
موسى (ع) كے پيروكاراور موسى (ع) 2;موسي(ع) كے پيروكاروں پر ظلم 1،

وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَونَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّن الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ .130
اور ہم نے آل فرعوں كو قحط اور ثمرات كى كمى كى گرفت ميں لے ليا كہ شايد وه اسى طرح نصيحت حاصل كر سكيں(130)
1_ خداوند متعال نے حضرت موسى (ع) كے زمانے كے فرعونيوں كو متعدد قحطوں اور پيداوار كى واضح كمى ميں مبتلا كيا تا كہ وه اُن كى رسالت كو قبول كريں_
و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنين و نقص من الثمرات لعلهم يذّكّرون
كلمہ "سنة" قحط اور خشك سالى كے معنى ميں

220
استعمال ہوتاہے اور اسے بصورت جمع (السنين) لانے ميں خشك سالى كے متعدد ہونے كى طرف اشاره پايا جاتاہے، يہ تعدد يا تو زياده شہروں كے اعتبار سے ہے كہ جہاں قحط پيدا ہوا ،يا پھر متعدد سالوں كے لحاظ سے ہے، كلمہ "نقص" كو بصورت نكره لانے ميں اس كمى كے نماياں ہونے كى طرف اشاره پايا جاتاہے_
2_ آل فرعون پر مسلط كئے گئے قحط كا واضح ترين اثر پيداوار كى كمى تھا_
و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنين و نقص من الثمرات
خشك سالى اور قحط بہت زياده مشكلات كا موجب ہوتے ہيں كہ ان ميں سے ايك پيداوار كى كمى ہے، بنابراين اسى كو خصوصى طور پر ذكر كرنے ميں مندرجہ بالا مفہوم كى طرف اشاره پايا جاسكتاہے_
3_ مشكلات اور مصائب كى حكمت يہ ہے كہ انسان اعتقادى انحرافات سے ہاتھ كھينچ لے اور انبياء كى دعوت قبول كرتے ہوئے خدا كى طرف توجہ پيدا كرے_
و لقد ا خذنا ...لعلہم يذكرون
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گزشتہ آیات کہ جن میں ربوبیت خد اور رسالت موسی (ع) کا تذکرہ تھا، کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے یہ مطلب سمجھ آتاہے کہ "یذکرون" کا متعلق و ہی توحید ربوبی ، حضرت موسی (ع) کی پیغمبری اور ان کی رسالت ہے_
4_ توحید ربوبی پر اعتقاد رکھنا اور انبیاء کی دعوت کو قبول کرنا، بندوں پر فرض ہے_
لعلهم يذّكرون
5_ کائنات میں رونما ہونے والی تبدیلیاں، بامقصد ہیں_
و لقد أخذنا ...لعلهم يذّكّرون
6_ خدا کا ارادہ ،فطرت اور اس کے عوامل پر حاکم ہے_
و لقد ا خذنا ء ال فرعون بالسنين و نقص من الثمرات

آفرینش:
آفرینش کا باضابطہ ہونا 5;آفرینش کی تبدیلیوں کا بامقصد ہونا 5
الله تعالی :
الله تعالی کا ارادہ 6; الله تعالی کی حاکمیت 6;الله تعالی کی طرف سے امتحان،1
انبیاءً:
دعوت انبیاء کو قبول کرنا 3، 4
انسان:
انسان کی ذمہ داری 4
ایمان:
توحید ربوبی پر ایمان 4;خدا پر ایمان 3

221
خشك سالي:
خشك سالی کے اثرات 2
سختي:
سختی کی حکمت 3
عقیده:
انحرافی عقیده ترك كرنا 3
فرعونی :
فرعونی اور موسی 2;فرعونیوں کا قحط میں مبتلا ہونا 1; فرعونیوں میں قحط 2
فطرت (طبیعت):
فطرت کی تبدیلیوں کا منشاء 6
فطری عوامل:
فطری عوامل کے عمل کا منشاء 6
قحط:
قحط کے موارد 2
مصیبت:
مصیبت کا فلسفہ ،3
موسی (ع) :
موسی (ع) کے زمانے کی تاریخ 1، 2

فَإِذَا جَاءتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُواْ لَنَا هَـذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُواْ بِمُوسَى وَمَن مَّعَهُ أَلا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللّهُ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ
131.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس كے بعد جب ان كے پاس كوئي نيكى آئي تو انھوں نے كہا كہ يہ تو ہمارا حق ہے اور جب برائي آئي تو كہنے لگے كہ يہ موسى اور ان كے ساتھيوں كا اثر ہے_ آگاہ ہوجاؤ كہ ان كى بدشگونى كے اسباب خدا كے يہاں معلوم ہيں ليكن ان كى اكثريت اس راز سے بے خبر ہے(131)
1_ آل فرعون اپنے آپ كو بابركت سمجھتے تھے اور حضرت موسى (ع) اور ان پر ايمان لانے والوں كو بدشگون اور نامبارك خيال كرتے تھے_
فإذاجاء تهم الحسنة قالوا لنا ہذه و إن تصبهم

سيئة يطيّروا بموسى و من معہ
كلمہ "لنا" ميں "لام" تعليليہ ہے اور "لنا" كا مقدم ہونا حصر پر دلالت كرتاہے، بنابراين "لنا هذہ" يعنى يہ آسائشے (الحسنة) فقط خود ہمارى وجہ سے اور ہمارى بركت سے ہے "تطير بكذا" يعنى كسى چيز كو نامبارك جاننا اور اسے بدشگونى كى علامت سمجھنا ہے_
2_ فرعونيونكے گمان ميں رفاہ اور آسائشے كا سبب ،خود ان كا بابركت ہونا تھااور مشكلات كى وجہ حضرت موسى (ع) اور ان كے ساتھيوں كى بدشگونى تھي_
قالوا لنا هذہ ...يطيّروا بموسى و من معہ
3_ فرعونيونكى مشكلات، ان كى آسائشےوں كے مقابلے ميں بہت كم تھيں_
فاذا جاء تهم الحسنہ ...و ان تصبهم سيئة
كلمہ "الحسنة" كو معرفہ لانے ميں ہوسكتاہے كہ اس مطلب كى طرف اشارہ پايا جاتاہو كہ فرعونيوں كى زندگى ہميشہ آسائشے كے ہمراہ رہى تھى لہذا "حسنة" ان كيلئے جانى پہچانى چيز تھى اس كے برعكس عمومى مشكلات كہ جو گويا ان كيلئے نہ تھيں يا بہت ہى كم ان سے دوچار ہوتے تھے اس طرح كہ "سيئة" ان كے ہاں ايك غير معروف چيز تھي، "حسنة" كے موارد ميں كلمہ "إذا" (گويا شرط كے حصول كے بارے ميں اطمينان ہے) كے لانے ميں، نيز "سيئة" كے مورد ميں كلمہ "إن" (كہ جو شرط كے مشكوك ہونے سے حاكى ہے) كے لانے ميں بھى مندرجہ بالا مفہوم پر دلالت پائي جاتى ہے_
4_ فرعونيونكو بلاؤں اور مصيبتوں كے نزول كے ذريعے ديئے گئے الہى انتباہات، ان كى ہدايت اور متذكر ہونے كے سلسلہ ميں غير مؤثر رہے_
و لقد ا خذنا ...قالوا لنا ہذه و إن تصبهم سيئة يطيّروا بموسى و من معہ
5_ خوشگوار اور ناخوشگوار حوادث كے بارے ميں فرعونيوں كى غلط اور جاہلانہ تحليل، ان كے ہدايت پانے ميں بلاؤں اور مصيبتوں كے غير مؤثر واقع ہونے كا باعث تھي_
و لقد ا خذنا ...يطيّروا بموسى و من معہ
جملہ "فإذا جاء تهم ..." كہ جو گزشتہ آيت پر مترتب ہے در حقيقت اس سوال كا جواب ہے كہ ہدايت كے اسباب فراہم كرنا (لقد ا خذنا ... لعلهم يذكرون) آل فرعون ميں كيوں موثر واقع نہ ہوا، مورد بحث آيت اسى سوال كے جواب (كہ فرعونيوں كا غلط تجزيہ ان كى ہدايت سے مانع تھا) كوبيان كرتى ہے_
6_ فرعونيونكو متنبہ كرنے كيلئے بلاؤں اور مصيبتوں كے نازل ہونے كا واحد سبب ،خدا كا ارادہ تھا_
ا لا إنما طئرهم عند الله
7_ اكثر فرعونى اپنے سختيوں ميں مبتلا ہونے كے سلسلہ ميں ارادہ خدا كے كردار سے ناآگاہ تھے_

ا لا إنما طائرهم عند الله و لكن ا كثرهم لا يعلمون
8_ حضرت موسى (ع) كے زمانے كے اكثر فرعونى نيك اور بد حوادث كے بارے ميں صحيح تجزيہ و تحليل كرنے سے قاصر اور جاہل لوگ تھے_
و لكن ا كثرهم لا يعلمون
9_ خوشگوار اور ناخوشگوار حوادث كا سبب جاننے كے سلسلہ ميں فرعونيونكى يہ تحليل (كہ وہ بابركت ہيں اور موسى (ع) كے ساتھى بے بركت ہيں)غلط اور جاہلانہ تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و لكن اكثرهم لا يعلمون
10_ فرعونيونكى طرف سے حضرت موسى (ع) اور ان كے ساتھيوں پر شوم اور نامبارك ہونے كا الزام ،ناروا اور ان كى جہالت پر مبنى تھا_
يطيّروا بموسى و من معہ ...و لكن ا كثرھم لا يعلمون
11_ تطيّر (يعنى كسى كو بدشگون اور منحوس سمجھنے) كا سبب ،انسان كى جہالت ہے_
يطيّروا ...و لكن ا كثرھم لا يعلمون

الله تعالى :
الله تعالى كا ارادہ 6، 7;الله تعالى كے انتباہات 4
بلا:
نزول بلا كا منشاء 6;نزول بلا كى حكمت 4، 5
تحليل:
جاہلانہ تحليل 9
تطيّر (منحوس سمجھنا):
تطير كا منشاء ،11;موسى (ع) پر تطير 1، 2، 9، 10
تنبّہ:
تنبّہ كے موانع 5
تہمت:
جاہلانہ تہمت 10
جہالت:
جہالت كے آثار 5، 11
حوادث:
خوشگوار حوادث كا منشاء 5، 7;ناخوشگوار حوادث كا منشاء 5، 9
سختي:
سختى ميں مبتلا ہونے كا منشاء 7
فرعوني:
آل فرعون اور پيروان موسى (ع) 1، 2;آل فرعون اور سختى كا منشاء 2;آل فرعون اور موسى (ع) 1، 2 ;آل

فرعون كا عبرت حاصل كرنا 4;آل فرعون كو انتباہ 4، 6; آل فرعون كى آسائشے 3; آل فرعون كى ابتلا كا منشاء 7;آل فرعون كى اكثريت 7،8; آل فرعون كى بينش 1، 2;آل فرعون كى تہمتيں 10;آل فرعون كى جہان بينى 7;آل فرعون كى جہالت 7، 8، 10 ;آل فرعون كى خداشناسى 7;آل فرعون كى رفاہ 2;آل فرعون كى غلط تحليل 5، 8، 9 ;آل فرعون كى مصيبتيں 3;آل فرعون كى نعمات 3
موسى (ع) :
موسى (ع) پر تہمت 10;موسى (ع) كے زمانے كى تاريخ 8، 3
موسى (ع) كے پيروكار:
موسى (ع) كے پيروكارونپر تہمت 10
ہدايت:
ہدايت كے موانع 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَقَالُواْ مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِن آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ .132

اورقوم والوں نے کہا کہ موسی تم کتنی ہی نشانیاں جادوکرنے کے لئے لاؤ ہم تم پر ایمان لانے والے نہیںہیں(132)
1_ فرعونیوننے حضرت موسی (ع) کے تمام معجزات کو جادو قرار دیتے ہوئے ان سے کہا کہ وہ ہرگز ان کی رسالت کی تصدیق نہیں کریں گے_
مہما تا تنا بہ من ء ایة لتسحرنا بہا فما نحن لك بمؤمنین
کلمہ "مہما" اسمائے شرط میں سے ہے اور "ا ی شیئ" کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور "من آیة" میں حرف "من" کلمہ "مہما" کا بیان ہے، بنابراین جملہ "مہما تاتنا ..." یعني: ہر چیز کہ جسے معجزہ کے طور پر لاؤ ..."
2_ فرعونیوننے موسی (ع) کے معجزات کے غیر عادی ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود تمسخر آمیز لہجے میں ان کے آیت ہونے کو جھٹلایا_
مہما تا تنا بہ من ء ایة لتسحرنا بہا
جملہ "لتسحرنا بہا" (یعنی تا کہ ہمیں اس آیت کے ذریعے سحر کرو) یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ آل فرعون کی باتوں میں کلمہ "آیة" سے مراد "سحر" ہے اور اسے آیت کہنے سے ان کا مقصد، حضرت موسی (ع) کی ہنسی اڑانا تھا_
3_ فرعونی موسی (ع) کی رسالت پر ایمان لانے والوں کو سحر زدہ خیال کرتے تھے_
مہما تا تنا بہ من ء ایة لتسحرنا بہا فما نحن لك بمؤمنین

4_ فرعونی بھی بنی اسرائیل کی طرح موسی (ع) کی رسالت کے دائرے میں تھے_
مہما تا تنا بہ من ء ایة لتسحرنا بہا فما نحن لك بمؤمنین

فرعوني:
آل فرعون اور معجزہ موسی (ع) 2;آل فرعون اور موسی (ع) 1، 3;آل فرعون کا استہزا ،2;آل فرعون کی بینش 3;آل فرعون کی تہمتیں 1
کفر:
موسی (ع) کے بارے میں کفر ،1
موسی (ع) :
موسی اور بنی اسرائیل 4;موسی (ع) اور فرعون 4; موسی (ع) پر جادو کی تہمت،1 ;موسی کا قصّہ،1 ;موسی (ع) کی رسالت کا دائرہ4;موسی کے معجزے کا انکار، 1; موسی (ع) کے معجزے کا مسخرہ اڑانا 2;موسی (ع) کے معجزے کی تکذیب 2
موسي(ع) کے پیروکار:
موسی (ع) کے پیروکارونپر جادو کی تہمت 3

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلاَتٍ فَاسْتَكْبَرُواْ وَكَانُواْ قَوْماً مُّجْرِمِينَ .133
پھر ہم نے ان پر طوفان ، ٹڈی ، جوں ،مینڈك اور خون کو مفصل نشانی بناکر بھیجا لیکن ان لوگوں نے استکبار اور انکار سے کام لیا اور یہ لوگ واقعا مجرم لوگ تھے(133)
1_ خداوند متعال نے ایمان نہ لانے کے بارے میں فرعونیوں کے صریح اظہارکے بعد انہیں متعدد عذابوں میں گرفتار کیا_
فما نحن لك بمؤمنین ، فا رسلنا علیھم ... ء ای ت مفصلت
2_ سیلاب کا جاری ہونا، ٹڈیوں، جوؤں اور مینڈکوں کا
حملہ اور زندگی کا خون کے ذریعے آلودہ ہونا حضرت موسی (ع) کی رسالت کے منکرین کا عذاب تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

فا رسلنا عليهم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم
"طوفان" وہ فراوان پانی ہے کہ جو کسی ایك یا کئي علاقوں میں پھیل جاتاہے "جراد" (ٹڈیاں)

اور "قمل" (جوئیں) میں سے ہر ایك اسم جنس ہے اور ضفادع، ضِفَدَع یا ضفدَع (مینڈك) کی جمع ہے_

3_ فرعونیون پر نازل کئے گئے عذابوں میں سے ہر ایك (جدا جدا) رسالت موسی (ع) کی حقانیت کی علامت تھا_
فا رسلنا علیھم ...ء ای ت مفصلت
کلمہ "ء ای ت" کو جمع لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ مذکورہ عذابوں میں سے ہر ایك حقانیت موسی (ع) کی علامت تھا_

4_ آل فرعون پر نازل ہونے والے عذاب (طوفان و غیرہ)، یکے بعد دیگرے اور فاصلے کے ساتھ متحقق ہوئے_
فا رسلنا علیھم ...ء ای ت مفصلت
کلمہ "مفصلت" ہوسکتاہے کہ ذکر شدہ عذابوں کیلئے حال ہو یا پھر یہ کہ آیات کیلئے صفت ہو، کلمہ "فصل" جدا کرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے جبکہ "مفصلت "،کا مصدر "تفصیل" جدا کرنے کے عمل کی شدت پر دلالت کرتاہے، بنابراین کلمہ "مفصلت" سے مراد یہ ہے کہ وہ عذاب اور نشانیاں ایك دوسرے سے جدا طور پر اور طولانی مدت کے فاصلے کے ساتھ واقع ہوئیں_

5_ قدرتی عوامل اور دوسرے سب موجودات ،خدا کے اختیار میں ہیں اور ان کے افعال اس کے ارادے سے وابستہ ہیں_
فا رسلنا علیھم الطوفان والجراد و القمل و الضفادع والدم

6_ فرعونی رسالت موسی (ع) کی حقانیت پر قائم متعدد آیات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ، اسے قبول کرنے سے کتراتے رہے_
فا رسلنا علیھم ...فاستکبروا

7_ فرعونیونکا تکبر اور گھمنڈ، آیات الہی اور رسالت موسي(ع) سے ان کے انکار کا باعث تھا،
فا رسلنا علیھم ...فاستکبروا
استکبار یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور چونکہ فعل "استکبروا" حرف "فائ" کے ذریعہ ارسال آیات پر تفریع ہوا ہے لہذا اس معنی کا لازمہ (یعنی انکار کرنا اور قبول نہ کرنا) مراد لیا گیا ہے اور انکار کرنے اور قبول نہ کرنے کے بجائے کلمہ استکبار کو استعمال کرنے کا مقصد انکار کرناہے، یعني: آل فرعون کے انکار کا سبب ان کا تکبر تھا_

8_ تکبراور گھمنڈ، آیات الہی سے انکار کا باعث بنتاہے_
ء ای ت مفصلّت فاستکبروا

9_ فرعونی مجرم اور مفسد لوگ تھے_
و کانوا قوما مجرمین

10_ فرعونیونکاگناہ اور فساد، آیات الہی کے سامنے ان

کے استکبار کا باعث تھا
ء ای ت مفصلت فاستکبروا و کانوا مجرمین
جملہ "کانوا ..." آیات الہی کے مقابلے میں فرعونیونکے تکبر کے سبب کو بیان کرتاہے_

11_ گناہ اور فساد، مستکبرانہ احساسات کی پیدائشے کی راہ فراہم کرتے ہیں اور آیات الہی سے انکار کا باعث بنتے ہیں_
فاستکبروا و کانوا قوما مجرمین

آفرینش:
موجودات آفرینش 5
آیات خدا: 3
آیات خدا کو جھٹلانے کے عوامل 8، 11;آیات خدا کے بارے میں استکبار 10;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کاارادہ5;اللہ تعالی کے عذاب ،1، 2
تکبر:
تکبر کے آثار 7، 8;تکبر کے اسباب 11
عذاب:
ٹڈیوں کے ذریعے عذاب 2; جوؤں کے ذریعے عذاب 2; خون کے ذریعے عذاب 2;طوفان کے ذریعے عذاب 2;مینڈکوں کے ذریعے عذاب 2;
فرعوني:
آل فرعون اور موسی (ع) 6;آل فرعون پر عذاب کے اسباب; آل فرعون کا استکبار 7;آل فرعون کا افساد 6; آل فرعون کا کفر ،1;آل فرعون کی ماہٹ دھرمی 6; آل فرعون کے استکبار کے عوامل 10; آل فرعون کے کفر کے عوامل 7; آل فرعون کے عذاب کی کیفیت 4;آل فرعون کے عذاب کا متعدد ہونا 1، 2، 3، 4 ; آل فرعون کے فساد کے اثرات 10;آل فرعون کے گناہ کے اثرات 10
فساد:
فساد کے اثرات ،11
قدرتی عوامل :
قدرتی عوامل کا عمل 5
کفر:
آیات خدا کا کفر 7;کفر کی دنیوی سزا ،1;موسی (ع) کے بارے میں کفر ،1، 6، 7
گناہ:
گناہ کے اثرات ،11
مجرمین: 9
موسی (ع) :
موسی (ع) کو جھٹلانے والوں پر عذاب 2;موسی (ع) کی حقانیت کی نشانیاں 3، 6موسی (ع) کی داستان 6

228

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُواْ يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ 134.

اور جب ان پر عذاب نازل ہوگیا تو کہنے لگے کہ موسی اپنے رب سے دعا کرو جس بات کا اس نے وعہ کیا ہے اگر تم نے اس عذاب کو دور کرادیا تو ہم تم پرایمان بھی لائیں گے اوربنی اسرائیل کوتمھارے حوالے بھی کردیں گے(134)
1_ فرعوني، پنجگانہ آیات (طوفان و غیرہ) کا مشاہدہ کرنے کے بعد، رسالت موسی (ع) سے انکار پر مصرّ رہنے کی وجہ سے پہلے سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ہوئے_
و لما وقع علیهم الرجز قالوا ی موسی ادع لنا ربك
کلمہ " رجز" کامعنی عذاب ہے اور اس میں "ال" عہد ذکری بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں گزشتہ آیات میں مذکور پانچ عذابوں کی طرف اشارہ ہوگا چنانچہ اس میں "ال" عہد ذہنی بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں گزشتہ ذکر شدہ عذابوں کے علاوہ کسی اور عذاب کی طرف اشارہ ہوگا کہ جو اس لحاظ سے پہلے عذابوں سے زیادہ سخت ہے_ کہ انہوں نے حضرت موسی (ع) سے اس
کے رفع ہونے کی درخواست کی مندرجہ بالا مفہوم اسی دوسرے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے_
2_ فرعونیوننے شدید عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد، حضرت موسی (ع) سے درخواست کی کہ خدا سے دعا مانگو کہ وہ ہم سے عذاب ٹال دے_
و لما وقع علیهم الرجز قالوا یموسی ادع لنا ربك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ حضرت موسی (ع) درگاہ خدا میں عالی منزلت پر فائز ايك مستجاب الدّ عوہ پيغمبر تھے_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
حضرت موسی (ع) سے دعا كے بارے ميں آل فرعون كی درخواست كی مناسبت سے معلوم ہوتاہے كہ

حضرت موسی (ع) كو خدا كی طرف سے ديئے گئے عہد سے مراد، درگاہ خدا ميں آپ(ع) كی دعا كا قبول ہونا ہے_
4_ حضرت موسی (ع) كو ديئے گئے خدا كے وعدوں ميں سے ايك، آل فرعون سے عذاب كے رفع ہونے كے بارے ميں آپ(ع) كی دعا كا قبول ہوناہے_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
فوق الذكر مفہوم اس اساس پر اخذ كيا گيا ہے كہ "موسي(ع) كے ساتھ خدا كے عہد" سے مراد صرف آل فرعون سے عذاب كے برطرف ہونے كے بارے ميں موسی (ع) كی دعا كا قبول ہوناہے نہ كہ ساری دعائيں_ آل فرعون اپنے گزشتہ تجربات يا خود موسی (ع) كے قول كے ذريعے اس بات سے آگاہ تھے كہ خداوند متعال نے آپ(ع) كو وعدہ ديا ہے كہ اگر وہ آل فرعون سے عذاب ٹلنے كے بارے ميں دعا كريں تو ان كی دعا قبول ہوگي_
5_ آل فرعون، عذاب ٹلنے كے بارے ميں حضرت موسی (ع) كو خدا كے ديئے گئے وعدے سے آگاہ تھے_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
6_ آل فرعون نے حضرت موسی (ع) كو خدا كے نزديك ان كے(مستجاب الدعوہ ہونے) كی قسم دی كہ عذاب كے رفع ہونے كے بارے ميں خدا سے دعا مانگيں_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
فوق الذكر مفہوم ميں "بما عہد" ميں مذكور حرف "بائ" قسم كيلئے ليا گيا ہے_
7_ ، موسی (ع) كے خدا كے بارے ميں آل فرعون كا اعتقاد كہ وہ انسان كی زندگی اور جہان آفرينش ميں مؤثر ہے_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
8_ آل فرعون، عذاب كے رفع ہونے كے بارے ميں حضرت موسی (ع) كی دعا كی تاثير سے آگاہ تھے_
ادع لنا ربك بما عہد عندك
9_ استجابت دعا، خدا كی ربوبيت كا جلوہ ہے_
ادع لنا ربك
10_ آل فرعون نے حضرت موسی (ع) كو وعدہ ديا اور قسم كھائي كہ ان سے شديد عذاب برطرف كرنے كی صورت ميں آپ(ع) پر ايمان لے آئيں گے اور بنی اسرائيل كو آزاد كرديں گے_
لئن كشفت عنا الرجز لنؤ منَّن لك و لنرسلنَّ معك بنی إسرائيل
11_ آل فرعون نے پانچ عذابوں (طوفان و غيرہ) ميں سے ہر ايك كے نازل ہونے كے بعد ،حضرت موسی (ع) سے وعدہ كيا كہ اس عذاب كو برطرف كرنے كی صورت ميں ان پر ايمان لے آئيں گے اور بنی اسرائيل كو آزاد چھوڑديں گے_
فوق الذكر مفہوم كا اخذ ہونا اس بنياد پر ہے كہ كلمہ "الرّجز" كا "ال" عہد ذكری ہو_ بنابراين كلمہ

"الرّجز" كے ذريعہ گذشتہ آيت ميں مذكور، پنجگانہ عذابوں كی طرف اشارہ پايا جاتاہے_
12_ رسالت موسی (ع) پر ايمان اور بنی اسرائيل كی آزادي، آل فرعون سے حضرت موسی (ع) كا ايك اہم تقاضا تھا_
لنؤمنن لك و لنرسلن معك بنی إسرائيل
13_ "و لما وقع عليهم الرجز" ...روی عن ا بی عبدالله (ع) : ا نہ ا صابهم ثلج ا حمر و لم يروه قبل ذلك فماتوا فيہ ...(1)
آيت "و لما وقع عليهم الرجز" كے بارے ميں حضرت امام صادق(ع) سے مروی ہے كہ آپ(ع) نے فرمايا: ان پر سرخ برف برسی كہ جسے انہوں نے اس سے پہلے نہ ديكھا تھا چنانچہ وہ اسی عذاب ميں مرگئے ...

الله تعالی :
الله تعالی كا وعدہ ،4;الله تعالی كی ربوبيت ،9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایمان:
موسی (ع) پر ایمان 12
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی تاریخ، 11، 10;بنی اسرائیل کی نجات 10، 11، 12
دعا:
اجابت دعا 9
عذاب:
رفع عذاب کی درخواست 2، 4، 5، 6، 10;عذاب کے مراتب، 1;طوفان کے ذریعے عذاب 11
فرعوني:
آل فرعون اور موسی (ع) 6، 5، 2 ; آل فرعون پر عذاب 1، 2، 4 ; آل فرعون پر متعدد قسم کے عذاب 11;آل فرعون سے رفع عذاب 8، 10 ; آل فرعون کا عقیدہ 7; آل فرعون کا موسی (ع) سے عھد 10، 11 آل فرعون کی آگاہی 8; آل فرعون کی خواہشات2، 6، 10; آل فرعون کی قسم 10; آل فرعون کی ہٹ دھرمی آل فرعون کے ایمان کی شرائط 11، 10
کفر:
کفر پر اصرار کی سزا ،1
مستجاب الدعوہ: 3،6
مقربین: 3
موسی (ع) :
موسی (ع) اور آل فرعون 12;موسی (ع) کو قسم دینا 6; موسی (ع) کی تکذیب ;موسی (ع) کی داستان 2، 10، 11 ; موسی کی دعا کا قبول ہونا 3، 4، 5، 6، 8; موسی (ع) کے مطالبات 12;موسی (ع) کے مقامات 3
----

1)مجمع البيان ج/4 ص 723; نورالثقلين ج/2 ص 60 ح 229

231

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ .135

اس کے بعد جب ہم نے ایك مدت کے لئے عذاب کو بر طرف کردیا تو پھر اپنے عہد کو توڑ نے والوں میں شامل ہوگئے(135)
1_ حضرت موسی (ع) نے (رفع عذاب کیلئے دعا کے بارے میں) آل فرعون کی درخواست قبول کرتے ہوئے عذاب کے برطرف ہونے کیلئے خدا سے دعا مانگي_
فلما کشفنا عنہم الرجز
آیت کریمہ کا سیاق یہ ظاہر کرتاہے کہ "فدعا موسی فکشفنا عنہم الرجز" کی طرح کا کوئي جملہ مقدر ہے جسے واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا_
2_ خداوند متعال نے حضرت موسی (ع) کی دعا قبول کرتے ہوئے آل فرعون سے عذاب ٹال دیا_
فلما کشفنا عنهم الرجز
3_ خدا کی طرف سے نازل کئےگئے عذابوں کو برطرف کرنا، صرف اسی ذات جل جلالہ کے دست قدرت میں ہے_
فلما کشفنا عنهم الرجز
آل فرعون (کہ جنھوں نے موسی (ع) سے رفع عذاب کی درخواست کي) کے کلام (لئن کشفت) کے مقابلے میں اس آیت کریمہ میں عذاب کے برطرف کرنے کی نسبت خدا کی طرف دی گئي ہے، اس سے یہ مطلب ہاتھ آتاہے کہ نازل کئے گئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عذابوں كو برطرف كرنے كا اختيار خدا ہى كے ہاتھ ميں ہے_
4_ بارگاہ خدا ميں دعا كرنا، رحمت كے حصول اور رفع مشكلات كيلئے مؤثر ہے_
فلما كشفنا عنهم الرجز
5_ خداوند متعال نے حضرت موسى (ع) كى دعا قبول كرتے ہوئے آل فرعون سے عذاب ٹالنے كے بعد انہيں آگاہ كيا كہ وہ ايك محدود مدت تك عذاب ميں مبتلا نہيں ہوں گے_
فلما كشفنا عنهم الرجز إلى ا جل هم بلغوہ

232
"إلى ا جل" سے يہ مطلب حاصل ہوتاہے كہ خدا نے آل فرعون سے ہميشہ كيلئے عذاب برطرف نہيں كيا بلكہ اسكے لئے مدت معين كى لہذا اگر خدا كى طرف سے يہ مطلب ان تك ابلاغ نہ كيا جاتا تو مدت معيّن كرنے كا مطلوبہ اثر حاصل نہ ہوتا_
6_ خداوند متعال نے آل فرعون سے عذاب برطرف كرتے ہوئے ان كى طرف سے اپنے وعدے وفا كرنے كيلئے مہلت معين كي_
فلما كشفنا عنهم الرجز إلى ا جل
"إلى ا جل" فعل "كشفنا" كے متعلق ہے، يعنى ہم نے ہميشہ كيلئے نہيں بلكہ ايك محدود مدت كيلئے عذاب برطرف كيا ہے، يہ نكتہ بھى قابل ذكر ہے كہ "إلى ا جل" كا فعل "كشفنا" كے متعلق ہونا استمرار كشف كے لحاظ سے ہے تحقق كشف كے اعتبار سے نہيں، اس لیئےہ كشف عذاب كے متحقق ہونے كيلئے مہلت كى بات نہ تھي_
7_ آل فرعون كيلئے مقرر كى گئي مہلت، ايك محدود مہلت تھى كہ جس كے اختتام تك عام لوگ زندہ رہتے_
فلما كشفنا عنهم الرجز إلى ا جل هم بلغوہ
جملہ "هم بلغوہ" (يعنى اس مہلت كے اختتام تك وہ لوگ ضرور پہنچتے) كلمہ "ا جل" كيلئے وصف كے طور پر لايا گيا ہے اور اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ معيّن كى گئي مہلت اس قدر تھى كہ آل فرعون (سب كے سب يا عام طور پر) اس مہلت كے خاتمے تك زندہ رہتے، يعنى اس قدر طولانى نہ تھى كہ موجودہ نسل كے لوگ عادى موت كے ذريعے مرجائيں_
8_ آل فرعون، حضرت موسى (ع) كے ساتھ (تصديق رسالت اور بنى اسرائيل كى آزادى كے بارے ميں) پكا عہد كرنے كے باوجود آپ(ع) پر ايك لحظہ كيلئے بھى ايمان نہ لائے اور بنى اسرائيل كو بھى آزاد نہ كيا_
لما كشفنا عنهم الرجز ...إذا هم ينكثون
9_ آل فرعون كا حضرت موسي(ع) كے ساتھ كئے گئے وعدوں كا پابند نہ ہونا اور عہدشكنى كرنا_
إذا هم ينكثون
10_ وعدہ وفا كرنے سے آل فرعون كا انكار ،تعجب آور اور غير متوقع تھا_
فلما كشفنا ... إذا هم ينكثون
"إذا" فجائيہ ہے اور اس مطلب پر دلالت كرتاہے كہ آل فرعون كى طرف سے عہد شكنى ،غير متوقع تھى البتہ يہ بات بھى قابل ذكر ہے كہ اس كا غير متوقع ہونا ان لوگوں كے لحاظ سے ہے كہ جو آل فرعون كے عہد دينے پر شاہد تھے يا كسى اور ذريعے سے اس سے آگاہ تھے_

233
الله تعالى :
الله تعالى سے مختص امور 3;الله تعالى كى مہلت 6; الله تعالى كى رحمت كے اسباب 4; الله تعالى كيقدرت3
ايمان:
موسى (ع) پر ايمان 8
بلائ:
رفع بلاء كے اسباب 4
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل كى تاريخ 5;بنى اسرائيل كى نجات 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعا:
دعا کے اثرات 4;رفع عذاب کی دعا ،1، 2
عذاب:
رفع عذاب 3
عہد:
عہد پورا کرنے کی اہمیت 6
فرعونی :
آل فرعون سے رفع عذاب 2، 5، 6، 8 ; آل فرعون کا کفر 8; آل فرعون کو مہلت دینا 6، 7 ; آل فرعون کی خواہشات ،1;آل فرعون کی عہد شکنی 8، 9، 10 ;موسی (ع) کے ساتھ آل فرعون کا عہد 8، 9
مستجاب الدعوات: 2، 5
موسی (ع) :
موسی (ع) اور آل فرعون 1;موسی (ع) کا قصّہ 1، 5 ;موسی (ع) کی دعا ،1 ; موسی (ع) کی دعا قبول ہونا 2، 5

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَكَانُواْ عَنْهَا غَافِلِينَ .136
پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور انھیں دریا میں غرق کردیا کہ انھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور ان کی طرف سے غفلت برتنے والے تھے(136)
1_ خداوند متعال نے متعدد معجزات دکھانے اور اتمام حجت کرنے کے بعد ،آل فرعون کو سمندر میں غرق کردیا_
فانتقمنا منهم فا غرقنهم فی الیمّ
کلمہ "الیمّ" لغت میں، سمندر اور بڑے دریا کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور اس میں "ال"
234
عہد کیلئے ہے چنانچہ بہت سے مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد بحیرہ احمر ہے اور بعض کا کہنا یہ ہے کہ اس سے دریائے نیل کی طرف اشارہ ہے_
2_ خداوند متعال نے فرعونیوں کو سمندر میں غرق کرکے ان سے انتقام لیا_
فانتقمنا منهم فا غرقنهم فی الیمّ
کلمہ "فا غرقنا" میں "فائ" تفسیریہ ہے، یعنی "ا غرقنا" کلمہ "انتقمنا" کا بیان اور اس کی تفسیر ہے_
3_ آل فرعون، حضرت موسی (ع) کے ساتھ (اُن پر ایمان لانے اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کے بارے میں) کئے گئے عہد کو توڑنے کی وجہ سے انتقام الہی کے اہل ٹھہرے_
إذا هم ينكثون فانتقمنا منهم
جملہ "إذا هم ينكثون" پر جملہ "فانتقمنا" کی حرف "فائ" کے ذریعے تفریع میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ آل فرعون کی عہد شکنی ان سے انتقام الہی لینے کا سبب بنی تھے_
4_ آل فرعون، آیات الہی کو جھٹلاتے ہوئے ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے _
با نهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلين
فوق الذکر مفہوم میں "عنها" کی ضمیر کلمہ "ای تنا" کی طرف پلٹائي گئي ہے کہ اس صورت میں "غفلت" لاپرواہی کے معنی میں ہوگی نہ کہ بے خبری کے معنی میں، اسلئے کہ اس سے پہلے کا جملہ "كذبوا ..." اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ آل فرعون آیات الہی سے بے خبر نہ تھے_
5_ آیات خدا سے بے اعتنائي ہی ان کے جھٹلائے جانے کا باعث بنتی ہے_
با نهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلين
جملہ "و كانوا ..." جملہ "كذبوا ..." کیلئے تعلیل ہوسکتاہے_
6_ آل فرعون نے انتقام الہی سے غافل ہوتے ہوئے آیات خدا کو جھٹلایا_
با نهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلين
فوق الذکر مفہوم اس بنیاد پر لیا گیا ہے کہ "عنها" کی ضمیر کلمہ "نقمت" ("انتقمنا" سے اخذ شدہ) کی طرف پلٹائي جائے اور جملہ "و كانوا ..." فعل "كذبوا" کیلئے حال ہو کہ اس صورت میں کلمہ "غفلت" اپنے حقیقی معنی (بے خبر ہونا) میں استعمال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوگا_
7_ آيات الہی کی تکذيب اور ان سے بے اعتنائي، آل فرعون کيلئے سمندر ميں غرق ہونے کا باعث بني_
فا غرقنھم فی اليمّ با نھم کذبوا بای تنا و کانواعنھا غفلين
"با نھم کذبوا" ميں حرف "بائ" سببيہ ہے اور يہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ انتقام الہی کا سبب ، آيات الہی کی تکذيب اور ان سے بے اعتنائي ہے_

235
8_ آيات الہی سے بے اعتنائي کرنے والے اور انہيں جھٹلانے والے لوگ، انتقام الہی ميں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
فانتقمنا منھم ... با نھم کذبوا بای تنا و کانوا عنھا غفلين

آيات خدا:
آيات خدا سے روگردانی کے آثار5;آيات خدا کی تکذيب 4،6;آيات خدا کی تکذيب کے اسباب 5;آيات خدا کی تکذيب کی سزا ، 7; آيات خدا کی تکذيب کرنے والے 4، 6، 8
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا انتقام 2، 3، 6;اللہ تعالی کے انتقام کے عوامل 8;اللہ تعالی کے عذاب
ايمان:
موسی (ع) پر ايمان 3
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل کی تاريخ 1، 2، 3، 7;بنی اسرائيل کی نجات 3
عذاب:
عذاب کے اسباب7
غفلت:
انتقام خدا سے غفلت 6
فرعوني:
آل فرعون اور آيات خدا 4;آل فرعون پر اتمام حجت ،1; آل فرعون سمندر ميں 1، 2، 3، 7 ; آل فرعون سے انتقام 2، 3 ; آل فرعون کا دنيوی عذاب 1، 2، 3، 7 ; آل فرعون کا غرق ہونا 1، 2، 3 ; آل فرعون کا کفر3;آل فرعون کی عہد شکنی 3;آل فرعون کی غفلت 6;آل فرعون کی ہلاکت کے اسباب 7; آل فرعون کے غرق ہونے کے اسباب 7;موسی (ع) کے ساتھ آل فرعون کا عہد 3

236

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُواْ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُواْ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُواْ يَعْرِشُونَ .137

اور ہم نے مستضعفين کو شرق و غرب زمين کا وارث بناديا اوراس ميں برکت عطا کردی اور اس طرح بنی اسرائيل پر اللہ کی بہترين بات تمام ہوگئي کہ انھوں نے صبر کيا تھا اور جوکچھ فرعون اور اس کی قوم والے بنا رہے تھے ہم نے سب کو برباد کرديا اور ان کی اونچی اونچی عمارتوں کو مسمار کرديا(137)
1_ بنی اسرائيل ،ايك طويل عرصہ سے آل فرعون کے زير تسلط رہتے ہوئے، ناتوان و کمزور ہوچکے تھے_
و ا ورثنا القوم الذين کانوا يستضعفون
"کان" اور اس جيسے دوسرے حروف کے ہمراہ فعل مضارع کا استعمال، زمانہ ماضی ميں اس فعل کے استمرار پر دلالت کرتاہے، بنابرايں جملہ "کانوا يستضعفون" يہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ آل فرعون کے ہاتھوں بنی اسرائيل کی زبوں حالی ايك

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طولانی سابقہ رکھتی ہے_
2_ خداوند متعال نے آل فرعون کو نابود کرتے ہوئے مشرق سے مغرب تك ان کی تمام زمین بنی اسرائیل کے اختیار میں دے دي_
و ا ورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون مشرق الا رض و مغربها
3_ جو زمین خداوند متعال نے آل فرعون کی ہلاکت کے بعد بنی اسرائیل کے اختیار میں دی وہ بہت ہی بابرکت اور زرخیز تھي_
و مشرق الارض و مغربها التی بارکنا فیہا
4_ زمینوں کا بابرکت اور زرخیز ہونا، خدا کے اختیار میں ہے_
مشارق الار ض و مغاربها التی بارکنا فیہا
5_ آل فرعون کی ہلاکت اور ان کی زمین پر بنی اسرائیل

کی حکومت کے بارے میں قوم موسی (ع) کو دی گئي خدا کی بشارت کسی کمی و کاستی کے بغیر متحقق ہوگئي_
و تمت کلمت ربك الحسنی علی بنی اسرائیل
"کلمہ" کا معنی "بات" ہے اور صدر آیت نیز آیات 128، 129 کی روشنی میں اس سے مراد آل فرعون کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کی جانشینی کے بارے میں خوشخبری ہے، "تمت" یعنی بطور کامل محقق ہوئي_
6_ آل فرعون کی ہلاکت اور ان کی زمین پر بنی اسرائیل کی حاکمیت، قوم موسي(ع) کو دیئے گئے خدا کے نیك وعدوں میں سے ہے_
و تمت کلمت ربك الحسنی علی بنی إسرائیل
کلمہ "الحسني" یعنی خوبصورت ترین اور یہ کلمہ "کلمت" کیلئے صفت ہے_
7_ ظالمین کی نابودی اور مستضعفین کی حاکمیت، سنن الہی میں سے ہے_
و ا ورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون ...و تمت کلمت ربك الحسنی
خداوند متعال نے فعل "اورثنا" کے بعد ایك مختصر کلمہ "بنی اسرائیل" کے بجائے ان کی صفت یعنی "القوم الذین ..." کو ذکر کیا تا کہ اس نکتہ کی طرف اشارہ ہوپائے کہ خدا کی حمایت ، صرف بنی اسرائیل ہی کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ سنت خدا یہ ہے کہ وہ مستضعفین کو مستکبرین پر فتح عطا کرتاہے_
8_ مستبکرین کی ہلاکت اور مستضعفین کی حاکمیت کی خوشخبری بشریت کیلئے خدا کے خوبصورت کلمات میں سے ہے_
و ا ورثنا القوم ...و تمت کلمت ربك الحسنی
9_ خداوند متعال، مستضعفین کا حامی ہے_
و ا ورثنا القوم الذین کانوا یستضعفون
10_ عصر بعثت کے کافروں کی شکست اور ان کی سرزمین پر اسلام کی حاکمیت کے بارے میں پیغمبر اسلام(ص) کو خدا کی بشارت_
و تمت کلمت ربك
بنی اسرائیل کے مستضعفین کی فتح اور مستکبرین کی ہلاکت کے بارے میں کلام کے دوران پیغمبر اکرم(ص) کوکلمہ(ربك کے ذریعے) مخاطب قرار دینے (ربك) کا مقصد، اسلام اور مسلمین کی فتح اور کفر اور مستکبر کفّار کی شکست کے بارے میں خوشخبری دینا ہے_
11_ حضرت موسی (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل فرعون کی حکومت کے دوران دشمنان دین کے مقابلے میں صبر اور حوصلے والے لوگ تھے_
و تمت کلمت ربك الحسنی علی بنی إسرائیل بما صبروا
12_ فرعون کے ظلم و ستم کے سامنے موسی (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل کا صبر و حوصلہ، ان کی فتح اور ان کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمن کی ہلاکت کے بارے میں وعدہ الہی کے متحقق ہونے کا باعث بنا_
و تمت کلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل بما صبروا
"بما صبروا" ميں حرف "بائ" سببيہ اور "ما" مصدريہ ہے يعني: "تمت ...بسبب صبرهم"
13_ مستضعفين کا صبر و حوصلہ، ان کی فتح کیلئے خدا کی امداد حاصل ہونے کی شرط ہے_
تمت كلمت ربك ...بما صبروا
14_ خدا کے ذریعے انسان کی تقدیر معین ہونے میں اس کی اپنی کارکردگی کو بھی عمل دخل حاصل ہے_
و تمت كلمت ربك الحسنى على بنى إسرائيل بما صبروا
فوق الذكر مفہوم ،مدد خدا کے سبب یعنی "بما صبروا" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_
15_ فرعون اور اس کے ساتھی اپنی حکومت کے دوران، ہمیشہ اونچی عمارتیں اور محلات بنانے کے درپے رہتے تھے_
و دمرنا ما كان يصنع فرعون و قومہ و ما كانوا يعرشون
"ما كانوا" ميں "ما" موصولہ ہے اور "يعرشون" كو دليل بناتے ہوئے اس سے مراد عرش و عريش (سائبان) ہے "كان" اور "كانوا" كے ہمراہ لائے گئے افعال "يصنع" اور "يعرشون" اس مطلب پر دلالت كرتے ہيں كہ آل فرعون ہميشہ محلات اور سائبان بنانے ميں لگے رہتے، يعنى ان كے بہت محلات تھے_
16_ خداوند متعال نے آل فرعون كى ہلاكت كے بعد ان كے محلات كو بھى بالكل ويران كرديا_
و دمرنا ما كان يصنع فرعون و قومہ و ماكانوا يعرشون
فعل "دمرنا" كا مصدر "تدمير" نابود كرنے كے معنى ميں آتاہے_
17_ تاريخ بشر كى تبديلياں،خداوند كے ارادے اور تدبير كے تحت ہى رونما ہوتى ہيں_
و ا ورثنا ...كلمت ربك ...و دمرنا

اسلام:
اسلام كى حاكميت 10
الله تعالى :
الله تعالى كا ارادہ 7; الله تعالى كا وعدہ 6; الله تعالى كى امداد كى شرائط 13; الله تعالى كى بشارت 5، 8، 10 ; الله تعالى كى تدبير 17; الله تعالى كى سنتيں7; الله تعالى كے افعال 2، 16; الله تعالى كے وعدے كاپورا ہونا 12
انسان:

239

انسان كى تقدير 14
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل پر ظلم 1;بنى اسرائيل كا صبر 11; بنى اسرائيل كو بشارت 5; بنى اسرائيل كو وعدہ6; بنى اسرائيل كى تاريخ 1، 2، 3، 5، 6، 11، 12 ; بنى اسرائيل كى جانشينى 2، 3، 5; بنى اسرائيل كى حاكميت 6، 5 ;بنى اسرائيل كى زبوں حالي،1 ; بنى اسرائيل كى فتح 12;موسى (ع) كے زمانے كے بنى اسرائيل 11، 12 ;
تاريخ:
تاريخى تبديليوں كا سبب 17
زمين:
زمين كى بركت كا منشاء 4
سرزمين:
بابركت زمين 3
صابرين: 11
صبر:
صبر كے آثار 12، 13

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْاْ عَلَى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُواْ يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَـهاً كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ 138.

اور ہم نے بنى اسرائيل كو دريا پار پہنچا ديا تو وہ ايك ايسى قوم كے پاس پہنچے جو اپنے بتوں كے گرد مجمع لگائے بيٹھى تھى _ ان لوگوں نے موسى سے كہا كہ موسى ہمارے لئے بھى ايسا ہى خدا بنا دو جيسا كہ ان كا خدا ہے انھوں نے كہا كہ تم لوگ بالكل جاہل ہو(138)

1_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كو سمندر عبور كرايا_
و جوزنا ببنى إسرائيل البحر
2_ بنى اسرائيل نے وہى سمندر پار كيا جس ميں آل فرعون غرق ہوئے تھے_
و جوزنا ببنى اسرائيل البحر
كلمہ "البحر" ميں "ال" عہد ذكرى ہے اور آيت 136 ميں مذكور "اليمّ" كى طرف اشارہ ہے، يعنى ہم نے بنى اسرائيل كو وہى سمندر (كہ جس ميں آل فرعون كو غرق كيا) عبور كرايا_
3_ قوم موسي(ع) كے سمندر عبور كرنے كا وقت، اسى سمندر
ميں آل فرعون كے غرق ہونے كے ساتھ متصل تھا_
فاغرقنهم فى اليم ...و جوزنا ببنى اسرائيل البحر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كلمہ "و جوزنا ..." آيت 136 (فانتقمنا منهم ...) پر عطف ہے_
4_ سمندر عبور كرنے كے بعد بت پرست لوگوں كے ساتھ بنى اسرائيل كى ملاقات_
فا تو على قوم يعكفون على ا صنام لهم
فعل "اتوا" چونكہ حرف "علي" كے ذريعے متعدى ہوا ہے لہذا "گزرنے" كے معنى كو متضمن ہے_

241
5_ حضرت موسى (ع) كے زمانے ميں بت پرستى كا وجود_
يعكفون على ا صنام لهم
6_ قوم موسي(ع) جن بت پرست لوگوں كے پاس سے گزري، ان كے پاس كئي بت تھے_
على ا صنام لهم
"ا صنام" صنم كى جمع ہے اور صنم كا معنى "بت" ہے
7_ قوم موسي(ع) كے راستے ميں موجود ،بت پرست لوگ ايسے معبودوں كى پرستش كرتے تھے كہ جن كے وہ خود مالك تھے_
ا صنام لهم
8_ قوم موسى كے راستے ميں موجود، بت پرست لوگ اپنے بتوں كى پرستش پر جمے بيٹھے تھے اور ہميشہ انہى كى عبادت ميں مشغول رہتے تھے_
يعكفون على اصنام لهم
"يعكفون" كا مصدر "عكوف" ہے اور يہ كسى چيز كى طرف رخ كرنے اور ہميشہ اسى كے ساتھ چمٹے رہنے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے اور يہاں آيت ميں موجود قرائن كى روشنى ميں اس سے مراد پرستش كے ساتھ چمٹے رہناہے، چنانچہ فعل مضارع (يعكفون) بھى استمرار پر دلالت كرتا ہے، بنابراين جملہ "يعكفون علي ..." يہ مفہوم فراہم كرتاہے كہ وہاں كے بت كدے پرستش كرنے والوں سے كبھى بھى خالى نہيں ہوتے تھے يا تو قوم كى طرف سے كچھ لوگ بتوں كى پوجا كرنے پر مامور ہوتے تھے يا پھر وہ خود ،بارى بارى ان كى پرستش كرنے آتے تھے_
9_ بنى اسرائيل نے موسى (ع) سے كہا كہ جيسے ان لوگوں كے معبود (بت) ہيں ويسے ہى ہمارے لئے بھى ايك معبود بناؤ_
اجعل لنا إلهاً كما لهم ء الهة
10_ بنى اسرائيل نے بت پرستوں اور محسوس معبودوں كے سامنے ان كى فروتنى كا مشاہدہ كرنے پر اپنے لئے بھى ويسے ہى ايك محسوس و ملموس معبود كا تقاضا كيا_
فا توا على قوم يعكفون على ا صنام لهم قالوا ى موسى اجعل لنا إلهاً كما لهم ء الهة
11_ خراب ماحول اور برى تہذيب و ثقافت سے انسان كا اثر قبول كرنا_
فا توا على قوم ...قالوا ى موسى اجعل لنا إلهاً كما لهم ء الهة
12_ بنى اسرائيل، نعمات خدا كے مقابل ناشكرے لوگ تھے_
و جوزنا ببنى اسرائيل البحر ...قالوا ى موسى اجعل لنا الهاً
غير خدا كى پرستش كى طرف بنى اسرائيل كے مائل

242
ہونے اور بحيرہ احمر كو معجزانہ انداز ميں عبور كرتے ہوئے آل فرعون سے ان كے نجات پانے كے درميان زيادہ وقت كا فاصلہ نہ تھا، اس سے يہ حقيقت معلوم ہوتى ہے كہ بنى اسرائيل ناشكرے تھے_
13_ محسوس و ملموس معبود پر اعتقاد، انسان كى جہالت كى علامت ہے_
كما لهم ء الهة قال إنكم قوم تجهلون
موسى (ع) نے بنى اسرائيل كو محسوس و ملموس معبود كے بارے ميں ان كى درخواست (كہ جو جملہ "كما لهم ء الهة" سے سمجھى جاتى ہے) پر جاہل كہہ كر پكارا_
14_ قوم موسي(ع) حقيقى اور قابل پرستش معبود كى خصوصيات سے جاہل تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قالوا ی موسی اجعل لنا إلهاً کما لهم ء الهة قال إنکم قوم تجهلون
15_ نعمات خدا سے قوم موسي(ع) کی بے اعتنائي اور غير خدا کی پرستش کی طرف ان کی رغبت کا اصلی سبب، ان کی وسيع جہالت تھي_
و جوزنا ببنی إسرائيل البحر ...قالوا ی موسي ...قال إنکم قوم تجهلون
جيسا کہ آيت کريمہ سے استفادہ ہوتاہے کہ غير خدا کی پرستش کی طرف بنی اسرائيل کا مائل ہونا، سمندر سے ان کے عبور کرنے کی نعمت کے متحقق ہونے کے بعد تھا، بنابراين کہا جاسکتاہے کہ موسی (ع) نے انہيں جاہل کہنے ميں اس جہت کو بھی مد نظر رکھا تھا يعنی يہ نادانی ہے کہ انسان نعمات الہی کا مشاہدہ کرتے ہوئے بھی اس کے غير کی طرف رغبت پيدا کرے_ فعل مضارع "تجهلون" اس جہالت کی وسعت پر دلالت کرتاہے_
16_ ايسی چيز کی پرستش کرنا کہ جس کا انسان خود مالك ہو، اسکی جہالت کی علامت ہے_
يعکفون علی ا صنام لهم ...قال إنکم قوم تجهلون
موسی (ع) نے جن نکات کے پيش نظر انہيں جاہل کہا وہی ہيں کہ جو "ا صنام لهم" سے ہاتھ آتے ہيں يعنی يہ ايك جاہلانہ بات ہے کہ تم لوگ بت پرستوں کو ديکھتے ہو کہ وہ ايسی چيز کی پرستش ميں مشغول ہيں کہ جس کے وہ خود مالك ہيں، اس کے باوجود تمہارا تقاضا يہ ہے کہ ان کے معبود کے مانند تمہارے پاس بھی ايك معبود ہونا چاہيئے_
17_ معبود بنانے پر بندوں ميں سے کسی بندے (موسی (ع)) کے قادر ہونے کا اعتقاد، بنی اسرائيل کی جہالت کی علامت ہے_
اجعل لنا إلهاً ...قال إنکم قوم تجهلون
جملہ "اجعل لنا إلها" اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ بنی اسرائيل نے موسی (ع) (کہ جو خود ايك بشر ہيں) سے تقاضا کيا کہ ان کيلئے ايك معبود مہيا کريں، چنانچہ موسی (ع) نے بھی انہيں اسی جہت سے جاہل شمار کيا يعنی يہ ايك جاہلانہ بات ہے کہ تم يہ گمان کرو کہ بندگان خدا ميں سے کوئي
243
بندہ، پرستش کے لائق معبود بنا سکتا ہے_
18_ جھوٹے معبودوں کی طرف رجحان کے ذريعے نعمات خدا پر ناشکرا ہونا، انسان کی جہالت کی علامت ہے_
و جوزنا ببنی إسرائيل البحر ...قال إنکم قوم تجهلون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہالت کے اثرات 15;جہالت کی علامات 13، 16، 17، 18
جہلائ: 14
عبادت:
غیر خدا کی عبادت 16
عقیدہ:
محسوس معبود پر عقیدہ 13
کردار:
کردار پر ماحول کے اثرات 11
کفران:
کفران نعمت کے آثار 18

معبود:
محسوس معبود پر عقیدہ 13
نقصان دہ چیز کی پہچان:
ثقافتی لحاظ سے نقصانات کی پہچان 11

إِنَّ هَـؤُلاء مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ .139
ان لوگوں کا نظام برباد ہونے والا اور ان کے اعمال باطل ہیں(139)
1_ بت پرستی ایك فاسد آئین ہے اور بت پرست بے ہودہ کردار کے مالك ہوتے ہیں_
إن ہؤلاء متبرّ ما ہم فیہ و بطل ما کانوا یعملون
گزشتہ آیت کے قرینہ کی روشنی میں "ما ہم فیہ" سے مراد بت پرستی ہے اور "ما کانوا یعملون" سے بتوں کی پرستش اور بت کدوں میں اعتکاف بیٹھنا مراد ہے، کلمہ "متبر" مصدر "تتبیر" سے اسم مفعول ہے اور "ہلاك شدہ" کے معنی میں ہے اور کسی آئین کی ہلاکت سے مراد اس کا فاسد ہونا ہے_
2_ فاسد آئین کی پیروی کرنے والوں اور بے نتیجہ اعمال انجام دینے والوں کی تقلید، جہالت و نادانی کی علامت ہوتی ہے_
إنکم قوم تجهلون ان ہؤلاء متبّر ما ہم فیہ
جملہ "ان ہؤلائ" جملہ "إنکم قوم تجهلون" کیلئے تعلیل ہے یعنی تم لوگ اس وجہ سے نادان ہو کہ ایك فاسد آئین کی پیروی کرنا چاہتے ہو_
3_ حضرت موسی (ع) نے آئین بت پرستی کے فاسد ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے بنی اسرائیل (کہ جو اس آئین کے آرزومند تھے) کو ان کی جہالت سے آگاہ کیا_
قال إنکم قوم تجهلون إن ہؤلاء متبرّ ما ہم فیہ و بطل ما کانوا یعملون
4_ بت پرستوں کے اعمال، بارگاہ خدا میں باطل اور بے ثمر ہیں_
و بطل ما کانوا یعملون

باطل عقیدہ:
باطل عقیدہ کی پیروی کرنے والوں کی تقلید 2
بت پرست:
بت پرستوں کے اعمال 4
بت پرستي:
بت پرستی کا بے ثمر ہونا،1 ;بت پرستی کا فاسد ہونا ،1 ، 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی تاریخ 3;بنی اسرائیل کی جہالت 3
تقلید:
مذموم تقلید 2
جہالت:
جہالت کی علامات 2
عمل:
باطل عمل 4;ناروا عمل 4
موسی (ع) :
موسی (ع) اور بنی اسرائیل 3;موسی (ع) کی تعلیمات 3;موسی (ع) کی داستان 3

قَالَ أَغَيْرَ اللّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَـهاً وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ .140
کیا میں خدا کے علاوہ تمھارے لئے دوسرا خدا تلاش کروں جب کہ اس نے تمھیں عالمین پر فضیلت دی ہے(140)
1_ حضرت موسی (ع) نے غیر خدا کے لائق عبادت ہونے سے انکار کرتے ہوئے بت پرستی کی طرف اپنی قوم کے رجحان پر حیرت کا اظہار کیا_
قال ا غیر اللہ ا بغیکم إلهاً
"ا غیر اللہ " میں ہمزہ، انکار اور تعجب کیلئے ہے اور "کم" کے ساتھ لام مقدر ہے، کلمہ "إلها" فعل "ا بغي" کیلئے مفعول ہے جبکہ "غیر اللہ "
کلمہ "إلها" کیلئے صفت یا حال ہے یعني: "ا ا بغی لکم إلها غیر اللہ "
2_ غیر از خدا کوئي شخص اور کوئي چیز بھی پرستش اور الوہیت کے لائق نہیں_
قال ا غیر اللہ ا بغیکم إلهاً

3_ خداوند متعال نے موسی (ع) کے زمانے کے بنی اسرائیل کو اس وقت کی تمام قوموں اور ملتوں پر فضیلت عطا کي_
و ہو فضلکم علی العلمین
کلمہ "العالمین" کا "ال" عہد ہے اور عصر موسي(ع) کے عالمین کی طرف اشارہ ہے_
4_ حضرت موسی (ع) نے بنی اسرائیل پر خدا کے خصوصی احسان اور فضل و کرم کو بیان کرتے ہوئے صرف اسی کو ان کیلئے لائق عبادت متعارف کرایا_
قال ا غیر اللہ ا بغیکم إلها و ہو فضلکم علی العلمین
جملہ "و ہو فضلکم" حالیہ ہے اور جملہ "اغیر اللہ ..." کیلئے تعلیل ہے یعني: کیسے ممکن ہے کے غیر خدا کو تمھارے لئے پرستش کے واسطے تلاش کروں حالانکہ دوسری اقوام پر تمھاری برتری جیسی تمام نعمات اسی کی عطا کی ہوئي ہیں_
5_ حضرت موسی (ع) نے بت پرستی کی طرف اپنی قوم کے رجحان کو نعمات خدا کی ناشکری قرار دیا_
ا غیر اللہ ا بغیکم إلها و ہو فضلکم علی العلمین
6_ شرک کی طرف رجحان، نعمات خدا کی ناشکری ہے_
ا غیر اللہ ا بغیکم إلها و ہو فضلکم علی العلمین
7_ خدا کی پرستش کے ذریعے اس کی نعمات کا شکر بجا لانے کی ضرورت_
ا غیر اللہ ا بغیکم إلها و ہو فضلکم علی العلمین

اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے مختص امور 2;اللہ تعالی کا فضل 4;اللہ تعالی کی عبادت 7;اللہ تعالی کی نعمات 7،6
بت پرستي:
بت پرستی کے اثرات 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی بت پرستی ،1;بنی اسرائیل کی برتری 3، 4 ;بنی اسرائیل کی تاریخ،1 ;بنی اسرائیل کے رجحانات 1، 5; بنی اسرائیل کے فضائل 4;عصر موسی کے بنی اسرائیل 3
توحید:
توحید عبادی 2،4
شرك:
شرك کا رجحان 6
شکر:
شکر نعمت کی اہمیت 7
عبادت:
عبادت خدا 7

کفران:
کفران نعمت 5، 6
موسی (ع) :
موسی (ع) اور بنی اسرائیل 5;موسی (ع) اور توحید عبادی 4;موسی (ع) اور شرك عبادی ;موسی (ع) کا تعجب،1 ;موسی (ع) کا قصّہ، 1،5 ;موسی (ع) کی تعلیمات 4

وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَونَ يَسُومُونَكُمْ سُوَءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ وَفِي ذَلِكُم بَلاء مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ .141

اور جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات دی جو تمھیں بدترین عذاب میں مبتدلا کر رہے تھے تمھارے لڑکوں کوقتل کر رہے تھے اور لڑکیوں کوخدمت کے لئے باقی رکھ رہے تھے اور اس میں تمھارے لئے پروردگار کی طرف سے سخت ترین امتحان تھا (141)
1_ بنی اسرائیل، آل فرعون کے زیر تسلط ہمیشہ سخت عقوبتوں میں گرفتار رہے تھے_
و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب
"یسومون" کا مصدر "سوم" مسلط کرنا کے معنی میں آتاہے کلمہ"سَوئ" کی کلمہ "العذاب" کی طرف اضافت ایك صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے، یعني: العذاب السوئ_
2_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو بعثت موسي(ع) کے ذریعے آل فرعون کے تسلط اور ان کے جان لیوا شکنجوں سے نجات دلائي_
و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب
جملہ "ھو فضلکم" (اس نے تمہیں فضیلت بخشي) میں فضیلت بخشنے کی نسبت صرف خدا کی طرف دی گئي ہے لیکن دوسرے جملے "ا نجیناکم" (ہم نے تمہیں نجات دي) میں نجات بخشنے کی نسبت ضمیر "نا" (یعنی ہم) کی طرف دی گئي ہے اس موازنے سے سمجھا جا سکتاہے کہ خدا نجات بخشنے کے عمل میں اسباب کی طرف بھی نظر رکھتاہے کہ مذکورہ بحث کی مناسبت سے اس کا سبب بعثت موسی (ع) ہے، بنابراین "ا نجیناکم" کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے بعثت موسي(ع) کے ذریعے تمہیں نجات دي_

3_ آل فرعون کے تسلط اور ان کے عذابوں سے نجات بنی اسرائیل کیلئے ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ایك یادگار واقعہ ہے_
و إذ ا نجینکم من ء ال فرعون یسومونکم سوء العذاب
کلمہ "إذ" فعل مقّدر "اذکروا" کیلئے مفعول بہ ہے_
4_ حضرت موسی (ع) نے آل فرعون کے رنج و آزار سے نجات بخشنے کے سلسلہ میں بنی اسرائیل پر لطف خدا کا سہارا لیتے ہوئے انہیں خدائے یکتا کی پرستش اور شرك سے اجتناب کی ضرورت سے آگاہ کیا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال ا غير الله ا بغيكم الهاً ...و إذ ا نجينكم من ء ال فرعون
مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر ليا گيا ہے كہ مورد بحث آيت ميں مذكور مفاہيم حضرت موسى (ع) كے كلام سے لئے گئے ہوں اور ان كے اصلى مخاطبين وہى لوگ ہوں كہ جو سمندر عبور كرنے كے بعد بت پرستى كى طرف مائل ہوئے_
5_ نعمات الہى كى طرف توجہ، انسان كيلئے توحيد پر قائم رہنے اور شرك و بت پرستى كے رجحان سے اجتناب كرنے كا باعث بنتى ہے_
قال ا غير الله ا بغيكم الهاً ...و إذ ا نجينكم
6_ آل فرعون، بنى اسرائيل كے بيٹوں كو قتل كر ڈالتے اور ان كى عورتوں كو زندہ چھوڑ ديتے تھے_
يقتلون ا بناء كم و يستحيون نساء كم
فعل "يقتلون" كا مصدر "تقتيل" (كثرت سے قتل كرنا) كے معنى ميں ہے، اور "استحيائ" (زندہ چھوڑ دينا) كے معنى ميں ہے_
7_ بيٹوں كا وسيع پيمانے پر قتل عام اور عورتوں كوزندہ چھوڑ دينا، بنى اسرائيل كيلئے آل فرعون كى طرف سے سخت ترين سزا تھي_
يسومونكم سوء العذاب يقتلون ا بناء كم و يستحيون نساء كم
جملہ "يقتلون ابناء كم و يستحيون نساء كم" گزشتہ جملہ كيلئے تفسير ہوسكتاہے_ يعنى "سوء العذاب" سے مراد وہى بيٹوں كا قتل عام اور عورتوں كو زندہ چھوڑناہے اور يہ بھى ممكن ہے كہ اس كے ايك مصداق كو بيان كرنے كيلئے ہو يعنى آل فرعون نے تم پر جو عذاب مسلط كيے ان ميں سے ايك بيٹوں كا قتل عام اور عورتوں كو زندہ چھوڑنا ہے اس بنياد پر صرف دو عذابوں كو ذكر كرنا ان كے شديدتر ہونے كى وجہ سے ہے_
8_ آل فرعون كے ہاتھوں اپنے بيٹونكے قتل عام كى وجہ سے، بنى اسرائيل كى عورتيں زندگى كى خوشيوں سے محروم ہوچكى تھيں_
يسومونكم سوء العذاب يقتلون ا بناء كم و يستحيون نساء كم
"عورتوں كو زندہ چھوڑنا، قوم بنى اسرائيل كيلئے ايك عذاب كے طور پر تھا جبكہ خود عورتيں بھى اس قوم كا حصّہ تھيں اور چونكہ صرف زندہ چھوڑ دينا

عذاب شمار نہيں كيا جاسكتا لہذا كلمہ "يستحيون" كہ جو كلمہ "يقتلون" كے بعد ذكر ہوا ہے كو مد نظر ركھتے ہوئے كہا جاسكتاہے كہ بيٹوں كو كچھ اس طرح قتل كيا جاتا كہ عورتيں يعنى قوم كى مائيں اپنے زندہ رہنے اور فرزندوں كو قتل ہوتا ديكھنے كى وجہ سے سخت رنج و عذاب ميں تھيں چنانچہ كلمہ "ا بنائ" كے مقابلے ميں كلمہ "نسائ" كا استعمال اس احتمال كى تائيد كرتاہے_
9_ بنى اسرائيل كى عورتوں كو زندہ چھوڑنے سے آل فرعون كا مقصد ،ان كا استثمار تھا _*
يسومونكم سوء العذاب ...يستحيون نساء كم
عورتوں كے زندہ چھوڑنے كو عذاب كے عنوان سے بيان كرنا ان كے استثمار كى ايك اور توجيہ ہے_
10_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كو فرعون كے جان ليوا عذابوں ميں گرفتار كرنے كے ذريعے ايك بڑيآزمائشے ميں ڈالا_
يسومونكم سوء العذاب ...و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم
كلمہ "بلائ" آزمائشے كے معنى ميں بھى ہوسكتاہے اور نعمت كے معنى ميں بھى "ذلكم" كا مشار اليہ يا تو عذاب ہے يا اس سے نجات، مندرجہ بالا مفہوم ميں كلمہ "بلائ" كو آزمائشے كے معنى ميں ليا گيا ہے اور "ذلكم" كا مشاراليہ خود عذاب جانا گيا ہے_
11_ خداوند متعال نے عصر موسى (ع) كے بنى اسرائيل كو فرعون كے شديد عذاب اور شكنجوں سے نجات دلاتے ہوئے ايك بھارى آزمائشے سے دوچار كيا_
و إذ انجينكم ...و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم
فوق الذكر مفہوم كى اساس يہ ہے كہ كلمہ "بلائ" آزمائشے كے معنى ميں ہو اور "ذلكم" كے ذريعے عذاب سے نجات كى طرف اشارہ مقصود ہو_
12_ آل فرعون كى عقوبتوں سے نجات، بنى اسرائيل كيلئے خدا كى ايك عظيم نعمت تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و إذ ا نجينكم ...و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم
مندرجہ بالا مفہوم ميں كلمہ "بلاءٌ" كو نعمت كے معنى ميں ليا گيا ہے اور "ذلكم" كا مشار اليہ عذاب سے نجات (كہ جسے "ا نجيناكم" سے استفادہ كيا گيا ہے) كونظر ميں ركھا گيا ہے_
و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم
13_ خداوند متعال مشكلات، نعمات اور انعامات كے ذريعے انسان كا امتحان ليتاہے_
و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم
14_ انسان كى سختيوں كے ذريعے آزمائشے، خدا كے مقام ربوبى كے ساتھ مربوط ہے اور يہ اس كے رشد و تربيت كيلئے ہوتى ہے_
و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم

15_ تاريخ اور اس كے واقعات پر ارادہ خدا كى حاكميت قائم ہے_
و إذا ا نجينكم ...و فى ذلكم بلاء من ربكم عظيم

شرك سے اجتناب كے عوامل 4، 5
فرعون:
فرعون كى عقوبتيں 10، 11
موسى (ع) :

بعثت موسى (ع) 2;موسى (ع) اور بنى اسرائيل 4;موسى (ع) كا
قصّہ 2;موسى (ع) كى تعليمات 4

وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاَثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلاَ تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ .142
اور ہمنے موسى سے تيس رتوں كا وعدہ ليا اور اسے دس مزيد راتوں سے مكمل كرديا كہ اس طرح ان كے رب كا وعدہ چالى راتوں كا وعدہ ہوگيا اورانھوں نے اپنے بھائي ہارون سے كہا كہ تم قوم ميں ميرى نيابت كرو اور اصلاح كرتے رہو اور خبردار مفسدوں كے راستہ كا اتباع نہ كرنا (142)
1_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كو سمندر عبور كرانے كے بعد، موسى (ع) كو ايك خاص عبادت اور مناجات كيلئے بلايا_
و وعدنا موسى ثلثين ليلة
كلمہ "ليلة" كو استعمال كرنے ميں، با وجود اس كے كہ دن اور رات كيلئے عام طور پر كلمہ "يوم" سے استفادہ كيا جاتاہے، اس بات كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ خدا نے موسى (ع) كو عبادت كيلئے بلايا تھا اور چونكہ موسى (ع) اپنى قوم ميں رہتے ہوئے بھى عبادت اور مناجات ميں مشغول رہتے تھے اس سے يہ معلوم ہوتاہے كہ وہ عبادت اور مناجات خاص تھي_
2_ پہلے مرحلہ ميں موسى (ع) كى خاص عبادت اور مناجات كى مدت تيس راتيں متعين كى گئي_
و وعدنا موسى ثلثين ليلة
3_ حضرت موسى (ع) عبادت و مناجات كيلئے تيس راتيں گزارنے كے علاوہ مزيد دس راتيں مكمل كرنے كے بھى پابند ہوئے_
و ا تممنها بعشر فتم ميقات ربہ ا ربعين ليلة
"ميقات" يعنى كسى كام كے انجام دينے كيلئے متعيّن كيا گيا وقت، "ميقات ربہ" يعنى وہ وقت كہ جسے خدا نے عبادت و مناجات كے انجام دينے كيلئے موسي(ع) كيلئے متعين كيا_

4_ خداوند متعال كے ساتھ موسى (ع) كى خاص مناجات كل چاليس راتوں ميں مكمل ہوئيں اور مطلوبہ حد تك پہنچيں_
فتم ميقت ربہ ا ربعين ليلة
فعل "تمّ" كلمہ "بلغ" كے معنى كو متضمن ہے، اس لحاظ سے كلمہ "اربعين" اسكے لئے مفعول بہ ہے، يعنى "فتمّ ميقات ربہ بالغاً اربعين ليلة"
5_ چاليس راتوں كى عبادت اور مناجات، كامل اور ايك خاص اثر كى حامل عبادت و مناجات ہيں_
و ا تممنها بعشر فتم ميقت ربہ ا ربعين ليلة
جملہ "ا تممنها" ميں كلمہ "اتمام" كا استعمال نيز جملہ "فتم ميقت ربہ" ميں (مثلاً "صار" كى بجائے) كلمہ "تمّ" سے استفادہ، اس مطلب كو بيان كرتاہے كہ تيس راتوں كى عبادت ايك كامل اور تام عبادت نہ تھى اور چاليس راتوں كے گزرجانے كے بعد كامل اور تام ہوئي_ اس مطلب كى وضاحت كہ تيس ميں دس كے اضافہ سے چاليس راتيں ہوگئيں "فتم ...اربعين" ميں مندرجہ بالا مفہوم كى طرف اشارہ پايا جاسكتاہے_
6_ خدا كى عبادت اور اس كے ساتھ مناجات كيلئے انبياء كى خلوت نشيني_
و وعدنا موسى ثلثين ليلة
7_ حضرت موسى (ع) كى عبادت و مناجات كے واسطے معين كيے گئے وقت كى مقدار ميں خدا كيلئے "بدائ" كا ظہور_
و ا تممنها بعشر
8_ حضرت ہاورن(ع) ، حضرت موسى (ع) كے بھائي اور ان كے پيروكار تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و قال موسى لا خيہ هرون
9_ حضرت موسی (ع) نے ا پنے بھائي ہارون(ع) کو خدا کے ساتھ اپنی مناجات کے خاتمے تك بنی اسرائيل کی رہبری کيلئے منصوب کيا_
و قال موسى لا خيہ هرون اخلفنى فى قومي
10_ حضرت موسى (ع) نے اپنی امت کو حتی کہ مختصر مدت (مناجات کيلئے جدائي کے وقت) کيلئے بھی رہبر کے بغير نہيں چھوڑا_
و قال موسى لا خيہ هرون اخلفنى فى قومي
11_ انبيائے الہی معاشرے کيلئے رہبر کے انتخاب کا حق رکھتے ہيں_
و قال موسى لا خيہ هرون اخلفنى فى قومي
12_ حضرت موسى (ع) ، مقام نبوت کے علاوه بنی اسرائيل کی سياسی قيادت اور امامت کا منصب بھی رکھتے تھے_
و قال موسى لا خيہ هرون اخلفنى فى قومي
13_ امتوں کی امامت اور قيادت ،نبوت و رسالت سے

253

جدا منصبہے_
و قال موسى لا خيہ هرون اخلفنى فى قومي
جملہ "اخلفنى فى قومي" يہ مطلب فراہم کرتاہے کہ موسی (ع) نے ہارون(ع) کو بنی اسرائيل کی امامت و رہبری کيلئے باقاعده منصوب کيا اگر امامت و رہبری اور پيغمبری ميں کوئي تفاوت نہ ہوتا تو کيا ضرورت تھی کہ موسي(ع) اپنے بھائي ہارون(ع) (کہ جو خود بھی نبی تھے) کو امامت کيلئے منصوب کريں_
14_ خدا نے موسى (ع) کو حکم ديا کہ ان کی خاص عبادت و مناجات کی جگہ بنی اسرائيل سے دور ہونی چاہيے_
و وعدنا موسى ...اخلفنى فى قومي
موسی (ع) نے ميقات کی طرف جانے کی وجہ سے ہارون(ع) کو اپنا جانشين مقرر کيا، اس سے يہ مطلب سمجھ ميں آتاہےکہ وه مدت ميقات کے دوران بنی اسرائيل کے درميان موجود نہ تھے بلکہ ان سے دور تھے_
15_ بنی اسرائيل کے معاشرتی امور کی اصلاح، موسی (ع) کی طرف سے اپنے بھائي اور خليفہ ہارون(ع) کو ديئے گئے دستور العمل کا حصّہ تھي_
و ا صلح
چونکہ اصلاح کے بارے ميں حکم بنی اسرائيل کی سرپرستی کيلئے ہارون(ع) کے انتخاب کے بعد آياہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس سے بنی اسرائيل کے اجتماعي، ثقافتی اور دوسرے امور کی اصلاح مراد ہے نہ يہ کہ ہارون(ع) کے اپنے ذاتی امور کی اصلاح_
16_ انسانی معاشروں اور امتوں کيلئے ايك مصلح رہبر کی ضرورت ہوتی ہے_
اخلفنى فى قومي و ا صلح
17_ مفسدين کی راه و روش کی پيروی سے اجتناب کرنا، موسی (ع) کی طرف سے اپنے خليفہ ہارون(ع) کيلئے ايك معين شده فريضہ تھا_
و لا تتبع سبيل المفسدين
18_ حضرت موسى (ع) کے زمانے کا بنی اسرائيلی معاشره ايك مفسد گروه اور اس کے غلط نظريات اور طرز عمل سے محفوظ نہ تھا_
و لا تتبع سبيل المفسدين
19_ حضرت موسى (ع) اپنی غيبت ميں بنی اسرائيل کے مفسدين کی سازش کے بارے ميں فکرمند تھے_
و لا تتبع سبيل المفسدين
20_ لوگوں کے معاشرتی امور کی اصلاح اور مفسدين کے افکار کی پيروی سے اجتناب، انبياء اور رہبران الہی کے اہم فرائض ميں سے ہے_
و ا صلح و لا تتبع سبيل المفسدين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

21_ برائي كے خلاف مبارزه كرنا اور مفسدين كو ناكام بنانا، انبيائے الہی كے بنيادی فرائض ميں سے ہے_
و لا تتبع سبيل المفسدين

22_ مفسدين، لوگوں پر حكومت كرنے كے اہل نہيں ہيں_
و لا تتبع سبيل المفسدين
23_ مفسدين كے راه و رسم اور ان كے افكار كی پيروی كرنا، اصلاح معاشره سے مانع ہے_
و اصلح و لا تتبع سبيل المفسدين
24_ عن ابی عبدالله (ع) فی قولہ: "و وعدنا موسى ثلثين ليلة و اتممناها بعشر" قال: بعشر ذی الحجة ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے آيت "و وعدنا موسى ..." ميں مذكور كلمہ "بعشر" كے بارے ميں مروی ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: اس سے مراد ذی الحجہ كی دس راتيں ہيں ...
25_ عن ابی جعفر(ع) : ..."و وعدنا موسى ثلثين ليلة" إلى "ا ربعين ليلة" اما ان موسى لم يكن يعلم بتلك العشر و لا بنو اسرائيل (2)...
حضرت امام باقر(ع) سے آيت "و ا تممناها بعشر" ميں مذكور كلمہ "عشر" كے بارے ميں مروی ہے كہ آپ(ع) نے فرمايا: موسى (ع) اور بنی اسرائيل نہيں جانتے تھے كہ ميقات الہی كے وقت دس راتيں اضافہ كی جائيں گي ...

اعداد:
تيس كا عدد 2، 3، 4;چاليس كا عدد 4، 5;دس كا عدد 3، 4
الله تعالى :
الله تعالى ميں بداء 7;الله تعالى كی دعوت، 1
امامت:
مقام امامت 13
امتيں:
امتوں كی ضروريات 16
انبياءً:
انبياء كی تعليمات 21; انبياء كی خلوت نشيني6;انبياء كی عبادت6 ;انبياء كی مسؤوليت 12، 20 ;انبياء كی مناجات 6;انبياء كے اختيارات 11
برائي:
برائي كے خلاف مبارزه 21
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل كی تاريخ 1، 15، 18 ; بنی اسرائيل كے رہبر 12; بنی اسرائيل كے مفسدين كی سازش 19; سمندر سے بنی اسرائيل كا عبور ،1 ;عصر موسى (ع) كے بنی اسرائيل 18
چاليس:
------

1) تفسير عياشی ج/2 ص 25 ح 67، نور الثقلين ج/2 ص 61 ح 235_
2)تفسير عياشی ج/2 ص 26 ح 70 تفسير برهان ج/2 ص 33 ح 4_

چاليس كے عدد كے آثار 5
رہبري:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

256

وَلَمَّا جَاء مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَـكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكّاً وَخَرَّ موسَى صَعِقاً فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ .143

تو اس کے بعد جب موسی ہمارا وعده پورا کرنے کے لئے آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کيا تو انھوں نے کہا کہ پروردگار مجھے اپنے جلوه دکھا دے ارشاد ہوا تم ہرگز مجھے نہيں ديکھ سکتے ہو البتہ پہاڑ کی طرف ديکھو اگر يہ اپنی جگہ پر قائم ره گيا تو پعر مجھے ديکھ سکتے ہو_ اس کے بعد جب پہاڑ پر پروردگار کی تجلی ہوئي تو پہاڑ چور چوڑ ہوگيا اور موسی بيہوش ہوکر گرپڑے پھر جب انھيں ہوش آيا تو کہنے لگے کہ پروردگار تو پاك و پاکيزه ہے ميں تيری بارگاه ميں توبہ کرتا ہوں اور ميں سب سے پہلا ايمان وانے والا ہوں(143)

1_ حضرت موسی (ع) خدا کے ساتھ مناجات کی جگہ تشريف لے گئے اور يوں دعوت خدا کو بلا تاخير قبول کيا_
و لما جاء موسی لميقتنا
"لميقتنا" کا لام "عند" کے معنی ميں ہے، بنابراين "جاء موسی لميقتنا" کا معنی يہ ہوگا کہ موسي(ع) کيلئے جو وقت معين کيا گيا وه اسی وقت کسی تاخير کے بغير حاضر ہو گئے_

2_ خداوند متعال نے مناجات کيلئے معيّن کی گئي جگہ ميں موسی (ع) کی موجودگی کے وقت، ان کے ساتھ کلام کيا_
و لما جاء موسی لميقتنا و کلّمہ ربّہ

3_ مناجات کی دعوت کے وقت خدا کا موسي(ع) کے ساتھ ہم کلام ہونا ان کو ديئے گئے الہی وعدوں ميں سے تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

257

و لما جاء موسى لميقتنا و كلّمہ ربّہ

4_ خدا كا موسى (ع) كے ساتھ ہم كلام ہونا، اُن كى رشد و تربيت كيلئے تھا_

و كلّمہ ربّہ

5_ مناجات كى جگہ خدا كے ساتھ كلام كرنے كے وقت موسى (ع) نے رؤيت خدا كے بارے ميں درخواست كي_

قال ربّ ا رنى ا نظر اليك

6_ خدا كا موسى (ع) كے ساتھ ہم كلام ہونا، آپ(ع) كيلئے رؤيت خدا كى درخواست كرنے كا باعث بنا_

و كلّمہ ربّہ قال ربّ ا رنى ا نظر اليك

چونكہ موسى (ع) كى طرف سے رؤيت كى درخواست كى بات آپ كے ساتھ خدا كے ہم كلام ہونے كے بعد بيان كى گئي (و لما ...كلّمہ ربّہ قال ...) لہذا كہا جاسكتاہے كہ حضرت موسى خدا كا كلام سننے كى وجہ سے جمال حق كے ديدار كے مشتاق ہوگئے_

7_ حضرت موسى (ع) كى درخواست كا خدا كى طرف سے يہ جواب آيا كہ رؤيت خدا، ناممكن ہے_

قال لن تراني

8_ خداوند متعال، آنكھوں كے ذريعے ديكھے جانے سے منزا ہے_

قال لن تراني

9_ انسان، حتى كہ انبياء بھى خداوند متعال كو اپنى آنكھوں كے ذريعے ديكھنے سے ناتوان ہيں_

قال لن تراني

10_ علم انبياء كى محدوديت_

قال رب ا رني ...قال لن تراني

چونكہ موسى (ع) رؤيت خدا (ہر معنى كہ جو اُن كى نظر ميں تھا) كے ناممكن ہونے سے آگاہ نہ تھے چنانچہ انہوں نے خدا سے اس بارے ميں درخواست بھى كي، اس سے انبياء كے علم كى محدوديت كا پتہ چلتاہے_

11_ خداوند متعال نے رؤيت كے بارے ميں حضرت موسى (ع) كى درخواست كے جواب ميں ان سے كہا: اپنے سامنے كے پہاڑ كى طرف ديكھو اور اس پر تجلى خدا كے اثر كا مشاہدہ كرو_

قال لن ترانى و لكن انظر إلى الجبل

كلمہ "الجبل" ميں "ال" عہد حضورى ہے، يعني: انظر إلى هذا الجبل

12_ خدا نے حضرت موسى (ع) سے كہا كہ اگر پہاڑ ہمارے جلوے كے اثر ميں اپنى جگہ پر قائم رہے تو تم بھى مجھے ديكھ لوگے_

و لكن انظر إلى الجبل فان استقر مكانہ فسوف تراني

258

13_ كوہ طور، خداوند كى تجلى كے اثر كى وجہ سے چكنا چور ہوگيا_

فلما تجلى ربہ للجبل جعلہ دكاً

"جعلہ" كى ضمير فاعل كلمہ "رب" كى طرف بھى پلٹائي جاسكتى ہے يعني: جعل الرب بتجليلہ الجبل دكا" اور جملہ "تجلى ربہ" سے اخذ ہونے والے مصدر كى طرف بھى پلٹ سكتى ہے يعني: "جعل تجليہ الجبل دكا" "دك" مصدر ہے اور چكنا چور ہونے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے اور آيت شريفہ ميں اسم مفعول (مدكوك يعنى پسا ہوا) كے معنى ميں ہے_

14_ مادى موجودات پر تجلى خدا ممكن ہے_

فلما تجلى ربہ الجبل

15_ تجلى خدا، اگر موسى (ع) كے جسم پر بھى پڑتى تو وہ بھى پاش پاش ہوجاتا_

و لكن انظر إلى الجبل ...و لما تجلى ربہ للجبل جعلہ دكاً

16_ حضرت موسى (ع) ، تجلى خدا كے اثر كى وجہ سے پہاڑ كے منہدم ہونے كو ديكھ كر بے ہوش ہوكر زمين پر گر پڑے_

فلما تجلى ربہ للجبل جعلہ دكا و خرّ موسى صعقا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"خرّ" کا مصدر "خرور" گرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور کلمہ "صَعْق" بے ہوش ہونے کے معنی میں آتاہے دو جملوں یعنی "تجلی ربہ" اور "جعلہ دكاً" کے بعد جملہ "خرّ موسی صعقا" کو لانے میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ موسی (ع) کے بے ہوش ہونے میں پہاڑ پر تجلی خدا کے پڑنے اور اس کے منہدم ہونے کو عمل دخل حاصل تھا_
17_ حضرت موسی (ع) ، پہاڑ کے منہدم ہونے کی گڑ گڑاھٹ سننے کی وجہ سے بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے_
جعلہ دكاً و خرّ موسى صعقا
"صَعق" ایسے شخص کو کہا جاتاہے کہ جو ڈراونی آواز سن کر بے ہوش ہوجائے (لسان العرب)
18_ انبياء پر بھی بے ہوشی طاری ہونے کا امکان ہے_
و خرّ موسى صعقا
19_ موسی (ع) نے ہوش میں آنے کے بعد تسبیح خدا میں مشغول ہوکر ذات حق کو دیکھنے دکھانے سے منزہ جانا_
فلما ا فاق قال سبحنك
کلمہ "سبحان" نقص و عیب سے پاك و منزہ سمجھنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور آیت کے مورد کی مناسبت سے موسی (ع) نے خدا کو جس عیب و نقص سے منزہ جانا وہ امکان رؤیت ہے_
20_ ذات خدا کے بارے میں کسی غلط توہّم کے ذہن میں آنے پر اس کی تقدیس اور تنزیہ ضروری ہے_
قال رب ا رني ...قال سبحنك

21_ رؤیت خدا سے موسي(ع) کی محرومیت اس کے محال ہونے کی دلیل ہے ، نہ یہ کہ وہ دیدار خدا کی اہلیت نہ رکھتے ہوں_
قال سبحنك
چونکہ موسی (ع) نے رؤیت کی درخواست کرنے اور پہاڑ پر تجلی خدا کے ڈالے جانے اور اس کے منہدم ہونے کے بعد خدا کی تسبیح کی اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کی محرومیت کی وجہ رؤیت خدا کا محال ہوناہے نہ یہ کہ وہ اس مقام کے اہل نہ تھے_
22_ موسی (ع) نے تجلی خدا کے اثر (پہاڑ کے چکنا چور ہونے) کو دیکھ کر رؤیت خدا کے بارے میں درخواست کو ناروا سمجھا اور بارگاہ الہی میں توبہ کي_
فلما ا فاق قال سبحنك تبت اليك
23_ کسی ناروا عمل کی انجام دہی سے آگاہ ہونے کے فوراً بعد خدا کے حضور توبہ کرنا ضروری ہے
قال رب ا رنى ...قال سبحانك تبت اليك
24_ موسی (ع) نے حقیقت جاننے کے بعد، اسے فوراً قبول کرتے ہوئے اس کا اعتراف کیا_
قال ...و ا نا ا ول المؤمنين
آیت کے پہلے حصہ کی روشنی میں کلمہ "المؤمنين" کا متعلق جملہ (با نك لا تري) ہے جملہ "ا نا ا ول المؤمنين" میں کلمہ "ا ول" مقدم ہونے کے معنی کے علاوہ تاخیر نہ کرنے کا معنی بھی فراہم کرتاہے، اس لئے کہ کسی شخص کے اول مؤمن ہونے کا دعوی اسی صورت میں صحیح ہوگا کہ وہ ظاہر ہونے والی حقیقت کو فوراً قبول کرتے ہوئے اس پر ایمان لائے و گرنہ اس بات کا احتمال موجود ہوتاہے کہ کوئي دوسرا شخص اس دوران ایمان لے آئے اور یوں وہ اول مؤمن نہ ہوپائے_
25_ رؤیت خدا کے ناممکن ہونے پر موسی (ع) اپنی قوم میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے شخص تھے_
و ا نا ا ول المؤمنين
26_ انبیائے الہي، حقائق پر ایمان لانے اور ان کا اقرار کرنے کے سلسلہ میں پہل کرتے ہیں_
و ا نا ا ول المؤمنين
27_ عن الصادق(ع) : ..."فلما تجلى ربہ للجبل" ...و إنما طلع من نوره على الجبل كضوء يخرج من سم الخياط ...و "خر موسى صعقا" اى ميّتا "فلما ا فاق" و ردّ عليہ روحہ ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے آیت "فلما تجلى ربہ للجبل" کے بارے میں مروی ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا: سوئي کے سوراخ سے نکلنے والی روشنی کی مانند جلوہ خدا کا ایك قلیل پرتو پہاڑ پر متجلی ہوا ...اور موسی (ع) سکتہ کی حالت میں گر پڑے، یعنی مرگئے ...اور پھر ہوش میں آئے، یعنی خدا نے ان کی طرف روح پلٹا دي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1) تفسیر برہان ج2، ص 34، ج3; بحار الانوار ج4 ص 55، ح 34_

28_ حفص بن غیاث قال: سا لت ابا عبداللہ (ع) عن قول اللہ عزوجل: "فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا" قال: ساخ الجبل فی البحر (1)...

حفص بن غیاث کہتے ہیں کہ امام صادق(ع) سے آیت "فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا" کے بارے میں پوچھا، توآپ(ع) نے فرمایا: وہ پہاڑ (تجلی خدا کے بعد) سمندر میں گر پڑا ...

آنکھ:

نگاہ کی محدودیت 9

اللہ تعالي:

اللہ تعالی کا منزہ ہونا 18، 19، 20; اللہ تعالی کاموسی (ع) سے تکلم 2، 3، 4، 5، 6;اللہ تعالی کا وعدہ 3; اللہ تعالی کیتجلی کے آثار 13، 15، 16، 22;اللہ تعالی کی دعوتیں 1، 3 ;اللہ تعالی کی رؤیت کا محال ہونا 7، 9، 19، 21، 24، 25;اللہ تعالی کی رؤیت کی درخواست 5، 6، 11 ;اللہ تعالی کی رؤیت کی شرائط 12;اللہ تعالی کی کوہ طور پر تجلی 11، 12، 13،16، 17،22 ; اللہ تعالی کی موجودات پر تجلی 14; اللہ تعالی کے اوامر، 11

انبیائ:

انبیاء اور بے ہوشی 18;انبیاء اور خطا 22، 24 ;انبیاء اور رؤیت خدا، 9;انبیاء کا ایمان 26;علم انبیاء کی محدودیت 10

ایمان:

ایمان لانے میں پہل کرنے والے 26

توبہ:

توبہ کی اہمیت 23;توبہ کے موارد 23;ناپسندیدہ عمل سے توبہ 23

حق:

حق کا اقرار 26

کوہ طور:

کوہ طور کا منہدم ہونا 13، 16، 17، 22;کوہ طور کی گڑ گڑاہٹ 17

موسی (ع) :

موسی (ع) اور تجلی خدا 15، 22 ;موسی (ع) اور رؤیت خدا 21، 22; موسی (ع) کا ایمان 24، 25; موسی کا قصّہ 1، 2، 3، 5، 6، 7، 11، 12، 16، 17، 19، 22، 24 ; موسی (ع) کی بے ہوشی 16، 17، 19; موسی (ع) کی تسبیح 19;موسی (ع) کی توبہ 22;موسی (ع) کی خواہشات 5، 6، 7، 11 ; موسی (ع) کی طرف سے حق قبول کرنا 2;موسی (ع) کے رشد کے عوامل 4;موسی (ع) میقات میں 1، 2، 5

-----

1)توحید صدوق، ص 120، ح 23، ب 8: تفسیر برھان ج/2 ص 34 ح 2_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالاَتِي وَبِكَلاَمِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ .144

ارشاد ہوا كہ موسى ہم نے تمام انسانوں ميں اپنى رسالت اور اپنے كلام كے لئے تمھارا انتخاب كيا ہے لہذا ب اس كتاب كو لے لو اور الله كے شكر گذار بندوں ميں ہوجاؤ(144)

1_ حضرت موسى (ع) ، اپنے زمانے كے تمام لوگوں سے برتر اور خدا كے برگزيدہ تھے_

قال ى موسى إنى اصطفيتك على الناس

"اصطفا" كسى چيز كے خالص حصّہ كو لينا" كے معنى ميں استعمال ہوتاہے (مفردات راغب) اور چونكہ "اصطفيتك" حرف "علي" كے ذريعے متعدى ہوا ہے لہذا اس ميں برترى كا معنى بھى پايا جاتاہے_

2_ خداوند متعال نے موسى (ع) كو ان كے خلوص كى وجہ سے تمام لوگوں پر برترى دى اور چنا_

قال ى موسى إنّى اصطفيتك على الناس

چونكہ "اصطفا" كسى چيز كے خالص حصّہ كو لينے كے معنى ميں آتاہے لہذا جملہ "اصطفيتك" يہ مفہوم فراہم كرتاہے كہ موسى (ع) ايك خالص انسان تھے اور ان كا يہى خلوص ان كو انتخاب كرنے كا باعث بناہے_

3_ حضرت موسى (ع) كے انتخاب اور دوسروں پر ان كو برترى دينے كا اظہار، مناجات كى جگہ پر موسى (ع) كے ساتھ خدا كے كلام كا حصّہ ہے_

قال ى موسى إنى اصطفيتك على الناس

4_ رؤيت كے بارے ميں موسى (ع) كى درخواست كا منفى جواب دينے كى وجہ سے خداوند متعال نے ان كى دل جوئي كي_

قال لن ترني ...قال ى موسى إنى اصطفيتك على الناس

ايسے معلوم ہوتاہے كہ موسى (ع) كى درخواست رد كرنے كے بعد خدا كى طرف سے خصوصى نعمات كا ذكر آپ(ع) كى دل جوئي كے واسطے ہے يعني: اگرچہ تمھارے لئے رؤيت خدا ممكن نہيں، ليكن خدا نے تمہيں ايسى نعمات عطا كى ہيں كہ جن سے دوسرے محروم ہيں_

262

5_ خداوند متعال نے موسى (ع) كو، اپنى رسالت عطا كركے اور ان كے ساتھ ہم كلام ہوكر، اس زمانے كے تمام لوگوں پر برترى بخشي_

اصطفيتك على الناس برسلتى و بكلامي

"برسالتي" اور "بكلامي" ميں حرف "بائ" استعانت كيلئے ہے_

6_ حضرت موسى (ع) ، لوگوں كيلئے خدا كى طرف سے متعدد پيغامات ليكر آئے تھے_

برسلتي

كلمہ "رسالات" كو جمع لانے ميں ہى مندرجہ بالا مفہوم كى طرف اشارہ پايا جاتاہے_

7_ بعض انسانوں كى لياقت اور صلاحيت، خدا كى طرف سے پيغمبرى اور رسالت كيلئے ان كے منتخب ہونے كا باعث بنتى ہے_

قال ى موسى إنى اصطفيتك على الناس برسلتي

8_ خداوند متعال نے موسى (ع) سے كہا: ميرے پيغامات حاصل كرو اور انہيں سيكھو اور اپنے اعمال و كردار كو ان كى اساس پر استوار كرو_

فخذ ما ء اتيتك

فعل "خذ" كا مصدر "ا خذ" لينے كے معنى ميں آتاہے اور خدا كے پيغامات لينے سے مراد ،انہيں سيكھنا اور ان پر عمل كرنا ہے_

9_ خداوند متعال نے موسى (ع) سے كہا كہ رسالت كى نعمت حاصل ہونے اور ميرا كلام سننے كے اہل ہونے پر ميرے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شکر گزار رہو_
اصطفيتك على الناس برسلتى و بكلامي ...و كن من الشكرين
10_ خدا كے پيغامات وصول كرنے اور ان پر عمل كرنے اور اس كى نعمات پر شكر گزار رہنے كے بارے ميں حكم، مناجات كے وقت موسى (ع) كے ساتھ خدا كے كلام كا حصّہ ہے_
قال ...فخذ ما ء اتيتك و كن من الشكرين
11_ چاليس راتوں كى مناجات كے ذريعے موسى (ع) كى تطہير، تورات حاصل كرنے كيلئے مقدمہ تھي_
ى موسى إنى اصطفيتك ...فخذ ماء اتيتك
چونكہ خدا نے موسى (ع) كے ساتھ اپنے وعدے كى داستان اور اُن كى چاليس راتوں كى مناجات كے آخر ميں اپنے پيغامات (تورات) عطا كرنے كى بات كى اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ وعدہ اور وہ مناجات تورات عطا كرنے كى وجہ سے تھيں_
12_ حضرت موسى (ع) كے ساتھ خدا كى ہم كلامى اور پيغمبرى كيلئے ان كا انتخاب، اُن كيلئے خدا كى عظيم نعمات ہيں_
على الناس برسلتى و بكلمي ...و كن من الشكرين
13_ خدا كے پيغامات ياد كرنا اور اعمال و كردار ميں انہيں بروئے كار لانا، نعمت دين پر خدا كى شكر گزارى ہے_
263
فخذ ماء اتيتك و كن من الشكرين
الہى پيغامات عطا كرنے كے بعد سپاس گزارى كى بات اس حقيقت كو ظاہر كرتى ہے كہ وہ پيغامات نعمت تھے لہذا انہيں عطا كرنے پر خدا كا شكر بجا لانا ضرورى ہے چنانچہ ان پيغامات كو ياد كرنے كے بارے ميں حكم يہ مطلب فراہم كرتاہے كہ اس نعمت كا شكر انہيں ياد كرنے اور اپنانے كے ذريعے ادا ہوتاہے_
14_ دين اورالہى تعليمات، بشر كيلئے خدا كى نعمت ہيں_
برسلتي ...و كن من الشكرين
15_ نعمات خدا كے ملنے پر شكر گزارى ضرورى ہے_
و كن من الشكرين
16_ نعمات خدا كا شكر بجا لانے والے، بارگاہ خدا ميں ايك عظيم مقام پر فائز ہوتے ہيں_
و كن من الشكرين
حضرت موسى (ع) جيسے ايك عظيم پيغمبر كو شكر گزارى كے بارے ميں خدا كا حكم اس حقيقت كى نشاندہى كرتاہے كہ شاكرين كا مقام بہت بلندہے_
17_ عن ابى عبدالله (ع) : ا وحى الله عزوجل إلى موسى : يا موسى ا تدرى لم اصطفيتك بكلامى دون خلقي؟ قال: يا رب و لم ذاك؟ قال: فا وحى الله تبارك و تعالى إليہ ا ن يا موسى : إنى قلبت عبادى ظہرا لبطن فلم اجد فيهم ا حدا ا ذل لى نفساً منك ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے مروى ہے: كہ خداوند متعال نے موسى (ع) كى طرف وحى بھيجى اے موسى (ع) كيا تم جانتے ہو كہ ميں نے اپنے بندوں ميں سے اپنے ساتھ ہم كلام ہونے كيلئے تمہارا انتخاب كيوں كيا؟ موسى (ع) نے جواب ديا: پروردگارا اس كى وجہ كيا تھي؟ خداوند متعال نے فرمايا: اے موسى (ع) ميں نے تمام بندوں كى چھان بين كى اپنے سامنے تجھ سے زيادہ كسى كو خاضع و تابع نہيں پايا ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انتخاب کے اسباب 2،7
-----

1) علل الشرايع ، ص 56، ح2 ، ب 50،نورالثقلين ج2 ص 67ح 255_

تورات:
نزول تورات کے اسباب 11
دين:
تعليمات دين پر عمل 8، 10، 13;تعليمات دين کو سيکھنا 8، 10، 13;نعمت دين 13، 14
رسالت:
نعمت رسالت 9
شکر:
شکر نعمت 9، 10;شکر نعمت کى اہميت 15;شکر نعمت کے موارد 13
شاکرين:9
شاکرين کے مقامات 16
کردار:
کردار کى اساس 8
لياقت:
لياقت کے اثرات 7
مناجات:
رات کے وقت مناجات 11
موسى (ع) :
موسى (ع) پر نعمات 12; موسى (ع) کا اخلاص 2;موسى (ع) کا تزکيہ 11; موسى (ع) کا چناؤ 1، 2، 3، 5، 12 ;موسى (ع) کا قصّہ 3، 4، 5، 10، 11، 12 ; موسي(ع) کى بعثت 12; موسى (ع) کى تعليمات 6;موسي(ع) کى چلہ نشينى 11; موسى (ع) کى دل جوئي 4;موسى (ع) کى لياقت 9; موسى (ع) کى مسؤوليت 8، 9 ; موسى (ع) کے مقامات 1،2،3،5;موسى (ع) ميقات ميں 3، 10;ميقات ميں موسى (ع) کى مناجات 11
موسى (ع) کا چناؤ :1، 2

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلاً لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُواْ بِأَحْسَنِهَا سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ .145
اور ہم نے توريت کى تختيوں ميں ہر شے ميں سے نصيحت کا حصّہ اور ہر چير کى تفصيل لکھ دى ہے لہذا سے مضبوطى کے ساتھ پکڑ لو اور اپنى قوم کو حکم دو کہ اس کى اچھى اچھى باتوں کو لے ليں _ ميں عنقريب تمھيں فاسقين کے گھر دکھلادوں گا(145)
1_ خداوند متعال نے مناجات کے مقام پر موسى (ع) کو مکتوب الواح عطا کيں_

و کتبنا لہ فى الا لواح ...فخذھا
"الا لواح" ميں "ال" عہد ذکرى ہے اور گزشتہ آيت ميں مذکور "ما اتيتك" کى طرف اشارہ ہے_
2_ موسى (ع) کو عطا کى گئيں الواح ميں مندرج تحريروں کا کاتب ،خود خداوند متعال تھا_
و کتبنا لہ فى الا لواح

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ موسى (ع) كو ملنے والى الواح ميں ہر طرح كى نصيحت كا ذكر موجود تھا_
و كتبنا لہ فى الا لواح من كل شيء موعظة
كلمہ "موعظة" فعل "كتبنا" كيلئے مفعول ہے اور "من كل شيئ" كلمہ "موعظة" كيلئے صفت ہے، مورد كى مناسبت سے "كل شيئ" سے مراد ہر نصيحت آموز چيز ہے، بنابراين جملہ "كتبنا لہ ..." كا معنى يہ ہوگا كہ ہم نے موسي(ع) كو عطا كى گئيں الواح ميں ہر نصيحت آموز چيز كى نصيحت لكھ دى ہے_
4_ حضرت موسى (ع) كو عطا كى جانے والى الواح (تورات) عصر موسى (ع) كے لوگوں كى ہدايت كے متعلق تمام ضروريات كو پورا كرتى تھيں_
و كتبنا ...تفصيلا لكل شيئ
5_ تورات كا نزول ،مكتوب الواح كى شكل ميں تھا_
و كتبنا لہ فى الا لواح
6_ پند و نصيحت، تورات كى بنيادى تعليمات ميں سے ہے_
و كتبنا ...موعظة و تفصيلاً
كلمہ "تفصيلاً" پر كلمہ "موعظة" كے مقدم ہونے ميں اس نكتہ كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ تورات كے مواعظ كو اس كى دوسرى تعليمات كى نسبت ايك خاص مقام حاصل ہے_
7_ خداوند متعال كى طرف سے حضرت موسى (ع) كو، الواح كو سيكھنے سمجھنے اور ان پر عمل كرنے كے سلسلہ ميں سنجيدگى كى دعوت_
فخذها بقوة
8_ خداوند متعال نے موسى (ع) سے كہا كہ اپنى قوم كو الواح پر تحرير شدہ معارف اور احكام كو سيكھنے كا حكم دو_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها
9_ قوم موسي(ع) ، الواح ميں تحرير شدہ معارف اور احكام كو اچھى طرح ياد كرنے اور ان پر بطريق احسن عمل كرنے كى ذمہ دار تھي_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها
مندرجہ بالا مفہوم اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے كہ "احسنها" كى ضمير كلمہ "قوة" كى طرف پلٹائي جائے، اس بنياد پر فعل "يا خذوا" كا مفعول ايك محذوف ضمير ہے كہ جو كلمہ "ا لواح" كى طرف پلٹتى ہے يعني: "يا خذوا الا لواح باحسن القوة"_
266
10_ معارف الہى كو اچھى طرح سيكھنے اور احكام دين پر بطريق احسن عمل كرنے ميں سنجيدگى سے كام لينا، لوگوں كے ذمہ ايك اہم فرض ہے_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها
11_ حضرت موسى (ع) ، اپنى قوم ميں كافى اثر و رسوخ ركھتے تھے_
و ا مر قومك يا خذوا
چونكہ فعل "يا خذوا" امر كے جواب ميں واقع ہوا ہے لہذا ايك مقدّ ر "إن" شرطيہ كے ذريعے مجزوم ہے، جملے كى تقدير يوں ہے: "و امر قومك إن تا مرهم ياخذوا ..." يعنى اپنى قوم كو الواح كے سيكھنے كے بارے ميں حكم دو، اگر تو نے ايسا حكم ديا تو وہ انجام ديں گے يہ مطلب (يعنى اگر تو نے حكم ديا تو وہ انجام ديں گے) ظاہر كرتاہے كہ موسي(ع) اپنى قوم ميں كافى اثر و رسوخ ركھتے تھے_
12_ رہبروں كو اپنى تعليمات پر عمل كرنے كے سلسلہ ميں دوسروں پر سبقت حاصل ہونا چاہيئے_
فخذها بقوة و ا مر قومك يا خذوا
13_ فاسقين كى سرزمين پر تسلط اور اس كے مناظر كا نظارہ، قوم موسى (ع) سے خدا كا ايك وعدہ تھا_
سا وريكم دار الفسقين
كلمہ "ا لفسقين" كے متعلق تين احتمال پائے جاتے ہيںپہلا يہ كہ اس سے مراد آل فرعون ہيں دوسرا يہ كہ اس سے مراد سرزمين قدس كے وہ ساكنين ہينكہ جو قوم موسى (ع) كے وارد ہونے سے پہلے وہاں آباد تھے، تيسرايہ كہ اس سے مراد قوم موسي(ع) كے خلاف ورزى كرنے والے افراد ہيں، فوق الذكر مفہوم پہلے اور دوسرے احتمال كى طرف ناظر ہے_
14_ معارف دين كو سيكھنا سمجھنا نيز احكام الہى پر عمل كرنا، فاسقين پر قوم موسى كو فتح حاصل ہونے اور ان كى

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سرزمین کو آزاد کرانے کی شرط تھي_
فخذوھا ... یا خذوا با حسنھا سا وریکم دار الفسقین
فوق الذکر مفہوم اس احتمال کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "سا وریکم" فعل امر "فخذھا بقوۃ و ا مر قومك یاخذوا" کا جواب ہو، یعني: "إن تاخذھا و یا خذوا سا وریکم دار الفسقین" یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ فعل "ا وریکم" "سین" کی وجہ سے مجزوم نہیں ہوا باوجود اس کے کہ امر کے جواب میں واقع ہوا ہے_
15_ خداوند متعال نے قوم موسي(ع) کو اپنی رسالت کی مخالفت سے خبردار کیا اور خلاف ورزی کرنے والوں کو فاسق کہہ کر پکارا_
سا وریکم دار الفسقین
مندرجہ بالا مفہوم کی اساس یہ ہے کہ کلمہ "الفاسقین" سے مراد خود بنی اسرائیل میں سے خلاف ورزی کرنے والے لوگ ہوں اس مبنا کے مطابق جملہ "سا وریکم" کہ جو تورات کو سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کے بارے میں حکم کے بعد واقع ہوا ہے، اس میں اس مطلب کی
267
طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ اگر بعض لوگوں نے اس حکم کی اطاعت نہ کی تو وہ فاسق ہوں گے، اوریہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس صورت میں "دار" سے مراد ان لوگوں (فاسقین) کا شوم اور نامبارك مقام ہوگا_
16_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے فاسقوں کو برے انجام سے دوچار ہونے کی دھمکی دي_
سا وریکم دار الفسقین
17_ عن ا بی جعفر(ع) : ... إنَّ اللہ تبارك و تعالی قال لموسي: "و کتبنا لہ فی الا لواح من کل شیئ" فا علمنا ا نہ لم یبین لہ الا مر کلہ ...(1)
حضرت امام باقر(ع) سے مروی ہے: ... کہ خداوند تبارك و تعالی نے موسی (ع) کے بارے میں فرمایا: "اور ہم نے اسکے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ لکھا" خدا نے اس آیت میں ہمیں آگاہ کیا ہے کہ اس نے موسی (ع) کیلئے تمام امور بیان نہیںکئے ہیں ...

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا وعدہ 13;اللہ تعالی کی دعوت 7; اللہ تعالی کی نواہي15; اللہ تعالی کے افعال 2;اللہ تعالی کے انتباہات 16; اللہ تعالی کے اوامر 8;اللہ تعالی کے عطایا ،1، 2، 3
انجام:
نامبارك انجام 16
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کو دعوت 8;بنی اسرائیل کو وعدہ 13; بنی اسرائیل کی تاریخ 13; بنی اسرائیل کی ذمہ داری 9; بنی اسرائیل کی فتح کی شرائط 14; بنی اسرائیل کے فاسقوں پر فتح 14; بنی اسرائیل کے فاسقوں کا انجام 16;بنی اسرائیل کے فاسقوں کو دھمکی 15، 16;بنی اسرائیل کے فاسقوں کی سرزمین 13، 14
تورات:
تورات اور اس دور کے تقاضے 4;تورات پر عمل 7، 9 ; تورات کا ہدایت کرنا 4; تورات کی الواح 1، 2، 4، 5;تورات کی الواح کی خصوصیت 3; تورات کی تعلیمات 3، 6 ;تورات کی تعلیمات کا حصول 7، 8، 9 ; تورات کی خصوصیت 4;تورات کے مواعظ 3،6 ;نزول تورات کی خصوصیت 5
دین:
تعلیمات دین پر عمل 12;تعلیمات دین کا حصول 10، 14;دین پر عمل کی اہمیت 10; دین پر عمل کے آثار 14
رہبري:
رہبری کی ذمہ داری 12
لوگ:
لوگوں کی ذمہ داری 10
موسی (ع) :
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

------

1) بصائر الدرجات،ص 228، ح3، ب5; نورالثقلین ج2، ص67، ح257_

موسی (ع) بنی اسرائیل کے درمیان 11; موسی (ع) کا قصّہ 1، 7، 8; موسی کی ذمہ داری 7 ;موسی (ع) کے ساتھ مخالفت 15; موسی کے کلام کی تا ثیر 11; موسی (ع) میقات میں 1،

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْاْ كُلَّ آيَةٍ لاَّ يُؤْمِنُواْ بِهَا وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الرُّشْدِ لاَ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً وَإِن يَرَوْاْ سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلاً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَكَانُواْ عَنْهَا غَافِلِينَ .146

میں عنقریب اپنی آیتوں کی طرف سے ان لوگوں کو پھیردونگا جو روئے زمین میں ناحق اکڑتے پھرتے ہیں اور یہ کسی بھی نشانی کو دیکھ لیں ایمان لانے والے نہیں ہیں_ ان کا حال یہ ہے کہ ہدایت کا راستہ دیکھیں گے تواسے اپنا راستہ نہ بنائیں گے اور گمراہی کا راستہ دیکھیں گے تو اسے فوراً اختیار کرلیں گے یہ سب اس لئے ہے کہ انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ہے اور ان کی طرف سے غافل تھے(146)

1_ خداوند متعال، متکبرین کو اپنے معارف اور آیات کی معرفت سے محروم رکھتاہے_

سا صرف عن ء ای تی الذین یتکبرون فی الا رض

کلمہ "صرف" جب حرف "عن" کے ذریعے متعدی ہو تو اس وقت روکنے اور مانع ہونے کے معنی میں آتاہے چنانچہ آیات الہی سے روکنا یا تو ان کے فہم سے مانع ہونے کے معنی میں ہے یا پھر آیات پر ایمان سے روکنے یا یہ کہ ان کو باطل کرنے اور مٹانے سے روکنے کے معنی میں ہے، البتہ صرف پہلا معنی ہی پوری آیت کے تمام حصّوں کے ساتھ متناسب ہے_

2_ تکبّر، آیات اور معارف الہی کو درك کرنے کی صلاحیت کے سلب ہونے کا باعث بنتاہے_

سا صرف عن ء ایتی الذین یتکبرون فی الا رض

3_ تکبر، غیر حقیقی اور موہوم امور سے وجود میں آنے والی خصلت ہے_

یتکبرون فی الا رض بغیر الحق

"بغیر الحق" توضیح کیلئے ہے اور اس میں "بائ" سببیہ ہے بنابراین "بغیر الحق" کی قید اس مطلب پر دلالت کرتی ہے کہ تکبر کا سرچشمہ

غیر حقیقی اور باطل امور ہیں_

4_ بعض لوگ حقانیت دین کو ثابت کرنے کیلئے پیش کی جانے والی کسی نشانی کی بھی تصدیق نہیں کرتے اور نہ ہی اس پر ایمان لاتے ہیں_

و إن یرو کل ء اية لا یؤمنوا بہا

5_ خداوند متعال، آیات الہی کے بارے میں بے یقینی کی کیفیت کے حامل افراد کو اپنے معارف اور آیات کو درك کرنے سے محروم رکھتاہے_

سا صرف عن ای تی الذین یتکبرون ...و إن یروا کل ء اية لا یؤمنوا بہا

جملہ "إن یروا ..." جملہ "یتکبرون ..." پر عطف ہے اور "الذین" کیلئے صلہ ہے_ یعنی "سا صرف عن ء ای تی الذین ء ان یروا" ...بنابراین "إن یروا" میں ایك اور گروہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جسے خداوند متعال آیات و معارف کو سمجھنے سے محروم رکھتاہے_

6_ بعض لوگ رشد و ہدایت کی راہ اپنے سامنے پاکر بھی اسے اپنی زندگی کیلئے نہیں اپناتے_

و إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً

7_ خداوند متعال، رشد و ہدایت کی راہ سے روگردانی کرنے والوں کو اپنی آیات اور معارف دین کی معرفت سے محروم رکھتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سا صرف عن ای تی الذین ... إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً
جملہ "و إن یروا سبیل الرشد" جملہ "یتکبرون" پر عطف ہے اور در حقیقت یہ "الذین" کیلئے دوسرا صلہ ہے، یعنی "سا صرف عن ء ایتی الذین إن یروا سبیل الرشد ..." بنابراین جملہ "و إن یروا سبیل الرشد" میں ایك تیسرے گروہ کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ جسے خدا معارف دین کو سمجھنے سے محروم رکھتاہے _
8_ دین اور معارف الھي، رشد و ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں اور انسان کیلئے سعادت فراہم کرتے ہیں_
سا صرف عن ء ای تی الذین ...إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً
"سبیل الرشد" (راہ سعادت) سے مراد وہی آیات خدا یعنی دین اور معارف الہی ہیں_
9_ بعض لوگ ضلالت و گمراہی کا راستہ دیکھتے ہی اس پر چل پڑتے ہیں_
و إن یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلاً
مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر لیا گیا ہے کہ جملہ "و إن یروا سبیل الغي ..." جملہ "یتکبرون" پر عطف ہو اور "الذین" کیلئے چوتھے صلہ کے طور پر ہو کہ اس صورت میں اس جملہ میں ایك اور گروہ کی طرف اشارہ پایا جائے گا کہ جسے خدا اپنی آیات کی معرفت سے محروم رکھتاہے_
270
10_ خداوند متعال ایسے لوگوں کو کہ جو راہ ضلالت کو دیکھتے ہی اسے اپنی زندگی کی روش قرار دیتے ہیں ان کو اپنے معارف اور آیات کی معرفت سے محروم رکھتاہے_
سا صرف عن ء ایتی الذین ... إن یروا سبیل الغنی یتخذوہ سبیلاً
11_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائي، آیات اور معارف الہی کی معرفت سے محروم رہنے کا باعث ہے_
سا صرف عن ء ای تي ...ذلك با نهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلین
مندرجہ بالا مفہوم اس بنیاد پر اخذ ہوا ہے کہ "ذلك" کے ذریعے "سا صرف" سے استفادہ ہونے والے کلمہ "صرف" کی طرف اشارہ مقصود ہو، یعنی متکبرین کو آیات کی معرفت سے محروم رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان سے بے اعتنائي برتي_
12_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے بے اعتنائي، تکبر جیسی خصلت کے وجود میں آنے کا باعث ہے_
الذین یتکبرون فی الا رض ...ذلك با نهم كذبوابای تنا و كانوا عنها غفلین
فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "ذلك" کا مشارالیہ "زمین پر تکبرہو "کہ جو جملہ "یتکبرون فی الا رض" سے مستفاد ہے، جملہ "کانوا عنها غفلین" میں غفلت سے مراد، آیات سے بے اعتنائي ہے نہ یہ کہ ان کے وجود سے بے خبری مراد ہو، اسلئے کہ آیات خدا کی تکذیب ان کے وجود سے آگاہی پر متوقف ہے_
13_ آیات الہی کو جھٹلانا اور ان سے بے اعتنائي، حقائق دین کے بارے میں بے یقینی کی کیفیت کے وجود میں آنے کا باعث ہے_
إن یروا کل ء ایة لا یؤمنوا بها ...ذلك با نهم كذبوابای تنا و كانواعنها غفلین
14_ آیات الہی کی تکذیب اور ان سے غفلت، رشد و ہدایت کی راہ کو قبول نہ کرنے اور ضلالت و گمراہی کی راہ کو اپنانے کا باعث ہے_
و إن یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ ...ذلك بانهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلین
15_ تکبّر، ایمان کی طرف مائل ہونے اور راہ کمال کو اپنانے سے مانع ہے جبکہ گمراہی کی طرف راغب ہونے کا باعث ہے_
الذین یتکبرون ...و إن یروا کل ء ایة ...و إن یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلاً
فوق الذکر مفہوم اس احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "و إن یروا کل ء ایة ..." اور جملہ "إن یروا سبیل الرشد ..." اور جملہ "إن یروا سبیل الغي ..." زمین میں تکبر کرنے والوں کے حالات اور صفات بیان کرنے کیلئے ہو، نہ یہ کہ انہیں (جیسا کہ گزشتہ مفاہیم میں گزر چکاہے) متکبرین کے قسیم کے طور پر لیا جائے_
271
16_ عصر موسي(ع) کے بعض لوگ، آیات خدا کو جھوٹا خیال کرتے ہوئے ان کی پرواہ نہیں کرتے تھے_
با نهم كذبوا بای تنا و كانوا عنها غفلین
17_ خداوند متعال نے قوم موسی کو متنبہ کیا کہ وہ ان میں سے متکبرین اور منکرین کو تورات اور اس کے معارف کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سمجھنے سے محروم رکھے گا_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها ... سا صرف عن ء اى تى الذين يتكبرون فى الا رض
گزشتہ آیات کی روشنی میں مورد بحث آیت کا مورد نظر مصداق، قوم موسي(ع) کے متکبر اور ہٹ دھرم افرادہیں_
18_ خداوند متعال نے قوم موسی کو متنبہ کیا کہ وہ رشد و کمال کی راہ کے ساتھ ان کی مخالفت جاری رہنے اور راہ ضلالت پر ان کے قائم رہنے کی صورت میں انہیں تورات کے معارف کو سمجھنے سے محروم رکھے گا_
و ا مر قومك يا خذوا با حسنها ...إن يروا كل ء اية لا يؤمنوا بها ...سبيلاً

آیات خدا:
آیات خدا سے اعراض کے اثرات 11، 12، 13، 14; آیات خدا سے اعراض کرنے والے 16 ; آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات 11، 12، 13، 14; آیات خدا کو جھٹلانے والے 4، 5، 16 ;آیات خدا کو سمجھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں 2، 1;
آیات خدا کے فہم سے محروم لوگ 5،7،10 ; آیات خدا کے فہم سے محرومیت 5، 11
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال 5،7،10 ;اللہ تعالی کے انتباہات 17،18
ایمان:
ایمان کے موانع 15
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کو انتباہ 18 ;بنی اسرائیل کے کافر 16; بنی اسرائیل کے منکرین کو انتباہ 17
تکبر:
تکبر کا سرچشمہ 3; تکبر کے اثرات ،1،2،15;تکبر کے اسباب 12
تورات:
فہم تورات سے محرومیت 17;فہم تورات کے موانع 18
دین:
دین سے اعراض کرنے والے 4،6،7; دین کو قبول کرنے کے موانع 13; دین کا کردار 8; فہم دین سے محروم لوگ 7،10;فہم دین سے محرومیت 11، 17;فہم دین کے موانع 1،2
رشد و تکامل:
رشد کے ساتھ مخالفت 18;رشد کے موانع 14، 15; عوامل رشد 8
سعادت:

سعادت کے عوامل 8
سماجی گروہ: 4،6،9
گمراہ لوگ: 9
گمراہوں کی محرومیت 10
گمراہي:
گمراہی کے اثرات 18;گمراہی کے اسباب 15;
گمراہی کے عوامل 14
متکبرین:
متکبرین کی محرومیت 1،7 1
ہدایت:
ہدایت سے روگردانی کرنے والے 6،9 ،10 ; ہدایت کے عوامل 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَلِقَاء الآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلاَّ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ .147
اورجنلوگوں نے ہماری نشانیوں اور آخرت كى ملاقات كو جھٹلايا ہے ان كے اعمال برباد ہيں اورظاہر ہے كہ انھيں ويسا بدلہ تو ديا جائے گا جيسے اعمال كر رہے ہيں(147)
1_ آيات الہى كى تكذيب اور قيامت كا انكار، انسان كے تمام نيك اعمال كے تباہ ہونے كا باعث ہے_
والذين كذبوا باى تنا و لقائ الا خرة حبطت ا عملهم
كلمہ "حبط" تباہ و برباد ہونے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے، اور "ا عمال" سے مراد انسان كا نيك كردار ہے اسيلئے كہ ناپسنديده اعمال كا بربادہوناتو دنيا اور آخرت ميں انسان كے فائدے ميں ہے، كلمہ "ا عمال" چونكہ بصورت جمع لايا گيا ہے اور بعد والے كلمہ كى طرف اضافت كے ساتھ ہے لہذا مفيد استغراق و شمول ہے،بنابراين "ا عمالهم" يعنى ان كے تمام نيك كام_
2_ آيات الہى كى تصديق اور روز قيامت پر ايمان، بارگاه خدا ميں نيك اعمال كى قدر و قيمت كى شرائط ميں سے ہيں_
والذين كذبوا باى تنا و لقا ء الا خرة حبطت ا عملهم
3_ بنى اسرائيل كے نيك اعمال، تورات كو جھٹلانے اور قيامت پر يقين نہ ركھنے كى صورت ميں، ان كيلئے ثمر بخش نہ ہوں گے_
والذين كذبوا باى تنا ...حبطت ا عملهم

273

گزشتہ آيات كى روشنى ميں "الذين كذبوا ..." كيلئے مورد نظر مصداق بنى اسرائيل ہے_
4_ ميدان قيامت ميں حاضر ہونا اور دنيوى اعمال كى سزا ديكھنا، تمام انسانوں كا انجام ہے_
لقاء الا خرة
كلمہ "لقائ" (پہنچنا اور ملاقات كرنا) مصدر ہے اور اپنے مفعول كى طرف مضاف ہے جبكہ اس كا فاعل محذوف ہے، يعني: "و لقائهم الا خرة"
5_ قيامت كے دن انسان كى سزا و جزاء خود اس كے اپنے اعمال كا نتيجہ ہے_
هل يجزون إلا ما كانوا يعملون
6_ الہى سزائيں انسان كے اعمال و كردار كے ہم پلہ ہوتى ہيں_
هل يجزون الا ما كانوا يعملون
7_ آيات الہى اور روز قيامت كى تكذيب كى مناسب سزا نيك اعمال كا تباه ہوناہے_
حبطت ا عملهم هل يجزون إلا ما كانوا يعملون
8_ خداوند متعال، انسان كو صرف اس كے مسلسل كئے جانے والے گناہوں پر سزا ديتاہے_
هل يجزون إلا ما كانوا يعملون
فعل مضارع "يعملون" اور "كانوا" كے ساتھ ساتھ آنے سے استمرار كا استفاده ہوا ہے_
9_ انسان كے نيك اعمال كا تباه ہونا، خدا كى سزاؤں ميں سے ہے_
حبطت ا عملهم هل يجزون إلا ما كانوا يعملون
تكذيب آيات كے ذريعے اعمال كى تباہى كے بيان كے بعد اس مطلب كا بيان كيا جانا كہ انسان كى سزا خود اس كے اپنے اعمال كا نتيجہ ہے، اور يہ اس حقيقت كوظاہر كرتاہے كہ نيك اعمال كا تباه ہونا بھى بجائے خود ايك سزا ہے كہ جو تكذيب آيات اور انكار قيامت پر مترتب ہوتى ہے_

آيات خدا:
آيات خدا كو جھٹلانے كى سزا 7;آيات خدا كو جھٹلانے كے اثرات 1
الله تعالى :
الله تعالى كى سزائيں 7، 8، 9;الله تعالى كى سزاؤں كى خصوصيت 6
انسان:
انسان كا انجام 9

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایمان:
آيات خدا پر ايمان 2;ایمان کے اثرات 2; قيامت پر ايمان 2
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل کے نيك اعمال 3
تورات:
تكذيب تورات کے اثرات 3

سزا:
سزا كا عمل کے متناسب ہونا 6
عمل:
حبط کے اسباب 3،1;7عمل كى اخروى جزا، 4;عمل كى اخروى سزا ،4، 5 ;عمل كى قدر و قيمت كا معيار 2; عمل كى نابودى کے اسباب 1، 3، 7
عمل صالح:
عمل صالح كا تباہ و برباد ہونا 9
قيامت:
تكذيب قيامت كى سزا ،7;تكذيب قيامت کے اثرات 1، 3;قيامت کے دن سب افراد كو اكھٹا كرنا 4
گناہ:
گناہ كا استمرار 8;گناہ كى سزا ،8
نظام سزا: 5، 6، 7، 8، 9

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَى مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلاً جَسَداً لَّهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْاْ أَنَّهُ لاَ يُكَلِّمُهُمْ وَلاَ يَهْدِيهِمْ سَبِيلاً اتَّخَذُوهُ وَكَانُواْ ظَالِمِينَ .148
اور موسى كى قوم نے ان کے بعد اپنے زيورات سے گوسالہ كا مجسمہ بنايا جس ميں آواز بھى تھى كيا ان لوگوں نے نہيں ديكھا كہ وہ نہ بات كرنے کے لائق ہے اور نہ كوئي راستہ دكھا سكتا ہے انھوں نے اسے خدا بناليا اور وہ لوگ واقعا ظلم كرنے والے تھے(148)
1_ قوم موسى نے اُن كى عدم موجودگى ميں (كہ جب آپ مناجات كيلئے تشريف لے گئے) ايك بچھڑے كى مورتى كى پوجا شروع كردي_
و اتخذ قوم موسى من بعده من حليهم عجلاً جسداً
2_ قوم موسى نے اپنے زيورات ڈھال كر پوجا كيلئے ايك بچھڑے كا مجسمہ بنايا_
اتخذ ...من حليهم عجلاً جسداً
"اتخذ" كا مصدر "اتخاذ" يہاں بنانے کے معنى ميں ہے اور كلمہ "عجل" كا معنى بچھڑا ہے اور كلمہ "حُلّي" (حَلى كى جمع) زيورات کے معنى

ميں ہے_
3_ بنى اسرائيل کے ہاتھوں بنے ہوئے بچھڑے کے مجسمے ميں سے گائے كى سى آواز نكلتى تھي_
لہ خوار
گائے كى آواز كو "خوار" كہا جاتاہے اور بصورت استعارہ اونٹ كى آواز كيلئے بھى يہى كلمہ استعمال كيا جاتاہے_
4_ بنى اسرائيل کے لئے بچھڑے كا مجسمہ تيار كرنے والا شخص، مجسمہ سازى کے فن ميں ماہر، ايك مشّاق فنكار تھا_
عجلاً جسداً لہ خوار
اس مجسمے پر كلمہ "عجل" (بچھڑا) كا اطلاق اس نكتہ كو بيان كرتا كہ وہ مجسمہ مكمل طور پر بچھڑے کے مشابہ تھا چنانچہ اس كو اس طرح تيار كرنا كہ اس سے گائے كى آواز نكلے، اس حقيقت كو بيان كرتاہے كہ وہ مجسمہ ساز ايك ہنرمند تھا اور مجسمہ سازى كى صنعت ميں مكمل مہارت ركھتا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ بچھڑے كے مجسمہ سے گائے كى سى آواز خارج ہونا، قوم موسى كيلئے اس مجسمہ كى پرستش كرنے كا باعث بنا_
لہ خوار
عام طور پر كسى شيء كى خصوصيات بيان كرنے ميں اسى شيء پر مترتب ہونے والے احكام كے سبب كى طرف اشارہ پايا جاتاہے، بنابراين كہا جاسكتاہے كہ خدا نے مجسمہ كى اس خصوصيت (گائے كى سى آواز نكلنا) كو بيان كركے مجسمہ كى پرستش كى طرف قوم موسى كى رغبت كے ايك سبب كى طرف اشارہ كيا ہے_
6_ بنى اسرائيل كا اپنے ہاتھوں سے بنايا ہوا معبود (بچھڑے كا مجسمہ) نہ ہى تو ان كے ساتھ كلام كرتا اور نہ ہى انہيں كسى راہ كى طرف ہدايت كرتا تھا_
ا لم يروا ا نہ لا يكلمهم و لا يهديهم سبيلاً
7_ بات كرنے سے ناتوان اور ہدايت كرنے سے عاجز مجسمے كى پرستش كى طرف قوم موسى كا رجحان ايك غير عاقلانہ فعل اور تعجب آور بات تھي_
ا لم يروا ا نہ لا يكلمهم و لا يهديهم سبيلاً
"ا لم يروا" ميں استفہام انكار اور تعجب كيلئے ہے، يعنى بچھڑے كى پوجا كرنے والے يہ ديكھتے ہوئے كہ يہ ان كے ہاتھوں كا بنايا ہوا معبود نہ توان كے ساتھ كلام كرنے پر قادر ہے اور نہ ہى انہيں كوئي راہ دكھاتاہے، اس كے باوجود وہ اس كو "الہ" خيال كرتے تھے، يہ ايك ايسى غير معقول بات ہے كہ جو ہر عقلمند كيلئے باعث حيرت ہے_
8_ انسان كى ہدايت كرنا اور اس كے ساتھ كلام كرنے پر قادر ہونا، ايك سچے معبود كى روشن ترين نشانى ہے_
ا لم يروا ا نہ لا يكلمهم و لا يهديهم سبيلاً
9_ بنى اسرائيل ميں شرك آلود رجحانات كے وجود اور ايك محسوس معبود كے ساتھ ان كے لگاؤ نے ان

كيلئے بچھڑے كى پرستش كا رخ كرنے كى راہ ہموار كي_
و اتخذ قوم موسى من بعده من حليهم عجلاً جسداً
قرآن كى اس مطلب پر تاكيد كہ قوم موسي(ع) نے آپ(ع) كى عدم موجودگى ميں معبود بنانا شروع كرديا، اس حقيقت كو بيان كرتى ہے كہ آيت 138، 139 ميں موسى (ع) كى طرف سے پيش كيے جانے والے حقائق نے محسوس معبود كے چاہنے والوں پر كچھ اثر نہ كيا بلكہ وہ اسى طرح ايك محسوس و ملموس خدا كى فكر ميں رہے يہاں تك كہ فرصت ملتے ہى (موسي(ع) كى عدم موجودگى ميں) اپنى خواہش كو عملى جامہ پہنا ديا_
10_ بنى اسرائيل كے پاس بچھڑے كى پوجا كى طرف مائل ہونے كيلئے كوئي بہانہ اور عذر نہ تھا_
اتخذوہ و كانوا ظلمين
جملہ حاليہ "و كانوا ظلمين" ميں ان دو معانى ميں سے كسى ايك كى طرف اشارہ پايا جاتاہے ايك يہ كہ شرك ظلم ہے اور قوم موسى بچھڑے كى پرستش كى طرف مائل ہوكر ظالمين كے زمرے ميں آگئي دوسرا يہ كہ بنى اسرائيل كا بچھڑے كى پوجا كرنا ظلم تھا نہ يہ كہ اس حقيقت كو بيان كرنے كيلئے ہو كہ شرك خود ظلم ہے، يعنى ان كا يہ كردار ظلم تھا كہ جس كيلئے ان كے پاس كوئي توجيہ نہ تھى كہ اپنے ناروا كام كو صحيح ظاہر كر پاتے، فوق الذكر مفہوم اسى دوسرے معنى كى طرف ناظر ہے_
11_ عصر موسى كے بنى اسرائيل بچھڑے كى پوجا كى طرف رغبت پيدا كرنے كى وجہ سے ظالمين كے زمرے ميں شمار ہوئے_
اتخذوہ و كانوا ظلمين
12_ غير خدا كى پرستش اور مشركانہ رجحانات ظلم ہيں_
اتخذوہ و كانوا ظلمين
13_ عن ابى عبدالله (ع) فى قول الله تعالي: "و اتخذ قوم موسى من بعدہ من حليهم عجلا جسدا لہ خوار" فقال موسى يا رب و من ا خار الصنم؟ فقال الله : ا نا يا موسى ا خرتہ ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے آيت " ...عجلا جسدا لہ خوار" كے بارے ميں روايت منقول ہے كہ موسى (ع) نے خدا سے عرض كى كہ اے ميرے پروردگار سامرى كے بت كو كس نے آواز بخشي؟ خدا نے فرمايا اے موسى ، ميں نے اسے آواز عطا كى ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انحراف:
انحراف کے عوامل 9
بچھڑا :2
بچھڑے کی پو جا :
بچھڑے کی پوجا کا ظلم 11
----

1) تفسیر عیاشی ص/29 ،ج2_ح 79، نورالثقلین ج/2 ص 70 ح 263_

بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کا ارتداد ،11;بنی اسرائیل کا بچھڑا، 6، 7 ; بنی اسرائیل کا ظلم 11;بنی اسرائیل کا محسوسات کی طرف رجحان 9; بنی اسرائیل کی تاریخ 1، 2، 5، 9 ;بنی اسرائیل کی مجسمہ سازی 1، 2، 4 ;بنی اسرائیل کے باطل معبود 6;بنی اسرائیل کے بچھڑے کی آواز 3، 5; بنی اسرائیل کے ناپسندیدہ رجحانات 9; بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا 1، 2، 11 ;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کا غیر منطقی ہونا 7، 10 ; بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کے اسباب 5، 9
سامري:
سامری کی مہارت 4
شرك:
شرك عبادی کا ظلم 12;شرك کے اسباب 5
ظالمین: 11
ظلم:
ظلم کے موارد 12
محسوسات کی طرف رجحان ;
محسوسات رجحان کے اثرات 9
معبود:
سچے معبود کا تکلم 8;سچے معبود کی نشانیاں 8;معبود کا ہدایت کرنا 8
موسی (ع) :
موسی (ع) کا قصّہ،1 ;موسی (ع) میقات میں،1

وَلَمَّا سُقِطَ فَي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْاْ أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّواْ قَالُواْ لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ .149
اور حب وہ پچھتا ئے اور انھوں نے دیکھ لیا کہ وہ بہك گئے ہیں تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہمارے اوپر رحم نہ کرے گا اور ہمیں معاف نہ کرے گا تو ہم خسارہ والوں میں شامل ہوجائیں گے(149)
1_ بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد پرستش کیلئے بچھڑے کی نااہلیت کی طرف متوجہ ہوگئے اور اپنی گمراہی سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنے کیئےر پشیمان ہوگئے_
و لما سقط فی ا یدیهم و را وا ا نهم قد ضلوا
جملہ "سقط فی ا یدیهم" پشیمانی سے کنایہ ہے اس لئے کہ انسان پشیمانی کے وقت اپنی ٹھوڑی

ہاتھوں پر رکھ دیتاہے گویا اپنے ہاتھوں گرا ہے_
2_ بنی اسرائیل نے اپنی گمراہی سے آگاہ ہونے کے بعد بچھڑے کی پوجا سے توبہ کرلی اور اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا_
قالوا لئن یرحمنا ربنا و یغفر لنا لنکونن من الخسرین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ بنی اسرائیل، اپنی گمراہی کے بارے میں یقین حاصل کرنے کے بعد اس حقیقت تك پہنچے کہ مجسمہ پرستی کے برے انجام سے ان کی نجات خدا کی رحمت اور مغفرت کے شامل ہونے ہی کی صورت میں ممکن ہے_
قالوا لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا لنكونن من الخسرين
4_ خدا کی مغفرت، اس کی رحمت کا ایك جلوہ ہے_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا
5_ بندوں پر خدا کی رحمت اور ان کے گناہوں کی معافي، ان پر خدا کی ربوبیت کا ایك جلوہ ہے_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا
6_ بنی اسرائیل کے مرتد لوگ مجسمہ پرستی کی وجہ سے اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان تھے_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا لنكونن من الخسرين
7_ مشرکین اور مرتدین کا یقینی انجام، ان کا خسارے میں ہوناہے_
لنكونن من الخسرين
8_ قوم موسی (ع) ، مجسمہ پرستی کا سابقہ رکھنے کے باوجود خدا کی رحمت اور مغفرت سے لو لگائے ہوئے تھي_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا
9_ شرك اور ارتداد جیسے گناہ کا سابقہ رکھنے کے باوجود بھی خدا کی رحمت اور مغفرت کی امید رکھنا ضروری ہے_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا لنكونن من الخسرين
10_ گناہ اور شرك آلود رجحانات کے خسارے سے نجات حاصل کرنے کی واحد راہ ،خدا کی رحمت و مغفرت کا شامل حال ہوناہے_
لئن لم يرحمنا ربنا و يغفر لنا لنكونن من الخسرين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مرتدين:
مرتدين کا انجام 7;مرتدين کا خسارے ميں ہونا 7
مشرکين:
مشرکين کا انجام 7;مشرکين کا خسارے ميں ہونا 7
مغفرت:
مغفرت کی اميد 9;مغفرت کے اثرات 10

تفسير راهنما جلد 6

280

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِيَ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُواْ يَقْتُلُونَنِي فَلاَ تُشْمِتْ بِيَ الأعْدَاء وَلاَ تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ .150

اور جب موسى اپنى قوم كى طرف واپس آئے تو غيظ و غضب كے عالم ميں كہنے لگے كہ تم نے ميرے بعد بہت برى حركت كى ہے_ تم نے حكم خدا كے آنے ميں كس قدر عجلت سے كام ليا ہے اور پھر انھوں نے توريت كى تختيوں كو ڈال ديا اور اپنے بھائي كا سر پكڑكر كھينچنے لگے_ ہارون نے كہا بھائي قوم نے مجھے كمزور بنا ديا تھا اور قريب تھا كہ مجھے قتل كر ديتے تو ميں كيا كرتا_ آپ دشمنوں كو طعنہ كا موقع نہ ديجئے اور ميرا شمار ظالمين كے ساتھ نہ كيجئے(150)

1_ حضرت موسى (ع) خدا كے ساتھ چاليس راتوں كى مناجات كے بعد اپنى قوم كى طرف واپس آئے_
و لما جاء موسى لميقتنا ...و لما رجع موسى إلى قومہ
2_ حضرت موسى (ع) جب بنى اسرائيل كى طرف واپس
آئے تو اپنى قوم كے گمراہ ہوجانے پر سخت غضب ناك اور غمگين ہوئے_
و لما رجع موسى الى قومہ غضبن اسفاً
كلمہ "اسف" ايسے شخص كيلئے بولا جاتاہے كہ جو بہت غمگين ہو (لسان العرب)
3_ حضرت موسى (ع) ، بنى اسرائيل كے پاس پہنچنے سے پہلے

281

خدا كے ساتھ مناجات كے دوران ہى ان كے مرتد ہونے سے آگاہ ہوچكے تھے_
و لما رجع موسى الى قومہ غضبن اسفاً
4_ حضرت موسى (ع) نے اپنى منحرف قوم كے پاس پہنچنے كے بعد ان كے طرز عمل كو غلط قرار ديتے ہوئے ان كى مذمت كي_
قال بئسما خلفتمونى من بعدى ا عجلتم ا مر ربكم
5_ قوم موسى ، آپ(ع) كے ساتھ خدا كے وعدے كى مدت كو چاليس راتوں سے كم خيال كرتى تھي_
ا عجلتم امر ربكم
عجلت كرنا يعنى كسى چيز كو اس كا وقت پہنچنے سے پہلے طلب كرنا، "ا مر ربكم" سے مراد موسي(ع) كے ساتھ خدا كا وقت ملاقات ہے اور كلمہ "ا عجلتم" ميں استفہام توبيخى ہے، بنابراين مذكورہ جملے كا معنى يہ ہوگا: آيا تم لوگ وعدے كا وقت تمام ہونے سے پہلے اس كے خواہاں تھے؟
6_ حضرت موسى (ع) كے ساتھ خدا كے وعدے كى مدت كے اختتام اور آپ(ع) كى واپسى ميں تاخير كے بارے ميں توہم نے قوم موسى كيلئے بچھڑے كى پرستش كى راہ ہموار كي_

بئسما خلفتمونی من بعدی ا عجلتم ا مر ربكم
جملہ "ا عجلتم" میں اس سبب كی طرف اشارہ پایا جاتاہے كہ جس كی بناپر بنی اسرائیل نے بچھڑے كی پوجا كا رخ كیا_
7_ حضرت موسی (ع) نے اپنی قوم كی مجسمہ پرستی پر شدت غضب كے اثر كی وجہ سے تورات كی تختیوں كو زمین پر ڈال دیا_
لما رجع موسی إلی قومہ غضبن ا سفاً ...و ا لقی الا لواح
8_ بنی اسرائیل كا شرك اور بچھڑے كی پرستش میں آلودہ ہونا، تورات اور اس كے مواعظ اور پیغامات كو ابلاغ كرنے كیلئے سازگار نہ تھا_
ا لقی الا لواح
داستان كے اس حصّہ (یعنی گوسالہ پرستی كو دیكھ كر موسی (ع) نے تورات كو زمین پر ڈال دیا) كو بیان كرنے كا مقصد گویا یہ نكتہ ہے كہ موسی (ع) نے اپنے جاہل معاشرے كو تورات كے اہل نہ جانا اور اس كی تعلیمات كیلئے میدان موجود نہ پاكر اسے زمین پر ركھ دیا_
9_ حضرت موسی (ع) نے اپنے بھائي ہارون(ع) كو بنی اسرائیل كے انحراف كے معاملہ میں قصور وار ٹھہرایا_
و ا خذ برا س ا خیہ یجرہ إلیہ
10_ حضرت موسی (ع) نے بنی اسرائیل كے انحراف میں ہارون(ع) كو قصور وار سمجھنے كی وجہ سے ان كا مواخذہ كرنے كیلئے سر كے بالوں سے پكڑ كر اپنی طرف كھینچا_

282
ا خذ برا س ا خیہ یجرہ إلیہ
جملہ "ا خذ براس ا خیہ" كے تفسیر میں مفسرین كا كہنا یہ ہے كہ موسی (ع) نے ہارون(ع) كے بالوں كو پكڑا كلمہ "را س" كی تفسیر میں سر كے بال مراد لینا، گویا بعد والے جملے "یجرہ الیہ" (یعنی اسے اپنی طرف كھینچ رہے تھے) كی وجہ سے ہے اسلیئےہ اگر موسی (ع) نے ہارون(ع) كا سر پكڑا ہوتا تو اس صورت میں ان كے درمیان فاصلہ نہ ہوتا كہ انہیں اپنی طرف كھینچیں_
11_ بنی اسرائیل كو بچھڑے كی پوجا اور شرك سے روكنا، موسی (ع) كی نظر میں ہارون(ع) كی ذمہ داری تھي_
و ا خذ برا س ا خیہ یجرہ إلیہ
12_ دینی راہنماؤں كو قرابت داری كی بناپر ذمہ دار افراد كے قصور سے چشم پوشی نہیں كرنا چاہیے_
و ا خذ برا س ا خیہ یجرہ إلیہ
13_ معاشرتی امور میں قصور وار ذمہ دار افراد جس قدر اونچے رتبے پر ہوں ان كا مواخذہ ضروری ہے_
و ا خذ برا س ا خیہ یجرہ إلیہ
14_ ہارون(ع) نے موسی (ع) كے احساسات كو ابھارتے ہوئے ان كے غصے كو ٹھنڈا كرنے اور اس بات پر مطمئن كرنے كی كوشش كی كہ انہوں نے بنی اسرائیل كے منحرفین كے مقابلے میں اپنے فرائض كی انجام دہی میں كوئي كوتاہی نہیں كي_
قال ابن ا م إن القوم استضعفونی و كادوا یقتلونني
ایسا معلوم ہوتاہے كہ ہارون(ع) نے موسی كو "ماں جایا" كہہ كر مخاطب قرار دیتے ہوئے ان كے احساسات كو اپنے حق میں ابھارنے كی كوشش كي_
15_ احساسات كو ابھارنا، غضب ٹھنڈا كرنے میں مؤثر ہے _*
رجع موسی إلی قومہ غضبن ...قال ابن ا م
16_ انبیاء كے روّیے میں احساسات كی تاثیر_
قال ابن ا م
17_ ہارون(ع) ، موسی (ع) كی عدم موجودگی میں بنی اسرائیل كے درمیان شرك اور بچھڑے كی پوجا كے خلاف جد و جہد میں مشغول رہے_
قال ابن ا م ا ن القوم استضعفونی و كادو یقتلوني
18_ ہارون(ع) ،بنی اسرائیل كے بچھڑے كے پجاریوں كے سامنے مغلوب اور انہیں اس فعل سے باز ركھنے سے ناتوان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھے_
إن القوم استضعفوني
کلمہ "استضعاف" غلبہ کرنے اور مغلوب بنانے کے معنی میں آتاہے_
19_ بچھڑے کے پجاري، ہارون(ع) کو شرك کے خلاف ان

کے مسلسل مبارزہ کی وجہ سے، قتل کرنے پر آمادہ تھے_
إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی
20_ ہارون(ع) نے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کے خلاف جنگ کرنے اور انہیں اس عمل سے روکنے میں ناکام رہنے کا حال بیان کرتے ہوئے موسی (ع) کے سامنے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کي_
إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی
21_ دینی معاشروں کے ذمہ دار افراد کو لوگوں کے عقائد کے معاملے میں حساس ہونا چاہیے نیز انہیں چاہیے کہ منحرفین اور انحراف کے اسباب کے خلاف مبارزہ کرنے کے سلسلہ میں کوتاہی نہ کریں_
قال ابن ا م إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی
22_ ہارون(ع) نے بنی اسرائیل کے منحرفین کے سامنے اپنی حالت کی وضاحت کرتے ہوئے موسي(ع) سے درخواست کی کہ میرا مؤاخذہ کرکے دشمنان دین کو خوش نہ کریں_
و کادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الا عدائ
کلمہ "الا عدائ" کا "ال" جنس کیلئے ہے اور "القوم الظالمین" کے قرینہ کے مطابق اس سے مراد دشمنان دین یعنی وہی بچھڑے کی پوجا کرنے والے ہیں_ فعل "لا تشمت" کا مصدر "اشمات" خشنود کرنے کے معنی میں استعمال ہوتاہے اور کلمہ "بي" میں حرف "بائ" سببیہ ہے بنابراین " لا تشمت بی الا عدائ" یعنی میرا مؤاخذہ کرتے ہوئے دشمنان دین کو خوش نہ کرو_
23_ غیر خدا کی پرستش، دین اور انبیائے الہی کے ساتھ دشمنی ہے_
فلا تشمت بی الا عدائ
کلمہ "الاعدائ" سے مراد غیر خدا کی پرستش کرنے والے ہیں اور ہارون(ع) کی نظر میں وہ لوگ دشمنان دین تھے_
24_ دشمنان دین کے سامنے فرض شناس مؤمنین کی تحقیر سے اجتناب ضروری ہے_
لا تشمت بی الا عدائ
ہارون(ع) نے بُرائي کے اسباب کے خلاف مبارزہ کرنے میں اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرنے کے بارے میں وضاحت کے لیئےملہ "فلا تشمت ..." کو "فائ" کے ذریعے تفریع کرتے ہوئے اس نکتے کا اظہار کیا کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے لہذا سزاوار نہیں کہ دشمنان دین کے سامنے ان کی تحقیر کی جائے _
25_ قصور وار عہدے داروں کے مؤاخذہ پر دشمنان دین کا خوش ہونا، ان کے مؤاخذے سے چشم پوشی کرنے کیلئے عذر شمار نہیں ہونا چاہیے_
إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی فلا تشمت بی الاعدائ

واضح ہے کہ موسی (ع) جانتے تھے کہ ہارون(ع) کا مؤاخذہ کرنے سے دشمنان دین خوش ہوں گے لیکن چونکہ انہیں قصور وار خیال کرتے تھے لہذا ان کا مواخذہ کرنے کا فیصلہ کیا چنانچہ ہارون(ع) نے بھی کوتاہی نہ کرنے کے بارے میں وضاحت کرنے کے بعد موسی (ع) کو دشمنان دین کو خوش کرنے سے روکا_
26_ ہارون(ع) نے بنی اسرائیل کے شرك کے خلاف اپنے مبارزے کا ذکر کرتے ہوئے موسي(ع) سے درخواست کی کہ انہیں شرك پیشہ ظالمین کے ساتھ قرار نہ دیں_
إن القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی ...و لا تجعلنی مع القوم الظلمین
واضح ہے کہ موسی (ع) ہرگز یہ گمان نہ کرتے تھے کہ ہارون(ع) ظالمین میں سے ہیں، بنابریں جملہ "لا تجعلنی مع" میں "مع" معیت حکمی کو ظاہر کرتاہے یعنی مجھے ظالمین کے مساوی نہ جانو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

27_ دینی معاشروں کے ذمہ دار افراد، اپنے معاشرے میں انحراف اور گمراہی کے پھیلنے کے سلسلہ میں بے پرواہ ہونے کی صورت میں منحرفین کے مساوی ہوجاتے ہیں_
و لا تجعلنی مع القوم الظلمین
جملہ "و لا تجعلني ..." یہ مفہوم فراہم کرتاہے کہ موسی (ع) نے اس سے قبل کہ یہ ثابت ہوجائے کہ ہارون(ع) نے برائي کے اسباب کے خلاف مبارزہ کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کي، انہیں منحرفین کے ساتھ قرار دیا_
28_ شرك ظلم ہے اور مشرکین ظالم ہیں_
و لا تجعلنی مع القوم الظلمین
کلمہ "الظلمین" سے وہی مشرکین اور بچھڑے کے پجاری مراد ہیں، بنابراین کلمہ "المشركين" کی بجائے کلمہ "الظلمین" استعمال کرنے کا مقصد مشرکین کو ظالم قرار دینا ہے_
29_ عن امیر المؤمنین(ع) (فی خطبة) ...کان ہارون ا خا موسی لا بیہ و ا مہ ...(1)
حضرت امیر المؤمنین(ع) سے مروی ہے کہ آپ (ع) نے ایك خطبے کے ضمن میں فرمایا کہ ہارون(ع) ، باپ اور ماں دونوں کی طرف سے موسی (ع) کے بھائي تھے ...
30_ علی بن سالم عن ا بیہ قال: قلت لابی عبداللہ (ع) : ...فلم ا خذ (موسي) برا سہ (ہارون) یجرہ إلیہ و بلحیتہ و لم یکن لہ فی اتخاذھم العجل و عبادتھم لہ ذنب؟ فقال: انما فعل ذلك بہ لانہ لم یفارقھم لما فعلوا ذلك و لم یلحق بموسي ...(2)
علی بن سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے امام صادق(ع) سے پوچھا ...موسي(ع) نے اپنے بھائي ہارون(ع) کو سر اور ریش سے پکڑ کر اپنی طرف کیوں کھینچا باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کی طرف سے بچھڑے کو معبود قرار دینے اور اس کي
----

1) کافي، ج8، ص27، ح4; نورالثقلین، ج2، ص 72، ح272_
2) علل الشرایع، ص68، ح1، ب58; نورالثقلین، ج2، ص72، ح270_

عبادت کرنے میں ہارون کا کوئي گناہ نہ تھا؟ تو آپ(ع) نے فرمایا: موسی (ع) نے ہارون(ع) کے ساتھ ایسا سلوك اس لئے کیا کہ وہ بنی اسرائیل کے عمل (بچھڑے کی پوجا) کو دیکھ کر ان سے جدا ہوتے ہوئے موسی (ع) کے ساتھ ملحق نہ ہوئے ...

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ .151

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موسی نے كہ پروردگار مجھے اور میرے بھائي كو معاف كردے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل كر لے كہ تو سب سے زیادہ رحم كرنے والا ہے(151)
1_ حضرت موسی (ع) ، حضرت ہارون(ع) كے ساتھ بحث كرنے كے بعد منحرفین كے سامنے ان كی ناتوانی سے آگاہ ہوئے اور بارگاہ الہی كی طرف متوجہ ہوتے ہوئے خدا كے ساتھ مناجات میں مشغول ہوگئے_

287

قال ربّ اغفر لی و لا خي
2_ حضرت موسی (ع) نے خدا كے ساتھ مناجات میں اپنے اور اپنے بھائي ہارون(ع) كیلئے خدا سے مغفرت طلب كي_
قال رب اغفر لی و لا خي
3_ بزرگ انبیاء بھی خداوند متعال كی مغفرت كے محتاج ہیں_
قال رب اغفر لی و لا خي
4_ حضرت موسی (ع) نے حضرت ہارون(ع) پر غضبناك ہونے كو خطا قرار دیا اور اس كی خاطر خدا سے مغفرت طلب كی_ *
قال ربّ اغفر لي
چونكہ موسی (ع) نے ہارون(ع) كی باتیں سننے كے بعد اپنے لئے مغفرت طلب كی اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ ہارون(ع) كے ساتھ سخت سلوك كرنے سے پشیمان ہوگئے اور اسے خطا قرار دیا_
5_ حضرت موسی (ع) نے حضرت ہارون(ع) كے بے قصور ہونے كے بارے میں قانع ہوجانے كے باوجود انہیں بچھڑے كی پوجا كی طرف بنی اسرائیل كے مائل ہونے كے سلسلہ میں مكمل طور پر بری الذمہ قرار نہیں دیا_ *
قال ربّ اغفر لی و لاخي
ہارون(ع) كیلئے مغفرت طلب كرنے میں مندرجہ بالا مفہوم كی طرف اشارہ مل سكتاہے_
6_ بارگاہ الہی میں دعا كے آداب میں سے ایك ربوبیت خدا كے ساتھ تمسك ہے_
قال رب
7_ رحمت الہی كے سائے میں آنے كے بارے میں خدا سے موسی (ع) كی دعا_
و ا دخلنا فی رحمتك
8_ خداوند متعال، سب سے زیادہ مہربان ہے_
و ا نت ا رحم الر حمین
9_ حضرت موسی (ع) نے ربوبیت خدا سے تمسك كرتے ہوئے اور "ا رحم الرحمین" كہہ كر اس كی صفت بیان كرتے ہوئے بارگاہ الہی میں دعا كی اور اپنی حاجات طلب كیں_
و ا نت ا رحم الراحمین
10_ مغفرت و رحمت طلب كرنے كے بعد خدا كے "ارحم الراحمین" ہونے كا ذكر، آداب دعا میں سے ہے_
و ا نت ا رحم الراحمین
11_ خداوند متعال كی مغفرت كا سرچشمہ اس كی بے كراں رحمت اور مہربانی ہے_
ربّ اغفر لی و لا خي ...و ا نت ا رحم الراحمین

288

ارحم الراحمین: 9، 10
اعتصام:
ربوبیت خدا كے ساتھ اعتصام 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی ربوبیت 9;اللہ تعالی كی ربوبیت كے آثار11;اللہ تعالی كی مغفرت كا سرچشمہ 11;اللہ تعالی كی مہربانی 8;اللہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تعالی کی مہربانی کے آثار11
انبیائ:
انبیاء کی روحانی حاجات 3;مغفرت کیلئے انبیاء کی حاجت 3
دعا:
آداب دعا 6، 10;دعا میں استغفار 10
رحمت:
رحمت کی درخواست 7، 10
مشمولین رحمت: 7
موسی (ع) :
موسی (ع) اور ہارون(ع) 1، 4، 5; موسی (ع) کا آگاہ ہونا،1 ; موسی (ع) کا استغفار 2، 4 ;موسی (ع) کا غضب 4;موسی (ع) کا قصّہ 1، 2، 4، 7، 9 ;موسی (ع) کی پشیمانی 4;موسی (ع) کی خطا 4;موسی (ع) کی خواہشات 7، 9 ;موسی (ع) کی دعا 2، 7، 9 ;موسی (ع) کی مناجات 1، 2
ہارون(ع) :
ہارون(ع) اور بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا 5; ہارون(ع) اور گمراہ لوگ ;ہارون(ع) کا ضعف،1 ; ہارون(ع) کا قصّہ 1، 5 ;ہارون(ع) کیلئے استغفار 2;ہارون(ع) کیلئے رحمت کی درخواست 7

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَياةِ الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ .152
بیشك جن لوگوں نے گوسالہ کو اختیار کیا ہے عنقریب ان پر غضب پروردگار ناز ہوگا اور ان ك ے لئے زندگانی دنیا میں بھی ذلّت ہے اور ہم اسی طرح افترا کرنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں (152)
1_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کو قریب الوقوع شدید غضب کی دھمکي دي_
إن الذين اتخذوا العجل سَيَنالهم غضب من

ربهم و ذلة فی الحی وة الدنیا
"فی الحی وة الدنیا" کلمہ "ذلة" کیلئے قید ہونے کے علاوہ کلمہ "غضب" کیلئے بھی قید ہوسکتی ہے کہ اس صورت میں غضب الہی سے مراد دنیوی عذابوں میں مبتلا کرناہے، کلمہ "غضب" کے بصورت نکرہ لانے میں اس غضب کی شدت پر دلالت پائي جاتی ہے_
2_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل میں سے بچھڑے کے پجاریوں کو دنیوی زندگی میں سخت ذلت سے دوچار ہونے کی دھمکی دي_
إن الذين اتخذوا العجل سَيَنالهم ...ذلة فی الحی وة الدنیا
3_ خدا کی عقوبتیں اور سزائیں اس کے غضب کا ہی ایك پرتو ہیں_
سَيَنالهم غضب من ربهم
کلمہ "سَيَنالهم" کی روشنی میں غضب سے مراد عقوبت و سزا ہے اس لئے کہ غضب ایك حالت اور صفت ہے کہ جو ایك سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوسکتي_
4_ خدا کی سزاؤں کا سرچشمہ، اس کی ربوبیت ہے_
سَيَنالهم غضب من ربهم
5_ غضب الہی میں گرفتار ہونا اور دنیوی زندگی کا ذلت و خواری کا مجموعہ بن جانا ،غیر خدا کی پرستش کرنے والوں کا انجام ہے_
إن الذين اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم و ذلة فی الحی وة الدنیا
6_ خدا پر افتراء باندھنے والوں کا غضب خدا میں گرفتار ہونا اور ان کی زندگی کا ذلت و خواری کا مرقع بن جانا، انسانی معاشروں میں جاری سنن الہی میں سے ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و كذلك نجزى المفترين
"المفترين" کا مطلوبہ مصداق، بنی اسرائيل کے مشرکين اور بچھڑے کی پوجا کرنے والے ہيں_ بنابراين ان کا شرک خدا پر افتراء تھا، کلمہ "افترائ" "فرية" (جھوٹ باندھنا) سے ہے، چنانچہ موقع کی مناسبت سے مفترين سے مراد وہ لوگ ہيں کہ جو خدا پر جھوٹ باندھتے ہيں يعنی خداوند کی طرف کسی چيز کی جھوٹی نسبت ديتے ہيں_
8_ غير خدا کی پرستش اور شرک آلودہ رجحانات، خدا پر افتراء ہيں_
إن الذين اتخذوا العجل ...و كذلك نجزى المفترين
9_ عن ابى جعفر(ع) : ..." إن الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم و ذلة فى الحيوة الدنيا وكذلك نجزى المفترين" فلا ترى صاحب بدعة الا ذليلا و مفتريا على الله عزوجل و على رسوله(ص) و على ا هل بيته صلوات الله عليهم إلا ذليلا (1)
حضرت امام باقر(ع) سے آيت "ان الذين اتخذوا العجل ...و كذلك نجزى المفترين" کے بارے ميں روايت نقل ہوئي ہے کہ (نہ صرف
----

1)کافی ج/2 ص 16 ح 6 نور الثقلين ج 2 ص 74 ح 278_

بچھڑے کی پوجا کرنے والے) بلکہ ہر بدعت گزار اور خدا ،رسول(ص) اور اہل بيت(ع) پر افتراء باندھنے والے کا انجام ذلت و خواری ہے_

الله تعالى :
الله تعالى پر افتراء باندھنا 7، 8 ;الله تعالى پر افتراء باندھنے کے اثرات 6; الله تعالى کاغضب 1،3 ; الله تعالى کی تہديدات 1، 2; الله تعالى کی سزائيں 3 ;الله تعالى کی سزاؤں کا سرچشمہ 4 ;الله تعالى کی سنن 6 ; الله تعالى کی ربوبيت 4; الله تعالى کے غضب کے اسباب 5، 6
بت پرست:
بت پرستوں کا انجام 5;بت پرستوں کی سزا ،5
بچھڑے کے پجاري:
بچھڑے کے پجاری بچھڑے کے پجاريوں کی دنيوی ذلت 2
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل کی تاريخ 7;بنی اسرائيل کی دنيوی سزا 2; بنی اسرائيل کے بچھڑے کے پجاريوں کو دھمکی 1، 2 ; بنی اسرائيل کے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کا مغضوب ہونا 1بنی اسرائيل کے بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کی ذلت 2;بنی اسرائيل ميں بچھڑے کی پوجا 7
خدا پر افتراء باندھنے والے :
خدا پر افتراء باندھنے والوں کا مغضوب ہونا 6
خدا کے مغضوبين:
خدا کے مغضوبين کی ذلت 6
ذلت:
اخروی ذلت کے عوامل 5;دنيوی ذلت کے عوامل 5
شرک:
شرک کے اثرات 8

وَالَّذِينَ عَمِلُواْ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُواْ مِن بَعْدِهَا وَآمَنُواْ إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ .153
اور جن لوگوں نے برے اعمال کئے اور پھر توبہ کر لی اور ايمان لے آئے تو توبہ کے بعد تمہارا پروردگار بہت بخشنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والا اوربڑا مہربان ہے(154)
1_ اگر گنہگار توبہ كرليں تو خدا ان كے گناہ بخش دے گا_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا ... إن ربك

من بعدها لغفور رحيم
2_ توبہ كرنے والے گنہگار، رحمت خدا كے زير سايہ آجائيں گے_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم
3_ خداوند متعال، اپنے تائب بندوں كو بخشنے والا اور ان پر مہربان ہے_
إن ربك من بعدها لغفور رحيم
4_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كے اس گروہ كو كہ جس نے بچھڑے كى پوجا سے توبہ كرلى اور وحدانيت خدا پر ايمان لاتے ہوئے اس كى طرف پلٹ آئے، بخش ديا اور انہيں مشمول رحمت قرار ديا_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا من بعدها و ء امنوا
گزشتہ آيات كى روشنى ميں "الذين عملوا السيئات" كا مطلوبہ مصداق بنى اسرائيل كے بچھڑے كى پوجا كرنے والے ہيں، يہ آيت در حقيقت پہلى آيت كيلئے ايك استثناء ہے_
5_ خداوند متعال، ان لوگوں كا گناہ بھى بخش ديتاہے كہ جو انبياء كو قتل كرنے كا ارادہ ركھتے ہوں بشرطيكہ وہ اپنے گناہ سے توبہ كرليں اور ايمان لے آئيں_
والذين عملوا السيئات ... إن ربك من بعدها لغفور رحيم
جملہ "و كادوا يقتلونني" كى روشنى ميں كلمہ "السيئات" كيلئے مورد نظر مصداق حضرت ہارون(ع) كو قتل كرنے كا ارادہ ہوسكتاہے_
6_ ارتداد (توحيد كے بعد شرك اور ايمان كے بعد كفر) ايك قابل بخشش گناہ ہے_
والذين عملوا السيئات ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم
7_ ارتداد، شرك اور غير خدا كى پرستش، تمام گناہوں كے ہم پلہ گناہ ہيں_
والذين عملوا السيئات
فوق الذكرمفہوم اس اساس پر ليا گيا ہے كہ "السيئات" سے مراد شرك اور ارتداد ہوں، اسى بنياد پر خداوند متعال نے ان كو "السيئات" سے تعبير كيا ہے تا كہ اس مطلب كى طرف اشارہ ہوپائے كہ شرك اور ارتداد تمام گناہوں كے ہم پلہ ہيں_
8_ زيادہ گناہوں كے ارتكاب يا ارتداد كا شكار ہونے كے باوجود انسان كو اپنى توبہ كے قبول ہونے اور خدا كى رحمت اور مغفرت سے مايوس نہيں ہونا چاہيے_
والذين عملوا السيئات ...إن ربك من بعدها لغفور رحيم
"السيئات" كلمہ "سيئة" كى جمع ہے اور اس ميں "ال" مفيد استغراق و شمول ہے_

9_ خداوند متعال، گناہ گاروں كو بخشنے والا ہے اگر چہ وہ ايك طولانى مدت كے بعد توبہ كريں_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا
مندرجہ بالا مفہوم كلمہ "ثم" (كہ جو تراخى كيلئے ہے) كو مدنظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
10_ وحدانيت خدا پر ايمان اور توحيد عبادى پر اعتقاد، توبہ كے قبول ہونے كى شرائط ميں سے ہيں_
والذين عملوا السيئات ثم تابوا من بعدها و ء امنوا
گزشتہ آيات كى روشنى ميں كلمہ "السيئات" كا واضح مصداق، شرك اور غير خدا كى پرستش ہے، بنابريں "ء امنوا" كا متعلق وحدانيت خدا اور توحيد عبادى ہے_
11_ بنى اسرائيل كے بچھڑے كے بچاريوں كے گناہ كا بخشا جانا، رسالت موسى (ع) كے مقاصد پورے ہونے ميں مؤثر تھا_
إن ربّك من بعدها لغفور رحيم

جملہ "إن ربك ..." میں حضرت موسی (ع) کو مخاطب کیا گیا ہے_ بنی اسرائیل کے گناہوں کی بخشش کو بیان کرنے کے سلسلہ میں خداوند متعال کی طرف سے موسی (ع) کو مورد خطاب قرار دینے اور کلمہ "رب" کو آپ(ع) کی طرف مضاف کرنے (ربك) کے دو سبب ہوسکتے ہیں ایك یہ کہ بنی اسرائیل کے گناہ کی بخشش موسی (ع) پر خدا کی ربوبیت کے ساتھ مربوط ہے اور یوں آپ(ع) کی رسالت کی ترقی کے ساتھ بھی مربوط ہوگي، دوسرا یہ کہ اس میں موسی (ع) کو ایك نصیحت ہے کہ وہ بھی اپنی قوم کی خطاؤں اور لغزشوں سے ان کی توبہ کی صورت میں، درگزر کریں، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بنیاد پر اخذ ہوا ہے_

12_ توحید اور خدائے یکتا کی پرستش کی طرف بچھڑے کے پجاریوں کی بازگشت کے بعد ان کے گناہ سے چشم پوشی اور درگذر کرنے کے بارے میں خدا کی طرف سے موسی (ع) کو نصیحت_ *

إن ربك من بعدها لغفور رحیم

فوق الذکر مفہوم موسی (ع) کو مخاطب قرار دینے کی توجیہ کے سلسلہ میں بیان کئے جانے والے دوسرے احتمال کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_ یعنی کلمہ "ربك" میں اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اے موسی (ع) تو بھی اخلاق الہی کے ساتھ متخلق ہوتے ہوئے خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر کر_

ارتداد:

ارتداد کا گناہ 6;ارتداد کی بخشش 6

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کی بخشش 3; اللہ تعالی کی رحمت سے ناامیدی 8;اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب 4;اللہ تعالی کی مہربانی 3;اللہ تعالی کی نصیحتیں 12

انبیائ:

قتل انبیاء کا گناہ 5

ایمان:

ایمان کے اثرات 4، 5;توحید پر ایمان 10;توحید عبادی پر ایمان 12

بنی اسرائیل:

بنی اسرائیل کی تاریخ 4; بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی بخشش 11، 12 ; بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی توبہ 12;بنی اسرائیل کے توبہ کرنے والوں کی بخشش 4;بنی اسرائیل کے توبہ کرنے والے بچھڑے کے پجاری 12

بچھڑے کی پوجا:

بچھڑے کی پوجا سے توبہ 4

تعلیم:

تعلیم کی شرائط ، 1،5 ;تعلیم سے مایوسی 8;تعلیم کے موجبات 4

توابین:

توابین کی بخشش 3

توبہ:

توبہ کی اہمیت 8; توبہ کے اثرات 1، 4، 5;9توبہ کے قبول ہونے کی شرائط 10

توحید:

توحید عبادی 4

خطا:

خطا سے درگزر کرنا 12

شرك:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرك كی بخشش 6;شرك عبادی كا گناہ 7
كفر:
كفر كی بخشش 6
گناہ گار:
توبہ كرنے والے گنہگاروں كی بخشش ،1 ;توبہ كرنے والے گنہگار 2;گنہگاروں كی بخشش 9
مشمولین رحمت: 2، 4
موسی (ع) :
رسالت موسی (ع) میں موثر عوامل 11;موسی (ع) كا قصّہ 11
نا امیدي:
بخشش سے ناامیدی 8;ناامیدی كی ملامت 8

294

وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ .154

اس كے بعد جب موسی كا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا تو انھوں نے تختیونكو اٹھا لیا اور اس كے نسخہ میں ہدایت اور رحمت كی باتیں تھیں ان لوگوں كے لئے جو اپنے پروردگار سے ڈرنے والے تھے(154)
1_ توبہ كرنے والوں كی بخشش اور توبہ نہ كرنے والوں كی سزا كے بارے میں وعدہ الہی ملنے كے بعد موسی (ع) كا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا_
و لما سكت عن موسی الغضب
گزشتہ دو آیات كے بعد جملہ "و لما سكت" كے واقع ہونے میں اس بات كی طرف اشارہ پایا جاتاہے كہ خدا كی طرف سے توبہ كرنے والوں كی توبہ قبول ہونے اور بچھڑے كی پوجا پر مصر رہنے والوں كو قریب الوقوع سزا كی دھمكی ملنے كی خاطر موسی (ع) كا غصّہ ٹھنڈا ہوگیا_
2_ حضرت موسی (ع) نے غصّہ ٹھنڈا ہونے كے بعد تورات كی تختیوں (كہ جنہیں غصّے میں زمین پر ڈال دیا تھا) كو زمین سے اٹھا لیا_
و لما سكت عن موسی الغضب ا خذ الا لواح
3_ حضرت موسی (ع) كو عطا كی جانے والی تختیوں میں موجود حقائق اور تحریریں انسان كیلئے باعث ہدایت اور رحمت آفرین تھیں_
و فی نسختها هدی و رحمة
كلمہ "نسخہ" اصلی تحریر نیز اس سے نقل شدہ تحریر كیلئے استعمال ہوتاہے اس لحاظ سے كہ وہ اصلی تحریر كی جانشین ہوتی ہے (لسان العرب) آیت كریمہ میں "نسخہ" سے مراد علی الظاہر وہی اصلی تحریر ہے_
4_ تورات میں مذكور الہی پیغامات سے بہرہ مند ہونا، صرف خدا سے ڈرنے اور غیر خدا سے نہ ڈرنے والوں كے ساتھ ہی مخصوص تھا_
و فی نسختها هدی و رحمة للذین هم لربهم یرهبون

295
واضح ہے كہ تورات میں موجود پیغامات سمیت تمام الہی پیغامات سب لوگوں كیلئے ہیں_ بنابراین كلمہ "للذین" كا لام، لام منفعت ہے، یعنی خدا سے ڈرنے والے لوگ تورات كی ہدایت اور اس كی رحمت آفرینی سے بہرہ مند ہوتے ہیں_ كلمہ "ربهم" فعل "یرهبون" كے متعلق ہے اور اس كا مقدم ہونا حصر پر دلالت كرتاہے_
5_ خدا سے ڈرنے والے لوگ الہی پیغامات پر عمل كرنے كی وجہ سے رحمت خدا كے مستحق قرار پاتے ہیں_
و فی نسختها هدی و رحمة للذین هم لربهم یرهبون
6_ خدا كے سوا كوئي ہستی اس لائق نہیں كہ آدمی اس كے سامنے خوف زدہ ہو_

للذين هم لربهم يرهبون
7_ قوم موسی میں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ ختم ہونے کے بعد حضرت موسی (ع) کو تورات پیش کرنے کیلئے مناسب موقعہ فراہم ہوا_
ا خذ الا لواح
اس حقیقت کو بیان کرنے میں کہ موسی (ع) نے بچھڑے کی پوجا کا فتنہ ختم ہونے پر تورات کی تختیوں کو دوبارہ اٹھایا، اس مطلب کی وضاحت ہوتی ہے کہ قوم موسی میں تورات کی تعلیمات کیلئے حالات نامساعد ہونے کے بعد ایك بار پھر مساعد ہوگئے، یہ نکتہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت 149 سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے عام لوگوں نے بچھڑے کی پوجا سے توبہ کرلی چنانچہ آیت 153 سے یہ مطلب سمجھ میں آتاہے کہ خدا نے ان کی توبہ قبول کی اور یوں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ دب گیا_

آسمانی کتب :
آسمانی کتب پر عمل 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے مختص امور 6;اللہ تعالی کا وعدہ 1،
بچھڑے کے پجاري:
توبہ کرنے والے بچھڑے کے پجاریوں کی بخشش
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کی تاریخ 7;بنی اسرائیل کے بچھڑے کے پجاریوں کی سزا 1،;بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کا فتنہ 7
تورات:
تورات کی تبلیغ کا موقع 7;تورات کی تختیاں 2، 3 تورات کی تعلیمات 3;تورات کی تعلیمات سے استفادہ 4; تورات کی رحمت 3;تورات کی ہدایت 3
خشیت:
خشیت کے اثرات 4، 5

خوف :
پسندیدہ خوف 6;خدا سے خوف 6
مشمولین رحمت: 5
موسی (ع) :
موسی (ع) کا غصہ پینا 1، 2;موسی (ع) کا قصّہ 1، 2 ; موسی (ع) کی تبلیغ 7

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً لِّمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاء مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاء وَتَهْدِي مَن تَشَاء أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ .155
اور موسی نے ہمارے وعدہ کے لئے اپنی قوم کے ستّر افراد کا انتخاب کیا پھر اس کے بعد جب ایك جھٹکے نے انھیں انی لپیٹ میں لے لیا تو کہنے لگے کہ پروردگار اگر تو چاہتا تو انھیں پہلے ہی ہلاك کردیتا اور مجھے بھي_ کیا اب احمقوں کی حرکت کی بنا پر ہمیں بھی ہلاك کردے گا یہ تو صرف تیرا امتحان ہے جس سے جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑدیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے تو ہمارا ولی ہے_ ہمیں معاف کردے اور ہم پر رحم فرما کہ تو بڑا بخشنے والا ہے(155)
1_ خداوند متعال نے حضرت موسی (ع) سے کہا کہ اپنی قوم کے ایك گروہ کو اپنے ساتھ مناجات کی جگہ لے آؤ_
و اختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا
2_ حضرت موسی (ع) نے مناجات کی جگہ تك اپنے ساتھ لے جانے کیلئے بنی اسرائیل سے ستّر (70)

آدمیوں کو چنا_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اختار موسى قومہ سبعين رجلاً
كلمہ "سبعين" فعل "اختار"كے لئے مفعول ہے اور كلمہ "قومہ" حرف جر كے حذف ہونے كى وجہ سے منصوب ہوا ہے يعنى "من قومہ" البتہ بعض كے نزديك كلمہ"قومہ" مفعول اور كلمہ "سبعين" اس كا بدل ہے_
3_ مناجات كى جگہ حاضر ہونے كيلئے منتخب كئے گئے ستر آدمى حضرت موسى (ع) كى نظر ميں بنى اسرائيل كے بہترين اور لائق ترين لوگ تھے_
و اختار موسى
كلمہ "اختار" كا معنى انتخاب خير ہے، بنابراين"اختار موسى " يعنى موسى (ع) نے بہترين لوگوں كو انتخاب كيا_
4_ مناجات كى جگہ حاضر ہونے كيلئے موسى (ع) كى طرف سے منتخب ہونے والے لوگ، مرد تھے_
سبعين رجلاً
5_ حضرت موسى (ع) كے ہمراہ جانے كيلئے منتخب ہونے والے بنى اسرائيل كے لوگ وہاں پہنچنے كے بعد ايك شديد اور مہلك لرزش (زلزلہ) ميں گرفتار ہوگئے_
فلما ا خذتهم الرجفة
6_ خدا نے، موسى (ع) كے سوا مناجات كى جگہ حاضر تمام آدميوں كو ہلاك كرديا_
قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل
7_ حضرت موسى (ع) نے مناجات كى جگہ اپنے ساتھيوں كى ہلاكت كا مشاہدہ كرنے پر بارگاہ خدا ميں دعا كي_
فلما ا خذتهم الرجفة قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل
8_ حضرت موسى (ع) ، بنى اسرائيل سے دور مناجات كى جگہ اپنے منتخب كئے ہوئے ساتھيوں كى ہلاكت سے غمگين ہوگئے_
قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل
جملہ "لو شئت ..." (اگر تو مجھے اور انہيں ہلاك كرنا ہى چاہتا تھا تو ميقات ميں حاضرى دينے سے پہلے ہى ہلاك كرديتا) يہ مطلب فراہم كرتاہے كہ موسى (ع) اپنے ساتھيوں كے مرنے پر غم و حسرت ميں تھے چنانچہ قيد "من قبل" سے يہ نكتہ سمجھ ميں آتاہے كہ موسى (ع) كے اندوہ كا سبب يہ تھا كہ ان كے ساتھى بنى اسرائيل كى آنكھوں سے اوجھل ميقات كے مقام پر ہلاك ہوئے_
9_ اپنے ساتھيوں كو قتل كرنے كے الزام سے حضرت موسى (ع) كا خوف، ان كى ہلاكت پر آپ(ع) كے غم و اندوہ كا باعث بنا_
قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل
مندرجہ بالا مفہوم اس بات كى احتمالى توجيہ ہے كہ حضرت موسى (ع) بنى اسرائيل كى نظروں سے دور اپنے ساتھيوں كى ہلاكت پر كيوں غمگين ہوئے_ اپنے ساتھيوں كى ہلاكت پر موسى (ع) كا غم و اندوہ

298
باعث بنا كہ آپ(ع) بارگاہ خدا ميں شكوہ كرتے ہوئے مناجات كى جگہ حاضر ہونے سے پہلے ہى اپنى اور اپنے ساتھيوں كى موت كى آرزو كريں_
قال رب لو شئت ا هلكتهم من قبل و اى ي
11_ مناجات كى جگہ موسى (ع) كے بعض ساتھيوں كا احمقانہ طرز عمل، عذاب الہى كے نزول اور ان سب كى ہلاكت كا باعث بنا_
ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا
كہا گيا ہے كہ موسى (ع) كے بعض ساتھيوں كے احمقانہ طرز عمل سے مراد ،رؤيت خدا كے بارے ميں ان كى خواہش تھي_
12_ حضرت موسى (ع) نے ميقات ميں اپنے ساتھيوں كى ہلاكت كے بعد ايك شكوہ آميز سوال كے ذريعے خدا سے، بعض لوگوں كے گناہ كى خاطر سب كى ہلاكت كى توجيہ كى خواہش كي_
ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا
13_ بعض لوگوں كے گناہ كى وجہ سے بعض دوسروں كى ہلاكت، موسى (ع) كى نظر ميں سنن الہى كے خلاف تھي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ا تهلكنا بما فعل السفهاء منا
14_ حضرت موسی (ع) نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت پر مشیت خدا کو خدا کی جانب سے بنی اسرائیل کی آزمائشے جانا_
إن هی إلا فتنتك
15_ بعض لوگ الہی آزمائشےوں میں شکست کھاتے ہوئے گمراہی کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں اور بعض کامیابی کے ساتھ ہدایت پالیتے ہیں_
إن هی إلا فتنتك تضل بها من تشاء و تهدی من تشائ
16_ خداوند متعال اپنی مشیت کی اساس پر بعض کو گمراہ اور بعض کو ہدایت کرتاہے_
تضل بها من تشاء و تهدی من تشائ
17_ حضرت موسي(ع) نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کو بنی اسرائیل کے بعض لوگوں کی گمراہی اور بعض دوسروں کی ہدایت کے بارے میں مشیت الہی کے متحقق ہونے کا باعث جانا_
إن هی إلا فتنتك تضل بها من تشاء و تهدی من تشائ
18_ مشیت خدا ، ناقابل تبدیل ہے_
لو شئت ا هلكتهم ...تضل بها من تشاء و تهدی من تشائ
اگر جملہ "لو شئت" میں کلمہ "لو" شرطیہ ہو تو اس جملے کا معنی یہ ہوگا: اگر تو انہیں ہلاك کرنا چاہتا تو ہلاك کردیتا، یعنی تیرا چاہنا ہی انجام پانا ہے_
19_ مشیت خداکا انسان کی حیات و مرگ پر مسلط ہونا_
رب لو شئت اهلكتهم من قبل و إيَّی
20_ خداوند متعال، تمام انسانوں کا سرپرست ہے_

ا نت و لينا
21_ حضرت موسی (ع) نے اپنے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد خدا کے حضور مناجات کرتے ہوئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کیلئے بخشش اور رحم کی درخواست کي_
فاغفر لنا و ارحمنا و ا نت خير الغفرين
22_ خطا کاروں کے گناہ بخشنا اور انہیں رحمت کے سائے میں لینا، بندوں پر خدا کی ولایت اور سرپرستی کا ایك جلوہ ہے_
ا نت و لينا فاغفر لنا و ارحمنا
جملہ "ا نت و لينا" پر جملہ "اغفر لنا و ..." کی حرف "فائ" کے ذریعے تفریع ،فوق الذکر مفہوم کی حکایت کرتی ہے_
23_ خداوند متعال ،بہترین بخشنے اور مغفرت کرنے والا ہے_
و ا نت خير الغفرين
24_ عن امير المؤمنين(ع) : ..."و اختار موسی قومہ سبعين رجلا لميقتنا" فانطلق بهم معہ ليشهدوا لہ إذ ارجعوا عند الملا من بنی اسرائيل إن ربی قد كلمني ...(1)
حضرت امیر المومنین(ع) سے مروی ہے کہ آپ (ع) نے آیت "و اختار موسی قومہ ..." کی تلاوت کے بعد فرمایا: موسي(ع) ستّر آدمیوں کو اپنے ساتھ (میقات) لے گئے تا کہ واپسی پر بنی اسرائیل کے سرداروں کے سامنے گواہی دیں کہ خدا نے موسی (ع) کے ساتھ کلام کیاہے ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی طرف سے مغفرت 23;اللہ تعالی کی مشیت 16،17،19;اللہ تعالی کی مشیت کا حتمی ہونا 18; اللہ تعالی کی ولایت 20;اللہ تعالی کی ولایت کی شؤون 22; اللہ تعالی کی ہدایت 16
امتحان:
امتحان میں کامیابی 15;امتحان میں ناکامی 15;
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کا امتحان 14;بنی اسرائیل کی تاریخ 2، 3، 4، 5، 6، 8، 11 ;بنی اسرائیل کی گمراہی کے اسباب 17;بنی اسرائیل کی ہدایت کے اسباب 17; بنی اسرائیل کے بہترین افراد 3;بنی اسرائیل
----

1) بحارالانوار ج 53ص 73 ، ح 72_

کے مرد میقات میں 3; بنی اسرائیل میقات میں 1،2;میقات میں بنی اسرائیل کی لرزش 5;میقات میں بنی اسرائیل کے حالات 5
بے گناہ:
بے گناہوں کی ہلاکت 13
حیات:
حیات کا سرچشمہ 19
خوف :
تہمت کا خوف 9
عذاب:
نزول عذاب کے موجبات 11
عمل:
احمقانہ عمل کے اثرات 11
گمراہ: 15
گناہ گار:
گناہ گاروں کی مغفرت 22
مرگ:
مرگ کا سرچشمہ 19
مغفرت:
مغفرت کی درخواست 21
موسی (ع) :
موسی (ع) اور بنی اسرائیل 1، 2، 8; موسی (ع) کا خدا سے سوال 12; موسی (ع) کا شکوہ 10، 12; موسی (ع) کا قصّہ 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 10، 11، 14، 17، 21 ; موسی (ع) کی آرزو 10;موسی (ع) کی بصیرت 13، 14، 17 ;موسی (ع) کی خواہشات 21; موسی (ع) کی دعا 21; موسی (ع) کی مسؤولیت 1; موسی (ع) کے خوف کے عوامل 9; موسی (ع) کے غم و اندوہ کے اثرات 10; میقات میں موسی (ع) کا اندوہ 8، 10;میقات میں موسی (ع) کا خوف 9; میقات میں موسی کی دعا 7;میقات میں موسی (ع) کی مناجات 21
موسي(ع) کے چُنے ہوئے افراد : 2
موسي(ع) کے چنے ہوئے افراد میقات میں 3، 4، 5، 6، 7، 11;موسی (ع) کے منتخبین کا عمل 11;موسی (ع) کے منتخبین کی خطا 12;موسی (ع) کے منتخبین کی ہلاکت 6، 7، 8، 9، 10، 12، 14، 17، 21;موسی (ع) کے منتخبین کی ہلاکت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسباب 11
ہدایت یافتہ لوگ: 15

301

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَـذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَـا إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاء وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَـاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ .156

اور ہمارے لئے اس دار دنیا اور آخرت میں نیکی لکھ دے _ ہم تیری ہی طرف رجوع کر رہے ہیں_ ارشاد ہوا کہ میرا عذاب جسے میں چاہونگا اس تك پہنچے گا اور میری رحمت ہر شے پر وسیع ہے جسے میں عنقریب ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو خوف خدا رکھنے والے_ وکوۃ ادا کرنے والے اور ہماری نشانیوں پر ایمان لانے والے ہیں (156)

1_ حضرت موسی (ع) نے مناجات کی جگہ خدا سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کیلئے دنیا وآخرت میں نیك اور بابرکت زندگی کے مقدر ہونے کی درخواست کي_

و اکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنة و فی الا خرة

گزشتہ آیت کے پیش نظر کلمہ "لنا" میں ضمیر "نا" سے مراد حضرت موسی (ع) اور مناجات کی جگہ موجود ان کے ساتھی ہیں، اور آیت کریمہ میں کتابت سے مراد مقدر کرنا ہے_

2_ انبیائے الہي، اپنی امتوں کو دنیا میں ایك نیك اور اچھی زندگی ،اور آخرت میں سعادت اور نیك بختی تك پہنچانے کی فکر میں رہتے تھے_

و اکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنة و فی الا خرة

3_ حضرت موسی (ع) کا، اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو خدا کی طرف پلٹنے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرنے والے افراد میں شمار کرنا_

إنا هُدنا إليك

(هُدنا) کا مصدر "هود" پلٹنے اور توبہ کرنے کے معنی میں ہے_

302

4_ حضرت موسي(ع) نے خدا کی طرف اپنی اور اپنے ساتھیوں کی بازگشت کی وجہ سے سب کو دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لائق جانا_

و اکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنة و فی الا خرة إنا هدنا إليك

جملہ "إنا هدنا إليك" جملہ "و اکتب لنا ..." کیلئے ایك تعلیل ہے، یعني: چونکہ ہم تیری طرف پلٹ آئے ہیں لہذا یہ خواہش اور توقع (کہ جس کا مقدمہ ہم نے فراہم کیا ہے) بے جا نہیں ہے_

5_ خدا کی طرف بازگشت اور اس کی بارگاہ میں توبہ، انسان کیلئے دنیا میں خیر و سعادت پانے اور آخرت کی اچھی زندگی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے_

و اکتب لنا فی ھذہ الدنیا حسنة و فی الا خرة إنا هدنا إليك

6_ گناہوں کی مغفرت دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کا مقدمہ بنتی ہے_

و انت خیر الغفرین و اکتُب لنا

7_ بعض لوگ مشیت خدا کی اساس پر عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_

قال عذابی ا صیب بہ من ا شائ

جملہ "عذابی ا صیب بہ ..." اس مطلب پر دلالت کرتاہے کہ انسان کو عذاب الہی کے نہ پہنچنے پر مطمئن نہیں ہونا چاہیے، لیکن اس پر دلالت نہیں کرتا کہ حتماً عذاب نازل ہوگا ،یہی وجہ ہے کہ فوق الذکر مفہوم میں عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہونے کی بات کی گئي ہے جملہ "فسا کتبھا ..." یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ سب لوگ عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار نہیں ہیں لہذا مندرجہ بالا مفہوم میں "بعض لوگ" موضوع حکم قرار پائے ہیں_

8_ حضرت موسی (ع) اس سے پریشان تھے کہ کہیں ان کی پوری قوم عذاب الہی کی زد میں نہ آجائے_ *

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اكتب لنا فی هذه الدنيا حسنة و فی الا خرة ...قال عذابی ا صيب بہ من ا شائ
ايسے معلوم ہوتاہے كہ جملہ "و اكتب لنا ..." كے ذريعے موسی (ع) كی درخواست اور پھر اس كی جملہ "انا هدنا اليك" كے ذريعے تعليل كا سرچشمہ وہ واقعہ ہے كہ جو گزشتہ آيت ميں بيان ہوا يعنی ايك گروہ كی حماقت كی وجہ سے سب ساتھيوں كی ہلاكت، گويا موسی (ع) نے اس واقعے سے يہ نتيجہ اخذ كيا كہ بنی اسرائيل كے بعض لوگوں كے گناہ كے سبب وہ سب نابود ہونے كے خطرے سے دوچار ہوں گے، لہذا اس سے پريشان ہوكر خدا سے ايسی درخواست كي_
9_ خداوند متعال نے سب لوگوں پر عذاب كے مقدر نہ ہونے اور اس مسئلہ كو اپنی مشيت كی اساس پر قرار دينے كو بيان كرتے ہوئے حضرت موسی (ع) كو تمام بنی

اسرائيل پر عذاب نازل ہونے كی پريشانی سے نجات بخشي_
قال عذابی ا صيب لہ من ا شاء و رحمتی وسعت كل شيئ
جملہ "عذابی اصيب بہ من اشائ" كے ساتھ جملہ "و رحمتی وسعت كل شيئ" يہ مطلب بيان كرتاہے كہ خداوند متعال سب كے عذاب كا خواہاں نہ ہوگا_
10_ خداوند متعال كی ايك رحمت عام ہے كہ جو تمام موجودات كو گھيرے ميں لئے ہوئے ہے اور اس كی ايك رحمت خاص ہے كہ جو صرف بعض انسانوں كيلئے مخصوص ہے_
و رحمتی وسعت كل شيء فسا كتبها للذين يتقون
خدا نے ايك طرف سے جملہ "وسعت كل شيئ" كے ذريعے اپنی رحمت كو تمام موجودات كيلئے متعارف كراياہے اور دوسری طرف سے جملہ "ساكتبها" كے ذريعے اسے صرف بعض انسانوں كے ساتھ مخصوص قرار ديا ہے، ان دو معنوں كے درميان موازنہ سے يہ مطلب اخذ ہوتاہے كہ جملہ "سا كتبها" ميں رحمت سے مراد ايك رحمت خاص ہے، يہ نكتہ قابل ذكر ہے كہ اس نظريہكے مطابق جملہ "سا كتبها" كی ضمير بطريقہ استخدام كلمہ "رحمتي" كی طرف پلٹائي جاتی ہے_
11_ دنيا رحمت عام كا ظرف اور آخرت رحمت خاص كا مقام ظہور ہے_*
رحمتی وسعت كل شيء فسا كتبها للذين يتقون
جملہ "رحمتی وسعت ..." موسی (ع) كا جواب ہے كہ انہوں نے اپنے اور اپنے ساتھيوں كيلئے دنيا و آخرت كی سعادت كی درخواست كی تھي، بنابراين كلمہ "سا كتبہا" كے "سين" كے قرينے سے كہا جاسكتاہے كہ "سا كتبها" آخرت كيلئے اور "رحمتي" دنيا كيلئے ہے_
12_ خدا كی رحمت، اس كے غضب پر سبقت ركھتی ہے_
عذابی اصيب بہ من ا شاء و رحمتی وسعت كل شيئ
خدا نے رحمت كو بيان كرنے كيلئے فعل ماضی (وسعت) استعمال كيا اورسب كو اس كا مشمول قرار ديا جبكہ غضب كو بيان كرنے كيلئے فعل مضارع "ا صيب" كو بروئے كار لايا اور اسے اپنی مشيت پر مترتب كرتے ہوئے (من ا شائ) ايك مقدّر اور قطعی امر قرار نہيں ديا، ان دو بيانات كے موازنہ سے يہ مطلب اخذ ہوتا ہے كہ رحمت خدا اصل اور اس كا غضب عارضی اور محدود ہے_
13_ خدا كی رحمت خاص صرف اہل تقوی (شرك و غيرہ سے پرہيز كرنے والوں) اور زكات ادا كرنے والوں كيلئے ہے_
فسا كتبها للذين يتقون و يؤتون الزكوة
فعل "يتقون" كا متعلق خدا كے فرامين سے سرپيچی ہے اور اسكے لئے مورد نظر مصداق، گزشتہ آيات

(كہ جو بنی اسرائيل كے شرك آلود رحجانات كے بارے ميں ہيں) كی روشنی ميں شرك ہے_
14_ خدا كی رحمت خاص سے بہرہ مند ہونا ،تمام آيات الہی پر ايمان لانے كی صورت ميں ہی ممكن ہے_
فسا كتبها للذين يتقون ...والذين هم بای تنا يؤمنون
15_ دنيا و آخرت ميں بنی اسرائيل كی سعادت كيلئے موسی (ع) كی دعا كی استجابت كے بارے ميں خدا كی طرف سے آپ(ع) كو نويد سنائي جانا بشرطيكہ وہ تقوی كی رعايت كريں زكات ديں اور تمام آيات الہی پر ايمان لائيں_
فسا كتبها للذين يتقون و يؤتون الزكوة والذين هم بای تنا يؤمنون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

16_ بارگاہ خدا میں دست بدعا ہونا اس كى رحمت كے حصول ميں مؤثر ہے_
و اكتب لنا ...فسا كتبها
17_ زكات ادا كرنے والے اور آيات الہى پر ايمان لانے والے موحدين عذاب الہى سے محفوظ ہوتے ہيں_
عذابى ا صيب بہ من ا شاء و رحمتي ...فسا كتبها للذين ...باى تنا يؤمنون
"من ا شائ" كيلئے جملہ "سا كتبها" تفسير كى حيثيت ركھتاہے يعنى يہ بيان كرتاہے كہ كون لوگ عذاب الہى سے محفوظ ہيں كہ جنہيں عذاب دينے پر مشيت الہى جارى نہيں ہوتى اور كون لوگ، عذاب الہى ميں مبتلا ہونے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں، جملہ "سا كتبها" كا منطوق پہلے گروہ كى طرف اشارہ كرتاہے جبكہ اس كے مفہوم سے دوسرے گروہ كا سراغ ملتاہے_
18_ زكات نہ دينے والے اور آيات الہى كا انكار كرنے والے مشركين ، عذاب خدا ميں مبتلا ہونے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
قال عذابى ا صيب بہ من ا شاء و رحمتى ... فسا كتبها للذين ...باى تنا يؤمنون
19_ تقوى اختيار كرنا، زكات ادا كرنا اور آيات الہى پر ايمان لانا، مناجات كى جگہ حاضر موسى (ع) كے ساتھيوں كيلئے خدا كى رحمت خاص اور مغفرت سے بہرہ مندہونے كى شرائط تھيں_
فاغفر لنا و ارحمنا و ا نت خير الغفرين ...فسا كتبها للذين يتقون
جملہ "فسا كتبها ..." موسى (ع) كى درخواستوں كا ايك جواب ہے كہ ان ميں سے ايك مناجات كى جگہ حاضر اپنے ساتھيوں كيلئے رحمت و مغفرت كى درخواست تھي_
20_ آئين يہود ميں زكات واجبات الہى ميں سے تھي_
و يؤتون الزكوة
21_ آئين يہود، دنيا و آخرت كى سعادت فراہم كرنے
305
والے دستورات پر مشتمل تھا_
و اكتب لنا فى هذه الدنيا حسنة و فى الا خرة ...للذين يتقون و يؤتون الزكوة

آيات خدا:
آيات پر ايمان لانے والے 17;آيات خدا كے منكرين كى سزا، 18
احكام: 20
اللہ :
اللہ تعالى كا غضب 12;اللہ تعالى كى اخروى رحمت 11; اللہ تعالى كى بشارت 15; اللہ تعالى كى دنيوى رحمت 11;اللہ تعالى كى رحمت خاص 10، 11، 14 ; اللہ تعالى كى رحمت خاص كى شرائط 19; اللہ تعالى كى رحمت كا مقدم ہونا 12; اللہ تعالى كى رحمت كا زمينہ 16;اللہ تعالى كى رحمت كے عوامل 14; اللہ تعالى كى رحمت كے مراتب 10; اللہ تعالى كى مشيت 7،8 ;اللہ تعالى كے عذاب 7، 8، 18
انبياءئ:
انبياء كا خيرخواہ ہونا 2;انبياء كا كردار 2
ايمان:
آيات خدا پر ايمان 14، 15، 19;ايمان كے آثار 14، 15، 19
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل كا عذاب 8، 9 ;بنى اسرائيل كى سعادت كى شرائط 15
تقوى :
تقوى كے آثار 15، 19
توبہ:
توبہ كے آثار 4، 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

307

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ .157

جولوگ كہ رسورل نبى امّى كا اتباع كرتے ہيں جس كا ذكر اپنے پاس توريت اور انجيل ميں لكھا ہوا پاتے ہيں كہ وہ نيكيوں كا حكم ديتا ہے اور برائيوں سے روكتا ہے اور پاكيزہ چيزوں كو حلال قرار ديتا ہے اور خبيث چيزوں كو حرام قرار ديتا ہے اور ان پر سے احكام كے سنگين بوجھ اور قيد و بند كو اٹھا ديتا ہے پس جو لوگ اس پر ايمان لائے اس كا احترام كيا اس كى امداد كى اور اس نور كا اتباع كيا جو اس كے ساتھ نازل ہوا ہے وہى در حقيقت فلاح يافتہ اور كامياب ہيں(157)

1_ رسول اكرم(ص) كى پيروى كرنے والے ، خدا كى رحمت خاص سے بہرہ مند ہيں_

فسا كتبھا ...والذين هم باى تنا يؤمنون _ الذين يتبعون الرسول

"الذين يتبعون" گزشتہ آيت ميں مذكور "الذين هم ..." كيلئے عطف بيان يا بدل ہے،

بنابراين جملہ "سا كتبھا" كے ذريعے دى گئي

رحمت كى بشارت ، پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت كے بعد آنحضرت(ص) كى پيروى كرنے والوں كيلئے ہوگي_

2_ قيامت كے دن خدا كى رحمت خاص، پيغمبر اسلام(ص) كى پيروى كرنے والوں كيلئے ہوگي_

فسا كتبھا للذين ...الذين يتبعون الرسول

فوق الذكر مفہوم اس اساس پر اخذ كيا گيا ہے كہ

308

جب جملہ "فسا كتبھا" جہان آخرت ميں رحمت الہى كے متحقق ہونے كو بيان كرنے كيلئے لايا گيا ہو_

3_ رسول اكرم(ص) كى پيروى ،آيات الہى پر ايمان لانے كا اظہار ہے_

الذين هم باى تنا يؤمنون الذين يتبعون الرسول

4_ صرف پرہيزگار اور زكات ادا كرنے والے ہى پيغمبر اكرم(ص) كے حقيقى پيروكار ہيں_

للذين يتقون و يؤتون الزكوة ...الذين يتبعون الرسول

5_ پيغمبر اكرم(ص) كى رسالت كا انكار كرنے والے اور آنحضرت(ص) كے فرامين سے سرپيچى كرنے والے عذاب الہى ميں گرفتار ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں_

عذابى ا صيب بہ من ا شائ ...فسا كتبھا للذين يتقون ...الذين يتبعون الرسول

جملہ "الذين يتبعون ..." گزشتہ آيت ميں مذكور "الذين يتقون ..." كيلئے ايك واضح مصداق ہے، بنابراين جس طرح "يتقون و ..." كا مفہوم مخالف "من ا شائ" كے بعض مصاديق كو بيان كرتا تھا اسى طرح "يتبعون ..." كا مفہوم بھى "من ا شائ" كا ايك واضح مصداق ہوگا_

6_ پيغمبر اسلام(ص) ،خدا كے ايك ايسے رسول (ص) تھے كہ جنہوننے كبھى بھى لكھنے كى تعليم حاصل نہيں كي_

الرسول النبى الأميّ

"امي" ايسے شخص كو كہتے ہيں كہ جس نے لكھنا نہ سيكھا ہو، بعض اہل لغت كتاب نہ پڑھنے كو بھى امى كا معنى شمار كرتے ہيں_

7_ پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت، تورات اور انجيل كى بشارتوں اور غيبى خبروں ميں سے ہے_

الرسول النبى الا ميّ الذين يجدونہ مكتوبا عندهم فى التورة والانجيل

8_ تورات اور انجيل ميں رسول اكرم(ص) كے بارے ميں نشانيوں كا موجود ہونا_

الذين يجدونہ مكتوبا عندهم فى التورة والانجيل

9_ پيغمبر موعود (ص) كو مقام نبوت كے علاوہ مقام رسالت حاصل ہونے كے بارے ميں تورات اور انجيل ميں صراحت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موجود تھي_
الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورۃ والانجیل
11_ پیغمبر اکرم(ص) کا امّی ہونا، آپ(ص) کی رسالت کی حقانیت پر دلیل اور اہل کتاب کیلئے آپ(ع) کی نبوت و رسالت کو پہچاننے کی (پہلے سے بیان کی گئي) ايك علامت تھي_
الرسول النبی الا مّی الذین یجدونہ مکتوبا عندھم

جملہ "یجدونہ ..." یہ معنی فراہم کرتاہے کہ آیت کریمہ میں ذکر شدہ صفات، ایسی علامات ہیں کہ جنہیں خداوند متعال نے اہل کتاب کیلئے ذکر کیا تا کہ ان کے ذریعہ پیغمبر موعود (ص) کو پہچان سکیں_
12_ پیغمبر اسلام(ص) پر تورات و انجیل میں موجود پیغمبر موعود (ص) کی علامات کے پورا اترنے میں یہود و نصاری کیلئے کسی شك و شبہہ کی گنجائشے نہ تھي_
الذی یجدونہ مکتوبا عندھم
تورات و انجیل میں تو پیغمبر اکرم(ص) کی علامات کا تذکرہ تھا لیکن خداوند متعال نے جملہ "یجدونہ ..." کے ذریعے یہ بیان کیا کہ اہل کتاب خود پیغمبر اسلام کو تورات و انجیل میں موجود پاتے ہیں اس تعبیر میں یہ نکتہ مضمر ہے کہ تورات و انجیل میں موجود علامات کی تطبیق ،پیغمبر اسلام(ص) پر اس طرح واضح تھی کہ جس کے بعد بنی اسرائیل کیلئے کسی قسم کے شك و شبہہ کی گنجائشے باقی نہ تھي_
13_ انجیل کا نزول، خدا کی طرف سے موسی (ع) کو دی جانے والی غیبی خبروں اور بشارتوں میں سے تھا_
یجدونہ مکتوبا عندھم فی التورۃ والانجیل
ظاہر یہ ہے کہ بظاہر مذکورہ آیت ایسے حقائق پر مشتمل ہے کہ جنہیں خدا نے موسی (ع) کیلئے بیان کیا، بنابراین انجیل کا تذکرہ ايك غیبی خبر ہے کہ جس کے بارے میں خدا نے موسی (ع) کو بشارت دی تھي_
14_ شائستہ کاموں کا حکم اور ناروا کاموں کی ممانعت (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) پیغمبر اسلام (ص) کے بنیادی فرائض اور آنحضرت(ص) کی رسالت کے مقاصد میں سے ہیں_
یا مرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر
15_ شائستہ کاموں کو انجام دینا اور ناشائستہ کاموں سے اجتناب کرنا ضروری ہے_
یا مرھم بالمعروف و ینھھم عن المنکر
16_ تمام پاکیزہ چیزوں کی حلیّت اور تمام ناپاك چیزوں کی حرمت کا حکم دینا پیغمبر اسلام(ص) کے فرائض اور آپ(ص) کی رسالت کے مقاصد میں سے ہے_
و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث
17_ ہر پاك و طیب چیز حلال اور ہر خبیث و ناپاك چیز حرام ہے_
و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث
18_ امر بالمعروف و نہی عن المنکر، نیز پاکیزہ چیزوں کو حلال جاننا اور ناپاك چیزوں کو حرام شمار کرنا ، تورات و انجیل میں موجود پیغمبر اسلام(ص) کی شناختی علامات میں سے ہیں_
الذین یجدونہ ... یا مرھم بالمعروف ...و یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث
"یا مرھم و ..." فعل "یجدونہ" کی مفعولی ضمیر کیلئے حال ہے، لہذا یہ مطلب فراہم کرتاہے کہ ان جملات کا مفاد پیغمبر اسلام (ص) کی صفات

کے عنوان سے تورات و انجیل میں بیان ہوا ہے اس بناپر کہا جاسکتاہے کہ ان خصوصیات کو تورات و انجیل میں بیان کرنے کا مقصد اہل کتاب کی ان امور کی طرف راہنمائي ہے کہ جو پیغمبر موعود (ص) کی پہچان حاصل کرنے میں مدنظر رکھے جانے چاہیئے_
19_ اسلام سے پہلے یہود و نصاری ناپاك چیزوں سے استفادہ اور بعض پاکیزہ چیزوں سے اجتناب کرنے میں مبتلا تھے_
یحل لھم الطیبت و یحرم علیھم الخبئث

"التوری ة والانجیل" کے قرینے کی روشنی میں "لهم" اور "علیهم" کی ضمیر "هم" سے مراد یہود و نصاری ہیں_
20_ سخت احکام کو اٹھانا نیز جہالت اور خرافات کی زنجیروں کو توڑنا اور دینی بدعتوں کو ختم کرنا، پیغمبر اسلام (ص) کی رسالت کے فرائض میں سے تھا_
و یضع عنهم إصرهم و الا غلل التی کانت علیهم
کلمہ "إصر" مشکل عہد و پیمان کے معنی میں ہے اور ہر دشوار اورطاقت فرسا چیز کو بھی کہا جاتاہے، اس لحاظ سے کہ آیت کریمہ تشریع احکام کو بیان کررہی ہے لہذا اس میں اصر سے مراد وہ سخت احکام ہیں کہ جن کی گزشتہ اقوام پابند تھیں_ "غُلّ" (اغلال کا مفرد) طوق و زنجیر کے معنی میں ہے کہ جو گردن یا ہاتھوں میں ڈالے جاتے ہیں یہاں اس سے مراد جہالت خرافات اور بدعت وغیرہ ہیں_ اور ہر دشوار اورطاقت فرسا چیز کو بھی کہا جاتاہے، اس لحاظ سے کہ آیت کریمہ تشریع احکام کو بیان کررہی ہے لہذا اس میں اصر سے مراد وہ سخت احکام ہیں کہ جن کی گزشتہ اقوام پابند تھیں_ "غُلّ" (اغلال کا مفرد) طوق و زنجیر کے معنی میں ہے کہ جو گردن یا ہاتھوں میں ڈالے جاتے ہیں یہاں اس سے مراد جہالت خرافات اور بدعت وغیرہ ہیں_
21_ لوگوں (یعنی یہود و نصاری و غیرہ) کو سخت احکام کے بوجھ اور خرافات سے نجات دلانا، تورات و انجیل میں موجود پیغمبر اسلام(ص) کی شناختی علامات میں سے ہے_
الذی یجدونہ ...یضع عنهم إصرهم و الا غلل التی کانت علیهم
22_ اسلام سے قبل یہود و نصاری دشوار احکام میں مبتلا اور بہت سی دینی بدعتوں اور خرافات کا شکار تھے_
و یضع عنهم إصرهم و الا غلل التی کانت علیهم
کلمہ "اغلال" کو بصورت جمع لانے میں ان بدعتوں اور خرافات کی وسعت اور زیادہ ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_
23_ اسلام اقدار کو زندہ کرنے والا، پاکیزگیوں کی نشاندہی کرنے والا نیز دشوار احکام اور خرافات سے منزہ دین ہے_
یحلّ لهم الطیبت و یحرم ...و یضع عنهم إصرهم و الا غلل التی کانت علیهم

24_ سب لوگوں (حتی کہ یہود و نصاری)کی فلاح پیغمبر اسلام(ص) پر ایمان لانے ، دشمنوں کے مقابلے ان کا دفاع کرنے اور ان کی رسالت کی تقویت کے سائے میں میسر ہے_
فالذین ء امنوا بہ و عزروہ و نصروہ ... ا ولئك هم المفلحون
کلمہ "تعزیز" سے مراد ، تلوار کے ذریعے مدد کرنا ہے، بنابراین "الذین ...عزّ روہ" سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جو دشمنوں کے مقابلے میں آپ (ص) کا دفاع کرتے ہیں، کلمہ "نصر" مطلق مدد کرنے کے معنی میں آتاہے لیکن چونکہ کلمہ "نصر" کلمہ "عزروہ" کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے لہذا اس سے مراد غیر دفاعی مسائل میں مدد کرنا ہے_
25_ قرآن سراسر نور ہے اور فلاح کی راہ کو روشن کرتاہے_
فالذین ...اتبعوا النور الذی ا نزل معہ ا ولئك هم المفلحون
26_ قرآن ہمیشہ پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت کے دوران آپ(ص) کے ہمراہ رہا ہے_
و اتبعوا النور الذی ا نزل معہ
کلمہ "معہ" فعل "انزل" کے نائب فاعل کیلئے حال ہے بنابراین "الذی انزل معہ" کا معنی یہ ہوگا کہ نازل ہونے والا قرآن ،ہمیشہ پیغمبر اسلام(ص) کے ساتھ رہا_
27_ انسان کی فلاح، قرآن کی پیروی کرے میں ہی ہے_
فالذین ...اتبعوا النور الذی ا نزل معہ ا ولئك هم المفلحون
28_ عن ابی عبدالله (ع) : کان مما منّ الله عزوجل بہ علی نبیہ(ص) إنہ کان ا مّیا لا یکتب و یقرء الکتاب (1)
حضرت امام صادق(ع) سے مروی ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا خدا نے جو نعمات اپنے پیغمبر کو عطا کیں ان میں سے ایك یہ تھی کہ آنحضرت(ص) امی تھے، خود نہیں لکھتے تھے لیکن لکھے ہوئے کو پڑھتے تھے_
29_ عن ابی جعفر(ع) : ..."یجدونہ" یعنی الیهود والنصاری "مکتوبا" یعنی صفة محمد(ص) و اسمہ "عندهم فی التوراة والإنجیل" ...(2)
حضرت امام باقر(ع) سے آیت "الذی یجدونہ مکتوبا ..." کے بارے میں منقول ہے کہ جس میں آپ(ع) نے فرمایا: یہود و نصاری ، حضرت محمد(ص) کا نام اور آپ (ص) کے اوصاف تورات و انجیل میں پاتے تھے ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

------

1)علل الشرايع ، ص 126، ح7 ب 105 نورالثقلين ج2 ص 79 ح 393_
2)كمال الدين صدوق ص 217 ح 2 ب 22 ، بحارالانوار ج11 ص 48 ح 49_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

314

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِـي وَيُمِيتُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ .158

پیغمبر کہہ دو کہ میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول اور نمائندہ ہوں جس کے لئے زمین و آسمان کی مملکت ہے ں اس کے علاوہ کوئي خدا نہیں ہے_ وہی حیات دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے لہذا اللہ اور اس کے پیغمبر امّی پر ایمان لے آؤ جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اسی کا اتباع کرو کہ شاید اسی طرح ہدایت یافتہ ہوجاؤ(158)
1_ حضرت محمد(ص) ، تمام انسانوں کیلئے خدا کی جانب سے رسول (ص) تھے_
قل یا ایھا الناس إنی رسول الله إلیکم جمیعا
2_ اسلام، تمام انسانوں کیلئے آئین حیات ہے_
إنی رسول الله إلیکم جمیعا
3_ پیغمبر اکرم(ص) ، تمام اہل جہاں تك اپنا پیغام ابلاغ کرنے اور سب لوگوں پر اپنی رسالت کے شمول کو بیان کرنے کے ذمہ دار تھے_
قل یا ا یھا الناس إنی رسول الله إلیکم جمیعا
4_ آسمانوں اور زمین کی حاکمیت، خدا کیلئے مختص ہے_
الذی لہ ملك السموات والا رض
5_ تشریع دین اور ارسال رسل، جہان ہستی پر خدا کی حاکمیت کے ساتھ مربوط ہے_
إنی رسول الله إلیکم جمیعا الذی لہ ملك السموات والا رض
6_ کائنات پر خدا کی حاکمیت کا اعتقاد، بعثت انبیاء کے

متعلق ہر قسم کی بے یقینی کے خاتمے کا باعث ہے_
إنی رسول الله ...الذی لہ ملك السموات والا رض
7_ جہان ہستی پر خدا کی علی الاطلاق حاکمیت کی طرف توجہ، پیغمبر اکرم(ص) کی عالمگیر رسالت کے متعلق ہر قسم کے شك و شبہہ کے خاتمے کا باعث بنتی ہے_
إنی رسول الله إلیکم جمیعا الذی لہ ملك السموات والا رض
رسالت پیغمبر(ص) اور اس کے عالمگیر ہونے کے بیان کے بعد کائنات پر خدا کی حاکمیت کو بیان کرنے میں در حقیقت ایسی رسالت کے امکان پر ایك استدلال کرنا مراد ہے_
8_ عالم خلقت، متعدد آسمانوں پر مشتمل ہے_
لہ ملك السموات
9_ خدائے یکتا کے سوا کوئي موجود، پرستش کے لائق نہیں_
لا إلہ إلا ھو
10_ صرف کائنات کا فرمانروا ہی پرستش و عبادت کے لائق ہے_
الذی لہ ملك السموت والا رض لا إلہ إلا ھو
خداکے ساتھ حاکمیت ہستی کے مختص ہونے کو بیان کرنے کے بعد اس حقیقت کو بیان کرنا کہ صرف وہی لائق پرستش ہے، مندرجہ بالا مفہوم فراہم کرتاہے_
11_ کائنات پر صرف خدا کی حاکمیت کے بارے میں یقین، اس کے سوا کسی اور قابل پرستش معبود کے نہ ہونے پر ایمان کاباعث ہے_
الذی لہ ملك السموات والا رض لا إلہ إلا ہو
12_ پیغمبر اسلام(ص) کی رسالت نیز آپ(ص) کی رسالت کا تمام اہل جہاں کو شامل ہونا، کائنات پر خدا کی فرمانروائي اور اس کے سوا ہر معبود کی نفی ہی کا ایك جلوہ ہے_
إنی رسول الله ...الذی لہ ملك السموات والارض لا إلہ إلا ھو
پیغمبر اسلام(ص) کے رسول (ص) اللہ ہونے کی وضاحت اور پھر اس کے بعد جہان ہستی کی حاکمیت کے ذریعے خدا کی توصیف میں یہ مطلب پایا جاتاہے کہ پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت آیت کریمہ میں مذکور خدا کے اوصاف کی متقاضی ہے_
13_ ہر شخص کی زندگی اور موت فقط خداوند کے اختیار میں ہے _
یحیی و یمیت
14_ جہان ہستی پر خدا کی علی الاطلاق حاکمیت موجودات کو زندہ کرنے اور انہیں مار نے پر اس کے اقتدار کی دلیل ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الذی لہ ملك السموات والا رض ...يحيى و يميت
جہان ہستی پر خدا کی حاکمیت مطلق کو بیان کرنے اور پھر زندگی اور موت کے اسی کے ہاتھ میں ہونے کو ذکر کرنے میں اس مطلب کی طرف

اشارہ پایا جاسکتاہے کہ امور عالم چونکہ اسی کے اختیار میں ہیں لہذا موجودات کی موت و حیات بھی اسی کے اختیار میں ہوگي_ بنابراين "لہ ملك ..." میں "يحيى و يميت" پر استدلال پایا جاسکتاہے_
15_ تمام انسانوں (حتی کہ یہود و نصاری) کو چاہیے کہ خدا اور اس کے پیغمبر(ص) پر ایمان لائیں_
قل ی ا یھا الناس ...فا منوا باللہ و رسولہ
گزشتہ آیات (کہ جن میں پیغمبر اکرم(ص) کے اوصاف، تورات و انجیل میں ثبت ہونے کی وضاحت کی گئي ہے) کی روشنی میں کلمہ "الناس" کا مطلوبہ مصداق، یہود و نصاری ہیں، بنابراین یہود و نصاری "فا منوا ..." کے مخاطبین میں سے ہیں_
16_ حضرت محمد(ص) بغیر پڑھے لکھے، خداوند کی جانب سے مقام رسالت کے حامل پیغمبر (ص) تھے_
فا منوا باللہ و رسولہ النبی الا ميّ
17_ پیغمبر اکرم(ص) کا اُمّی ہونا، ادعائے رسالت میں آپ(ص) کی صداقت کی علامت ہے_
فامنوا باللہ و رسولہ النبی الامي
یہ اس احتمال کی بنیاد پر کہ جب پیغمبر اکرم(ص) کی امّی ہونے کے ساتھ توصیف آپ(ص) کی حقانیت پر استدلال کیلئے کی گئي ہو__
18_ پیغمبر اکرم(ص) ، اپنی زندگی میں خدا اور اس کے تمام کلمات پر ایمان رکھتے تھے_
رسولہ ...الذی یؤمن باللہ و کلمتہ
19_ انبیائے الہی کا خدا اور اپنی رسالت کے پیغام پر اعتقاد اور ایمان، ادعائے نبوت میں ان کی صداقت کی علامت ہے_
رسولہ ...الذی یؤمن باللہ و کلمتہ
پیغمبر اکرم (ص) کا یہ وصف بیان کیا جانا کہ آپ(ص) اپنی رسالت کی حقیقت پر ایمان رکھتے تھے ہوسکتاہے کہ یہ آپ(ص) کی رسالت کی سچائي پر دلیل کے طور پر ہو_
20_ سب کو (حتی کہ یہود و نصاری کو بھي) چاہیے کہ پیغمبر اسلام(ص) کی پیروی کریں_
و اتبعوہ
21_ ہدایت تك رسائي، خدا پر ایمان لانے اور رسالت پیغمبر کو قبول کرنے اور اس کی پیروی کرنے کی صورت میں ہی ممکن ہے_
فا منوا باللہ و رسلہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون
22_ راہ فلاح کی شناخت اور اس کا حصول، پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے اور آپ(ص) کی پیروی کرنے میں ہی منحصر ہے_
فا منوا باللہ و رسولہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون
گزشتہ آیت میں مذکور جملہ "ا ولئك ھم

المفلحون" کی روشنی میں فعل "تھتدون" کا متعلق، فلاح ہے_
23_ خدا اور پیغمبراکرم(ص) پر ایمان، آپ(ص) کے فرامین کی پیروی کئے بغیر ،ہدایت اور فلاح کا باعث نہیں بن سکتا_
فا منو باللہ و رسولہ ...و اتبعوہ لعلکم تھتدون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہدایت:
ہدایت كے اسباب 21، 23
یہود:
یہود كی مسؤولیت 15، 20

وَمِن قَوْمِ مُوسَى أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ .159
اور موسی كی قوم میں سے ایك ایسی جماعت بھی ہے جو حق كے ساتھ ہدایت كرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف كے ساتھ كام كرتی ہے(159)
1_ قوم موسی (ع) كے كچھ لوگ ہدایت كرنے والے اور عدالت پیشہ تھے_
و من قوم موسی امة یهدون بالحق و بہ یعدلون
2_ قوم موسی (ع) كے ہدایت كرنے والے لوگ خود بھی ہمیشہ حق و حقیقت كے ہمراہ رہتے تھے_
یهدون بالحق
فوق الذكر مفہوم اس بناء پر اخذ كیا گیا ہے كہ جب "بالحق" كی "بائ" مصاحبت كیلئے ہو كہ اس صورت میں "بالحق" فعل "یهدون" كے
فاعل كیلئے حال ہوگا، یعني: "یهدون مصاحبین الحق"
3_ قوم موسی (ع) كے ہدایت كرنے والے باطل اسباب كے ذریعے نہیں بلكہ موازین حق كا سہارہ لیتے ہوئے لوگوں كی ہدایت كرتے تھے_
یهدون بالحق
فوق الذكر مفہوم كی اساس یہ ہے كہ "بالحق" كی "بائ" استعانت كیلئے ہو_
319
4_ ہدایت كرنے والوں كو خود بھی حق كے ساتھ ہونا چاہیئے اور حق كی ہی پیروی كرنی چاہیئے _
یهدون بالحق
5_ قوم موسی (ع) كے عدالت پیشہ لوگ ،اپنے فیصلوں كا معیار ہمیشہ حق كو قرار دیتے ہوئے اسی كی بنیاد پر قضاوت كرتے تھے_
و بہ یعدلون
كلمہ "بہ" فعل "یعدلون" كے متعلق ہے اور اس میں حرف "بائ" استعانت كیلئے ہے_
6_ ہدایت كرنا اور عدالت كو اپنانا، سب پر فرض ہے_
یهدون بالحق و بہ یعدلون
7_ انسانی معاشروں اور اقوام كے طرز عمل كی تصویر كشی كیلئے قرآن كی ایك روش یہ ہے كہ وہ ہر قوم كے ناپسندیدہ كرداروں پر تنقید كرنے كے ساتھ ساتھ اس كے اچھے كرداروں كو بھی بیان كرتاہے_
و من قوم موسی ا مة یهدون
8_ اقوام كے چہروں كو نمایاں كرنے كیلئے انصاف كی مراعات كرنا ،ایك پسندیدہ امر ہے_*
و من قوم موسی اُمة یهدون بالحق
قوم موسی كی برائي اور اس كے بُرے افراد كا حال بیان كرنے كے بعد اس قوم كے عدالت پیشہ اور ہدایت كرنے والے گروہ كا تذكرہ كرنے كا ایك مقصد ہوسكتاہے یہ ہو كہ اس روش كی تعلیم دی جائے كہ كسی معاشرے كے بارے میں تحلیل كرنے اور اس كی خبر دینے میں اس معاشرے كی خوبیوں سے صرف نظر كرتے ہوئے انہیں بھول نہیں جانا چاہیے_
9_ عن امیر المؤمنین(ع) : ...لقد افترقت (بنو اسرائیل بعد موسي) علی احدی و سبعین فرقة كلها فی النار الا واحدة فان الله یقول "و من قوم موسی امة یهدون بالحق و بہ یعدلون" فهذه التی تنجو (1)
حضرت امیر المؤمنین(ع) سے مروی ہے كہ: حضرت موسی (ع) كے بعد بنی اسرائیل 71 فرقوں میں بٹ گئے كہ ان میں سے ایك كے سوا سب كے سب جہنمی ہیں، خدا نے فرمایا "قوم موسی كا ایك گروہ لوگوں كی حق كے ساتھ راہنمائي كرتاہے اور حق كے ساتھ قضاوت كرتاہے" صرف یہی لوگ اہل نجات ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اچھے لوگ:
اچھے لوگوں کا تعارف 7
اقوام:
اقوام کے تعارف میں انصاف کی رعایت 8
برے لوگ:
برے لوگوں پر تنقید 7
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل کی اقليت1 ;بنی اسرائيل کی تاريخ 1، 2، 5 ;بنی اسرائيل کے عادل لوگ 1;بنی اسرائيل کے عادلوں کی قضاوت 5;بنی اسرائيل کے ہدايت کرنے والے 1، 2، 3
----

1) تفسير عياشی ج/2 ص 32 ح 91 نورالثقلين ج/2 ص 85 ح 307_

عدالت:
عدالت کی اہميت 6
ذمہ داري:
سب کی ذمہ داری 6
نمونہ :
پسنديدہ نمونے 7;ناپسنديدہ نمونے 7
ہدايت:
ہدايت کی اہميت 6;روش ہدايت 3، 7
ہدايت کرنے والے:
ہدايت کرنے والوں کی ذمہ داری 4;ہدايت کرنے والے اور حق 4

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطاً أُمَماً وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى إِذِ اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَى كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَـكِن كَانُواْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ .160
اور ہم نے بنی اسرائيل کو يعقوب کی بارہ اولاد کے بارہ حصول پر تقسيم کرديا اور موسی کی طرف وحی کی جب ان کی قوم نے انی کا مطالبہ کيا کہ زمين پر عصا ماردو_ انھوں نے عصا مارا تو بارہ چشمے جاری ہوگئے اس طرح کہ ہر گروہ نے اپنے گھاٹکو پہچان ليا اور ہم نے ان کے سروں پر ابر کا سايہ کيا اور ان پر من و سلوی جيسی نعمت نازل کی کہ ہمارے ديئے ہوئے پاکيزہ رزق کو کھاؤ اور ان لوگوں نے مخالفت کر کے ہمارے اوپر ظلم نہيں کيا بلکہ يہ اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہے تھے(160)
1_ خداوند متعال نے بنی اسرائيل کو بارہ قبيلوں ميں تقسيم کيا_
و قطّعنهم اثنتی عشرة أسباطا أمما
"اثنتی عشرة" کی تمييز کلمہ "فرقة" کی طرح

کا کوئي مفرد مؤنث کلمہ ہے کہ جو واضح ہونے کی وجہ سے کلام ميں نہيں لايا گيا "اسباط، سبط" (قبيلہ طائفہ) کی جمع ہے اور "اثنتی عشرة" کيلئے بدل ہے_
2_ بنی اسرائيل کے بارہ طائفوں ميں سے ہر ايك دوسرے کے مقابلے ميں ايك مستقل گروہ تھا_

و قطّعنهم اثنتى عشرة أسباطا أمما
امت كى جمع "أمما" كلمہ "أسباطا" كيلئے حال ہے، يعنى ايسے قبائل كہ جن ميں ہر كوئي ايك امت تھا_
3_ حضرت يعقوب(ع) كے بيٹوں ميں سے ہر ايك كى طرف بنى اسرائيل كا انتساب ہى ان كى گروہ بندى كى اساس تھا_
و قطّعنهم اثنتى عشرة أسباطا أمما
"أسباط" لغت ميں اولاد كى اولاد كے معنى ميں استعمال ہوتاہے چنانچہ بنى اسرائيل كے بارہ طائفوں كيلئے اسى كلمہ كے استعمال ميں اس مطلب كى طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ ان قبائل كى اساس (كہ سب حضرت يعقوب(ع) كى اولاد كى اولاد ہيں) حضرت يعقوب(ع) كے بارہ فرزند ہيں_
4_ بنى اسرائيل كى بارہ گرہوں ميں تقسيم ان كيلئے ايك نعمت الہى تھى اور يہ تقسيم ان كے اجتماعى امور كى تنظيم كے سلسلہ ميں تھي_
قطّعنهم اثنتى عشرة أسباطا أمما ...قد علم كل أناس مشربهم
چونكہ آيت كے بعد كے حصوں ميں بنى اسرائيل كو عطا كى جانے والى نعمات كا تذكرہ ہے لھذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كى بارہ گروہوں ميں تقسيم بھى نعمات الہى ميں سے ہے چنانچہ جملہ "قد علم ..." كہ جو اس تقسيم كے فائدہ كو بيان كرتاہے بھى اس تقسيم كے نعمت ہونے كى تائيد كرتاہے_
5_ عصر موسى ميں بنى اسرائيل كى زندگى ايك قبائلى زندگى تھي_
و قطّعنهم اثنتى عشرة أسباطا أمما
6_ سمندر عبور كرنے كے بعد قوم موسى آب و غذا كى كمى سے دوچار ہوگئي_
إذا ستسقه قومہ ...و أنزلنا عليهم المن والسلوي
7_ بنى اسرائيل نے حضرت موسى (ع) كى طرف رجوع كرتے ہوئے اُن سے پانى كى قلت كو برطرف كرنے كا مطالبہ كيا_
إذ استسقه قومہ
8_ مشكلات سے نجات حاصل كرنے كيلئے انبياء (ع) سے متوسل ہونے كا جواز_
إذ استسقه قومہ
9_ حضرت موسى (ع) كو خدا كى طرف سے حكم ملا كہ پانى

حاصل كرنے كيلئے اپنا عصا پتھر پر مارو_
و أوحينا الى موسى ...ا ن اضرب بعصاك الحجر
كلمہ "الحجر" كا "ال" جنس كيلئے بھى ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں "الحجر" سے مراد دوسرى اشياء كے مقابلے ميں كوئي بھى پتھر ہوسكتاہے چنانچہ "ال" عہد حضورى يا ذہنى كيلئے بھى ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں "الحجر" سے مراد ايك خاص پتھر ہوگا_
10_ حضرت موسى (ع) نے خدا كا حكم ملنے پر كسى تاخير كے بغير اپنا عصا(پانى حاصل كرنے كيلئے) پتھر پر مار ديا_
أن اضرب بعصاك الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرة عينا
"فانبجست" ميں حرف "فائ" فائے فصيحہ ہے، يعنى ايك مقدر معطوف عليہ كو بيان كرنے كيلئے ہے اور وہ مقدر معطوف عليہ آيت كے پہلے حصّے كى روشنى ميں "فضرب بعصاه الحجر" ہے گويا اس جملے كے محذوف ہونے ميں يہ معنى پايا جاتاہے كہ فرمان الہى (اضرب) ملتے ہى موسى (ع) نے اپنا عصا پتھر پر دے مارا_
11_ پتھر پر عصامارنے كے بارے ميں خدا كا حكم موسى (ع) كو وحى كے ذريعے موصول ہوا_
و أوحينا إلى موسى ...أن اضرب بعصاك الحجر
12_ پتھر پر عصائے موسى كے لگتے ہى اس سے پانى كے بارہ چشمے پھوٹ پڑے_
أن اضرب بعصاك الحجر فانبجست منہ اثنتا عشرة عينا
فعل "انبجست" كا مصدر "انبجاس" جوش مارنے اور پھوٹنے كے معنى ميں استعمال ہوتاہے_
13_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں ميں سے ہر ايك بنى اسرائيل كے بارہ قبيلوں ميں سے ايك قبيلے كے ساتھ مخصوص تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قد علم كل أناس مشربهم
"أناس" كلمہ "انس" (لوگ) كى جمع ہے اور يہاں اس سے مراد بنى اسرائيل كے بارہ قبيلے ہيں_ "مشرب" پينے كے پانى يا اس جگہ كو كہتے ہيں كہ جہاں سے پانى ليا جاتاہے (گھاٹ) اور يہاں اس سے مراد وہى پتھر سے پھوٹنے والے چشمے ہيں_
14_ پتھر سے پھوٹنے والے بارہ چشموں ميں سے ہر ايك چشمہ بنى اسرائيل كے ايك قبيلے كے ساتھ مخصوص ہونے كى علامت ركھتا تھا_
قد علم كل أناس مشربهم
15_ بنى اسرائيل كے قبيلوں ميں سے ہر قبيلہ اپنے مخصوص چشمے سے آگاہ تھا_
قد علم كل أناس مشربهم
323
16_ قوم موسى كو سمندر عبور كرنے كے بعد سورج كى سخت گرمى كا سامنا كرنا پڑا_
و ظلّلنا عليهم الغمم
17_ خداوند متعال نے قوم موسى (ع) پر ابر كا سايہ كركے انہيں سورج كى جھلسا دينے والى گرمى سے نجات عطا كي_
و ظلّلنا عليهم الغمم
"غمامہ" يعنى بادل اور اس كى جمع غمام ہے (لسان العرب) بعض اہل لغت كا كہنا ہے كہ غمام يعنى سفيد بادل"ظلّلنا" كا مصدر "تظليل" سايہ قرار دينے كے معنى ميں آتاہے_
18_ خداوند متعال نے قوم موسى پر گرم صحرا كو عبور كرنے كے دوران ، مَنّ و سلوى نازل كيا_
و أنزلنا عليهم المن والسلوي
لغت ميں كلمہ "مَنّ" كا معنى ترنجبين اور شہد كى طرح كا ميٹھا شربت ذكر كيا گيا ہے اور "سلوى " كے معنى كے بارے ميں كہا گيا ہے كہ اس سے مراد بٹير كى طرح كا ايك سفيد رنگ كا پرندہ ہے اور بعض كا كہنا ہے كہ "سلوى " وہى بيٹر ہے_
19_ "منّ" و "سلوى " بنى اسرائيل كو عطا كيا جانے والا رزق ايك پاك و پاكيزہ خوراك تھي_
و أنزلنا عليهم المن و السلوى كلوا من طيبت ما رزقنكم
20_ قوم موسى كے اوپر ابر كا نمودار ہونا باعث بنا كہ ان پر من و سلوى نازل ہو *
و ظلّلنا عليهم ألغمم و أنزلنا عليهم المن و السلوي
جملہ "ظلّلنا ..." پر جملہ "انزلنا ..." كے معطوف ہونے ميں ابر كے چھانے اور من و سلوى كے نازل ہونے كے درميان ارتباط كا سراغ مل سكتاہے_
21_ سمندر عبور كرنے كے بعد قوم موسى كو حلال اور حرام غذاؤں تك رسائي حاصل ہوگئي تھي_
كلوا من طيبت ما رزقنكم
22_ مَنّ و سلوى اور پاك و پاكيزہ رزق سے استفادہ كرنے كے بارے ميں بنى اسرائيل كو خدا كى ہدايت
كلوا من طيبت ما رزقنكم
فوق الذكر مفہوم فعل امر "كلوا" كو مد نظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
23_ خداوند متعال ،اپنے بندوں كو رزق عطا كرتاہے_
ما رزقنكم
24_ پاك و پاكيزہ نعمات سے استفادہ كرنے كے بارے ميں بندوں كو خدا كى ہدايت_
كلوا من طيبت ما رزقنكم
25_ جہان ہستى خدا كے اختيار ميں ہے اور اس ميں رونما
324
ہونے والى تبديلياں بھى اسى كے دست قدرت ميں ہيں_
فانبجست منہ ...ظلّلنا عليهم الغمم و ا نزلنا عليهم المن و السلوى
26_ سمندر كو عبور كرنے كے بعد قوم موسى كيلئے متعدد معجزات (پاني، سايہ اور منّ و سوى كا نزول) ظاہر ہوئے_
فانبجست ...و ظلّلنا عليهم الغمم و أنزلنا عليهم المنّ و السلوي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

27_ قوم موسی نے ناپاك خوراكوں سے استفادہ كرتے ہوئے خدا كی نافرمانی كي_
كلوا من طيبت ما رزقنكم و ما ظلمونا و لكن كانوا ا نفسهم يظلمون
اگر قوم موسی پر ظالم ہونے كا اطلاق (كانوا ا نفسهم يظلمون) جملہ "كلوا من طيبت ..." كے ساتھ مربوط ہو تو اس صورت ميں ان كے ظلم سے مراد حرام اور ناپاك غذاؤں سے ان كا استفادہ ہے ليكن اگر جملہ "و ما ظلمونا و لكن ..." آيت ميں مذكور متعدد نعمات كے ساتھ مرتبط ہو تو اس صورت ميں ان كے ظلم سے مراد نعمات كے مقابلے ميں ناسپاسی ہے مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كی بناء پر اخذ كيا گيا ہے_
28_ قوم موسی ، عطا كی جانے والی نعمات (پانی كے چشموں و غيرہ) كے مقابلے ميں شكر گزارنہ تھي_
و ما ظلمونا و لكن كانوا ا نفسهم يظلمون
فوق الذكر مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كے جب جملہ "و ما ظلمونا و لكن ..." آيت كہ ان تمام حصوں كے ساتھ مرتبط ہو كہ جن ميں نعمات الہی كا تذكرہ ہے_
29_ قوم موسی نے خدا كی ناشكری اور نافرمانی كركے ذات حق كو كچھ نقصان نہيں پہنچايا_
و ما ظلمونا
30_ قوم موسی كی ناشكری اور خدا كے حكم سے ان كی نافرماني، ايسا ستم تھا كہ جو انہوں نے خود اپنے اوپر ڈھايا_
و قطّعنهم ...و ما ظلمونا و لكن كانوا أنفسهم يظلمون
31_ حكم خدا كی نافرمانی اور نعمات الہی كے مقابلے ميں ناشكری ايسے ظلم ہيں كہ جو انسان كی طرف سے خود انسان ہی كوپہنچتے ہيں_
و لكن كانوا أنفسهم يظلمون
32_ گناہ كا نقصان خودگناہ كار كو پہنچتاہے نہ كہ خدا كو_
و ما ظلمونا و لكن انفسهم يظلمون

آفرينش:
آفرينش ميں تبديليوں كا سبب 25;حاكم آفرينش 25

اعداد:
بارہ كا عدد، 1، 2، 4، 12، 13، 14
اجتماعی امور:
اجتماعی امور كی تنظيم 4
انبيائ:
رسالت انبياء كا دائرہ 9
بادل:
بادل كا كردار 17، 20
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل اور موسی (ع) 7; بنی اسرائيل پر ابر كا سايہ 17، 20، 26 ; بنی اسرائيل كا طعام 21; بنی اسرائيل كا ظلم 30; بنی اسرائيل كا عصيان 27، 29، 30 ; بنی اسرائيل كا كفران 30، 29، 25 ; بنی اسرائيل كا گرمی كی مشكل ميں مبتلا ہونا 16، 17 ; بنی اسرائيل كی اجتماعی زندگی 5; بنی اسرائيل كی تاريخ 1، 2، 3، 6، 7، 12، 13، 15، 16، 17، 18، 19، 21، 26، 27، 28 ; بنی اسرائيل كی حرامخوری 27; بنی اسرائيل كی خواہشات 7; بنی اسرائيل كی خوراك 18; بنی اسرائيل كی روزی 19; بنی اسرائيل كی مشكل 6; بنی اسرائيل كی مشكلات 16، 7، 6 ; بنی اسرائيل كی نسل 3; بنی اسرائيل كی نعمات 4، 18، 19، 20، 21، 26، 28 ; بنی اسرائيل كے اسباط 1، 2، 4 ; بنی اسرائيل كے اسباط كے چشمے 13، 14، 15 ; بنی اسرائيل كے بارہ چشمے 12، 13، 14 ; بنی اسرائيل كے گروہ 3;بنی اسرائيل ميں پانی كی كمی 6، 7، 9 ; بنی اسرائيل ميں غذا كی كمی 6; بنی اسرائيل ميں قحط 6; سمندر سے بنی اسرائيل كا عبور 16، 21، 26 ; عصر موسی ميں بنی اسرائيل كی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُواْ هَـذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُواْ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُواْ حِطَّةٌ وَادْخُلُواْ الْبَابَ سُجَّداً نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ .161
اور اس وقت کو یاد کرو جب ان سے کہا گیا کہ اس قریہ میں داخل ہوجاؤ اور جو چاہو کھاؤ لیکن حطّہ کہہ کر داخل ہونا ہوتے وقت سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا تا کہ ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کردیں کہ ہم عنقریب نیك عمل والوں کے اجر میں اضافہ بھی کردیں گے(161)

1_ بنی اسرائیل کو حکم ملا کہ بیابانی زندگی کے بعد اب تم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بيت المقدس كى آبادى ميں سكونت اختيار كرو_

327

و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية
كلمہ "قرية" لغت ميں گاؤں اور شہر دونوں كيلئے استعمال ہوا ہے اور قرآن ميں بھى دونوں كيلئے بروئے كار لايا گيا ہے اور كسى ايك معنى پر قرينہ نہ ملنے كى وجہ سے فوق الذكر مفہوم ميں كلمہ "آبادي" لايا گيا ہے "القرية" كا "ال" عہد حضورى ہے اور كسى خاص بستى كى طرف اشارہ ہے، بہت سے مفسرين كى يہ رائے ہے كہ اس سے مراد بيت المقدس ہے_

2_ بيت المقدس كى آبادى ميں سكونت اختيار كرنے كا فرمان ايك ايسا فرمان تھا كہ جو خدا كى طرف سے بنى اسرائيل كو ملاتھا_
و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية
كلمہ "قيل" كو بصورت مجہول لايا گيا ہے اور فرمان دينے والے كو ذكر نہيں كيا گيا ليكن جملہ "نغفر لكم ..." سے معلوم ہوتاہے كہ فرمان دينے والا خدا ہے_

3_ بنى اسرائيل كو جب بيت المقدس ميں رہنے كا حكم ملا اس وقت وہ اس آبادى كے نزديك كسى جگہ رہتے تھے_
و إذ قيل لهم اسكنوا هذه القرية
فوق الذكر مفہوم كلمہ "هذه" كو مد نظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_

4_ عصر موسى (ع) ميں بيت المقدس كى سرزمين ايك آباد ، نعمات سے مالامال اور غذاؤں سے پُر علاقوں پر مشتمل تھي_
و كلوا منها حيث شئتم

5_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كيلئے بيت المقدس ميں ہر جگہ سے غذائيں مہيا كرنے كو، حلال اور مباح كر ركھا تھا_
و كلوا منها حيث شئتم

6_ بنى اسرائيل كو خدا كا حكم تھا كہ بيت المقدس كو تصرف ميں لاتے وقت گناہوں سے استغفار كريں_
و قولوا حطة
كلمہ "حطة" كلمہ "مسألتنا" كى مانند ايك محذوف مبتدا كيلئے خبر ہے، يہ كلمہ مصدر ہے اور ركھنے اور نيچے لانے كے معنى ميں آتاہے چنانچہ يہاں بعد والے جملے (نغفر لكم) كے قرينے كى روشنى ميں اس سے مراد گناہوں كا بوجھ برطرف كرنا اور ان كى مغفرت ہے_ بنابراين "قولوا حطة" يعنى كہو خدايا ہمارى درخواست ،گناہوں كى بخشش ہے_

7_ بيت المقدس كو تصرف ميں لانے كے دوران خداوند كى طرف سے بنى اسرائيل كو خشوع و خضوع كا اظہار كرنے كا حكم ملا تھا_
"سُجّداً" كلمہ "ساجد" كى جمع ہے اور "ادخلوا" كے فاعل كيلئے حال ہے اور چونكہ ورود كى حالت ميں سجدہ اس كے اصطلاحى معنى (يعنى زمين پيشانى ركھنا) كے ساتھ سازگار نہيں لہذا كہا جاسكتا ہے كہ يہاں اس كا لغوى معنى

328

(خضوع و خشوع) مراد ليا گيا ہے_

8_ بيت المقدس كا دروازہ، اس سرزمين ميں داخل ہونے اوراس پر قبضہ كرنے كيلئے خدا كى جانب سے راہ كے طور پر معين كيا گيا تھا_
و ادخلوا الباب

9_ بيت المقدس ميں داخل ہونے اور وہاں سكونت اختيار كرنے كيلئے معين كئے گئے آداب كى رعايت كى صورت ميں ، خدا كى طرف سے بنى اسرائيل كو گناہوں كى معافى كى بشارت_
اسكنوا ...و ادخلوا الباب سُجّداً نغفر لكم خطيئتكم
ظاہر يہ ہے كہ جملہ "نغفر لكم" آيت مذكور تمام اوامر كيلئے جواب ہے، بنابراين تقدير يوں ہوگي: "ان تسكنوا و تاكلوا و تقولوا و تدخلوا الباب سُجّداً نغفر لكم"_

10_ بيت المقدس ميں داخل ہونے سے پہلے بنى اسرائيل پر بہت زيادہ گناہوں كا بوجھ تھا_
نغفر لكم خطيئتكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فوق الذكر مفہوم کلمہ "خطیئات" کہ جسے بصورت جمع لایا گیاہے ،کومد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیاہے_
11_ انسان کے گناہوں کی معافی خدا کے اختیار میں ہے_
نغفر لكم خطیئتكم
12_ بارگاہ خدا میں استغفار، گناہوں کی بخشش کا باعث بنتاہے_
و قولوا حطة ...نغفر لكم خطیئتكم
13_ قوم موسی میں نیك كردار اور پاك دامن افراد كی موجودگي_
سنزید المحسنین
کلمہ "المحسنین" اس گروہ کے مقابل میں ہوسکتاہے کہ جو جملہ "نغفر لكم خطیئتكم" سے سمجھا جاتاہے یعنی بنی اسرائیل کے دو گروہ تھے ایك گروہ گنہگار کہ جس کی طرف جملہ "نغفر لكم خطیئتكم" میں اشارہ پایا جاتاہے اور دوسرا گروہ پاکدامنوں کا کہ جسے کلمہ "المحسنین" بیان کرتاہے_
14_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے محسنین کو بیت المقدس میں وارد ہونے کیلئے معین کیئےئے آداب کی پابندی کرنے کی صورت میں، ان کے احسان سے بڑھ کر جزا دینے کی بشارت دي_
سنزید المحسنین
15_ فرامین الہی کی اطاعت، احسان اور نیك كردار شمار ہوتی ہے_
اسكنوا ...و قولوا حطة و ادخلوا الباب سُجّداً ...سنزید المحسنین

329

فوق الذکر مفہوم، کلمہ "المحسنین" کے بارے میں دیئے گئے ایك اور احتمال کی اساس پر اخذ ہوا ہے یعنی یہ کلمہ "ضمیر "کم" کے جانشین کے طور پر لیا گیا تا کہ اس معنی کی طرف اشارہ ہوپائے کہ مذکورہ فرامین کی اطاعت احسان ہے اور ان اوامر کی اطاعت کرنے والے محسنین ہیں_
16_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے نیك كردار لوگوں کو فرامین الہی کی اطاعت کرنے کی صورت میں گناہوں کی بخشش کے علاوہ اور مزید جزا کی بشارت دي_
سنزید المحسنین
فوق الذکر مفہوم میں محسنین کوگناہ گاروں کے مقابلے میں قرار نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کے لغوی معنی (نیك كام كرنے والے) ہی کو مد نظر رکھا گیا ہے اس بناپر آیت کریمہ بنی اسرائیل کی دو گروہوں میں تقسیم کی طرف ناظر نہیں ہے بلکہ انہیں دو گروہوں یعنی محسنین اور غیر محسنین کی طرف تقسیم کیا گیا ہے اور جملہ "نغفر لكم ..." یہ معنی فراہم کرتاہے کہ خدا سب کے (محسنین اور غیر محسنین کے) گناہوں کو معاف کردے گا البتہ محسنین کو زیادہ جزا عنایت کرے گا_
17_ خدا کے فرامین کی اطاعت کرنے والے نیکوکار ہونے کی صورت میں دوسرے مطیع افرادکی نسبت زیادہ جزا سے بہرہ مند ہوں گے_
سنزید المحسنین
18_ دعا و استغفار کے حکم سے پہلے محل سکونت اور اسباب معیشت فراہم کرنا، خدا کے سامنے خضوع و خشوع کرنے اور اس سے بخشش چاہنے کی طرف لوگوں کو مائل کرنے کیلئے ایك اچھی روش ہے_
و إذ قيل لهم اسكنوا ...ادخلوا الباب سجدا نغفر لكم خطیئتكم
بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے کی داستان کے عادی بیان کا تقاضا یہ تھا کہ جملہ "ادخلوا الباب سُجّداً" اور جملہ "قولوا حطة" کو جملہ "اسكنوا ..." اور "كلوا ..." سے پہلے لایا جائے اسلئے کہ تصرف میں لانا پہلے ہے اور سکونت اختیار کرنا بعد میں ہے لہذا اس تقدیم اور تاخیر میں مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ پایا جاتاہے_
19_ بیت المقدس میں بنی اسرائیل کے داخل ہونے کی داستان ایك عبرت آموز اور یاد رکھنے کے لائق داستان ہے_
و إذ قيل لهم اسكنوا ...سنزید المحسنین
کلمہ "إذ" "اذكرو" (یاد کرو) کی طرح کے کسی فعل کے متعلق ہے_

احسان:
احسان کی جزاء 14;احسان کے موارد 15

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنْهُمْ قَوْلاً غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزاً مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُواْ يَظْلِمُونَ .162

لیکن ظالموں نے جو انهیں بتایا گیا تها اس کو بدل کر کچھ اور کہنا شروع کردیا تو ہم نے ان کے اوپر آسمان سے عذاب نازل کردیا کہ یہ فسق اور نافرمانی کر رہے تھے(162)

1_ قوم موسی میں سے ایك گروه كا اعمالنامہ، بیت المقدس میں داخل ہونے سے پہلے ظلم اور گناه سے آلوده تها_

فبدل الذين ظلموا ...بما كانوا يظلمون

2_ قوم موسی کے حرام خوروں نے بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت خدا سے طلب مغفرت کی بجائے ایك دوسرا كلام زبان پر جاری کرلیا_

فبدل الذين ظلموا منهم قولًا غير الذى قيل لهم

کہا جاسکتاہے کہ آیت 160 میں مذکور جملہ "و لكن كانوا أنفسهم يظلمون" کی روشنی میں مورد بحث آیت کے جملے "الذين ظلموا" سے مراد وه لوگ ہیں کہ جنہوں نے غیر پاکیزه غذاؤں سے استفاده کرتے ہوئے حرام خوری کا مظاہره کیا_

3_ حرام خوري، فرامین خدا سے سرپیچی اور دوسرے گناہوں کے ارتکاب کا راستہ ہموار کرتی ہے_

فبدل الذين ظلموا منهم قولاً غير الذى قيل لهم

4_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کے ایك گروه كو ان کے تمرد (طلب مغفرت نہ کرنے اور اس کی بجائے دوسری بات کہنے) کی وجہ سے آسمانی عذاب میں مبتلاء کیا_

فارسلنا عليهم رجزاً من السماء بما كانوا يظلمون

5_ بنی اسرائیل کے متمردین (نافرمانوں) پر نازل کیا جانے والا عذاب، ان کے گزشتہ گناہوں نیز بیت المقدس میں ورود کیلئے مقرر کیئےئے آداب کی رعایت نہ کرنے کے گناه کی سزا تها_

فبدل الذين ظلموا منهم ...فأرسلنا عليهم رجزا من السماء بما كانوا يظلمون

فوق الذکر مفہوم کی اساس یہ ہے کہ "بما كانوا يظلمون" میں ظلم اور گناه سے مراد وه گناه نہ ہو کہ جسے جملہ "فبدل ..." بیان کرتاہے_ بنابریں "فبدل ..." پر "فارسلنا ..." کی تفریع سے یہ مطلب سمجھ میں آتا ہے کہ وه عذاب ،فرمان الہی میں تبدیلی کرنے کی وجہ سے تھا، اور "بما كانوا ..." میں باء سببیہ یہ مطلب فراہم کرتی ہے کہ اس عذاب کی وجہ، بنی اسرائیل کا گزشتہ ظلم اور گناه تھا یعنی تبدیل کرنے کے گناه کے علاوه گزشتہ گناه بھی عذاب نازل ہونے کا باعث بنے_

6_ گنہگار اور ستم پیشہ لوگ، دنیوی عذاب میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_

فأرسلنا عليهم رجزا من السماء بما كانوا يظلمون

7_ فرامین الہی سے سرپیچی ظلم ہے_

فبدل الذين ظلموا

8_ بدعت اور دینی حقائق کی تحریف، ظلم ہے

فبدل الذين ظلموا منهم قولًا غير الذى قيل لهم فأرسلنا ...بما كانوا يظلمون

"ما كانوا يظلمون" کے مصادیق میں سے ایك مصداق اس کلام کی تحریف اور تبدیلی ہے کہ جو خداوند نے بنی اسرائیل کو سکھایا تھا تاکہ بیت

المقدس میں ورود کے وقت زبان پر جاری کریں (قولوا حطة) خدا نے اس تبدیلی اور تحریف کو ظلم شمار کیا ہے، بنابریں خدا کے کلام (کہ وہی دینی حقائق ہیں) کی تحریف ظلم کے مصادیق میں سے ہے_

الله تعالی :

الله تعالی کی نافرمانی کا ظلم ہونا7; الله تعالی کی نافرمانی کے اسباب 3;الله تعالی کے عذاب 4

بدعت:

بدعت کا ظلم 8

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کا عذاب 4; بنی اسرائیل کی تاریخ 1، 2;بنی اسرائیل کے حرام خور 2;بنی اسرائیل کے ظالمین 1;بنی اسرائیل کے گنہگار 1;بنی اسرائیل کے متمردین کا عذاب 4، 5 ;بیت المقدس میں بنی اسرائیل کا ورود 2
بیت المقدس:
بیت المقدس میں ورود کے آداب 5;
حرام خوري:
حرام خوری کے اثرات 3
دین:
تحریف دین کا ظلم ہونا8

ظالمین:
ظالمین کا دنیوی عذاب 6
ظلم:
ظلم کے موارد 7،8
گذشتگان:
گذشتہ لوگوں کے گناہ کے اثرات 5
گناہ:
گناہ کے اسباب 3
گناہگار:
گناہگاروں کا دنیوی عذاب 6

واَسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً وَيَوْمَ لاَ يَسْبِتُونَ لاَ تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ .163
اور ان سے اس قریہ کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے تھا اور جس کے باشندے شنبہ کے بارے میں زیادتی سے کام لیتے تھے کہ ان کی مچھلیاں شنبہ کے دن سطح آب تك آجاتی تھیں اور دوسرے دن نہیں آتی تھیں تو انھوں نے حیلہ گری کرنا شروع کردي_ ہم اسی طرح ان کا امتحان لیتے تھے کہ یہ لوگ فسق اور نافرمانی سے کام لے رہے تھے(163)
1_ خداوند متعال نے یہود پر ہفتہ کے دن کام اور دوسری سرگرمیاں حرام کر رکھی تھیں_
اذ یعدون فی السبت ...و یوم لا یسبتون
کلمہ "سبت" قطع عمل اور سکون و استراحت کے بنابرایں "یوم السبت" یعنی چھٹی اور استراحت معنی میں ہے کہ جسے تعطیل سے تعبیر کیا جاتاہے،
کا دن اور "یوم لا یسبتون" یعنی جس دن چھٹی نہیں کرتے تھے بلکہ وہ دن کام کا دن تھا، یعدون کا مصدر "عدوان" تخلف اور تجاوز کے معنی میں آتاہے چھٹی کے دن تجاوز سے مراد چھٹی (تعطیل) ختم کرناہے، بنابرایں اس دن ہر طرح کا کام حرام تھا اور ماہی گیری کو حرمت کے

انجام پانے والے ایك مصداق کے عنوان کے طور پر بیان کیا گیا ہے_
2_ بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع ایلہ کی بستی میں ساکن یہودی روز شنبہ کی تعطیل کے دن ماہی گیری کرکے اس حکم کی خلاف ورزی کرتے تھے_
و سئلهم عن القریة التی کانت حاضرة البحر اذ یعدون ...اذ تاتیهم حیتانهم
"البحر" میں "ال" عہد ذہنی کا ہے اور مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے احمر کی طرف اشارہ ہے "القریة" سے مراد جیسا کہ اہل تفسیر کے ہاں مشہور ہے" ایلہ" کی بستی ہے (کہ جو شام اور مصر کے درمیان ایك شہر ہے)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ خداوند متعال نے پيغمبر اكرم(ص) سے كہا كہ يہوديوں سے "ايلہ" كے لوگوں كى داستان كے بارے ميں سوال كرو_
و سئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر
4_ عصر بعثت كے يہودي، ايلہ كے اپنے ہم مذہب يہوديوں كى خلاف ورزى اور ان كى روئداد سے آگاہ تھے_
و سئلهم عن القرية التى كانت حاضرة البحر
5_" ايلہ" كے رہنے والوں كے بارے ميں يہوديوں سے پيغمبر اكرم(ص) كے سوال كا مقصد، فرمان الہى كى مخالفت كے برے انجام كى طرف يہوديوں كى توجہ دلانا تھا_
و سئلهم عن القرية التى حاضرة البحر
6_ ہفتہ كے دن (آئين يہود كے مطابق چھٹى كے دن) ايلہ كے قريب والے سمندر كے ساحل كى طرف مچھلياں ہلہ بول ديتيں اور پانى كى سطح پر ظاہر ہوتى تھيں
إذ تاتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعاً
"شرع" شارع كى جمع ہے، لسان العرب ميں آياہے كہ "حيتان شرع" يعني: وہ مچھلياں كہ جو پانى كى گہرائي سے ساحل كى طرف آتى ہيں_ بعض اہل لغت كا كہنا ہے كہ "حيتان شرع" يعنى وہ مچھلياں كہ جو پانى سے سرباہر نكالتى ہےں_
7_" ايلہ" كے ساحل سمندر پر ظاہر ہونے والى مچھلياں وہاں كے لوگوں كى دل پسند تھيں_
اذ تاتيهم حيتانهم
"ايلہ "كے لوگوں كى طرف مچھليوں كى نسبت دينے ميں (حيتانهم) ميں ہوسكتاہے فوق الذكر مفہوم كى طرف اشارہ ہو يعنى ان مچھليوں كو ايلہ كے لوگوں كى مچھلياں كہنے كى وجہ يہ ہے كہ وہ لوگ ان مچھليوں كے ساتھ بہت لگاؤكھتے تھے_
8_ بحيرہ احمر كى مچھلياں كام كے دنوں ميں "ايلہ" كے سواحل كى طرف نہيں آتى تھيں يوں وہ ماہى گيروں كو دكھائي نہ ديتيں_
يوم لا يسبتون لا تأتيهم

9_ ہفتہ كے دن (يہوديوں پر شكار كے حرام ہونے كے دن) مچھليوں كا وافر مقدار ميں ظاہر ہونا، خدا كى طرف سے "ايلہ" كے لوگوں كى آزمائشے كا ذريعہ تھا_
كذلك نبلوهم
10_ ہفتہ كے دن مچھليوں كى بہتات اور سطح سمندر پر ان كا ظہور ايلہ كے يہوديوں كيلئے حكم خداكى خلاف ورزى كرنے كا محرّ ك تھا_
إذ يعدون فى السبت إذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا
11_ خداوند متعال ايلہ كے يہوديوں كے امتحان كيلئے ہفتہ كے دن مچھليوں كو ساحل كى طرف بھيجتا اور باقى دنوں ميں ساحل سے دور ركھتا_
إذ تأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرعا و يوم لا يسبتون لا تاتيهم كذلك نبلوهم
چونكہ ہفتہ كے دن تعطيل كا حكم صرف "ايلہ "والوں كيلئے نہ تھا بلكہ سب يہوديوں كيلئے تھا، اس سے معلوم ہوتاہے كہ خدا نے وہاں كے لوگوں كيلئے جو كچھ پيش كيا تا كہ انہيں آزمائے ،وہى شنبہ كے دن مچھليوں كا آنا اور باقى دنوں ميں كمياب ہوجانا تھا نہ يہ كہ شنبہ كے دن خود كام كا حرام ہونا مراد ہو لہذا "ذلك" كا مشاراليہ مچھليوں كى بيان كى جانے والى صورتحال ہے_
12_ مچھليوں كى حركت اور سمندر ميں ان كى حركت كى سمت كا معين كرنا، خدا كے اختيار ميں ہے_
إذ تأتيهم ...لا تأتيهم كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون
13_" ايلہ" كے يہوديوں كا گزشتہ اعمالنامہ فسق و فساد سے سياہ تھا
بما كانوا يفسقون
فوق الذكر مفہوم اسى بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "بما كانوا" كا "ما" مصدريہ ہو يعني: ان كے سابقہ فسق و فساد كے سبب سے ہم نے انہيں اس طرح آزمايا_
14_" ايلہ "كے رہنے والوں كا ديرينہ فسق و فساد، شكار كے حكم تحريم سے سرپيچى كرنے كيلئے مناسب موقع (شنبہ كے دن مچھليوں كا ظاہر ہونا اور باقى دنوں ميں ناياب ہوجانا) فراہم كرنے كے ذريعے ان كى آزمائشے كا سبب بنا تھا_

كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون
"كذلك" جملہ "اذ تاتيهم حيتانهم ..." سے حاصل ہونے والے معنى كى طرف اشارہ ہے_
15_ انسان كا فسق اور فساد، خدا كے فرامين سے سرپيچى كرنے اور آزمائشے ميں ناكام رہنے كى راہ ہموار كرتاہے_
كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون
16_ خداوند متعال نے "ايلہ" كے يہوديوں كو ايسى آزمائشے ميں مبتلا كيا كہ جس ميں ناكامى انہيں

336
ہميشہ كى نافرمانى اور انحراف كى طرف لے جاتى تھي_
كذلك نبلوہم بما كانوا يفسقون
مندرجہ بالا مفہوم اس اساس پر اخذ كيا گيا ہے كہ "بما كانوا" ميں "ما" موصول اسمى ہو، يعنى "بالذى كانوا يفسقون بہ" (ايسى چيز كے ذريعے انہيں آزمايا كہ جو ان كے فسق كا موجب بنتى تھي) واضح ہے كہ اس معنى كا پورا ہونا ان كى آزمايش ميں ناكامى كے باعث ہے_
17_ خدا كے فرامين سے سرپيچى كرنے والے فاسق ہيں_
كذلك نبلوهم بما كانوا يفسقون
18_ عن امير المؤمنين(ع) (فى قصة اصحاب السبت): ...إن الشيطان أوحى إلى طائفة منهم انما نهيتم عن أكلها يوم السبت و لم تنهوا عن صيدها فاصطادوا يوم السبت و كلوها فى ما سوى ذلك من الايام فقالت طائفة منهم الان نصطادها فعتت ...(1)
حضرت امير المؤمنين(ع) سے اصحاب سبت كى داستان كے ضمن ميں روايت نقل ہوئي ہے كہ: ...شيطان نے ان ميں سے ايك گروہ كو وسوسہ كيا كہ تمہيں شنبہ كے دن مچھلى كھانے سے نہى كى گئي ہے نہ كہ اس كے شكار سے، پس ہفتہ كے دن شكار كرو اور باقى ايام ميں كھاؤ ،ايك گروہ نے شيطان كے وسوسے كو قبول كيا اورہفتہ كے دن خدا كے قانون كى خلاف ورزى كي ...

الله تعالى :
الله تعالى كا امتحان 15، 16; الله تعالى كى نافرمانى 17; الله تعالى كے افعال 11، 12، 16;الله تعالى كے اوامر 3
امتحان:
امتحان ميں ناكامى 15، 16;شكار كا امتحان 9
انجام :
برا انجام 5
ايلہ:
اہل ايلہ كا قصہ 3; اہل ايلہ كى خواہشات 7;اہل ايلہ كے قصہ سے عبرت 5;ايلہ كے سواحل كى مچھلياں 6، 7، 8، 9
بحيرہ احمر :
بحيرہ احمر كى مچھلياں 6
دين:
دين كے ساتھ مخالفت كا انجام 5
عصيان:
عصيان كے اسباب 15، 16
فاسقين: 17

1_تفسير قمى ج/1 ص 244، تفسير برهان ج/2 ص 42 ح 2_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فسق:
فسق کے اثرات 15
مچھلیاں:
مچھلیوں کی حرکت کا منشاء 11، 12
محمد(ص) :
محمد(ص) اور یہود 5;محمد(ص) کی مسؤولیت 3;یہود سے محمد(ص) کا سوال 5
ہفتہ:
ہفتہ کی تعطیل 1، 2، 6
یہود:
ایلہ کے یہود 8، 10; ایلہ کے یہود کا امتحان 9، 11; ایلہ کے یہود کا انجام 5;ایلہ کے یہود کا تجاوز 4; ایلہ کے یہود کا عصیان 2، 16 ; ایلہ کے یہود کا فسق 13، 14; ایلہ کے یہود کا قصّہ 4; ایلہ میں شنبہ کا دن 1، 2، 6، 9، 10 ;بحیرہ احمر کے ساحل کے یہود 2; صدر اسلام کے یہود کی آگاہی 4، 8; فاسق یہود 13; ہفتہ کے دن یہود کی ماہی گیری 2، 14;یہود پر حرام شکار 9، 14;یہود کی تاریخ 1، 8، 11 ;یہود کے محرمات 1

وَإِذَ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْماً اللّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيداً قَالُواْ مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ .164
اور جب ان کی ایك جماعت نے مصلحین سے کہا کہ تم کیوں ایسی قوم کو نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاك کرنے والا ہے یا اس پر شدید عذاب کرنے والا ہے تو انھوں نے کہا کہ ہم پروردگار بارگاہ میں عذر چاہتے ہیں اور شاید یہ لروگ متقی بن ہی جائیں(164)
1_ ایلہ میں ساکن یہودیوں کے تین گروہ تھے، فاسق متجاوزین، نصیحت کرنے والے یعنی منکرات سے روکنے والے صالحین، اور نہی عن المنکر کو ترك کرنے والے_
إذ قالت أمة منهم لمَ تعظون قوماً
بعد والی آیت کے حصے "الذین ینهون عن السوئ" کی روشنی میں مذکورہ آیت میں موعظہ سے مراد نہی عن المنکر ہے_

2_ ایلہ کے ساکنین کی اکثریت ہفتہ کے دن مچھلی کے شکار کے گناہ میں آلودہ ہوگئي تھي_
إذ قالت أمة منهم لم تعظون قوماً
ہوسکتاہے کہ متجاوزین کو کلمہ "قوماً" کے ساتھ تعبیر کرنے سے مذکورہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ مراد ہو_
3_ ایلہ میں ساکن یہود میں سے نصیحت کرنے والوں نے اپنے ہم مذہب لوگوں کو خدا کی نافرمانی (ہفتہ کے دن کے احکام کی مخالفت) سے روکا_
لمَ تعظون قوماً
4_ ایلہ کے یہودیوں میں سے نہی عن المنکر کو ترك کرنے والے گروہ نے نصیحت کرنے والوں پر اعتراض کیا اور ان کے عمل (نہی عن المنکر) کو بے جا شمار کیا_
لمَ تعظون قوماً
5_ ایلہ کے یہودیوں میں سے مچھلی کے شکار سے اجتناب کرنے والے (خواہ نصیحت کرنے والے ہوں یا نہی از منکر کو ترك کرنے والے) متجاوزین پر عذاب الہی نازل ہونے یا خدا کی طرف سے ان کی ہلاکت کے بارے میں مطمئن تھے_
الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً
6_ ایلہ کے متجاوزین کی ہلاکت یا ایك سخت عذاب میں ان کی گرفتار ہونے کے بارے میں اطمینان، ان کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنے اور نصیحت کو ترك کرنے والوں کا ایك بہانہ تھا_
لمَ تعظون قوماً الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً
7_ ہفتہ کے دن کی تعطیل کی حرمت کو توڑنا، آئین یہود میں ایك عظیم گناہ ہے اور شدید عذاب کا باعث ہے_
الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً
عذاب کی شدت، گناہ کے عظیم ہونے پر دالّ ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8_ نصیحت کرنے والے یہودیوں کا نہی عن المنکر کو ترک کرنے والوں کے اعتراض کے مقابلے میں یہ جواب تھا کہ ہمارے اس عمل (نھی عن المنکر) کا سبب ،بارگاہ خدا میں عذر قائم کرنا، اور متجاوزین کے تجاوز سے اجتناب کے بارے میں امید ہے_
قالوا معذرة إلی ربکم و لعلّہم یتقون
کلمہ "معذرة" مصدر ہے اور عذر رکھنے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور ایك مقدر فعل "نعظھم" کیلئے مفعول لہ ہے یعني: ہم انہیں موعظة کرتے ہیں تا کہ بارگاہ خدا میں عذر پیش کرسکیں_
9_ ایلہ کے مصلحین گناہ کے مقابلے میں سکوت اختیار کرنے کو ناروا شمار کرتے ہوئے نھی عن المنکر کے

تارکیں کو بارگاہ خدا میں معذور نہیں سمجھتے تھے_
قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون
موعظہ کرنے والوں کو ظاہراً "ربنا" (ہمارا پروردگار) کہنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے "ربّکم" (تمہارا پروردگار) کہا، اس میں اس حقیقت کی طرف اشارہ پایا جاتاہے کہ خداوند متعال تمہارا پروردگار بھی ہے لہذا اس کے حضور تمہارے پاس کوئي عذر ہونا چاہئے البتہ جان لو کہ اگر تم نے نھی عن المنکر کو ترك کیا تو اس کے سامنے معذور نہیں ہوگے_
10_ بندوں پر خدا کی ربوبیت کے بارے میں یہود کے مصلحین کا یقین ہی معاشرے کی اصلاح اور منحرفین کو گناہ اور تجاوز سے روکنے کیلئے ان کی جد و جہد کا باعث تھا_
قالوا معذرة إلی ربکم
فوق الذکر مفہوم اسم "رب" کو مد نظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_
11_ مچھلی کے شکار سے اجتناب کرنے والے دو گروہوں (نصیحت کرنے والوں اور نھی عن المنکر کو ترك کرنے والوں) کے درمیان مناظرے کی داستان، یاد رکھنے کے لائق ایك عبرت آموز داستان ہے_
إذ قالت أمة منهم لمَ تعظون ...قالوا معذرة إلی ربکم
فوق الذکر مفہوم اس اساس پر مبتنی ہے کہ جب "إذ قالت ..." محذوف فعل "اذکر" کے متعلق ہو_
12_ نھی عن المنکر، لوگوں کو گناہ سے روکنے کا ایك ذریعہ ہے_
و لعلھم یتقون
13_ معاشرے کی اصلاح اور نھی عن المنکر کیلئے جد و جہد کرنا سب پر فرض ہے_
قالوا معذرة الی ربکم و لعلھم یتقون
14_ بُرائي کے حامل معاشروں میں صرف مصلحین اور نھی عن المنکر کرنے والے ہی بارگاہ خدا میں ایك قابل قبول عذر رکھتے ہیں_
لم تعظون قوماً ...قالوا معذرة إلی ربکم
15_ بُرائي سے پرہیز کرنے والے جب تك معاشرے کو گناہ سے روکنے کیلئے کوشش نہ کریں، خدا کے سامنے ذمہ دار ہیں_
قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون
16_ فاسق لوگوں کا حق کو قبول نہ کرنا، نھی عن المنکر کو ترك کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا_
لمَ تعظون قوماً اللّہ مھلکھم ...قالوا معذرة إلی ربکم و لعلھم یتقون
یہود کے ناصحین نے نہی از منکر کیلئے دو دلیلیں قائم کیں، ایك بارگاہ خدا میں عذر رکھنا (معذرة الی ربکم) او دوسرا احتمال تاثیر (لعلھم یتقون) ان کے کلام کا تقاضا یہ ہے کہ احتمال تاثیر کا نہ ہونا،نہی عن المنکر کو ترك کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا اور

ایك قابل قبول عذر نہیں ہوگا_
17_ خدا کے فرامین سے سرپیچی کرنے والے فاسقین ، ہلاك ہونے یا پھر خدا کی طرف سے ایك سخت عذاب میں مبتلا ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_

الله مهلكهم أو معذبهم عذاباً شديداً

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نھی عن المنکر:
ادیان میں نھی عن المنکر 1، 3;نھی عن المنکر ترك کرنے والوں کا گناہ 9;نھی عن المنکر کا فلسفہ 8،12
;نھی عن المنکر کو ترك کرنا 16;نھی عن المنکر کی اہمیت 15;نھی عن المنکر کی عمومیت 13
نھی عن المنکرکرنے والے:
نھی عن المنکر کرنے والوں کا عذر14
ہفتہ:
ہفتہ کی چھٹی 7;ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار 2
یہود:
ایلہ کے یہود 4، 5،6;یہود کی تاریخ 1;یہود کے محرمات 7 ; یہود کے ہاں ہفتہ کا دن 7، 2 ;یہود میں گناہان کبیرہ 7;یہود میں مچھلی کا شکار 11

فَلَمَّا نَسُواْ مَا ذُكِّرُواْ بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُواْ بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُواْ يَفْسُقُونَ .165
اس کے بعد جب انھوں نے یاد دہانی کو فراموش کردیا تو ہم نے برائیوں سے روکنے والوں کو بچالیا اور ظالموں کو ان کے فسق اور بدکرداری کی بنا پر سخت ترین عذاب کی گرفتار میں لے لیا(165)
1_ ایلہ کی بستی میں مجرم یہودیوں نے مصلحین اور نھی عن المنکر کرنے والوں کے نصائح اور مواعظ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے انہیں فراموش کردیا_
فلما نسوا ما ذکّروا بہ
2_ خداوند متعال نے ایلہ کی بستی میں نافرمان یہودیوں کو ہفتہ کے دن، مچھلی کا شکار جاری رکھنے اور مصلحین کے مواعظ کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے ایك سخت عذاب مینمبتلاء کردیا_

فلما نسوا ما ذکّروا بہ ... ا خذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس
"بئیس "یعنی شدید
3_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں میں سے صرف نھی عن المنکر کرنے والے مصلحین کو عذاب میں مبتلاء ہونے سے نجات بخشي_
ا نجینا الذین ینھون عن السوئ
4_ خداوند متعال نے ایلہ کے یہودیوں میں سے ان لوگوں کو بھی عذاب میں گرفتار کیا کہ جو خود تو صالح تھے لیکن متجاوزین کو نصیحت نہیں کرتے تھے_
ا نجینا الذین ینھون عن السوء وا خذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس
گزشتہ آیت میں ایلہ کے یہودیوں کو ان کی کارکردگی کے لحاظ سے تین گروہوں میں تقسیم کیا گیا اور موجودہ آیت میں ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے اور انہیں دوگروہوں میں قرار دیا ہے اس موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے نھی عن المنکر ترك کرنے والوں کو بھی ظالموں میں شمار کیا ہے (الذین ظلموا)
5_ ایلہ کے یہودیوں میں سے نہی عن المنکر ترك کرنے والے، ناصحین کی یاد دہانی (نھی عن المنکر کی ضرورت) سے بے اعتنا ء تھے _
فلما نسوا ما ذکروا بہ
"نسوا" اور "ذکّروا" کی ضمیریں متجاوزین اور نہی عن المنکر ترك کرنے والوں کی طرف پلٹتی ہیں،نہی عن المنکر ترك کرنے والوں کو جو تذکّر دیا گیا وہ وہی ہے کہ جو جملہ "معذرة الی ربکم" سے سمجھا جاتاہے یعنی مصلحین نے انہیں سمجھایا کہ تم بھی نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو ورنہ جوابدہ ہوگے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کي_
6_ ہفتہ کے دن کے حکم (کسب مال اور مچھلی کے شکار کی حرمت) کی خلاف ورزی کرنے والے یہودي، خدا کے نزدیك ظالم اور فاسق تھے_
و ا خذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون
7_ ایلہ کے یہودیوں کا فسق اور ظلم ان پر عذاب الہی کے نزول کا باعث بنا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون
"بما كانوا" ميں "ما" مصدريہ ہے اور "بائ" سببيہ ہے يعنى ا خذنا ھم بسبب فسقھم_
8_ احكام الہى كى خلاف ورزى اور پھر اس خلاف ورزى پر اصرار ،فسق اور ظلم ہے كہ جس كيلئے خدا كى طرف سے سخت سزا ہے_
و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون
9_ نھى عن المنكر كو ترك كرنے اور منحرفين كے فسق اور ظلم كے سامنے سكوت اختيار كرنے كى بہت سخت سزا ہے_

343
ا نجينا الذين ينھون عن السوء و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس
10_ نہى عن المنكر، موعظہ كے مصاديق ميں سے ہے_
لمَ تعظون ...الذين ينھون عن السوئ
11_ نہى عن المنكر كوترك كرنے والے ،گنہگاروں كے جرم ميں شريك ہوتے ہيں اور ان ہى كى طرح كے انجام سے دوچار ہوتے ہيں_
ا نجينا الذين ينھون عن السوء و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس
12_ نہى عن المنكر، گنہگاروں كيلئے معين كيئےئے عذاب سے نجات حاصل كرنے كا باعث ہے_
ا نجينا الذين ينھون عن السوء و اخذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

344
موعظہ سے بے اعتنائي 2;موعظہ كے موارد 10
نہی عن المنكر:
نہی عن المنكر ترك كرنے والوں كا انجام 11;نہی عن المنكر ترك كرنے والوں كا عذاب 4;نہی عن المنكر ترك كرنے كا گناہ 11;نہی عن المنكر ترك كرنے والوں كی سزا ،9;نہی عن المنكر ترك كرنے والے 5;نہی عن المنكر كی اہميت 10; نہی عن المنكر كے نتائج 12
ہفتہ:
ہفتہ كے دن مچھلی كا شكار 2، 6
يہود:
ايلہ كے يہود 5;ايلہ كے يہود كا ظلم 7;ايلہ كے يہود كا عذاب 2، 3، 4، 7 ;ايلہ كے يہود كا فسق 7;ايلہ كے نافرمان يہود 1، 2، 6 ;يہود اور ايلہ كے مصلحين 1، 2;يہود كے محرمات 6;يہود ميں ہفتہ كا دن 6

فَلَمَّا عَتَوْاْ عَن مَّا نُهُواْ عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَاسِئِينَ .166
پھر جب دوبارہ ممانعت كے باوجود سركشی كی تو ہم نے حكم دے ديتا كہ اب ذلت كے ساتھ بندر بن جاؤ (166)
1_ خداوند متعال نے ايلہ كے يہوديوں كو مچھلی كے شكار كے ذريعے ہفتہ كے دن كا قانون توڑنے كی وجہ سے راندے ہوئے بندروں ميں تبديل كرديا_
فلما عتوا عن ما نهوا عنہ قلنا لهم كونوا قردة خسئين
"عتوا" كا مصدر "عتّو" عصيان اور سركشی كے معنی ميں آتاہے "ما نهوا عنہ" سے مراد ہفتہ كے دن مچھلی كا شكار ہے_
2_ محرمات الہی كو انجام دينے پر اصرار كرنے والے لوگ، ذليل ہونے اور بارگاہ خدا سے راندے جانے كے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_
كونوا قردة خسئين
"خاسي" يعنی راندہ ہوا نيز حقير اور ذليل كے معنی ميں بھی آتاہے_ "خاسئين" "كونوا" كيلئے خبر دوم ہے_
3_ خداوند متعال نے ايلہ كے يہوديوں كو نازل كيے گئے عذاب سے عبرت حاصل نہ كرنے اور مچھلی كے شكار پر مصّر رہنے كی وجہ سے بندروں ميں تبديل كرديا
و ا خذنا الذين ظلموا بعذاب بئيس ...فلما عتوا عن ما نهوا عنہ
جملہ "ا خذنا الذين ظلموا ..." كے بعد جملہ

345
"فلما عتوا" كا واقع ہونا اس مطلب كو بيان كرتاہے كہ متجاوزين دنيوی عذاب ميں مبتلا ہونے كے بعد بھی اسی طرح مچھلی كے شكار پر مصّر رہے _
4_ خداوند متعال كا حكم دينا اور چاہنا ہی ايك موجود كے دوسرے موجود ميں تبديل ہونے كيلئے كافی ہے_
قلنا لهم كونوا قردة خسئين
5_ خداوند متعال، عالم خلقت پر على الاطلاق حاكميت ركھتاہے_
قلنا لهم كونوا قردة خسئين
آيت شريفہ ميں نہيں آيا كہ متجاوزين بندر بن گئے بلكہ صرف بندر ہوجانے كے بارے ميں حكم ذكر ہوا ہے، اس معنی ميں (يعنی حكم كے عملی ہونے كی تصريح نہ كرنے ميں) اس حقيقت كی طرف اشارہ پايا جاتاہے كہ فرمان الہی اٹل ہے اور كوئي چيز بھی اس كے مانع نہيں بن سكتی ادھر سے حكم دينا اور اُدھر سے اسكا عملی ہونا يعنی حاكميت على الاطلاق
6_ ايلہ كے لوگوں ميں سے نہی عن المنكر ترك كرنے والے بندروں ميں تبديل نہيں ہوئے_
فلما عتوا عن ما نهوا عنہ قلنا لهم كونوا قردة
"ما نهو عنہ" كا عنوان نہی عن المنكر كے ترك كرنے كو شامل نہيں ہے اس كے برعكس "ما ذكروا بہ" كا عنوان گزشتہ آيت ميں نہی عن المنكر كے ترك كرنے كو بھی شامل ہے_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ ایلہ كے نافرمان يہوديوں كا مسخ ہوكر راندے ہوئے بندروں ميں تبديل ہوجانا، ان كيلئے ايك سخت عذاب الہى تھا_
قلنا لهم كونوا قردة خسئين
بعض كاكہناہے كہ "قلنا لهم ..." گزشتہ آيت ميں مذكور اسى "عذاب بئيس" كا بيان ہے _يہ بات قابل ذكر ہے كہ اس بناء پر "الذين ظلموا" نہى عن المنكر كو ترك كرنے والوں كو شامل نہ ہوگا اس لئے كہ انہوں نے شكار كى حرمت كے قانون كو نہيں توڑا اور بندروں ميں تبديل نہيں ہوئے_
8_ عالم مادہ ميں ايك موجود كے كسى دوسرے موجود ميں تبديل ہوجانے كا امكان موجود ہے_
قلنا لهم كونوا قردة خسئين

آفرينش:
حاكم آفرينش 5
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا عذاب 7; اللہ تعالى كى حاكميت 5; اللہ تعالى كے افعال 3; اللہ تعالى كے اوامر 4
انواع ميں تبديلي: 8
ايلہ:
اہل ايلہ كا دنيوى عذاب 7;اہل ايلہ كا قصّہ 1، 3، 6; اہل ايلہ كا گناہ پر اصرار 3;ايلہ كے نہى عن المنكر ترك كرنے والے 6
ذلت:

346
ذلت كے عوامل 2
عذاب:
عذاب سے عبرت پانا 3;عذاب كے مراتب 7
عصيان:
عصيان كى سزا، 1
گناہ:
گناہ پر اصرار كے آثار 2
محرمات:
ارتكاب محرمات كے آثار2
مسخ:
مسخ ہوكر بندر بن جانا 1، 3، 7
موجودات:
موجودات كا تبديل ہونا8;موجودات كى تبديلى كا منشاء 4
ہفتہ:
ہفتہ كے دن شكار كى سزا ،1;ہفتہ كے دن مچھلى كا شكار 1،3
يہود:
ايلہ كے نافرمان يہود 7;ايلہ كے يہود كا عذاب 3; ايلہ كے يہود كا مسخ ہونا 1،3،7; ايلہ كے يہود كو راندنا 1

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ .167
اور اس وقت كو ياد كرو جب تمھارے پروردگار نے على الاعلان كہہ ديا كہ قيامت تك ان پر ايسے افراد مسلّط كئے جائيں گے جو انھيں بدترين سختيوں ميں مبتلا كريں گے كہ تمھارا پروردگار جلدى عذاب كرنے والا بھى ہے اور بہت زيادہ بخشنے والا مہربان بھى ہے(167)
1_ خداوند متعال نے نافرمان يہوديوں كيلئے مقدر كرديا كہ دنيا ميں ايسے لوگوں كے زير تسلط زندگى بسر كريں كہ جو انہيں مسلسل تكليفيں ديتے رہيں_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب
"تا ذن" يعنى قسم كهائي اور اعلان كيا (قاموس

المحيط) "ليبعثن" كا مصدر "بعث" بهيجنے كے معنى ميں آتاہے اور چونكہ "علي" كے ذريعے متعدى ہوا ہے لہٰذا مسلط كرنے كے معنى كو متضمن ہے "يسومون" كا مصدر "سوم" ٹهونسنے كے معنى ميں ہے_
2_ خداوند متعال نے نافرمان يہوديوں كو ايك تكليف دہ زندگى سے دوچار كرنے كے بارے ميں اپنے ارادے سے سب كو آگاہ كيا_
و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب
3_ يہوديوں پر لوگوں كو مسلط كرنے كے ذريعے انہيں ذليل و خوار كرنا، پيغمبر اكرم(ص) پر ربوبيت خدا كا ہى ايك پرتو ہے اور آنحضرت(ص) كے آئين كى تقويت اور توسيع كے سلسلہ ميں ہے_
و إذ تاذن ربك
فوق الذكر مفہوم كلمہ "رب" اور پيغمبر اكرم(ص) كے خطاب كيلئے استعمال ہونے والى ضمير كى طرف اس كلمے كے مضاف ہونے كو مد نظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
4_ يہودى اور ان كا آئين ،قيامت تك باقى رہے گا_
ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة
5_ الہى سزاؤں ميں تاخير نہيں_
إن ربك لسريع العقاب
6_ يہوديوں پر اذيت دينے والوں كو مسلط كرنا، نافرمانوں اور فاسقين كيلئے خدا كے كيفر سريع كا ايك نمونہ ہے_
ليبعثن عليهم ... إن ربك لسريع العقاب
7_ تاريخ بشر اور اس كے تحولات ، خدا كے اختيار ميں ہيں_
ليبعثنّ عليهم إلى يوم القى مة
طول تاريخ ميں يہوديوں پر كچھ لوگوں كو مسلط كرنے كى نسبت ، خدا كى طرف دى گئي ہے يہ مطلب اقتضاء كرتاہے كہ تاريخ بشر اور اس كے تحولات ہميشہ خدا كے اختيار ميں ہوں تا كہ تمام ادوار ميں اس كى سزا متحقق ہوسكے_
8_ خداوند متعال، گناہوں كو بخشنے والا اور اپنے بندوں پر مہربان ہے_
و إنہ لغفور رحيم
9_ توبہ اور خدا كى طرف بازگشت ہى يہوديوں كيلئے ذلت اور اذيتيں دينے والوں كے تسلط سے نجات كى راہ ہے_
و إذ تا ذّن ربك ليبعثن ...و إنہ لغفور رحيم
دوسروں كے تسلط اور اذيتوں ميں يہوديوں كے مبتلاء ہونے كو بيان كرنے كے بعد ، خدا كى بخشش اور مہربانى كا تذكرہ ، اس ہدف كے تحت ہے كہ يہوديوں پر جو كچھ خدا كى طرف سے مقدر كيا گيا ہے يہ اس وقت تك رہے گاكہ جب تك وہ خدا كے فرامين سے منہ موڑے رہينگے_

10_ نافرمان يہوديوں كى ذلت پر تقدير الہى كا قيام، ايك عبرت آموز اور ياد ركھنے كے لائق بات ہے_
و إذ تا ذن ربك ليبعثن
فوق الذكر مفہوم ،مقدر فعل "اذكر" كو مدنظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے يعني: "اذكر إذ تا ذن ربك ..."
11_ ايلہ كے نافرمان يہودى ،دنيوى عذابوں كا ذائقہ چكھنے كے علاوہ قيامت تك برزخى عذابوں ميں بھى مبتلاء رہيں گے_
و إذ تا ذن ربك ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب
فوق الذكر مفہوم كى اساس يہ ہے كہ "عليهم" كى ضمير سے ايلہ كے مسخ شدہ يہودى مراد ہوں اس بنا پر "سوء العذاب" سے دنيوى عذاب مراد نہيں بلكہ "الى يوم القى مہ" كى روشنى ميں اس سے مراد برزخى عذاب ہوں گے، يعني: "ليبعثن عليهم من بعد موتهم الى يوم القى مة ..."
12_ خداوند متعال نے نافرمان يہوديوں كے عذاب كيلئے برزخ ميں كچھ قوتوں كو ان پر مسلط كيا ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ليبعثن عليهم إلى يوم القى مة من يسومهم سوء العذاب
13_ احكام الہی اور قوانين دين كى خلاف ورزى كرنے والے ،برزخ ميں قيامت تك عذاب ميں مبتلاء رہنے كے خطرے سے دوچار ہيں_
ليبعثن عليهم إلى يوم القى مہ من يسومهم سوء العذاب
14_برزخى عذاب،خدا كے كيفر سريع كا ايك نمونہ ہے_
من يسومهم سوء العذاب إن ربك لسريع العقاب
15_ عذاب برزخ سے نجات كى راہ، بارگاہ خدا ميں توبہ كركے اس كى رحمت كے سائے ميں آنا ہے_
من يسومهم سوء العذاب ... إنہ لغفور رحيم
16_ خداوند متعال، توبہ كرنے والے گنہگاروں كو اپنى رحمت كے سائے ميں ليتے ہوئے ان كے گناہ بخش ديتاہے اور عذاب برزخ ميں مبتلاء نہيں كرتا_
و إنہ لغفور رحيم
17_ خدا كى رحمت و مغفرت كى اميد كے ساتھ ساتھ اس كى سزاؤں كا خوف انسان كى تربيت اور اس كے رشد و كمال كا باعث ہے_
إن ربك لسريع العقاب و إنہ لغفور رحيم
"رب" كے عنوان كو بروئے كار لانے كے بعد "سريع العقاب" اور "غفور رحيم" كے اوصاف كے ذريعے خدا كى توصيف ميں اس مطلب كى طرف اشارہ مل سكتاہے كہ ان دوصفات كى طرف توجہ انسان ميں خوف اور اميد پيدا كرتى ہے كہ جو اس كى تربيت اور كمال كا باعث ہوگي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عذاب:
برزخی عذاب 14;برزخی عذاب سے نجات 15، 16;برزخی عذاب کے اسباب13 ;عذاب سے نجات کے اسباب15، 16
فاسقین:
ظالم فاسقین کی سزا 6
محمد(ص) :
محمد(ص) کے مقامات 3
نافرمان :
نافرمانوں کی سزا 6،12;نافرمانوں کو انتباہ 13
يہودي:
ایلہ کے نافرمان یہود 11;سرکش یہودی 2;سرکش یہودیوں کا عذاب 12;سرکش یہودیوں کی ذلت 10; نافرمان یہود کی ابتلاء 2;نافرمان یہود کی عقوبتیں 1، 2;یہود کا برزخی عذاب 1، 2 ;یہود کی عقوبتیں6،9;یہودیوں کا دنیوی عذاب 11 ; یہودیوں کی ذلت 3;یہودیوں کی سخت زندگی 1، 2، 6 ;یہودیوں کی سرنوشت1 ;یہودیوں کی نجات کے عوامل 9 ;یہودیوں کے حاکم 1
یہودیت:
یہودیت کا دوام 4

وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الأَرْضِ أُمَماً مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَلِكَ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ .168

اور ہم نے بنی اسرائیل کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کردیا بعض نیك کردار تھے اور بعض اس کے خلاف _ اور ہم نے انھیں آرام اور سختی کے ذریعہ آزمایا کہ شاید راستہ پر آجائیں(168)
1_ خداوند متعال نے یہودی معاشرے کو گروہ گروہ کرتے ہوئے روئے زمین میں پراکندہ کردیا_
و قطّعنہم فی الا رض ا مماً
کلمہ "امما"،کلمہ "قطّعناھم" کیلئے مفعول دوم بھی ہوسکتاہے کہ اس صورت میں "قطّعنا" میں "تصبیر" کا معنی متضمن ہوگا چنانچہ "قطّعناھم" کی ضمیر "ھم" کیلئے حال بھی ہوسکتی ہے_
2_ انسان کے تاریخی اور سماجی تحولات خدا کے اختیار میں ہیں_
و قطّعنہم فی الا رض امماً ... و بلونہم بالحسنات والسیئات
3_ پراکندہ کیے گئے یہودیوں کے گروہوں میں سے بعض صالح اور بعض برے ہیں_
منہم الصلحون و منہم دون ذلك
کلمہ "دون" غیر کے معنی میں ہے اور "ذلك" اشارہ ہے صالح کی طرف کہ جو "الصلحون" سے سمجھا جاتاہے یعني: "منهم غیر صالحین"
4_ خداوند متعال نے یہودیوں کے گروہوں کو کبھی تونعمات اور آسائشے‌ات عطا کرکے اور کبھی سختیوں اور مشکلات میں مبتلاء کرکے آزمایا_
و بلونہم بالحسنت و السیئات
"بلوناھم" کی مفعولی ضمیر سے مراد تمام یہودی برے اور اچھے بھی ہوسکتے ہیں اور صرف ان میں سے برے بھي، فوق الذکر مفہوم کی اساس احتمال اول ہے_
5_ دکھ اور سکھ باہدف ہوتے ہیں اور خدا کی طرف سے انسان کی آزمائشے کا باعث ہوتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

351

و بلونهم بالحسنت و السيئات

6_ سختيوں اور آسائشےوں کے ذريعے برے يہوديوں کو آزمانے کا ايك مقصد انہيں اصلاح اور نيکی کی طرف پلٹانا تھا_

و بلونهم بالحسنت والسيئات لعلهم يرجعون

"بلوناهم" کی ضمير اگر غير صالحين کی طرف پلٹے تو اس صورت ميں "لعلهم" کی ضمير کا ان کی طرف پلٹنا واضح ہے اور اگر "بلوناهم" کی ضمير تمام يہوديوں (صالح و ناصالح) کی طرف پلٹے تو اس صورت ميں "لعلهم" کی ضمير کا مرجع (استخدام کے طريقے پر) غير صالحين ہوگا_

7_ سختيوں اور آسائشےوں کے ذريعے انسان کی زندگی ميں تغيّر و تبدّ ل، اس کی بيداری اور اصلاح کی طرف توجہ کا باعث ہے_

و بلونهم بالحسنت والسيئات لعلهم يرجعون

8_ الہی آزمائشےيں کچھ اس طرح کی ہوتی ہيں کہ انسان کيلئے اصلاح کی طرف بازگشت کی راہ فراہم کرتی ہيں_

بلونهم بالحسنت والسيئات لعلهم يرجعون

چونکہ اصلاح کی طرف بازگشت کو آزمائشے کا ہدف قرار ديا گيا ہے لہذا اس ميں اس نکتہ کی طرف اشارہ پايا جاتاہے کہ الہی آزمائشےيں کچھ اس طرح ترتيب پاتی ہيں کہ حق و حقيقت کی طرف انسان کے رجحان کی راہ فراہم کريں يعنی الہی آزمائشےوں کا مقصد صرف نيك و بد کو ظاہر کرنا نہيں_

آسائشے:

آسائشے کی حکمت 5، 7

اصلاح:

اصلاح کے اسباب 6، 7، 8

اللہ تعالی :

اللہ تعالی کا امتحان 4 ;اللہ تعالی کے افعال 4،5،8

امتحان:

امتحان کی حکمت 8;امتحان کے ذرائع 5

تاريخ:

تحولات تاريخ کا منشاء 2

سماجی تحولات:

سماجی تحولات کا سرچشمہ 2;سماجی تحولات کے آثار 7

سختي:

سختيوں کی حکمت 5، 7

يہوديوں:

يہود کی آسائشے کی حکمت 6;يہود کی مشکلات کی حکمت 6;يہود کی نعمات 4; يہود کے امتحان کی حکمت 6;يہود کے گروہ 1;يہوديوں کا امتحان 4; يہوديوں کا انحطاط 1، 3 ;يہوديوں کی آسائشے 4; يہوديوں کی تاريخ 1، 3، 4; يہوديوں کے صالحين 3; يہود کے غير صالحين 3

352

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُواْ الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَـذَا الأدْنَى وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لاَّ يِقُولُواْ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقَّ وَدَرَسُواْ مَا فِيهِ وَالدَّارُ الآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ .169

اس کے بعد ان ميں ايك نسل پيدا ہو ی کو کتاب کی وارث تو بنی ليکن دنيا کا ہرمال ليتی رہی اور يہ کہتی رہی کہ عنقريب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہمیں بخش دیا جائے گ اور پھر ویسا ہی مال مل گیا تو پھر لے لیا تو کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا کہ خبردار خدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہیں اور انھوں نے کتاب کو پڑھا بھی ہے اور دار آخرت ہی صاحبان تقوی کے لئے بہترین ہے کیا تمھاری سمجھ میں نہیں آتا ہے(169)

1_ یہودیوں کی تاریخ ، دنیا پرست اور گناہ گار قوموں اور نسلوں کا ایك نمونہ ہے_

فخلف من بعدھم خلف ورثو الکتب یا خذون عرض ھذا الا دنی و یقولون

2_ دنیاپرست یہودي، تورات پر اعتقاد رکھنے اور اس

تك رسائي کے باوجود، ناجائز طریقوں سے دنیوی مال و منال حاصل کرتے تھے_

ورثوا الکتب یا خذون عرض ھذا الا دنی و یقولون سیغفر لنا

جملہ "ورثوا الکتب" (تورات انہیں ورثے میں ملي) دو مطالب کی جانب اشارہ ہے اور ہر دو

معانی میں دنیاپرست یہودیوں کی مذمت و سرزنش موجود ہے_ (اول) تورات تك ان کی رسائي ہونا (دوم) اس پر اعتقاد کا دعوی کرنا_

3_ دنیاپرست یہودي، خود اپنی دنیاپرستی کے گناہ اور ناروا طریقوں سے مال و منال حاصل کرنے کے معترف تھے_

یا خذون عرض ھذا الا دنی و یقولون سیغفرلنا

جملہ "سیغفر لنا" (ہم بخشے جائیں گے) دنیا پرست یہودیوں کا اپنے گناہگار ہونے کا اعتراف ہے اور یہ بھی ظاہر کررہاہے کہ (پہلا) جملہ "یا خذون ..." ناجائز طریقوں سے مال حاصل کرنے کی جانب اشارہ ہے_

4_ دنیا پرست یہودی (ناجائز طریقوں سے دنیوی مال و منال کسب کرنے جیسے) گناہ پر اصرار کرتے تھے_

و إن یا تھم عرض مثلہ یا خذوہ

جملہء "و إن یا تھم ..." (اگر دنیوی مال و دولت دوسری دفعہ اور دوبارہ انھیں پیش کیا جاتا تو وہ اسے حاصل کرنے سے دریغ نہ کرتے) اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دنیا پرست یہودی ناجائز طریقے سے مال حاصل کرنے جیسے گناہ پر اصرار کرتے تھے_

5_ آسمانی کتابوں کے وارثوں کو چاہیئے کہ وہ اس فانی دنیا کے ظاہری جلوؤں سے دل نہ لگائیں اور ناجائز طریقے سے دنیوی مال و دولت حاصل کرنے سے پرہیز کریں_

ورثوا الکتب یاخذون عرض ھذا الادنی

6_ دنیوی مال و دولت فانی اور ناپائیدار چیز ہے اور اس قابل نہیں کہ اس سے دل لگایا جائے_

یاخذون عرض ھذا الادني

"ادني" افعل تفضیل کا صیغہ ہے، جس کا معنی "نزدیکتر" ہے اور یہاں اس سے "آخرت" کے مقابلے میں "دنیا" مراد ہے، "عرض" لغت میں اس چیز کو کہا جاتاہے کہ جو ثبات نہ رکھتی ہو اور اس سے مراد "مال و دولت" ہے یہاں اس لئے "عرض" سے تعبیر کیا گیا ہے تا کہ مال و دولت کے قابل زوال ہونے کی جانب اشارہ کیا جائے_

7_ دنیاپرست یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ خداوند ان کے گناہوں کو بغیر توبہ کے بخش دے گا_

و یقولون سیغفر لنا و إن یأتھم عرض مثلہ یأخذوہ

جملہ "و إن یأتھم عرض ..." اس بات کی حکایت کررہاہے کہ گناہگار یہودی دوبارہ حرام کھانے کیلئے تیار ہونے کے باوجود اپنے آپ کو خداوند کی مغفرت کا مستحق قرار دیتے تھے یعنی وہ اپنے گذشتہ عمل سے ہرگز پشیمان نہیں تھے تا کہ توبہ کرتے_

8_ دنیا پرست یہودي، خداوند کی جانب سے تضمین

شدہ مغفرت کے بہانے سے اوامر الہی کی نافرمانی کرتے ہوئے گناہ کے مرتکب ہوتے تھے_

یأخذون عرض ھذا الأدنی و یقولون سیغفر لنا

9_ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے، مغفرت الہی کا اطمینان رکھنا، ایك انتہائي ناپسندیدہ عقیدہ اور برا گمان ہے_

یأخذون عرض ھذا الأدنی و یقولون سیغفر لنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

10_ يہوديوں كے ساتھ خداوند كے عہد و پيمان ميں سے ايك، خداوند كى جانب ناروا امور كو منسوب نہ كرنا بھى تھا_
ألم يؤخذ عليهم ميثق الكتب أن لا يقولوا على اللّٰہ إلا الحق
11_ دنيا پرست يہوديوں كى جانب سے خداوند كى طرف جھوٹى نسبتوں ميں سے ايك، توبہ كيے بغير يہوديوں كے گناہ كى مغفرت كا ادعا بھى تھا_
و يقولون سيغفر لنا ...ألم يؤخذ عليهم ...أان لا يقولوا على اللّٰہ إلا الحق
12_ يہودي، تورات اور الہى عہد و پيمان پر كار بند نہيں تھے_
الم يؤخذ عليهم ميثق الكتب
13_ خداوند كى جانب ناحق باتيں منسوب كرنا ايك ناپسنديدہ اور حرام فعل ہے_
أن لا يقولوا على اللّٰہ إلا الحق
14_ خداوند كى جانب ناحق باتيں منسوب كرنے كى حرمت كا حكم تورات ميں بھى بيان ہوا ہے_
الم يؤخذ عليهم ميثق الكتب أن لا يقولوا على اللّٰہ إلا الحق
15_ گناہ پر اصرار كے باوجود، مغفرت الہى كے بارے ميں اظہار اطمينان كرنا، خداوند سے ناحق بات منسوب كرنے كے مترادف ہے_
و يقولون سيغفر لنا ...ألم يؤخذ عليهم ... أن لا يقولوا على اللّٰہ إلا الحق
16_ يہودي، خداوند كى طرف ناحق باتيں منسوب كرنے كى حرمت سے آگاہ تھے_
و درسوا ما فيہ
يہ حقيقت ہے كہ يہودى ہميشہ تورات كى تلاوت كرتے تھے اور اس حقيقت كو يہاں بيان كرنے كا مقصد يہ ہے كہ وہ تورات كى تعليمات سے پورى طرح آگاہ تھے_
17_ يہودي، تورات كو بار بار پڑھنے كى وجہ سے، اس كے معارف و احكام سے كامل آگاہى ركھتے تھے_
درسوا ما فيہ
"درس" كسى چيز كے تكرار كرنے كو كہتے ہيں

اور "درس الكتاب" اس وقت كہا جاتاہے كہ جب بار بار پڑھا جائے (مجمع البيان)
18_ عالم آخرت، ايك برتر عالم ہے اور اس كى نعمتيں، دنيا كى نعمتوں سے بہتر ہيں_
والدار الأخرة خير
مندرجہ بالا مفہوم ميں كلمہء "خير" كو بطور افعل تفضيل لايا گيا ہے_
19_ يہوديوں كيلئے تورات كى تعليمات ميں سے ايك، آخرت كے خير و سعادت ہونے اور دنيا سے اس كے برتر ہونے كى تعليم بھى تھي_
ألم يؤخذ عليهم ميثق الكتب ...الدار الأخرة خير للذين يتقون
20_ عالم آخرت اور اس كى نعمتيں پائيدار اور ناقابل زوال ہيں_
عرض هذا الأدني ...والدار الأخرة خير
متاع دنيا كے زوال پذير ہونے كے مقابلے ميں، آخرت كى برترى كو بيان كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ دنيا پر آخرت كى برترى اسكى نعمتوں كے ابدى و دائمى ہونے كى وجہ سے ہے_
21_ دنيا كے ناجائز مال و دولت سے پرہيز كرنے والے، عالم آخرت ميں دائمى و پائيدار نعمتوں اور خير محض سے بہرہ مند ہونگے_
والدار الأخرة خير للذين يتقون
"يتقون" كا متعلق وہ اعمال و عقائد ہيں كہ جن كى آيت شريفہ ميں مذمت كى گئي ہے، مثلاً نا جائز طريقے سے مال و دولت حاصل كرنا اور ناحق باتيں خداوند سے منسوب كرنا_
22_ عالم آخرت، ايك ايسا عالم ہے كہ جو خير محض اور تقوى اختيار كرنے والوں كيلئے سعادت ہے_
والدار الأخرة خير للذين يتقون
23_ يہوديونكى تاريخ دنيا پرست اور بے تقوى علماء كا ايك نمونہ ہے_ *

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خلف ورثوا الكتب يأخذون عرض هذا الأدنى ...والدار الأخرة خير للذين يتقون
جملہ "ورثوا الكتب" ہوسكتاہے ان دو باتوں كى جانب اشارہ ہو (اول) يہ كہ مذكورہ يہودى وہ لوگ ہوں كہ جنہيں تورات نسل بہ نسل دى گئي ہو اور وہ اس تك رسائي ركھتے ہوں (دوم) يہ كہ يہ جملہ حكايت كررہاہے كہ وہ تورات كى تعليمات سے پورى طرح آگاہ تھے يہاں مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال كى بناء پر اخذ كيا گيا ہے_
24_ تقوى ، اخروى كاميابى كے حصول كا وسيلہ ہے_
والدار الأخرة خير للذين يتقون
25_ دنيوى زيب و زينت سے وابستہ نہ ہونا اور ناجائز طريقے سے مال و دولت حاصل كرنے سے دورى اختيار كرنا تقوى اختيار كرنے كى علامت ہے_
يأخذون عرض هذا الأدنى و يقولون سيغفر

لنا ...للذين يتقون أفلا تعقلون
26_ دنياپرست يہودي، خداوند كى بارگاہ ميں بے عقل اور ناپختہ فكر لوگوں كى حيثيت ركھتے ہيں_
أفلا تعقلون
27_ اہل تقوى كيلئے اخروى نعمتوں كے خير ہونے اور پائيدارى كا اعتقاد، ايك صحيح و سالم نظريہ اور عاقلانہ عقيدہ ہے_
والدار الأخرة خير للذين يتقون افلا تعقلون
28_ آخرت جيسے ابدى و جاويد عالم كے بدلے دنيا كے ناپائيدار مال و دولت سے وابستگى اختيار كرنا ايك صحيح و سالم فكر و عقل سے بعيد امر ہے_
يأخذون عرض هذا الأدني ...والدار الأخرة خير للذين يتقون أفلا تعقلون
29_ عن ابى عبدالله (ع) : قال: إن اللّہ خصّ عباده بأيتين من كتابہ: أن لا يقولوا حتى يعلموا ...قال عزوجل: ألم يؤخذ عليهم ميثاق الكتاب أن لا يقولوا على اللّہ إلا الحق ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ خداوند عالم نے
اپنے بندوں كو، اپنى كتاب كى ان دو آيات كى طرف خصوصى طور پر متوجہ كراياہے(تا كہ وہ ان دو مطالب سے آگاہ ہوجائيں) اور يہ كہ وہ كوئي بھى بات منہ سے نہ نكاليں مگر يہ كہ اس كا علم ركھتے ہوں (يعنى بغير علم كے كوئي بات نہ كہيں) اور پھر آپ(ع) نے اس آيت "الم يؤخذ عليهم ..." كى تلاوت فرمائي ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1)کافی ج/1 ص 43 ح 8_ نورالثقلین ج/2 ص 91 ح 328

357

358

وَالَّذِينَ يُمَسَّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ إِنَّا لاَ نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ .170

اور جو لوگ کتاب سے تمسك کرتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی ہے تو ہم صالح اور نیك کردار لوگوں کے اجر کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ضائع نہیں کرتے ہیں(170)
1_ جو یہودی تورات سے تمسك کریں، اس کی تعلیمات کی پابندی کریں اور نماز قائم کریں وہی نیکی و بھلائي کا راستہ اپنانے والے لوگ ہیں_
والذین یمسّکون بالکتب ...إنا لا نضیع أجر المصلحین
تمسیك ("یمسکون" کا مصدرہے) جس کا معنی حفاظت کرنا اور چھوڑنا ہے آسمانی کتاب کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ انسان اس کے معارف پر اعتقاد رکھے اور اس کے احکام کا پابند ہو_
2_ خداوند متعال، تورات سے تمسك کرنے والے یہودیوں اور نماز قائم کرنے والے یہودیوں کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کرے گا_
والذین یمسّکون بالکتب ...انا لا نضیع اجر المصلحین
چونکہ مذکورہ آیت، یہودیوں سے مربوط آیات کے سیاق میں لائي گئي ہے لہذا کہا جاسکتاہے کہ "الذین ..." سے مراد اپنے عہد پر عمل کرنے والے یہودی ہیں یا یہ کہ وہ "الذین ..." کے مصادیق میں سے ہیں_
3_ آسمانی کتابوں سے تمسك کرنے اور نماز قائم کرنے والوں کے اجر کا ضامن ،خود خداوند ہے_
والذین یمسّکون بالکتب ...إنا لا نضیع أجر المصلحین
4_ یہودیوں کی گذشتہ نسلوں میں سے بعض لوگ، اپنے دنیا طلب لوگوں کے برعکس تورات کی تعلیمات اور اس کے میثاق (عہد و پیمان) کے پابند تھے اور نماز قائم کرنے والے تھے_

والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوۃ
5_ نماز قائم کرنے سے، انسان میں آسمانی کتابوں سے تمسك کرنے اور ان کے مطالب (تعلیمات) پر عمل کرنے کی توانائي و آمادگی پیدا ہوجاتی ہے_
والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوۃ
کتاب سے تمسك کو بیان کرتے وقت فعل مضارع سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقامہء نماز کے بیان میں فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے لہذا تعبیر کا یہ تفاوت ہوسکتاہے مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہو_
6_ معاشروں کی اصلاح کرنے والوں کے اجر و ثواب کا ضامن خداوند ہے_
إنا لا نضیع أجر المصلحین
کلمہ "مصلح" کا اطلاق نیك و صالح عمل انجام دینے والے یعنی اپنی اصلاح کرنے والے پر بھی ہوتاہے اور اس شخص پر بھی کہ جو دوسروں کی اصلاح کیلئے کوشش کرتاہے، مندرجہ بالا مفہوم دوسرے معنی کے مطابق اخذ کیا گیا ہے_
7_ نیك و صالح اعمال انجام دینے والے لوگ ،الہی اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونگے_
إنا لا نضیع أجر المصلحین
8_ معاشرے میں آسمانی کتابوں کے محور بن جانے اور نماز کی جانب رجحان پیدا ہونے سے، قوموں کی صلاح و بھلائي کا راستہ ہموار ہوتاہے_
والذین یمسّکون بالکتب و أقاموا الصلوۃ إنا لا نضیع أجر المصلحین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تورات پر عمل ،1; تورات پر عمل کرنے کا اجر 2; تورات پر عمل کرنے والے 4
توفيق:
توفيق کے علل و اسباب 5
عقيده:
آسمانی كتابوں پر عقيده 5
عمل صالح:
عمل صالح كا اجر 7
مصلحين:

مصلحين كا اجر 6، 8
نظام جزا و سزا: 2،3
نماز:
نماز برپا کرنے كا اجر 2;نماز برپا کرنے کے
اثرات 1، 5، 8;نماز كا اجر 3;يہوديوں ميں نماز، 1، 2، 4
يہودي:
تاريخ يہود 4;دنيا طلب يہودى 4;يہودى نماز گذار 4;يہوديوں ميں سے صالح و نيك افراد ،1، 4

وَإِذ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّواْ أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُواْ مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُواْ مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ .171
اور اس وقت كو ياد دلاؤ جب ہم نے پہاڑ كو ايك سائبان كى طرح ان كے سروں پر معلق كرديا اور انھوں نے گمان كر ليا كہ يہ اب گرنے والا ہے تو ہم نے كہا كہ توريت كو مظبوطى كے ساتھ پكڑو اور جو كچھ اس ميں ہے اسے ياد كرو شايد اس طرح متقى اور پرہيزگار بن جاؤ(171)
1_ خداوند نے كوه طور كو لرزاتے ہوئے زمين سے جدا كرديا اور ايك بادل كے ٹكڑے كى مانند بنى اسرائيل كے سروں كے اوپر لاكھڑا كيا_
و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنہ ظلة
"نتق" (جو كہ نتقنا كا مصدر ہے) كا معنى لرزانا اور اكھاڑنا ہے_ "الجبل" ميں "ال" عہد ذہنى ہے اور كوه طور كى جانب اشاره ہے "ظلة" كا معني"، بادل كا ٹكڑا، چھت اور سائبان ہے_ پہاڑ اگر انسان كے سركے اوپر آكھڑا ہو تو اس كى شباہت، چھت و غيره سے زياده بادل كے ٹكڑے سے ہوتى ہے_
2_ قوم موسى (ع) اپنے سروں پر معلق پہاڑ كے گرنے سے ہراسان تھي_
و ظنوا أنہ واقع بهم
3_ تورات، بنى اسرائيل كيلئے، خداوند كى جانب سے بهيجى گئي كتاب تھي_
خذوا ماء اتينكم
"ماء اتينكم" سے مراد ،تورات ہے_
4_ خداوند نے كوه طور كو قوم موسى (ع) پر معلق كركے، انھيں سنجيدگى كے ساتھ تورات كو قبول كرنے اور اپنے

كردار و افكار كو اس كى بنياد پر استوار كرنے كا حكم ديا_
خذوا ماء اتينكم بقوة
"خذوا" يعنى لے لو، تورات اور دوسرى آسمانى كتابوں كو لينے سے مراد يہ ہے كہ انھيں قبول كيا جائے اور ان كے احكام پر عمل كيا جائے_
5_ تورات كو قبول كرنے اور اس كے فرامين پر عمل پيرا ہونے ميں بنى اسرائيل كا ضد اور ہٹ دھرمى سے كام لينا_
و إذ نتقنا الجبل فوقهم ...خذوا ماء اتينكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

6_ خداوند نے بنی اسرائیل سے چاہا كہ وہ تورات كے معارف و احكام كو حاصل كریں اور ہمیشہ انہیں یاد ركھیں_
و اذكروا ما فیہ
"ذكر" اس علم كو كہتے ہیں كہ جسے انسان ہمیشہ یاد ركھے اور فراموش نہ كرے_ بنابراین "اذكروا ما فیہ" یعنی تورات كے مطالب كو حاصل كرو اور انہیں ہمیشہ یاد ركھو_
7_ خداوند كی طرف سے بنی اسرائیل كو تورات قبول كرنے كی دعوت كا مقصد ،ناروا اعمال سے دوری اور تقوی اختیار كرنے پر آمادہ كرنا تھا_
خذوا ماء اتینكم بقوة ...لعلكم تتقون
8_ بنی اسرائیل كے سروں پر پہاڑ كا معلق ہونا ایك ایسا معجزہ اور واقعہ ہے كہ جو ہمیشہ یاد رہے گا_
و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنہ ظلة
"إذ" فعل مقدر "اذكروا" سے متعلق ہے_
9_ انسانوں پر آسمانی كتابوں كے نزول كے مقاصد میں سے ایك ، انكا ناروا اعمال اور غلط عقائد سے پرہیز كرنا اور تقوی كے مقام پر فائز ہوناہے_
خذوا ماء اتینكم بقوة و اذكروا ما فیہ لعلكم تتقون
10_ دینداری میں انسان كی ثابت قدمی و بردباری اسے ناروا اعمال و كردار سے دور كركے تقوی اور پرہیزگاری كے مقام پر فائز كردیتی ہے_
خذوا ما ء اتینكم بقوة ...لعلكم تتقون
11_ اہل ایمان كا ایك ضروری فریضہ یہ ہے كہ وہ آسمانی كتاب (كی تعلیمات) حاصل كریں اور ان كے محور پر اپنے عقائد و اعمال مرتب و منظم كریں_
خذوا ماء اتینكم بقوة و اذكروا مافیہ
12_ دینی تبلیغ كا ایك بہترین طریقہ، الہی احكام و قوانین كے اہداف و مقاصد كی وضاحت و تبیین ہے_
خذوا ماء اتینكم ...لعلكم تتقون
خداوند نے جملہ "لعلكم تتقون" كے ذریعے اپنے اس فرمان (خذوا ماء اتینكم) كا مقصد و ہدف بیان كیا ہے، اور یہ تمام دینی مبلغین كیلئے ایك درس ہے كہ وہ فقط احكام دین بیان كرنے پر ہی اكتفاء نہ كریں بلكہ جہاں تك ہوسكے ان احكام (الہي) كا ہدف و مقصد بھی لوگوں كیلئے بیان كریں_

13_عن ابي_ عبدالله (ع) (فی حدیث طویل) قال: ...طور سیناء اطارہ الله عزوجل علی بنی اسرائیل حین اظلّهم ...حتی قبلوا التوراة و ذلك قولہ عزوجل: "و إذ نتقنا الجبل فوقهم كأنہ ظلة و ظنوا انہ واقع بهم" ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے ایك طویل حدیث كے ضمن میں منقول ہے كہ ...خداوند نے طور سینا كو (قوت) پرواز عطا كی اور جب وہ پہاڑ بنی اسرائیل كے سروں پر آكر سایہ افگن ہوگیا تو انہوں نے تورات كو قبول كرلیا_ پھر امام(ع) نے آیہء مجیدہ "و إذ نتقنا الجبل ..." كی تلاوت فرمائي_
14_ اسحاق بن عمار و یونس قالا سئلنا ابا عبدالله (ع) عن قول الله تعالی : خذوا ما آتیناكم بقوة" أقوة فی الابدان أو قوة فی القلب؟ قال: فیهما جمیعا (2)
اسحاق بن عمار اور یونس كہتے ہیں ہم نے حضرت امام صادق(ع) سے پوچھا: آیہء مجیدہ "خذوا ما آتیناكم بقوة" میں قوت سے كیا مراد ہے قوت بدنی یا قوت قلبي؟ آپ(ع) نے فرمایا ہر دو قوتیں مراد ہیں_
15_ عن ابی عبدالله (ع) فی قول اللّہ: "خذوا ما آتیناكم بقوة " قال: السجود و وضع الیدین علی الركبتین فی الصلوة (3)
حضرت امام صادق(ع) سے آیہء مجیدہ "خذوا ما اتیناكم بقوة" كے بارے میں منقول ہے كہ (قوت سے مراد یہ ہے كہ) سجدہ كو سعی و كوشش كے ساتھ اور نماز میں ركوع دونوں ہاتھوں كو زانو پر ركھ كر انجام دو_

آسمانی كتب:
آسمانی كتب كا كردار، 11;آسمانی كتب كی تعلیم 11; آسمانی كتب كے نزول كا فلسفہ 9;آسمانی كتب میں تقوی 9
الله تعالی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الله تعالی کے افعال1، 4;الله تعالی کے اوامر6، 7
ایمان:
تورات پر ایمان 4
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل اور تورات 4، 5، 6، 7;بنی اسرائیل اور کوہ طور 2، 8 ;بنی اسرائیل کا خوف 2;بنی اسرائیل کی آسمانی کتاب 3;بنی اسرائیل کی ذمہ داری 6;بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی 5;تاریخ بنی اسرائیل 1، 2، 4، 5، 8
تقوی :
----

1)احتجاج طبرسی ج/2 ص 65: نورالثقلین ج/2 ص 92 ح 332_
2)محاسن برقی ج/1 ص 261 ح 319 ب 33، تفسیر عياشي/ج 2 ص 37 ح 101_
3)تفسیر عیاشی ج/2 ص 37 ح 102: نورالثقلین ج/2 ص 92 ح 335_

اہمیت تقوی 7، 9;تقوی کے عوامل 10
تورات:
تورات کا آسمانی کتب میں سے ہونا 3;تورات کا کردار 4، 7; تورات کی تعلیمات 6;تورات میں تقوی 7
دین:
تبلیغ دین 12
ديندارى:
دینداری کے اثرات 10
ذکر:
معجزہ کا ذکر 8
عقیدہ:
عقیدے کی تصحیح کا معیار 4، 11;ناپسندیدہ عقیدے سے اجتناب 9
عمل:
ناپسندیدہ عمل سے اجتناب 7، 9، 10
کوہ طور:
کوہ طور کا معلق ہونا 1، 4، 8;کوہ طور کی لرزش 1
مؤمنین:
مومنین کی مسؤلیت، 11
معجزہ:
کوہ طور کو اوپر اٹھایا جانے والا معجزہ، 8

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتَ بِرَبِّكُمْ قَالُواْ بَلَى شَهِدْنَا أَن تَقُولُواْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ .172
اور جب تمھارے پروردگار نے فرزندان آدم کی پشتوں سے انکی ذرّیت کو لے کرانھیں خود ان کے اوپر گواہ بنا کر سوال کیا کہ کیا میں تمھارا خدا نہیں ہوں تو سب نے کہا بیشت ہم اس کے گواہ ہیں_ یہ عہد اس لئے لیا کہ روز قیامت یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس عہد سے غافل تھے(172)
1_ خداوند نے انسانوں میں سے ہر ايك كو، اس کے آبائ
کی صلب (پشت) سے لیکر،وجود عطا فرمایا_

364

و إذ اخذ ربك من بنی أدم من ظہورھم ذريتھم

"ذرية" كا معنى نسل ہے_ "ظھر" (جو كہ ظھور كا مفرد ہے) كا مطلب پشت ہے جسے صلب سے تعبير كيا جاتاہے_

"ظھورھم" كى ضمير، بنى آدم كى جانب پلٹتى ہے اور "من ظھورھم" "من بنى ء آدم" كيلئے بدل ہے_ نسل بنى آدم كو ان كے صلب (پشت) سے لينے كا مطلب يہ ہے كہ نسل آدم كو ان كے آباء كى صلب سے خلق كيا گيا ہے_

2_ خداوند، ہر انسان كو خلق كرنے كے بعد، ربوبيت الہى كے متعلق اس كى حقيقت كو اس پر آشكار كرديتاہے_

و إذ أخذ ربك ...و أشهد هم على أنفسهم الست بربكم

"أشهد على كذا" يعنى اسے حاضر كيا تا كہ وہ كسى امر كے وجود يا كسى فعل كے انجام پانے كو ديكھے، اور اس سے آگاہ ہوجائے_ تا كہ ضرورت كے وقت اس پر گواہى دے بنابريں "أشهد على أنفسهم" يعني، خداوند نے انسانوں كو خود ان كے وجود كے ساتھ حاضر كيا تاكہ خود كو ديكھيں_ جملہ "الست بربكم" (آيا ميں تمہارا پروردگار نہيں ہوں) سے ظاہر ہوتاہے كہ اپنے شہود سے مراد اپنے آپ كو، ربوبيت الہى كے ساتھ مربوط ديكھناہے_ يعنى خود كو ديكھيں اور ادراك كريں كہ ان كا وجود خداوند اور اس كى ربوبيت سے وابستہ ہے_

3_ انسانوں ميں سے ہر ايك دنيوى حيات ميں اپنى خلقت كے بعد، دو قسم كے عالم وجود كا حامل ہوتاہے، ايك وہ عالم كہ جس ميں وہ خداوند كے ساتھ اپنے ارتباط كا شہود حاصل كرتاہے اور دوسرا خداوند سے محجوب اور غيب ہونے كا عالم ہے_

و إذ أخذ ربك ...و أشهد هم على أنفسهم

"أشهدهم" كا "أخذ ربك" پر عطف ہونا دلالت كرتاہے كہ اشھاد و اقرار كا يہ مرحلہ اسى دنيوى حيات ميں انجام پاتاہے_ يعنى موجودہ انسانوں ميں سے ہر ايك بذات خود ربوبيت خداوند كا مشاہدہ كرتاہے جبكہ عام انسان اپنے ربّ كے بارے ميں اس قسم كا شہود اور علم حضورى نہيں ركھتے_ لہذا كہہ سكتے ہيں كہ انسان دو پہلوؤں كا حامل ہے_ ايك وہ پہلو كہ جو ربوبيت خدا كا شاہد ہوتاہے اور دوسرا وہ پہلو كہ جس ميں اسے اس قسم كا كوئي شہودحاصل نہيں ہوتا

4_ ہر انسان عالم شہود ميں، ايك قسم كے محسوس انداز ميں خداوند كى ربوبيت اور وحدانيت كو پا ليتاہے_

و أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى

5_ خداوند متعال نے چاہا كہ انسانوں كو اپنى شناخت و معرفت كرانے كے بعد انھيں ربوبيت خدا اور اپنى عبوديت پر گواہ بنائے_

أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم

365

6_ انسان كا عالم شہود ميں، ربوبيت خداوند كا اعتراف كرنا_

ألست بربكم قالوا بلى

7_ انسان، عالم شہود ميں، ربوبيت خداوند سے آگاہ ہونے كى وجہ سے ہى عالم حجاب ميں بھى اس سے آگاہ ہوتاہے_

أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

"أن تقولوا ..." ميں "لام" اور "لا" نافيہ مقدر ہے_ يعنى "لأن لا تقولوا ..." (ہم نے مسئلہ اشھاد كو عملى جامہ پہنا ديا ہے تا كہ تم قيامت كے دن يہ نہ كہو كہ ہم ربوبيت خداوند سے غافل تھے) اس تعليل سے ظاہر ہوتاہے كہ اگر مسئلہ اشھاد نہ ہوتا تو انسانوں پر حجت بھى تمام نہ ہوتى اور خداوند اپنى ربوبيت سے غفلت كى خاطر مؤاخذہ نہ كرتا_ اس مطلب كا ايك لازمہ يہ ہے كہ مسئلہ اشھاد كى وجہ سے ہى خداوند كے بارے ميں انسانوں كو بالفعل آگاہى حاصل ہے_

8_ فقط خداوند ہى انسانوں كا مالك و مدبر ہے_

ألست بربكم قالوا بلى

9_ عالم شہود كے ہوتے ہوئے عالم حجاب اور دنيوى حيات ميں انسان كا ربوبيت خداوند سے غفلت كرنا، ناقابل قبول عذر ہے_

أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين

10_ قيامت كے دن، كوئي بھى انسان اپنى دنيوى زندگى ميں ربوبيت خداوند سے غفلت كا دعوى نہيں كرسكتا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أشهد هم على أنفسهم ...أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين
11_ غفلت، بارگاه خداوند ميں ايك قابل قبول عذر ہے_
أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين
12_ تمام انسان، اولاد آدم(ع) ہيں_
أخذ ربك من بنى ء ادم
13_ قيامت، ربوبيت خداوند كے منكرين سے پوچھ گچھ كا دن ہے_
أن تقولوا يوم القى مة إنا كنا عن هذا غفلين
14_ قيامت كے دن انسان، علم حضورى كے ذريعے جان لے گا كہ خداوند ہى اس كا پروردگار ہے_
إنا كنا عن هذا غفلين
كلمہء "هذا" كے ذريعے ربوبيت خداوند كى جانب اشارہ ظاہر كرتاہے كہ انسان قيامت كے دن اپنے آپ كو خداوند كى بارگاہ ميں حاضر پائے گا_ يعنى وہ خداوند كے بارے ميں علم حضورى و شہود حاصل كرے گا_
15_ قال زرارہ: سألتہ (ابا جعفر(ع)) : عن قول اللہ عزوجل: "و إذ أخذ ربك من بنى

آدم من ظهورهم ذريتهم و أشهد هم على أنفسهم ألست بربكم قالوا بلى ..." قال: أخرج من ظهر آدم ذريتہ إلى يوم القى مة فخرجوا كالذرّ فعرّفهم و أراهم نفسہ و لو لا ذلك لم يعرف أحد ربہ ...(1)
زرارہ نے حضرت امام باقر(ع) سے آيہء مجيدہ "و اذ اخذ ربك من بنى آدم ..." كے معنى كے بارے ميں پوچھا، امام(ع) نے فرمايا: خداوند نے آدم(ع) كى پشت (صلب) سے تا قيامت آنے والى ان كى ذريت (نسل) كو مثل چيونٹيوں كے نكالا اور انھيں اپنى معرفت كروائي اور اپنى (ربوبيت) دكھائي_ اور اگر ايسا نہ ہوتا تو كوئي بھى اپنے پروردگار كو نہ پہچانتا_
16_ عن ابى عبداللہ (ع) : ...إن اللہ عزوجل أخذ من العباد ميثاقهم و هم أظلّة قبل الميلاد و هو قولہ عزوجل: و إذ أخذ ربك من بنى آدم ...ألست بربكم قالوا بلي" ...(2)
حضرت امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ: ...خداوند نے بندوں سے ان كى ولادت سے پہلے جبكہ وہ سائے كى مانند تھے، عہد و پيمان ليا_ پھر امام(ع) نے دليل كے طور پر آيہء مجيدہ "و إذ أخذ ربك من بنى آدم" كى تلاوت فرمائي_
17_ عن ابى بصير عن أبى عبداللّہ (ع) فى قول اللّہ: "ألست بربكم قالوا بلى " قالوا بألسنتهم؟ قال: نعم و قالوا بقلوبهم ...(3)
ابوبصير كہتے ہيں ميں نے امام صادق(ع) سے آيہء مجيدہ "ألست بربكم قالوا بلى " كے بارے ميں پوچھا كہ (آيا بنى آدم(ع) نے ميثاق كے وقت) اپنى زبان سے خدا كو جواب ديا ہے؟ آپ(ع) نے فرمايا: ہاں اور اپنے قلوب سے بھى ہاں كيا ہے_
18_ عن ابى بصير عن أبى عبداللہ (ع) قال: قلت لہ: أخبرنى عن اللّہ عزوجل هل يراہ المؤمنين يوم القى مة؟ قال: نعم و قد رأوہ قبل يوم القى مة فقلت: متي؟ قال: حين قال لهم "ألست بربكم قالوا بلي" ...ثم قال: ...و ليست الرؤية بالقلب كالروية بالعين ...(4)
ابوبصير كہتے ہيں ميں نے حضرت امام صادق(ع) سے عرض كى كہ مجھے خداوند عزوجل كے بارے ميں بتايئےہ آيا قيامت كے دن مؤمنين اسے ديكھيں گے؟ آپ(ع) نے فرمايا: ہاں، قيامت كے دن سے پہلے بھى انھوں نے اسے ديكھاہے ميں نے كہا، كب؟ آپ(ع) نے فرمايا: جس دن (روز الست) خداوند نے ان سے خطاب كرتے ہوئے فرمايا
----

1) كافي، ج/2 ص 13 ح 3; نورالثقلين ج/2 ص 96 ح 351_
2) علل الشرايع، ص 85 ح 2، ب 78; نورالثقلين ج/2 ص 95 ح 349_
3) تفسير عياشى ج/2 ص 40 ح 110; نورالثقلين ج/2 ص 98 ح 362_

4) توحيد صدوق ص 117ح 20ب8; نورالثقلين ج/2 ص 97ح 354_
(كيا ميں تمھارا پروردگار نہيں ہوں؟) سب نے كہا "ہاں" ...پھر امام(ع) نے فرمايا ...ليكن قلب كے ساتھ ديكھنا آنكھ كے ساتھ ديكھنے كى مانند نہيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

19_ عن أبی عبدااللّٰه (ع) فی قولہ تعالی : " ...ألست بربکم قالوا بلي" ...فمنهم من اقر بلسانہ فی الذّر و لم یؤمن بقلبہ ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے آیہء مجیده "ألست بربکم قالوا بلی " کے بارے میں منقول ہے کہ ان (ذریت بنی آدم(ع)) میں سے بعض نے عالم ذر میں اپنی زبان سے اقرار کیا ہے لیکن قلبی ایمان نہیں رکھتے تھے ...
20_ عن النبي(ص) : إن الله أخذ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یوم عرفہ فاخرج من صلبہ کل ذریة ...کالذر ...قال: "ألست بربکم قالوا بلی " ...(2)
رسول خدا(ص) سے منقول ہے کہ خداوند نے آدم(ع) کی پشت سے اس کی تمام ذریت (نسل) کو چیونیٹیوں کی مانند باہر نکالا اور عرفہ کے دن سرزمین نعمان پر ان سے عہد لیا_ اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: ہاں" ...
21_ عبدالله بن سنان عن أبی عبدالله (ع) قال: سألتہ عن قول الله عزوجل: "فطرة الله التی فطر الناس علیها" ما تلك الفطرة؟ قال: هی الاسلام، فطرهم الله حین أخذ میثاقهم علی التوحید، قال: ألست بربکم؟ و فیہ المؤمن والکافر (3)
عبدالله بن سنان کہتے ہیں: میں نے حضرت امام صادق(ع) سے آیہء شریفہ "فطرة الله التی فطر الناس علیها" کے بارے میں پوچھا کہ: یہ فطرت کیا ہے؟ آپ(ع) نے فرمایا: اسلام، خداوندنے بنی آدم(ع) سے میثاق لیتے وقت ،فطرت توحیدی پر خلق کیا اور فرمایا: آیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ اور اس میثاق میں مؤمن و کافر دونوں شریك تھے_

-----

1) تفسیر قمی ج/1 ص 248; نورالثقلین، ج/2 ص 96 ح 353
2)الدر المنثور ج/3 ص 601_
3) کافی ج/2 ص 12 ح 2; نورالثقلین ج/2 ص 95 ح 345_

368

أَوْ تَقُولُواْ إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ .173
یا یہ کہہ دو کہ ہم سے پہلے ہمارے بزرگوں نے شرك کیا تھا اور ہم صرف ان کی اولاد میں تھے تو کیا اہل باطل کے اعمال کی بنا پر ہم کو ہلاك کردے گا(173)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1_ عالم شھود كا وجود اور اس عالم ميں انسان كا خداوند كى ربوبيت اور وحدانيت سے آگاه ہونا، شرك اختيار كرنے كيلئے ہر قسم كے بہانے اور عذر كو ختم كرديتاہے_
و أشھد ھم على أنفسھم ...أو تقولوا انما أشرك ء اباؤنا
2_ اولاد كيلئے اگر عالم شہود و اقرار نہ ہوتا تو ان كے پاس
عقيده اپنانے ميں اپنے آباء و اجداد كى تقليد و اتباع كے اور كوئي چاره نہ ہوتا_
و أشھد ھم على أنفسھم ...او تقولوا انما اشرك ء اباؤنا من قبل
3_ اگر ربوبيت خدا كے بارے ميں گواہى لينے اور اقرارلينے كا واقعہ نہ ہوتا تو بنى آدم اپنى دنيوى زندگى ميں خداوند كى ربوبيت و وحدانيت سے آگاه نہ

ہوپاتے_
و أشھد ھم على أنفسھم ...او تقولوا انما اشرك ء اباؤنا
4_ آباؤ و اجداد كا شرك اختيار كرنا، اولاد ميں شرك كا رجحان پيدا كرنے كا باعث بنتاہے_
إنما أشرك ء اباؤنا من قبل و كنا ذرية من بعدھم
5_ آباؤ و اجداد كے شرك اختيار كرنے كى وجہ سے شرك كى طرف مائل ہونا بارگاه الہى ميں ايك ناقابل قبول اور فضول عذر ہے_
أو تقولوا إنما أشرك ء اباؤنا من قبل و كنا ذرية من بعدھم
6_ خداوند قيامت كے دن ،مشركين سے پوچھ گچھ كرے گا اور انھيں سزا دے گا_
أفتھلكنا بما فعل المبطلون
7_ شرك اختيار كرنا ايك باطل راستہ ہے اور مشركين باطل راه پر گامزن ہيں_
أفتھلكنا بما فعل المبطلون
8_ الہى جزا و سزا كے نظام ميں كسى سے بھى دوسرے كے گناه كے بارے ميں پوچھ گچھ نہيں ہوگي_
أفتھلكنا بما فعل المبطلون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كيفر :

كيفر (سزا) كا ذاتى ہونا 8;كيفر (سزا) كى خصوصيت 8
مشركين:
قيامت كے دن مشركين 6; مشركين كا عقيده 7; مشركين كى سزا، 6
جزا و سزا: كا نظام 8

وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ .174
اور اسى طرح ہم آيتوں كو مفصّل بيان كرتے ہيں اور شايد يہ لوگ پلٹ كرآجائں(174)
1_ خداوند نے قرآن كى آيات كو روشن اور واضح انداز ميں لوگوں كيلئے بيان كيا ہے_
و كذلك نفصل الاى ت
2_ آيات قرآن كى تبيين كا ايك نمونہ وجود انسان كے مراتب و مراحل كا تذكره اور ان ميں انسان كى كاميابى كو وضاحت كے ساتھ بيان كيا جاتاہے_
و كذلك نفصل الاى ت
3_ خداوند كى جانب سے آيات كى تبيين كے مقاصد ميں سے ايك، لوگوں كا شرك سے توحيد كى جانب پلٹناہے_
نفصل الآى ت و لعلهم يرجعون
4_ تمام انسان، شرك كى جانب مائل ہونے سے پہلے موحّد تھے_
و لعلهم يرجعون

آيات خدا:
آيات خدا كى تبيين 1، 2;آيات خدا كى تبيين كا فلسفہ 3
الله تعالى :
الله تعالى كے افعال 1
انسان:
انسان شناسى 2;انسانوں كى توحيد ابتدائي 4;وجود انسان كے مراحل 2
شرك:
شرك سے اجتناب 3;شرك كى پيدائشے 4
عقيده:
عقيده كى تاريخ 4;عقيده توحيد كے اسباب 3

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيَ آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ .175

اور انھيں اس شخص كى خبر سنايئےس كو ہم نے اپنى آيتيں عطا كيں پھر وه ان سے بالكل الگ ہوگيا اور شيطان نے اس كا پيچھا پكڑ ليا تو وه گمراہوں ميں ہوگيا(175)
1_ خداوند نے اپنے رسول(ص) كو حكم ديا كہ آپ(ص) لوگوں كے سامنے بلعم باعورا كا قصہ بيان كريں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اتل عليهم نبا الذى ء اتينہ اى تنا
اكثر مفسرين كا نظريہ ہے كہ "الذى ء اتينہ" سے مراد ،بلعم باعورا ہے كہ جو حضرت موسى (ع) كے زمانے ميں تھا_
2_ خداوند نے اپنى آيات اور نشانياں بلعم باعورا كو عطا كيں اور اس نے ان كو اچھى طرح در يافت كرلياتھا_
الذى ء اتينہ ء اى تنا فانسلخ منها
"انسلاخ" كا معنى يہ ہے كہ كوئي چيز اپنى جلد ميں سے باہر نكل آئے_ اس آيہ شريفہ ميں آيات الہى كو جلد و غيرہ سے (كہ جو انسان سے لپٹى ہوئي ہو) تشبيہ دى گئي ہے بنابر ايں "فانسلخ منها"
سے ظاہر ہوتاہے كہ آيات الہى جلد كى مانند بلعم پر احاطہ كيئے ہوئے تھيں اور اس پر لپٹى ہوئي تھيں يعنى اس نے اچھى طرح ان (آيات الہي) كو لمس و درك كرلياتھا_
3_ بلعم باعورا كا قصہ، ديند اروں اور علماء كيلئے ايك عبرت ناك اور فائدہ مند قصہ ہے_
و اتل عليهم نبأ الذى ء اتينہ اى تنا
"نبأ" اس خبر كو كہا جاتاہے كہ جس ميں بہت بڑا فائدہ ہو(مفردات راغب) گويا، يہ خبر نقل كرنے كا مقصد، ديندار اور علماء طبقے كو متنبّہ كرنا ہے يعنى جو لوگ آيات الہى سے بہرہ مند ہيں (انھيں عبرت دلاناہے)
4_ بلعم باعورا نے الہى معارف كو نظر انداز كرتے

ہوئے، ان سے دورى اختيار كرلى اور (اس طرح وہ) مرتد ہوگيا_
ء اتينہ ء اى تنا فانسلخ منها
5_ بلعم باعورا كے معارف الہى سے دور ہوجانے كے بعد شيطان نے اس كا پيچھا كرنا شروع كرديا_
فأتبعہ الشيطن
"اتباع" (ا تبع كا مصدر ہے)جو پيچھا كرنے اور تعاقب كرنے كے معنى ميں آتاہے_
6_ بلعم باعورا معارف الہى سے دور ہوجانے كے بعد، شيطان كے جال ميں گرفتار ہوگيا اور اس كا شمار گمراہوں ميں ہونے لگا_
فأتبعہ الشيطن فكان من الغاوين
"غوايہ" مصدر "غاوين" ہے، جس كا معنى گمراہ ہونا ہے_
7_ تمام انسان، حتى ہدايت يافتہ علمائ، شيطان كى پيروى كے خطرے اور گمراہى كے راستے پر پڑنے كے انديشے سے دوچار ہيں_
فانسلخ منها فأتبعہ الشيطن فكان من الغاوين
8_ شيطان كى پيروي، انسان كو گمراہى كے زمرے ميں داخل كرنے كا باعث بنتى ہے_
فأتبعہ الشيطن فكان من الغاوين
9_ شيطان ايك ايسا عنصر ہے كہ جس كو انسان كے باطن اور افكار سے آگاہى حاصل كرنے كى قدرت حاصل ہے_
فانسلخ منها فأتبعہ الشيطن
آيات اور معارف الہى پر ايمان يا ان سے كفر، قلبى امور ميں سے ہے_ پس جب آيات و معارف الہى سے بلعم باعورا كے جدا ہوجانے كے بعد، شيطان نے اس كا پيچھا شروع كرديا تو اس سے پتہ چلتاہے كہ وہ انسان كے اعتقادات و افكار سے آگاہى حاصل كرسكتاہے_
10_ شيطان، انسانوں كو گمراہوں كے گروہ ميں شامل كرنے كيلئے (ہميشہ) ان كى گھات ميں بيٹھا رہتاہے_
فانسلخ منها فاتبعہ الشيطن
"فائ" كے ذريعے جملہ "أتبعہ" كا "فانسلخ منها" پر عطف اس بات پر دلالت كرتاہے كہ آيات الہى سے بلعم باعورا كى دورى اختيار كرنے اور شيطان كى طرف سے اس كے تعاقب ميں آنے كے درميان كوئي فاصلہ نہيں تھا اور اس سے ظاہر ہوتاہے كہ شيطان (ہر وقت) انسانوں كو گمراہ كرنے كيلئے ان كى گھات ميں رہتاہے_
11_ شيطان، گمراہى كے عوامل ميں سے ہے_
فأتبعہ الشيطن فكان من الغاوين
12_ شيطان، ان لوگوں كو گمراہ كرنے سے عاجز و ناتوان ہے كہ جو آيات اور معارف الہى كو اچھى طرح اخذ كرتے ہيں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ان کی پابندی کرتے ہیں_

فانسلخ منها فأتبعہ الشيطن
چونکہ شیطان نے بلعم باعورا کا پیچھا (معارف الہی کو) چھوڑنے کے بعد کیا ہے، اس سے ظاہر ہوتاہے کہ اس سے پہلے وہ اس پر دسترس نہیں رکھتا تھا اور اسے گمراہ کرنے سے عاجز تھا_
13_ عن ابی الحسن الرضا(ع) : إنہ اعطی بلعم بن باعورا الأسم الأعظم فکان یدعو بہ فیستجاب لہ فمال إلی فرعون ...قال فرعون لبلعم: ادع الله علی موسی و اصحابہ ...فرکب حمارتہ لیمرّ فی طلب موسی فامتنعت علیہ حمارتہ فأقبل یضر بها ...حتی قتلها و انسلخ الاسم الاعظم من لسانہ و هو قولہ: "فانسلخ منها ..." (1)
حضرت امام رضا(ع) سے منقول ہے کہ بلعم بن باعورا کو اسم اعظم عطا کیا گیا جس کے ذریعے سے جو دعا وہ مانگتا تھا، قبول ہوجاتی تھي، پس وہ فرعون کی طرف مائل ہوگیا_ پھر فرعون نے اس سے کہا: موسی (ع) اور اس کے ساتھیوں کے خلاف دعا کرو ...پس وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا کہ موسی (ع) کی تلاش میں نکلے_ گدھے نے چلنے سے انکار کردیا اس نے اسے مارنا شروع کردیا یہاں تك کہ وہ گدھا مرگیا_ اور وہ اسم اعظم بھی اسکی زبان سے جاتارہا_ جیسا کہ خداوند فرماتاہے: فانسلخ منها "یعنی وہ ہماری آیات سے جدا ہوگیا"

الله تعالی :
الله تعالی کے افعال 2; الله تعالی کے اوامر1
بلعم باعورا:
بلعم باعورا کا ارتداد 4، 5; بلعم با عورا کا قصہ 1، 2، 3، 4، 5، 6;بلعم باعورا کو آیات کا عطا ہونا 2;بلعم باعورا کی گمراہی 6
تاریخ:
تاریخ سے عبرت 3
دین:
تعلیمات دین سے روگردانی 4، 6;تعلیمات دین کا علم 12;علمائے دین کو متنبہ کرنا 3، 7
دینداري:
دینداری کے اثرات 12
شیطان:
اطاعت شیطان کے آثار 8;شیطان اور بلعم باعورا 5، 6; شیطان اور ذمہ دار علماء 12; شیطان کا اضلال 10، 11;شیطان کا علم 9; شیطان کا کردار 8، 10، 11; شیطان کی اطاعت 7;شیطان کی قدرت 9 ; شیطان کی کمزوری 12; شیطان کے پیروکار 6; نفوذ شیطان کے موانع 12
علم:
علم کے اثرات 12
------

1) تفسیر قمي/ج 1 ص 248، نورالثقلین ج/2 ص 102 ح 369_

گمراہ لوگ: 6، 8
گمراہي:
گمراہی کا خطرہ 7;گمراہی کے عوامل 8، 10، 11
محمد(ص) :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَـكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ .176

اور اگر ہم چاہتے تو اسے انھیں آیتوں کے سبب بلند کردیتے لیکن وہ خود زمین کی طرف جھك گیا اور اس نے خواہشات کی پیروی اختیار کر لی تو اب اس کی مثال کتے جیس ہے کہ اس پر حملہ کرو تو بھی زبان نکالے رہے اور چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے رہے_ یہ اس قوم کی مثال ہے جس نے ہماری آیات کی تکلذیب کی تو اب آپ ان قصّوں کو بیان کریں کہ شاید یہ غورو فکر کرنے لگیں(176)

1_ بلعم باعورا کو عطا شدہ آیات و معارف،اس کو بارگاہ الہی میں بلند ترین مقام تك پہنچا سکتے تھے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا

"بھا" میں "با" استعانت کیلئے ہے اور اسکی ضمیر "آیاتنا" کی طرف پلٹتی ہے_ بنابراین جملہء "لرفعناہ بھا" سے ظاہر ہوتاہے کہ بلعم باعورا آیات الہی کے ذریعے بلندترین درجات و مقامات تك پہنچ سکتا تھا_

2_ بلعم باعورا، ایك دنیا پرست اور ہوا و ہوس کا شکار عالم تھا_

و لکنہ أخلد إلی الأرض و اتبع ھوه

"اخلاد" "أخلد" کا مصدر ہے جب یہ"إلي" کی طرف متعدی ہو تو مائل ہونے اور اعتماد کرنے کا معنی دیتاہے کلمہء "الأرض" کو چونکہ معنوی (روحاني) رفعت و منزلت اور تقرب خداکے مقابلے میں لایا گیا ہے لہذا اس سے

پست و حقیر اور مادی و دنیوی امور مراد ہیں_ بنابراین "أخلد إلی الأرض" یعنی اس نے دنیوی لذتوں اور مادی امور کی طرف رجحان پیدا کرلیا اور ان سے اپنا دل خوش کرنے لگا_

3_ بلعم باعورا دنیا طلبی اور ہواپرستی کی وجہ سے قرب الہی کے بلند ترین مقام و منزلت پر فائز ہونے سے محروم ہوگیا_

و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنہ أخلد إلی الأرض و اتبع ھوه

4_ الہی معارف و آیات کا عمل،بلندترین درجات تك پہنچنے کا باعث اور بارگاہ الہی میں تقرب حاصل کرنے کا وسیلہ بنتاہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا

5_ دنیا طلبی اور نفسانی خواہشات کی پیروی الہی معارف و علوم کے مؤثر و کارساز ہونے سے مانع بنتی ہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنہ أخلد إلی الأرض و اتبع ھوه

6_ قرب الہی کے مقام پر فائز ہونا، دنیا طلبی سے پرہیز کرنے اور ہوائے نفس کی پیروی نہ کرنے سے مشروط ہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنہ أخلد إلی الأرض و اتبع ھوه

7_ بلند روحانی و معنوی منزلت تك پہنچنا، مشيّت الہی سے وابستہ ہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا

8_ انسانوں کو معنوی اور روحانی منزلت عطا کرنے میں، خداوند کی مشیت ان کے دنیاطلبی اور خواہشات نفسانی سے پرہیز کرنے سے وابستہ ہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنہ إخلد إلی الأرض

جملہء "و لکنہ أخلد ..." جملہ "و لو شئنا ..." کے مفہوم کی تعلیل ہے_ یعني: و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنا لم نشأ ذلك لانہ أخلد إلی الأرض"

9_ مشیت الہی ناقابل تردید ہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا

10_ انسان، اپنے اوپر مشیت خدا کی حاکمیت کے باوجود، اپنی سرنوشت کی تعیین میں دخالت رکھتاہے_

و لو شئنا لرفعنہ بھا و لکنہ أخلد إلی الأرض

جملہء "و لو شئنا ..." سے ظاہر ہوتاہے کہ انسان کی سرنوشت، مشیت الہی سے مربوط ہے_ جملہء "و لکنہ ..." پہلے جملے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے مفہوم کی تعلیل ہے اور دلالت کررہاہے کہ انسان کی سرنوشت کی تعیین میں مشیت الہی خود انسان کے اپنے اعمال سے وابستہ ہے_

11_ جو لوگ دنیا طلب نہیں ہیں اور خواہشات نفسانی سے پرہیز کرتے ہیں، شیطان ان کے اندر نفوذ نہیں کرسکتا_
فانسلخ منها فأتبعہ الشیطن ...و لو شئنالرفعنہ بها و لکنہ أخلد إلی الأرض
پہلی آیت، بلعم باعورا کو گمراہی کی طرف لے جانے کا عامل، شیطان کو قرار دے رہی ہے اور مذکورہ آیت میں ہے کہ اگر وہ (بلعم) دنیاطلب اور اپنی خواہشات کا پیروکار نہ ہوتا تو بلند درجات پر فائز ہوجاتا یعنی شیطان اس کا پیچھا نہ کرتا_ بنابراین انسان کے دنیا کی طرف مائل ہوجانے اور خواہشات کی پیروی کرنے کے بعد شیطان اسے گمراہ کرنے کی کوشش شروع کرتاہے_
12_ بلعم باعورا کی دنیا طلبی اور خواہشات نفس کی پیروي، آیات الہی سے اسکی دوری اور انہیں جھٹلانے کا باعث بنی ہے_
فانسلخ منها ...و لکنہ أخلد إلی الأرض
ہوسکتاہے جملہء "و لکنہ اخلد ..." فانسلخ منها" کی علت بیان کررہاہو_ یعنی بلعم بن باعورا کی دنیاطلبی اور ہوا پرستي، باعث بنی ہے کہ اس نے آیات الہی سے دوری اختیار کرلي_
13_ دنیاطلب اور ہوا و ہوس کے پیروکار علمائے دین، آیات الہی کو جھٹلانے اور کفر کی جانب مائل ہوجانے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں_
فانسلخ منها ...و لکنہ أخلد إلی الأرض
14_ دنیا طلبی کے سبب بلعم باعورا کی حالت اس کتے کی مانند ہوگئي تھی کہ جس پر اگر حملہ کرو تو بھی زبان نکالتاہے اور آزاد چھوڑ دو تو بھی زبان نکال کر بھونکتاہے_
فمثلہ کمثل الکلب إن تحمل علیہ یلهث او تترکہ یلهث
تحمل" حملة" سے لیا گیا ہے اور "حملة" کا معنی حملہ کرناہے "مثل" سے مراد حالت اور صفت ہے_
15_ آیات الہی کو جھٹلانے والوں کی اندرونی حالت اس پیاسے کتے کی مانند ہے کہ جو ہمیشہ بھوں بھوں کرتا رہتاہے_
ذلك مثل القوم الذین کذبوا بای تنا
"ذلك" اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ جو جملہ "فمثلہ ..." میں کتے کے بارے میں بیان کی گئي ہے_
16_ خداوند کی جانب سے پیغمبر اکرم(ص) کو مامور کیا گیا کہ آپ(ص) آیات الہی کو جھٹلانے والوں کے سامنے بلعم باعورا کا قصہ بیان کریں_
فاقصص القصص
"قصّ" (اقصص کا مصدر ہے) جس کا معنی بیان کرنا اور سنانا ہے "قصص"قصہ اور داستان کے معنی میں ہے اور "ال" عہد ذکری ہے اور بلعم باعورا کی داستان کی طرف اشارہ ہے_

17_ بلعم باعورا نے آیات الہی پر ایمان لانے کے بعد ان کی تکذیب کر ڈالي_
فمثلہ کمثل الکلب ...ذلك مثل القوم الذین کذبوا بای تنا
18_ بلعم باعورا کے قصے پر توجہ اور غور و فکر انسان کو آیات الہی کی تکذیب کرنے والوں کے برے انجام کے بارے میں سو چنے کے علاوہ، اس قصے سے ہدایت حاصل کرنے پر آمادہ کرتاہے_
فاقصص القصص لعلهم یتفکرون
19_ قرآنی قصوں کے اہداف و مقاصد میں سے ایك ، انسان کو اپنی سرنوشت اور انجام کے بارے میں غور و فکر کرنے پر آمادہ کرناہے_
فاقصص القصص لعلهم یتفکرون

آیات خدا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محمد(ص) :
محمد(ص) کی مسؤلیت 16
ہدایت:
ہدایت کے عوامل 18

سَاء مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُواْ يَظْلِمُونَ .177
کس قدر بُری مثال ہے اس قوم کی جس نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور وہ لوگ اپنے ہی نفس پر ظلم کر رہے تھے(177)
1_ آیات الہی کو جھٹلانے والے معاشروں کی حالت، انتہائي بری ہے_
ساء مثلاً القوم الذین کذبوا بای تنا
2_ کفر اختیار کرنے والے افراد، آیات الہی کو جھٹلاکر ہمیشہ اپنے اوپر ظلم کرتے رہتے ہیں_
و ا نفسهم کانوا یظلمون
379
3_ آیات الہی کو جھٹلانے والے، اپنے اس جھٹلانے سے خداوند کو کوئي نقصان و ضرر نہیں پہنچاسکیں گے_
و أنفسهم کانوا یظلمون
"یظلمون" پر "أنفسهم" کو مقدم کرنا، حصر کا فائدہ دے رہا ہے اور یہ حصر ہوسکتا خداوند کے بارے میں بیان کیا گیا ہو، یعنی جھٹلانے والے، آیات کو جھٹلاکر خداوند کو کسی قسم کا نقصان و ضرر نہیں پہنچاتے بلکہ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں_
4_ آیات الہی کو جھٹلانے والے اپنے اس جھٹلانے سے کسی دوسرے کا نقصان نہیں کرسکیں گے_
و أنفسهم کانوا یظلمون
مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر ہے کہ جب حصر دوسروں کے بارے میں بیان کیا گیا ہو، یعنی اس سے پیغمبر(ص) اور دوسرے مسلمان مراد ہوں، پس تکذیب کرنے والے، اپنی تکذیب سے پیغمبر(ص) اور دوسرے مسلمانوں کا کوئي نقصان نہیں کرسکیں گے بلکہ وہ اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچائیں گے_
5_ جو لوگ آیات الہی کو جھٹلاکر اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں وہ انتہائي بری حالت میں ہیں_
ساء مثلاً القوم الذین ...أنفسهم کانوا یظلمون
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "أنفسهم کانوا یظلمون" "کذبوا بای تنا" پر عطف ہو یعني: "ساء مثلاً القوم
الذین أنفسهم کانوا یظلمون" یاد رہے کہ گذشتہ مفاہیم میں جملہ "أنفسهم کانوا یظلمون" کو جملہ "ساء مثلاً ..." پر عطف کیا گیا تھا_

آیات خدا:
آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات 2، 3، 4;آیات خدا کو جھٹلانے والوں کا ظلم 2; آیات خدا کو جھٹلانے والوں کی حالت 1، 5; آیات خدا کو جھٹلانے والے 3، 4 ;آیات خدا کو جھٹلانے والے معاشرے 1;آیات خدا کے مکذبین کا ظلم 2، 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کو ضرر پہنچانا 3
خود:
خود پر ظلم 2، 5
ظالمین: 2
قرآن:
تشبیہات قرآن 1
کفار:
کفار کا ظلم، 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ .178

جس کو خدا ہدایت دے دے وہی ہدایت یافتہ اور جس کو گمراہی مینچھوڑ دے وہی خسارہ والوں میں ہے(178)
1_ لوگوں کی ہدایت اور انکا گمراہ ہونا، خداوند کے ہاتھ اور اختیار میں ہے_
من یهد الله فهو المهتدی و من یضلل
2_ حقیقی ہدایت یافتہ وہ ہے کہ جسکی ہدایت، خود خداند کرے_
من یهد الله فهو المهتدي
3_ حقیقی گمراہ وہ ہے کہ جسکو خود خداوند گمراہ کرے_
و من یضلل فأولئك هم الخسرون
جملہء "فاولئك ..." جواب شرط کا جانشین ہے اور صدر آیت کے قرینے سے جواب شرط "فهو الضال" ہے_
4_ آیات الہی کی تصدیق کرنے والے، ہدایت یافتہ
اور آیات الہی کو جھٹلانے والے گمراہ پیشہ لوگ ہیں_
الذین کذبوا بای تنا ...من یهد الله فهو المهتدی و من یضلل
گزشتہ آیت پر غور کرنے سے پتہ چلتاہے کہ ضلال کا مطلوبہ مصداق، آیات خداوند کو جھٹلاناہے اور ہدایت کا مصداق، آیات الہی کی تصدیق اور ان پر ایمان لاناہے_
5_ خدا کے ہاتھوں گمراہ ہونے والے، خسارے میں رہنے والے اور اپنے سرمایہء عمر کو تباہ کرنے والے ہیں_
من یضلل فاولئك هم الخسرون
6_ ہدایت یافتہ لوگوں نے اپنی زندگی تباہ نہیں کی بلکہ

اس سے بہرہ مند ہوئے ہیں_
من یهد الله فهو المهتدي
جملہ فأولئك هم الخسرون" کہ جو گمراہوں کے بارے میں بیان ہوا ہے سے سمجھ سکتے ہینکہ یہاں "و اولئك هم الرابحون" جیسا ایك جملہ ہدایت یافتہ لوگوں کیلئے، تقدیراً موجود ہے_
7_ آیات الہی کو جھٹلانا، سرمایہء زندگی کو ضائع کرنے اور خسارہ اٹھانے کا موجب بنتاہے_
من یضلل فأولئك هم الخسرون
گزشتہ آیت کے قرینے سے گمراہوں کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایك آیات الہی کو جھٹلانے والے افراد ہیں_
8_ خداوند کا گمراہ کرنا، خود انسان کی کج روی اور بدکرداری کی سزا ہے_
و من یضلل فأولئك هم الخسرون
آیت، 176 میں جملہ "و لکنہ أخلد ..." کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ "من یضلل" کے مصادیق میں سے ایك دنیا طلب اور ہوا پرست لوگ ہیں_ یعنی اضلال الہی (خدا کا گمراہ کرنا) در حقیقت، خود ان کے گناہ کی سزا ہے_
9_ دنیا کی محبت اور خواہشات نفس کی پیروی خسارے اور گمراہی کا راستہ ہموار کرتی ہے_
و لکنہ أخلد إلی الأرض ...و من یضلل فأولئك هم الخسرون

آیات خدا:
آیات خدا پر ایمان لانے والے 4;آیات خدا کو جھٹلانے کے اثرات 7;آیات خدا کو جھٹلانے والے 4
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا اضلال 1; اللہ تعالی کی ہدایت 1،2; اللہ تعالی کے اختیارات1; اللہ تعالی کے اضلال کے اثرات 3،5; اللہ تعالی کے اضلال کے علل و اسباب 8
انحراف:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انحراف کے اثرات 8
خسارہ:
زیان و خسارے کے اسباب 7;زیان و خسارے کے عوامل 9
خواہشات نفس کی پیروي:
خواہشات نفس کی پیروی کے اثرات 9
دنیا طلبي:
دنیا طلبی کے اثرات 9
عمر:
سرمایہء عمر 6; سرمایہء عمر کی تباہی 5، 7 ;عمر سے فائدہ اٹھانا 6

گمراہ افراد: 3، 4
گمراہوں کا خسارہ 5
گمراہي:
گمراہی کا زمینہ 9;گمراہی کا منشاء 1
ہدایت:
ہدایت کا سرچشمہ 1
ہدایت یافتہ لوگ: 2،4،6

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لاَّ يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَّ يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَّ يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَـئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ .179

اور یقینا ہم نے انسان و جنات کی ایك کثیر تعداد کو گویا جہنم کے لئے پیدا کیا ہے کہ ان کے پاس دل ہیںمگر سمجھتے نہیں ہیں اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں ہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں_ یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور یہی لوگ اصل میں غافل ہیں (179)

1_ بہت سے انسانوں اور جنّوں کا انجام، جہنم ہے_
و لقد ذرا نا لجهنم كثيرا من الجن والإنس
2_ خداوند نے بہت سے جن و انس کو جہنم میں داخل ہونے کیلئے خلق کیا ہے_
و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس
"ذرأ" (مصدر ذرا نا) کا معنی خلق کرناہے_
3_ انسانوں اور جنات کی سرنوشت تعیین کرنے والا اور انہیں انجام تك پہنچانے والا ،فقط خداوند ہے_
و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس
4_ انسانوں کی طرح جنات کا بھی فریضہ ہے کہ وہ آیات الہی کی تصدیق کریں اور اس کے فرامین بجا لائیں_
و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس

گزشتہ آیت کے مطابق، وہ جنات دوزخ میں جائیں گے کہ جنہوں نے آیات الہی کو جھٹلایاہے_ بنابراین وہ بھی ایسی مخلوق ہے کہ جن پر احکام الہی فرض ہیں_ پس ان کے فرائض میں سے ایك، آیات الہی پر ایمان لانا ہے_
5_ انسانوں کی طرح جنّات بھی وسائل ادراك (قلب، کان و آنکھ) کے حامل ہیں_
لهم قلوب لا يفقہون بہا و لهم أعين لا يبصرون بها و لهم ء اذان لا يسمعون بها
6_ بہت سے انسان اور جنّات، قلب اور دوسرے وسائل ادراك رکھنے کے باوجود، اپنے آپ کو الہی معارف و حقائق کے سمجھنے سے محروم رکھتے ہیں_
لهم قلوب لا يفقهون بها

جملہ "لھم قلوب" (ان کے دل موجود ہیں) ظاہر کرتاہے کہ گمراہ انسان اور جنات، وسائل ادراک رکھتے ہیں_ اور جملہ "لا يفقہون بہا" وضاحت کررہاہے کہ وہ معرفت و شناخت کے ان وسائل سے فائدہ حاصل نہيں کرتے_
7_ انسان اور جنات اپنى سرنوشت اور انجام كى تعيين ميں مؤثر كردار ادا كرسكتے ہيں (يعنى دوزخ ميں بھى جاسكتے ہيں اور اس سے نجات بھى حاصل كرسكتے ہيں)
لهم قلوب لا يفقهون بہا ...و لهم ء اذان لا يسمعون بہا
"لا يفقہون بہا" اور اسى جيسے دوسرے جملات سے ظاہر ہوتاہے كہ گمراہ لوگ، معرفت و شناخت كے وسائل سے فائدہ نہ اٹھانے كى وجہ سے، گمراہى كى وادى ميں گرفتار ہوتے ہيں، لہذا وہ خود مقصر ہيں_
8_ بہت سے انسان اور جنّات ديكھنے والى آنكھيں اور سننے والے كان ركھنے كے باوجود، اپنے آپ كو آيات الہى كے ديكھنے اور سننے سے محروم ركھتے ہيں_
و لهم أعين لا يبصرون بہا لهم ء اذان لا يسمعون بہا
9_ دوزخ كے عذاب ميں گرفتارہونا ہى آيات الہى كو جھٹلانے والوں كے خسارے كى علامت ہے_
فأولئك هم الخسرون و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً من الجن والإنس
مذكورہ آيت ہوسكتاہے اس خسارے و زيان كى وضاحت ہوكہ جسے گزشتہ آيت كے ذيل ميں، گمراہى كے بارے ميں بيان كيا گيا ہے_
10_ دنيا كے دلدادہ ، ہوا پرست اور آيات الہى كى تكذيب كرنے والے علمائے دين، اہل دوزخ

ہيں_
لكنہ أخلد إلى الأرض واتبع هوه ...و لقد ذرأنا لجهنم كثيراً
مذكورہ آيت كے گذشتہ آيات كے ساتھ ارتباط كے نتيجہ ميں مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتاہے_
11_ جہنم ان انسانوں اور جنات كا ٹھكانہ ہے كہ جنہوں نے اپنے آپ كو دينى حقائق و معارف كے ادراك سے محروم كر ركھاہے_
و لقد ذرأنا لجهنم ...لهم قلوب لا يفقهون بہا
12_ آيات الہى كو جھٹلانے والے، معارف الہى سے محروم ہونے ميں چوپايوں كى مانند ہيں_
أولئك كالأنعم
آيات الہى كو جھٹلانے والے گمراہوں كے چوپايوں كے مساوى ہونے (اور اصطلاح كے مطابق "وجہ شبہ") كى دليل، يہ جملہ "لا يفقہون بہا و ..." ہے (يعنى معارف الہى كے ادراك سے محروميت كى وجہ سے گمراہ لوگ، چوپايوں كے مساوى ہيں)_
13_ آيات الہى كو جھٹلانے والے، معارف الہى كى معرفت و شناخت كے وسائل سے استفادہ نہ كرنے كى وجہ سے چوپايوں سے بھى بدتر ہيں_
بل هم أضل
حرف "بل" اضراب كيلئے ہے اور يہاں ايك غرض سے دوسرى اہم غرض كى طرف منتقل ہونے كے معنى ميں ہے_ پس "بل" كا فائدہ يہ ہے كہ اگر چہ جھٹلانے والے افراد، آيات الہى كے ادراك ميں چوپايوں كى مانند محروم ہيں_ ليكن آيات الہى كى پہچان و شناخت حاصل كرنے والے وسائل (دل، آنكھ اور كان) و غيرہ سے بہرہ مند ہيں جبكہ حيوانات ان وسائل سے خالى ہيں_ لہذا انھيں چوپايوں سے بھى پست تر ہونا چاہيئے_
14_ دينى حقائق و معارف كا فہم اور حق كو ديكھنا، سمجھنا اور سننا ہى انسانيت كا معيار اور انسان كى چوپايوں پر برترى كى اصل و بنياد ہے_
أولئك كالأنعم
15_ معارف الہى سے ناآگاہ لوگ ہى حقيقت ميں بے خبر اور غفلت زدہ افراد ہيں_
أولئك هم الغفلون
16_ عن أبى جعفر(ع) فى قولہ: "لهم قلوب لا يفقهون بها" أى طبع الله عليها فلا تعقل" و لهم أعين" عليها غطاء عن الهدى "لا يبصرون بها و لهم أذان لا يسمعون بها" أى جعل فى أذانهم و قرا فلن يسمعوا_ الهدى (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آیت "لهم قلوب ..." كی توضیح میں حضرت امام باقر(ع) سے منقول ہے كہ: خداوند نے ان كے

1_تفسیر قمی ج/1 ص 249; نورالثقلین ج/2 ص 103 ح 370_

دلوں پر مہر لگادی ہے جس كی وجہ سے وہ نہیں سمجھتے اور ان كی باطنی آنكھ پر پردہ ڈال دیا ہے لہذا (راہ) ہدایت كو نہیں دیكھتے_ اور ان كے (اندرونی) كان بوجھل ہوگئے ہیں لہذا ہدایت (كی ندا) نہیں سنتے_

آیات خدا:
آیات خدا كی تكذیب كرنے والوں كی سزا 10;آیات خدا كی تكذیب كے اثرات 9;آیات خدا كے فہم سے محروم افراد 8، 11، 12 ;آیات خدا كے فہم سے محرومیت 6، 8، 11;آیات خدا كے مكذبین اور چوپائے 12، 13;آیات خدا كے مكذبین كا خسارہ 9
ادراك:
ادراك سے محروم لوگ 8، 11
اقدار كا تعیّن:
اقدار معین كرنے كا معیار 14
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كی خالقیت 2; اللہ تعالی كے افعال3; اللہ تعالی كے اوامر4
انسان:
ادراك سے محروم انسان 6;انسان كا انجام 3; انسان كی سرنوشت پر اثر انداز عوامل 7;انسانوں كا جہنم میں ہونا 1، ;چوپایوں پر انسان كی برتری 14;خلقت انسان كا فلسفہ 2;سرنوشت انسان كا سرچشمہ 3
انسانیت:
انسانیت كا معیار 14
ایمان:
آیات خدا پر ایمان 4
جبر و اختیار: 7
جنّات:
ادراك سے محروم جنات 6، 8، 11 ; جنات كا ادراك 5، 6; جنات كا انجام 3;جنات كا جہنم میں ہونا،1 ; جنات كا قلب 5، 6 ; جنات كا كان 5، 8 ; جنات كی آنكھیں 5، 8 ; جنات كی خلقت كا فلسفہ 2; جنات كی سرنوشت پر اثرانداز ہونے والے عوامل 7; جنات كی سرنوشت كا منشاء 3;جنات كی مسؤلیت 4;جنات كے فرائض 4
جہنم:
جہنم كے اسباب 9، 10، 11
جہنمی افراد: 1، 9، 10، 11
حق شناسی:
حق شناسی كی اہمیت 14
حیوانات:

بدترین حیوانات 13
دنیاطلبی:
دنیا طلبی كی سزا 10،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تفسير راهنما جلد 6

وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُواْ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَآئِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ .180

اور اللہ ہى كے لئے بہترين نام ہيں لہذا اسے انہيں كے ذريعہ پكارو اور ان لوگوں كوچھوڑ دو جو اس كے ناموں ميں بے دينى سے كام ليتے ہيں عنقريب انہيں ان كے اعمال كا بدلہ ديا جائے گا (180)
1_ تمام بہتر اور اچھے نام (اسمائے حسنى) فقط خداوند كيلئے ہيں_
و للّه الأسماء الحسني
"الأسمائ" ميں "ال" استغراق اوركُل كے معني
ميں ہے "حسنى " احسن كا مؤنث ہے جس كا معنى "سب سے اچھا" ہے "الاسمائ" كى "ألحسني" كے وصف سے توصيف ،ظاہر كرتى ہے كہ اسم سے مراد وہ نام ہے كہ جس كا معنى ملحوظ

ركھا گيا ہے يعنى اگر خداوند "الرحمن" كے نام سے پكارا جاتاہے تو يہ اس كى رحمت واسعہ كے لحاظ سے ہے_
2_ فقط خداوند تمام كمالات كا حامل اور ہر قسم كے نقص و عيب سے منزہ ہے_
و للّه ألاسماء الحسنى
"الاسماء الحسنى " پر "للّه" كا مقدم ہونا، حصر كا فائدہ دے رہا ہے_ جو صفت اور اسم، كمال مطلق پر دلالت نہ كرے بلكہ نقص و كمى كى حكايت كرے تو وہ بہترين اسم اور صفت نہيں ہوگى لہذا جملہ "للّه ألاسماء الحسنى " خداوند كيلئے ايسے نام كى نفى كرتاہے_
3_ سوائے خداوند كے، تمام (موجودات) نقص و كمى كے حامل اور كمال مطلق سے خالى ہيں_
و للّه ألاسماء الحسنى
"للّه" كے مقدم ہونے سے جو حصر ظاہر ہوتاہے اسى سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ كيا گياہے_
4_ خداوند كى كمالات مطلق كے ذريعے توصيف اور ہر نقص و عيب سے اسكى تنزيہ كرتے ہوئے بارگاہ الہى ميں دعا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنے کی ضرورت_
و للّٰہ ألاسماء الحسنى فادعوه بها
5_ نقص و کمی ظاہر کرنے والی صفات کے ساتھ خداوند کی توصیف کرنے والوں سے دوری اختیار کرنے کا ضروری ہونا_
و ذرو الذین یلحدون فی أسمئہ
"ذروا" "تذرون" کا فعل امر ہے یعنی انہیں چھوڑ دو یا ان سے دور ہوجاؤ_
6_ ہر عیب و نقص سے منزہ اور تمام کمالات کے حامل خداوند پر اعتقاد رکھنا انسان کو اس کی عبادت و پرستش اور حمد و ستائشے کرنے پر آمادہ کرتاہے_
و للّٰہ ألاسماء الحسنى فادعوه بها
"فادعوه" میں حرف "فائ" سببیہ ہے_ اور اس بات پر دلالت کررہاہے کہ خدا کی عبادت اور اسے پکارنا اس لئے ہے کہ وہ تمام کمالات کا حامل ہے اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزہ ہے_
7_ نقص و کاستی ظاہر کرنے والے نام و وصف سے خدا کو پکارنا، انحراف اور حق و اعتدال سے خارج ہوناہے_
و ذروالذین یلحدون فی أسمئہ
"یلحدون" کا مصدر "إلحاد" ہے جس کا معنی انحراف اور حد اعتدال سے خارج ہوناہے_ "للّٰہ الأسماء الحسنى " کے قرینے سے اسمائے الہی میں انحراف یہ ہے کہ خداوند کو ایسے نام سے یا ایسی صفت سے پکارا جائے جن سے نقص و کاستی ظاہر ہوتی ہو_
8_ خداوند کی توصیف کرنے اور اسے پکارنے میں ایسے ناموں اور اوصاف سے اسے پکارا جائے اور اس کی توصیف کی جائے کہ جو کمال مطلق کو ظاہر

388

کررہے ہوں_
و للّٰہ ألاسماء الحسنى فادعوه بها
9_ غیر خدا کو، الہی ناموں اور اوصاف سے پکارنا، اس کے اسماء میں الحاد اور اعتدال سے انحراف ہے_
و للّٰہ ألاسماء الحسنى ...و ذروا الذین یلحدون فی أسمئہ
جملہ "و للّٰہ الاسماء الحسني" دلالت کررہاہے کہ خداوند کے علاوہ کوئي بھی اسمائے حسنی کا حامل نہیں_ بنابرایں غیر خدا کو ایسے اچھے اچھے ناموں و اوصاف سے پکارنا کہ جو فقط خداوند کیلئے سزاوار ہیں، اسمائے الہی میں الحاد ہوگا_
10_ خداوند کو نقص و کاستی پر مشتمل اوصاف سے پکارنا، خداوند کی جانب سے سزا و عذاب کا موجب بنے گا_
و ذروا الذین یلحدون فی أسمئہ سیجزون ما کانوا یعملون
11_ خداوند میں نقص و کمی کے خیال و تصور کا نتیجہ ناپسندیدہ اعمال و کردار ہوگا_*
و ذروا الذین ...سیجزون ما کانوا یعملون
و ما کانوا یعملون" ظاہر کررہاہے کہ اسمائے الہی میں الحاد کرنے والے اپنے اعمال کی وجہ سے سزا پائیں گے جبکہ اسمائے الہی میں الحاد یعنی خداوند کو ان اسماء و صفات سے پکارنا کہ جو کمال مطلق پر دلالت نہیں کرتے یا غیر خدا کو خداوند کے خاص ناموں سے پکارنا، عمل کے زمرے میں شمار نہیں ہوتا، لہذا یہی احتمال دیا جاسکتاہے کہ اسمائے الہی میں ا لحاد کا لازمہ ،ناپسندیدہ اعمال و کردار ہے_
12_ الہی سزائیں، گناہگاروں کے ناپسندیدہ اعمال و کردار کا رد عمل ہےں_
سیجزون ما کانوا یعملون
"ما کانوا یعملون" میں "ما" مصدریہ ہے آیت کا مفاد یہ ہوگا کہ "سیجزون عملھم" عمل کو جزا کے عنوان سے بیان کرنا ظاہر کررہاہے کہ ملحدین کی سزا، ان کے ناپسندیدہ عمل کا دوسرا رخ ہے_
13_ عن الرضا(ع) قال: إذا نزلت بکم شدّة فاستعینوا بنا علی اللّٰہ و ھو قول اللّٰہ"و للّٰہ ألاسماء الحسنى فادعوه بها" (1)
حضرت امام رضا(ع) سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئي مصیبت یا بلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے موافق ہے کہ "اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں، پس اسے انہی سے پکارو"_
14_ عن ابی عبداللّٰہ (ع) ...و لہ الاسماء الحسنى التی لا یسمّی بها غیره و ھی التی وصفها فی الکتاب فقال: "فادعوه بها و ذروا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الذین یلحدون فی اسمائہ" جهلا بغیر علم یشرك و هو لا یعلم ...فلذلك قال:"و ما یؤمن اكثرہم
----

1)تفسیر عیاشی ج2، ص 42، ح1119، بحارالانوار ج 91 ص 5 ح 7_

باللّٰہ إلا و هم مشركون" فهم الذین یلحدون فی أسمائہ بغیر علم فیضعونها غیر مواضعها ...(1)
حضرت امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ: ...اچھے اچھے نام خداوند كیلئے ہیں غیر خدا كو ان ناموں سے نہ پكارو_ اور اچھے نام وہی ہیں كہ جو اس نے اپنی كتاب میں ذكر كیئے ہیں اور فرمایا ہے "خدا كو ان ناموں سے پكارو اور جو لوگ خدا كے ناموں میں الحاد كرتے ہیں، انہیں چھوڑ دو "جو شخص جہالت كی بناء پر خدا كے ناموں كے بارے میں منحرف ہوجاتاہے، وہ نا دانستہ طور پر شرك میں گرفتار ہوجاتا ہے ...اسی لئے خدا نے فرمایا: ان میں سے اكثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ كہ شرك سے آلودہ ہوجاتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں كہ جو اسمائے الہی میں الحاد كرتے ہیں اور انہیں اپنی جگہ پر نہیں ركھتے ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

1_ توحيد صدوق، ص 324 ح 1، ب0 5; نورالثقلين ج/2 ص 104 ح 376_

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ .181

اور ہماری مخلوقات ہی ميں سے وہ قوم بھی ہے جوحق کے ساتھ ہدايت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے(181)

1_ انسانوں اور جنات مينسے بعض ہدايت کرنے والے اور عدل و انصاف سے کام لينے والے ہيں_

و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق و بہ يعدلون

مندرجہ بالا مفہوم آيت کے ظاہر سے اخذ کيا گيا ہے کہ انسانوں اور جنات کے درميان اس قسم کے افراد بھی موجود ہيں، اس بناء پر توجہ رہے کہ ہدايت کرنے والے افراد (ہميشہ) حق کے ساتھ سمجھے جاتے ہيں_ لہذا اس سے پتہ چلتاہے کہ يہاں وہ ہدايت کرنے والے افراد مراد ہيں کہ جو خداوند کی جانب سے، لوگوں کی ہدايت کيلئے منتخب کيے گئے ہيں اور يہ بھی قابل ذکر ہے کہ "ممن خلقنا" سے مراد آيت 179 کے مطابق، انسان اور جنات ہيں_

2_ معاشروں ميں الہی ہادی و راہنما، خود بھی ہميشہ حق و حقيقت کے ساتھ رہتے ہيں_

و ممن خلقنا ا مة يهدون بالحق

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال پر اخذ کيا گيا ہے کہ جب "بالحق" ميں "بائ" مصاحبت کيلئے ہو، يعني: يهدون مصاحبين الحق

3_ الہی راہنما حق پر مبنی طريقوں اور وسائل کے ساتھ دوسروں کی ہدايت و رہنمائي کرتے ہيں نہ کہ باطل وسائل سے_

و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کيا گيا ہے کہ جب "بالحق" ميں "بائ" بائے استعانت ہو_

4_ عدالت پيشہ افراد ہميشہ حق کو اپنی قضاوت کا ميزان قرار ديتے ہيں اور اسی کی بنياد پر فيصلے کرتے ہيں_

و بہ يعدلون

"بہ" "يعدلون" سے متعلق ہے اور اس ميں "بائ" بائے استعانت ہے _

5_ انسانوں اور جنات ميں سے ايك گروہ کو اپنے ہم نوع افراد کی ہدايت و رہنمائي کی ذمہ داری اٹھانی چاہيئے اور ان کے درميان عدالت و انصاف قائم کرنا چاہيئے_

و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق و بہ يعدلون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کيا گيا ہے کہ جب "يهدون" اور "يعدلون" جيسے جملات، انشاء کی صورت ميں بيان کيے گئے ہوں، اس بناء پر آيہء شريفہ انسانوں اور جنات کيلئے ايك حکم و دستور کی حامل ہے کہ ان ميں سے ايك گروہ کو چاہيئے کہ وہ ہدايت و راہنمائي کرنے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی ذمہ داری اٹھائے_

6_ معاشرے ميں ہدايت و راہنمائي کے ذمہ دار افراد کو چاہيئے وہ ہميشہ حق کے ساتھ رہيں اور حق کی بنيادوں پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دوسروں كى ہدايت كريں_
و ممن خلقنا أمة يهدون بالحق

باطل:
باطل سے استفادہ 3
جنات:
عادل جنات1 ;ہدايت كرنے والے جنات 1،5
حسن عقلي: 4
عدالت پيشہ افراد: 1
عدالت پيشہ افراد كى قضاوت 4
قضاوت:
حق پر مبنى قضاوت 4;قضاوت ميں عدالت كرنا 5
ہادى و راہنما افراد:
ہادى افراد كى صفات 2;ہادى افراد كى مسؤليت 6; ہدايت كرنے والوں كى حق طلبى 2، 6
ہدايت:
ہدايت كا طريقہ 3، 6;ہدايت كے وسائل 3
ہدايت كرنے والے: 1،5

وَالَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لاَ يَعْلَمُونَ .182
اور جن لوگوں نے ہمارى آيات كى تكذيب كى ہم انھيں عنقريب اس طرح لپيٹ ليں گے كہانھيں معلوم بھى نہ ہوگا(182)
1_ خداوند اپنى آيات كے جھٹلانے والوں كو تدريجاً ہلاكت و پستى كى جانب لے جاتاہے تا كہ دوزخ ميں جانے كے قابل ہوجائيں_
والذين كذبوا باى تنا سنستدرجهم من حيث لا يعلمون
"استدرجہ الى كذا" يعنى اسے درجہ بدرجہ

اور قدم بہ قدم كسى چيز كے نزديك كيا گيا_ آيت 179 كے مطابق "سنستدرجھم" كا متعلق، جہنم ہے، يعنى ہم جھٹلانے والے افراد كو بتدريج جہنم كے نزديك كرتے ہيں_
2_ خداوند بغير كسى تنبيہ كے، غافل كرنے والے عوامل (رفاہ و آسائشے و غيرہ) كے ذريعے، آيات الہى كے جھٹلانے والوں كوپستى و ہلاكت كى جانب لے جاتاہے_
سنستدرجهم من حيث لا يعلمون
3_ پستى و ہلاكت كى جانب جانے والے، اپنى ہلاكت و انحطاط كے پرفريب عوامل سے ناآگاہ و غافل ہوتے ہيں_
سنستدرجهم من حيث لا يعلمون
4_ سماعة بن مهران قال: سألت أبا عبد الله (ع) عن قول الله عزوجل: "سنستدرجهم من حيث لا يعلمون" قال: هو العبد يذنب الذنب فتجدد لہ النعمة معہ تلهيہ تلك النعمة عن الاستغفار من ذلك الذنب(1)
سماعہ بن مہران كہتے ہيں كہ ميں نے حضرت امام صادق(ع) سے آيت "سنستدرجھم ..." كے
بارے ميں پوچھا: آپ(ع) نے فرمايا: آيت ميں استدراج سے مراد يہ ہے كہ كوئي بندہ خدا، گناہ كرے اور اس كے بعد اسے ايك نئي نعمت دى جائے اور وہ اس ميں مشغول ہوجائے_ اور (اپنے سابقہ) گناہ سے استغفار و توبہ نہ كرے_

آيات خدا:
آيت الہى كے مكذبين كى آسائشے2;آيات الہى كے مكذبين كى رفاہ 2; آيات الہى كے مكذبين كى سزا، 1، 2
الله تعالى :

الله تعالى كے افعال 1، 2;سنن الهي،1، 2
انحطاط:
عوامل انحطاط 1، 2;عوامل انحطاط سے غفلت و جہالت 3
جهنم:
جهنم كے اسباب;1
سنت:
استدراج (تدريجاً عذاب كے نزديك كرنے) كى سنت 1، 2
------

1)كافى ج/2 ص 452 ح 3; نورالثقلين ج/2 ص 106 ح 388

وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ .183

اور ہم تو انھيں ڈھيل دے رہے ہيں كہ ہمارى تدبير بہت مستحكم ہوتى ہے(183)
1_ (آيات الہى كو) جھٹلانے والے كفر پيشہ افراد كو مہلت دينا اور ان كے عذاب و ہلاكت ميں تاخير كرنا، سنت خداوند ہے_
و أملى لهم إن كيدى متين
(مادہ ملاوة سے املى كا مصدر) املاء ہے جس كا معنى مہلت دينا اور تاخير كرنا ہے يہ كہ بيان شدہ حقيقت (مہلت دينا اور تاخير ميں ڈالنا) آيات الہى كو جھٹلانے والوں كے بارے ميں ہے اس سے پتہ چلتاہے كہ تاخير سے مراد، عذاب ميں تاخير كرناہے_
2_ آيات الہى كو جھٹلانے والے، خداوند كى جانب سے عذاب كے حقدار ہيں_
و أملى لهم
مہلت دينا اور عذاب كو تاخير ميں ڈالنا، اس وقت درست ہے كہ جب عذاب كا استحقاق، بالفعل موجود ہو_
3_ خداوند كى آيات كو جھٹلانے والے، خداوند كے مكر و كيد (تدبير) ميں مبتلا ہوجائيں گے_
إن كيدى متين
4_ تكذيب كرنے والوں كے عذاب ميں تاخير كرنا اور انھيں غفلت زدہ اور پرفريب عوامل كے ساتھ درجہ بدرجہ ہلاكت و پستى كے مقام تك لے جانا ہى ان كے بارے ميں خداوند كا مكر و كيد (تدبير) ہے_
سنستدرجهم ...و أملى لهم إن كيدى متين
"كيد" سے مراد وہى استدراج اور مہلت ديناہے كہ جسے گزشتہ آيت ميں ذكر كيا گيا ہے_
5_ تكذيب كرنے والے كفر پيشہ افراد كو، خداوند كا مہلت دينا، ان كے عذاب ميں اضافے كا پيش خيمہ ہے_
و أملى لهم إن كيدى متين
چونكہ امہال (مہلت دينا) "كيد" كے عنوان سے ذكر ہوا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے كہ يہاں مہلت دينا، عذاب ميں اضافہ كرنے كيلئے ہے_
6_ خداوند كا مكر و كيد (تدبير) مضبوط اور ناقابل شكست ہے_

إن كيدى متين
"متين" كا معني، محكم و استوار ہے _

آيات خدا:
آيات خدا كے مكذبين كا مبتلا ہونا 3;آيات خدا كے مكذبين كو مہلت 1، 4، 5;آيات خدا كے مكذبين كى سزا 1، 2، 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الله تعالى :
الله تعالى كا مہلت دينا5; الله تعالى كى تدبير 3،4،
5; الله تعالى كى طرف سے ديے گئے عذاب2; سنن الہى 1،4
سنت:
سنت استدراج 4;مہلت كى سنت ،1
عذاب:
اہل عذاب 2، 5;عذاب ميں تاخير 1، 4 ;عذاب ميں زيادتى كا پيش خيمہ 5;موجبات عذاب 2
كفار:
كفار كو مہلت 1، 5;كفار كى سزا، 1

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُواْ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلاَّ نَذِيرٌ مُّبِينٌ .184
اور كيا ان لوگوں نے يہ غور نہيں كيا كہ ان كے ساتھ پيغمبر ميں كسى طرح كا جنون نہيں ہے_ وہ صرف واضح طور سے عذاب الہى سے ڈرانے والا ہے(184)
1_ زمانہء بعثت كے كفار، پيغمبر(ص) اكرم كو توحيد و معاد كى دعوت كے سبب ايك مجنون و ديوانہ شخص سمجھتے تھے_
أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة
"جنة" كا معنى ديوانگى ہے چونكہ بعد والى آيات ميں قيامت اور توحيد كا مسئلہ پيش كيا گيا ہے لہذا كہا جاسكتاہے كہ معارف الہى ميں سے يہ دو مسئلے (توحيد و معاد) پيغمبر(ص) پر جنون و ديوانگى كى تہمت لگانے كا سب سے زيادہ باعث بنے ہيں_
2_ خداوند نے كفر پيشہ افراد كو اپنے غلط دعوى (يعنى پيغمبر(ص) كو مجنون خيال كرنے) كے بارے ميں تفكر كى دعوت دى ہے_
أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة
3_ لوگوں كے ساتھ پيغمبر(ص) كى معاشرت اور اٹھنے بيٹھنے كى ياد دلاتے ہوئے، خداوند نے مشركين كو ان كے اس (بيہودہ) خيال (پيغمبر(ص) كے جنون كے تصور)

كے بطلان سے آگاہ كيا ہے_
أو لم يتفكروا ما بصاحبهم من جنة
كلمہ "صاحب" كا استعمال اور پھر اس كے ساتھ ضمير كا اضافہ (صاحبهم يعنى ان كا ہم نشين) اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ اس ميں غور و فكر كرنا ہى مشركين كے اس دعوى كے بطلان كيلئے كافى ہے_ يعنى آپ(ص) ہميشہ ان كے ساتھ اٹھتے بيٹھتے رہے ہيں_ اگرآپ (ص) ميں جنون و ديوانگى كا ذرا بھر اثر بھى ہوتا تو ظاہر ہوجاتا_
4_ عصر بعثت كے لوگوں كے پاس، كوئي ايسى دليل نہيں تھى كہ جو پيغمبر(ص) ميں كسى قسم كے جنون كى حكايت كرتي_
ما بصاحبهم من جنة
5_ حقائق تك پہنچنے كا بہترين طريقہ، تفكر ہے_
أو لم يتفكروا
6_ تفكر كى بنياد پر دينى اعتقادات و نظريات كو استوار كرنے كى ضرورت_
أو لم يتفكروا
7_ پيغمبر(ص) انتہائي صراحت اور وضاحت كے ساتھ كفار كيلئے آيات كى تكذيب كے خطرات بيان فرماتے تھے_
إن هو إلا نذير مبين
8_ پيغمبر(ص) كے منصبى فرائض اور ذمہ داريوں ميں سے ہے كہ آپ(ص) لوگوں كو برے انجام سے ڈرائيں اور انذار كريں_

إن هو إلا نذير مبين

أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَى أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ 185.

اور كيا ان لوگوں نے زمين و آسمان كى حكومت اور خدا كى تمام مخلوقات ميں غور نہيں كيا اور يہ كہ شايد ان كى اجل قريب آگئي ہو تو يہ اس كے بعد كس بات پر ايمان لے آئيں گے(185)

1_ آسمانوں اور زمين كا مملوك ہونا، يعنى كسى خالق كا محتاج اور ايك ہستى بخش ذات سے وابستہ موجودات ميں سے ہونا_

أو لم ينظروا فى ملكوت السموت والأرض

"ملكوت" مصدر ہے اور اپنے نائب فاعل (السموات والأرض) كى طرف مضاف ہے يعنى آيہء شريفہ ميں "ملكوت" مصدر مجہول ہے_ بنابراين ملكوت السموات، يعنى آسمانوں كا مملوك ہونا_ قابل ذكر ہے كہ يہاں مملوكيت سے مراد، حقيقى و تكوينى مملوكيت ہے يعنى وجودى وابستگى مراد ہے_

2_ عالم خلقت ميں موجود ہر شيء مملوك ہے اور وجود حاصل كرنے ميں اپنے خالق كى محتاج ہے_

أو لم ينظروا فى ملكوت ...و ما خلق اللہ من شيئ

"ما خلق اللہ" "السموات" پر عطف ہے يعنى "او لم ينظروا فى ملكوت ما خلق الله " اور "من شيئ" "ما خلق الله " ميں موجود "ما" كيلئے بيان ہے_

3_ خداوند نے لوگوں كو دعوت دى ہے كہ وہ عالم خلقت كے وابستہ ہونے اور ہميشہ ايك ہستى بخش ذات كا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

397

محتاج ہونے میں غور و فكر اور تأمل كريں_

أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق اللّه من شيئ

4_ ايك ہستى بخش مالك كى طرف موجودات كائنات كى وابستگى و احتياج ميں غور و فكر، كائنات پر خداوند يكتا كى حاكميت مطلق كى طرف انسان كى ہدايت و راہنمائي كرتاہے_

أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق اللّه من شيئ

چونكہ اس كلام كے مخاطب مشركين ہيں_ اس سے ظاہر ہوتاہے كہ آسمانوں اور زمين كے ملكوت ميں انھيں غور و فكر كرنے كى دعوت دينے كا مقصد، انھيں خدا كى حاكميت مطلق كى جانب لے جاناہے_

5_ عالم خلقت ميں متعدد آسمانوں كا موجود ہونا_

أو لم ينظروا فى ملكوت السموات

6_ كفار، معارف الہى (توحيد، قيامت و غيرہ) كى حقيقت جاننے كيلئے، كائنات كے ملكوتى پہلو ميں غور و فكر نہ كرنے كى وجہ سے سرزنش و ملامت كے مستحق ہيں_

أو لم ينظروا فى ملكوت السموات والأرض و ما خلق اللّه من شيئ

جملہ "أو لم ينظروا ..." ميں استفہام، انكار توبيخى ہے _

7_ خداوند تمام موجودات كا خالق اور ان پر مكمل سلطنت و حكومت ركھتاہے_

أو لم ينظروا فى ملكوت ...ما خلق اللّه من شيئ

8_ خداوند نے كفر پيشہ معاشروں كو دعوت دى ہے كہ وہ اپنى موت و ہلاكت كے قريب الوقوع ہونے ميں غور و فكر كريں_

أو لم ينظروا في ...أن عسى أن يكون قد اقترب أجلهم

9_ زندگى كے ختم ہوجانے اور موت كے قريب ہونے كى طرف توجہ، انسان ميں حق اور معارف دين (توحيد، نبوت و قيامت) كے انكار سے بچنے كى آمادگى پيدا كرتى ہے_

إن هو إلا نذير مبين ...و أن عسى أن يكون قد اقترب أجلهم

10_ جو لوگ قرآن اور اس كے پيام پر ايمان نہيں لاتے، وہ كسى دوسرے ہدايت بخش كلام پر بھى ايمان نہيں لائيں گے_

فبأى حديث بعده يؤمنون

مندرجہ بالا مفہوم دو چيزوں پر مبنى ہے (اول) "بعدہ" كى ضمير قرآن كى طرف پلٹائي جائے (دوم) "بأي" كا حرف "بائ" الصاق كيلئے ہو_ يعنى اگر وہ قرآن پر ايمان نہيں لاتے تو كون سے كلام پر ايمان لائيں گے؟

11_ قرآن اور اس كا پيام، معارف الہى (توحيد و قيامت

398

و غيرہ) پر ايمان لانے كا بہترين وسيلہ ہے_

فبأى حديث بعده يؤمنون

مندرجہ بالا مفہوم ميں "بعدہ" كى ضمير قرآن كى طرف پلٹائي گئي ہے اور "فبأي" ميں "بائ" كو سببيہ قرار ديا گيا ہے_ قابل ذكر ہے كہ اس صورت ميں "يؤمنون" كا متعلق "معارف الہي" ہوگا_ يعنى وہ لوگ اگر قرآن كے ذريعے توحيد و غيرہ پر ايمان نہيں لاتے تو اور كس چيز كے ذريعے ايمان لائيں گے؟

12_ قرآن، ہدايت كيلئے بہترين كلام اور ايمان لانے كيلئے مناسب ترين پيام ہے_

فبأى حديث بعده يؤمنون

13_ آسمانوں و زمين اور دوسرى مخلوقات ميں غور و فكر اور دقت، خداوند يكتا اور روز قيامت پر ايمان لانے كا بہترين وسيلہ ہے_

فبأى حديث بعده يؤمنون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے كہ "بعدہ" كى ضمير اس استدلال كى طرف پلٹائي جائے كہ جو "أو لم ينظروا" سے سمجھا گيا ہے_ اس بناء پر "بأي" ميں "با" سببيہ ہے_ يعنى اگر عالم خلقت، اپنے خالق كا محتاج ہونے كے لحاظ سے انسان كو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوند پر ایمان لانے پر آمادہ نہيں كرسكتا تو اور كون سى دليل ہے كہ جو اسے ثابت كرسكتى ہے؟
14_ جو لوگ آسمانوں اور زمين كے ملكوت (يعنى مالك اور ہستى بخش ذات كى جانب كائنات كے محتاج ہونے) ميں غور و فكر كے ذريعے، ہدايت حاصل نہيں كرتے وہ كسى اور دليل سے بھى ہدايت حاصل نہيں كرسكيں گے_
فبأى حديث بعده يؤمنون
گزشتہ مفہوم كى جو وضاحت ہے وہى اس مفہوم ميں بھى ہے (يعنى "بعده" كى ضمير كا مرجع وہ استدلال ہے جو "أو لم ينظروا" سے سمجھا گيا ہے اور "بأي" كا "با" سببيہ ہے_

آسمان:
تعدد آسمان 5;مالك آسمان ،1;وابستگى آسمان،1
آفرينش:
آفرينش كا حاكم 7 ;آفرينش كى احتياج 3، 14 ; آفرينش و خلقت كا وابستہ ہونا 3; خالق آفرينش 14;خلقت و آفرينش ميں تفكر 3; مالك آفرينش 4، 14
الله :
الله تعالى كى حاكميت 4،7; الله تعالى كى خالقيت 7; الله تعالى كى دعوت 8; الله تعالى كى مالكيت 4
ايمان:
انبياء پر ايمان كاسبب 9;توحيد پر ايمان كا سبب 9
توحيد پر ايمان كے عوامل 11;خدا پر ايمان كے عوامل 13;دين پر ايمان كے عوامل 11;قرآن پر ايمان كے عوامل 12;قيامت پر ايمان كا سبب 9; قيامت پر ايمان كے عوامل 11، 13

تفكر:
تفكر سے خالى افراد 6;تفكر كے آثار 6، 13;ملكوت آسمان ميں تفكر 13، 14;ملكوت زمين ميں تفكر 13، 14;ملكوت موجودات ميں تفكر 13;موجودات ميں تفكر 4
حق:
حق كو قبول كرنے كى راہ ہموار ہونا 9
دين:
فہم دين كے موانع 6
ذكر:
موت كا ذكر 8;موت كے ذكر كے اثرات 9
زمين:
زمين كا مالك،1 ;زمين كا وابستہ ہونا ،1
قرآن:
قرآن سے كفر اختيار كرنے والے 10;قرآن كا كردار 11، 12;قرآن كى خصوصيت 12
كفار:
كفار كى خصوصيت 6;كفار كى مذمت 6
كفر:
قرآن سے كفر كے اثرات 10
معاشره:
كافر معاشروں كى موت 8
موجودات:
ملكوت موجودات ميں تفكر 13;موجودات كا خالق 7;موجودات كا مالك 2;موجودات كا وابستہ ہونا 4;موجودات كى احتياج 2;

موجودات کے ملکوت 6
ہدایت:
ناقابل ہدایت 10، 14;ہدایت کے عوامل 4، 12، 14;ہدایت کے موانع 14

مَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ .186
جسے خدا ہی گمراہی مینچھوڑ دے اس کا كوئي ہدایت کرنے والا نہیں ہے اور وہ انھیں سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ ٹھو کریں کھا تے پھریں(186)
1_ لوگوں کی ہدایت اور ضلالت، خداوند کے اختیار اور ہاتھوں میں ہے_
من یضلل اللہ فلا ہادی لہ
2_ جن کو خداوند، ضلالت و گمراہی میں ڈال دے پھر

كوئي بھی ان کی ہدایت کرنے پر قادر نہیں_
من یضلل اللہ فلا ہادی لہ
3_ قرآن اور اس کے پیغامات کا انکار کرناہي، خداوند کے ہاتھوں انسان کا گمراہ ہوناہے_
فبأی حدیث بعدہ یؤمنون _ من یضلل اللہ فلا ھادی لہ
4_ ہدایت کرنے والوں کی ہدایت کی تاثیر، مشیت خداوند سے وابستہ ہے_
فلا ھادی لہ
جملۂ "من یضلل ..." جملہ "فبأی حدیث ..." کا بیان اور وضاحت ہے یعنی بعض انسانوں کیلئے قرآن کے ہدایت نہ بن سکنے کی وجہ یہ ہے کہ خداوند نے انھیں گمراہ کردیا ہے اور ان میں قرآن کی ہدایت کو قبول کرنے کی صلاحیت کو ختم کرڈالاہے_ بنابرایں ہر ہدایت کرنے والے کی ہدایت کا مؤثر ہونا خداوند کی مشیت سے وابستہ ہے_
5_ قرآن سے کفر اور اس کے معارف سے انکار، سرکشی اور ظلم ہے_
و یذرھم فی طغی نہم یعمھون
"یذرھم" اور" طغیانھم" میں "ھم" کی ضمیر کا مرجع، منکرین قرآن ہیں کہ جو جملہ "فبأی حدیث" سے ظاہر ہوتی ہے_ بنابراین "طغیان" سے مراد انکار قرآن ہے_
6_ خداوند، منکرین قرآن کو اپنی سرکشی و انکار کی حالت میں (کھلا) چھوڑ دیتاہے_
و یذرھم فی طغی نہم
7_ قرآن کے منکر کفار، ہمیشہ گمراہی و سرکشی کی وادی میں سرگردان و حیران رہنے والے لوگ ہیں_
و یذرھم فی طغی نہم یعمھون
اس مفہوم میں "فی طغیانھم" کو "یعمھون" کے متعلق لایا گیا ہے "عَمَہ" (یعمھون کا مصدر ہے) جس کا معنی تحیّر و سرگردانی ہے_
8_ قرآن کے منکر، کفر پیشہ افراد کیلئے، تحیر و سرگردانی سے نکلنے کا كوئي راستہ نہیں_
و یذرھم فی طغی نہم یعمھون
اگر "فی طغیانھم" "یعمھون" سے متعلق ہو تو جملہ "یذرھم ..." کا معنی یہ ہوجاتا ہے کہ "خداوند قرآن کے منکرین کو کھلا چھوڑ دیتاہے تا کہ سرکشی و طغیان کی وادی میں سرگردان رہیں_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا اضلال 1،2،3: اللہ تعالی کی مشیت 4: اللہ تعالی کے اختیارات1
تحیّر:
تحیر و سرگردانی سے نجات کے موانع 8
جبر و اختیار: 1، 2
طغیان:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

طغيان و سركشى كے مواقع 5

401

قرآن:

تكذيب قرآن 3، 5;تكذيب قرآن كے اثرات 6;مكذبين قرآن كا كفر 7، 8 ; مكذبين قرآن كى سركشى 6، 7 ;مكذبين قرآن كى سرگردانى 6، 7، 8;مكذبين قرآن كى گمراہى 7

كفر:

قرآن سے كفر 5، 7

گمراہي:

گمراہى كا منشاء 1، 2;گمراہى كى نشانياں 3

ہدايت:

تاثير ہدايت كى شرائط 4;منشاء ہدايت1 ;موانع ہدايت 2

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لاَ يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لاَ تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَةً يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّهِ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ .187

پيغمبر يہ آپ سے قيامت كے بارے ميں سوال كرتے ہيں كہ اس كا ٹھكانا كب ہے تو كہہ ديجئے كہ اس كا علم ميرے پروردگار كے پاس ہے وہى اس كو ہر وقت ظاہر كرے گا يہ قيامت زمين و آسمان دونوں كے لئے بہت گراں ہے اور تمھارے پاس اچانك آنے والى ہے يہ لوگ آپ سے اس طرح سوال كرتے ہيں گويا آپ كو اس كى مكمل فكر ہے تو كہہ ديجئے كہ اس علم اللہ كے پاس ہے ليكن اكثر لوگوں كو اس كا علم بھى نہيں ہے(187)

1_ لوگوں كا پيغمبر(ص) سے قيامت كے وقت كے بارے ميں بار بار پوچھنا_

يسئلونك عن الساعة أيان مرسها

"مرسى " "ارسائ" سے مصدر ميمى يا اسم زمان ہے يعنى مستقر كرنا "أيان" وہ كلمہ كہ جس كے ذريعے زمان كے بارے ميں سوال كرتے ہيں (يعنى كس وقت) يہاں فعل مضارع "يسئلون" كا استعمال، تكرار سوال كو ظاہر كررہاہے_

2_ قيامت كے برپا ہونے كا وقت ،فقط خداوند كے علم

ميں ہے_

قل إنما علمها عند ربي ...قل إنما علمها عند اللہ

3_ پيغمبر(ص) كا فريضہ ہے كہ آپ(ص) قيامت كے آنے كے وقت سے اپنى عدم آگاہى كا اعلان كرديں_

قل إنما علمها عند ربي

4_ فقط خداوند كى ذات، قيامت كے وقت كو آشكار كرنے كى طاقت ركھتى ہے_

لا يجليها لوقتها إلا هو

"يجلي" كا مصدر "تجليہ" ہے جس كا معنى اظہار كرنا اور آشكار كرنا ہے_

5_ منظر ہستى ميں قيامت كا بالفعل موجود ہونا_ *

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لا يجليها لوقتها الا هو
مندرجہ بالا مفہوم (يجليها يعنى آشكار و ظاہر كرتاہے) سے استفادہ كيا گيا ہے اور كلمہ "مرسها" ہوسكتاہے اس مفہوم كا مؤيد ہو چونكہ "مرسى " كا معنى مستقر ہونا يا استقرار كا وقت ہے نہ كہ متحقق ہونے اور پورا ہوجانے كے معنى ميں ہے_
6_ قيامت كا ايك معين و مشخص وقت پر برپا و ظاہر ہونا_
لا يجليها لوقتها إلا هو
7_ قيامت برپا ہونے كا وقت، آسمانوں اور زمين كيلئے انتہائي دشوار اور بھارى وقت ہوگا_
ثقلت فى السموات والأرض
"ثقلت" كا حرف "في" كے ساتھ متعدى ہونا نہ حرف "علي" كے ساتھ ظاہر كرتا ہے كہ جو كچھ قيامت كے برپا ہونے كے وقت آسمانوں اور زمين ميں واقع ہوگا، انتہائي عظيم حادثہ ہوگا كہ جس كا تحمل كرنا آسمانوں اور زمين كيلئے دشوار ہوگا_
8_ قيامت كا برپا ہونا، عالم خلقت كے اہم ترين واقعات ميں سے ہے_
ثقلت فى السموات والأرض
9_ قيامت، اچانك اور انسانوں كى غفلت و بے خبرى كے عالم ميں واقع ہوگي_
لا تأتيكم إلا بغتة
مندرجہ بالا مفہوم كلمہ "بغتة" كو ديكھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے كہ جس كا معنى اچانك و ناگہانى طور پر اور بغير اطلاع كے حملہ كرنا ہے_
10_ قيامت كے واقع ہونے كے وقت كے بارے ميں حتى احتمالى صورت ميں بھى انسانى علم كسى قسم كى پيشگوئي كرنے سے عاجز و ناتوان ہے_
لا تأتيكم إلا بغتة
فقط اس صورت ميں كہا جاسكتاہے كہ كوئي چيز ناگہانى طور پر اور بغير اطلاع كے واقع ہوئي ہے كہ جب انسان اس كے وقوع كے وقت كو حتى احتمال و گمان كى صورت ميں بھى اپنے ذہن ميں نہ لايا ہو_

11_ پيغمبر(ص) نے لوگوں كے تصور كے برعكس (كبھى بھي) وقوع قيامت كے وقت سے آگاہ ہونے پر اصرار نہيں كيا اور نہ اس كو جاننے كى كوشش كى ہے_
يسئلونك كأنك حفى عنها
"حفى بہ" يعنى اس نے جستجو كى اور اس كے بارے ميں زيادہ سؤال كيئے_ چونكہ آيہء شريفہ ميں كلمہ "حفي" "عن" كے ساتھ متعدى ہوا ہے، لہذا كشف كرنے كا معنى بھى ديتاہے، يعنى "كانك حفى بها مستكشفا عنها" گويا تم نے پوچھا ہے اور اس كے كشف كرنے پر آمادہ ہوگئے ہو_
12_ زمانہ بعثت كے لوگوں كا گمان تھا كہ پيغمبر(ص) وقوع قيامت كے وقت سے آگاہ ہيں_ لہذا بار بار سؤال كركے وہ اس (راز) كو افشاء كرنا چاہتے تھے_
يسئلونك كأنك حفى عنها
13_ پيغمبر اكرم(ص) لوگوں كے تصور كے برعكس، قيامت بر پا ہونے كے وقت سے آگاہ نہيں تھے_
يسئلونك كانك حفى عنها
"حفى عنها" زيادہ سوال كيئے جانے اور قيامت كے وقت كو كشف كرنے كيلئے كوشش و جستجو پر دلالت كرتاہے اوريہ "يسئلونك" كے قرينے سے آگاہى پر بھى ايك قسم كا كنايہ ہے_ يعنى وہ لوگ گمان كرتے تھے كہ آپ(ص) نے قيامت كے وقت كے بارے ميں (خداوند سے) پوچھا ہے اور اس سے آگاہ ہوچكے ہيں_
14_ عام لوگ نہيں جانتے كہ قيامت كے وقت سے فقط خداوند آگاہ ہے_
و لكن أكثر الناس لا يعلمون
"لا يعلمون" كا مفعول وہ معنى ہے كہ جو "إنما علمها ..." سے اخذ ہوتاہے_
15_ علم قيامت كا خداوند ميں منحصر ہونا، خود ايك ايسا علم ہے كہ جس سے فقط كچھ لوگ ہى آگاہ ہوسكيں گے_
إنما علمها عند اللّه و لكن أكثر الناس لا يعلمون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آفرينش:
آفرينش و خلقت ميں اہم ترين تحول 8
اللہ تعالى :
اللہ تعالى سے مختص امور 2، 4، 14، 15;اللہ تعالى كا علم 14، 15
انسان:
انسان كے علم كى محدوديت 10
قرآن:
قرآن كا منحصر بہ فرد علم، 2
قيامت:
قيامت برپا ہونے كا وقت 3، 6، 10;قيامت كا اچانك ہونا 9; قيامت كا بالفعل ہونا 5;قيامت كا برپا ہونا 7، 8، 9;قيامت كا دن اور زمين 7; قيامت كى برپائي سے آگاہى 2، 4، 10، 11، 13، 14، 15; قيامت كے دن آسمان 7;قيامت كے وقوع كے بارے ميں سوال 1، 12
لوگ:

صدر اسلام كے لوگوں كے سوال 12;لوگوں كى جہالت 14
محمد(ص) :
علم محمد(ص) كى محدوديت 3، 13;محمد(ص) اور قيامت كا برپا ہونا 11، 13;محمد(ص) سے سؤال 1، 2;محمد(ص) كا كردار، 1; مسؤليت محمد(ص) 3

قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ .188
آپ كہہ ديجئے كہ ميں خود بھى اپنے نفس كے نفع و نقصان كا اختيار نہيں ركھتا ہوں مگر جو خدا چاہے اور اگر ميں غيب سے باخبر ہوتا تو بہت زيادہ خير انجام ديتا اور كوئي برائي مجھ تك نہ آسكتي_ ميں تو صرف صاحبان ايمان كے لئے بشارت دينے والا اور عذاب الہى سے ڈرنے والا ہوں(188)
1_ تمام انسان حتى انبيائے كرام(ع) ، سوائے مشيت خداوند كے سائے كے نہ تو نفع حاصل كرنے پر قادر ہيں اور نہ ضرر و نقصان سے بچنے كى توانائي ركھتے ہيں_
قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضراً إلا ما شاء الله
"ملك" كا معنى توانائي اور قدرت ركھنا ہے_ كلمہ "النفسي" ہوسكتاہے اس بات پر قرينہ ہوكہ نفع و منفعت پر توانائي سے مراد نفع حاصل كرنے پر قدرت ہے اور ضرر پر تمكن سے مراد ضرر و نقصان سے بچنے كى توانائي ہے_
2_ تمام انسان، مشيت الہى كى صورت ميں نفع حاصل كرنے اور ضرر و نقصان كو دفع كرنے پر قادر ہونگے_
قل لا أملك لنفسى نفعا و لا ضراً إلا ماشاء الله
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "إلا ما شاء الله " ميں "ما موصولہ سے مراد نفع و ضرر پر تمكن و اختيار ہو، اس بنياد پر يہاں استثنائ، استثنائے متصل ہے اور آيت كا معنى يہ ہوجائے گا_ كہ ميں اپنے نفع و نقصان پر قادر نہيں ہوں مگر يہ كہ خداوند مجھے قدرت و طاقت عطا فرمائے_

3_ فقط وہ نفع و نقصان متحقق ہوتاہے كہ جس پر مشيت الہى صادر ہوجائے_
لا أملك لنفسى نفعا و لا ضرا إلا ماشاء الله
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "إلا ماشاء الله " ميں "ما" سے مراد نفع و نقصان ہو نہ كہ اس پر تمكن و قدرت اس مبنى كى بناء پر آيت كا معنى يہ ہوگا "ميں اپنے نفع و نقصان پر تمكن و قدرت نہيں ركھتا_ ليكن جو نفع و نقصان مشيت خداوند كے مطابق ہوگا وہ مجھے مل كررہے گا_

4_ تمام انسان حتی کہ انبیاء (ع) بھی اپنے سود و زیان کی آگاہی سے عاجز ہیں_
قل لا أملك لنفسی نفعاً و لا ضراً
گذشتہ آیت کے پیش نظر کہ جو قیامت کے وقت سے پیغمبر(ص) کی عدم آگاہی پر دلالت کرتی ہے نیز بعد والے جملے کو سامنے رکھتے ہوئے کہ جو پیغمبر (ص) کے علم غیب سے عدم آگاہی کا تذکرہ کررہاہے یہ کہا جاسکتاہے کہ "لا أملك" کا جملہ سود و زیان کے بارے میں علمی حوالے سے قدرت رکھنے کو بھی مدنظر رکھ رہاہے_ لہذا" لا املك "اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ انسان اپنے نفع و نقصان کی پہچان سے بھی عاجز ہے_
5_ انسان، فقط خواست خداوند کے مطابق، اپنے نفع و نقصان سے آگاہ ہوتاہے_
قل لا أملك لنفسی نفعا و لا ضرا إلا ما شاء الله
6_ انسانوں کے تمام امور اور پوری کائنات پر خداوند، اور اس کی مشیت حاکم ہے_
قل لا أملك لنفسی نفعا و لا ضرا إلا ماشاء الله
7_ زمانہ بعثت کے بعض لوگوں کے خیال میں رسول اکرم(ص) غیبی امور سے آگاہ تھے_
لو کنت أعلم الغیب لا ستکثرت من الخیر
8_ تمام انسان، حتی انبیاء الہي(ع) کائنات کے غیبی امور سے آگاہ نہیں ہیں_
و لو کنت أعلم الغیب
9_ پیغمبر(ص) کا زندگی میں مشکلات و سختیوں کا سامنا کرنا اور بہت سے فوائد و منافع تك رسائي حاصل نہ کرسکنا اس بات کی علامت ہے آپ(ص) (علی الاطلاق) غیبی امور اور پنہان چیزوں سے آگاہ نہیں تھے_
و لو کنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر
جب (استکثرت" کے مصدر) "استکثار" کے بعد "من" کو لایا جائے تو بہت زیادہ منافع حاصل کرنے اور فراوان چیز ہاتھ لگنے کے معنی میں ہوتاہے بنابرایں "استکثرت من الخیر" یعنی میں نے بہت زیادہ منافع، فوائد حاصل کیئے ہیں_
10_ پیغمبر اکرم(ص) خداوند کی جانب سے مامور تھے کہ اپنی قدرت و توان کے خداوند کی مشیت سے وابستہ ہونے اور غیبی امور سے اپنے آگاہ نہ ہونے کے

406
بارے میں لوگوں کو بتائیں_
قل لا أملك ...و لو کنت أعلم الغیب
11_ علم، رفاہ و آسائشے کا مقدمہ اور ضرر و سختی سے بچنے کا باعث بنتاہے_
لو کنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوئ
12_ جہالت، انسان کی زندگی میں مشکلات اور خسارے و زیان کے وارد ہونے کا پیش خیمہ بنتی ہے_
لو کنت اعلم الغیب ...ما مسنی السوئ
13_ پیغمبر(ص) دینی معارف و حقائق پر استدلال کرنے کے سلسلے میں وحی اور الہی ہدایت و تعلیم کے تابع تھے_
قل لا أملك لنفسی نفعا ...و لو کنت أعلم الغیب
آیہء شریفہ اس توہّم کو ختم کرنے پر ایك استدلال ہے کہ پیغمبر(ص) غیب اور قیامت کے برپا ہونے کے وقت سے آگاہ و عالم تھے_ آیت کا کلمہ "قل" سے شروع ہونا اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ پیغمبر(ص) حتی تبیین استدلال میں بھی وحی کے تابع ہیں اور استدلال کرنے کا طریقہ و روش بھی خداوند سے سیکھتے ہیں_
14_ قیامت برپا ہونے کا وقت، غیبی امور میں سے ہے_
لو کنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر
جو لوگ خیال کرتے تھے کہ پیغمبر(ص) قیامت کے برپا ہونے کے وقت سے آگاہ ہیں، ان کے جواب میں آپ(ص) جملہء "لو کنت اعلم الغیب ..." کے ذریعے واضح کررہے ہیں کہ میں غیب کا علم نہیں رکھتا، یعنی قیامت کے برپا ہونے کا وقت کائنات کے غیبی امور میں سے ہے_
15_ پیغمبر(ص) کی حیات مبارکہ دوسرے لوگوں کی طرح، رنج و سختی سے بھری پڑی تھي_
و ما مسنی السوئ
16_ پیغمبر(ص) کے بنیادی فرائض میں سے ایك، لوگوں کو انذار کرنا (ڈرانا) اور کفر پیشہ افراد کے برے انجام سے آگاہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کرنا تھا_
إن أنا إلا نذير
ہوسکتاہے "القوم" میں لام "لام تقویت" ہو اور ہوسکتاہے "لام" انتفاع کے طور پر لیا گیا ہو، پہلے احتمال کی بناء پرکلمہ "قوم" "نذیر و بشیر" کیلئے مفعول ہوگا، اور آیت کا معنی یہ ہوگا کہ پیغمبر(ص) مؤمنین کو انذار کریں گے اور انھیں بشارت دیں گے، اور دوسرے احتمال کی بناء پر "نذیر و بشیر" کا مفعول تمام لوگ ہیں اور "القوم یؤمنون" سے ظاہر ہوتاہے کہ فقط مؤمنین انذار و بشارت سے بہرہ مند ہونگے_
17_ لوگوں کو بشارت دینا اور انھیں اہل ایمان کے نیك و مبارك انجام سے آگاہ کرنا، پیغمبر(ص) کے بنیادی

فرائض میں سے ہے_
إن أنا إلا نذیر و بشیر
18_ فقط مؤمنین اور اعتقاد و تصدیق کا سرمایہ رکھنے والے لوگ ہی انبیائ(ع) کے انذار و بشارت سے اثر قبول کرنے والے اور ان کے پیام سے بہرہ مند ہونے والے ہیں_
إن أنا إلا نذیر و بشیر لقوم یؤمنون
19_ زمانہء بعثت کے بعض لوگ، غیبی امور سے آگاہی کو رسالت و نبوت کا لازمہ سمجھتے تھے_
لو کنت أاعلم الغیب لاستکثرت من الخیر ...إن انا إلا نذیر
جملہء "إن انا ..." میں حصر ،ان توہمات و خیالات کو مدنظر رکھ رہاہے کہ جو لوگوں کے درمیان پیغمبر(ص) کے بارے میں پھیلے ہوئے تھے، ان میں سے ایك، پیغمبر(ص) کا علم غیب رکھنا بھی تھا، جملہء "إن أنا ..." بیان کررہاہے کہ آپ(ص) فقط نذیر و بشیر ہیں یعنی غیب کا عالم ہونا نبوت و رسالت کا لازمہ نہیں_
20_ عن أبی عبدالله (ع) : ...إن الله تعالی یقول: و لو کنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر و ما مسنی السوئ" یعنی الفقر (1)
امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ آپ(ع) نے آیہء مجیدہ "و لو کنت أعلم الغیب ..." کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: اس آیت میں "سوئ" سے مراد فقر ہے_

----

1)معانی الاخبار ص 172 ح 1; نورالثقلین ج/2 ص 107 ح 395_

قُل لاَّ أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً إِلاَّ مَا شَاء اللّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلاَّ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ .188

وہی خدا ہے جس نے تم سب كو ايك نفس سے پيدا كيا ہے اور پھر اسى سے اس كا جوڑا با يا ہے تا كہ اس سے سكون حاصل ہو اس كے بعد شوہر نے زوجہ سے مقارت كى تو ہلكا سا حمل پيدا ہوا جسے وہ لئے پھرتى رہى پھر حمل بھارى ہوا اور وقت ولادت قريب آيا تو دونوں نے پروردگار سے دعا كى كہ اگر ہم كو صالح اولاد ديدے گا تو ہم تيرے شكر گذار بندوں ميں ہوں گے (189)

1_ تمام انسانوں كو پيدا كرنے والا خداوند ہے_
هو الذى خلقكم
2_ تمام انسانوں كا منشاء و مبداء ايك ہى شخص (آدم(ع)) ہے_
خلقكم من نفس واحدة
مندرجہ بالا مفہوم اور اسى جيسے دوسرے مفاہيم كى بنياد يہ ہے كہ نفس واحدہ سے مراد ،آدم(ع) و حوا(ع) دونوں ہيں_
3_ خداوند نے آدم(ع) كى زوجہ كو خود انہى سے خلق كيا_
جعل منها زوجها
يہ مفہوم اس بنياد پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "منها" ميں "من" نشويہ ہو_ اس بناء پر "جعل منها زوجها" يہ ظاہر كررہاہے كہ آدم(ع) ہى خلقت حوا(ع) كا منشاء ہے_
4_ آدم(ع) كى زوجہ (حوا(ع)) جنس و نوع ميں انہى كى طرح انسان ہيں_

جعل منها زوجها
يہ مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "منها" ميں "من" جنسيہ ہو بنابراين جملہ "جعل ..." يہ بيان كررہاہے كہ آدم(ع) كى زوجہ انسان تھيں اور انہى كى جنس و نوع سے تھيں_
5_ خداوند نے حوا(ع) كو خلق كيا تا كہ آدم(ع) ان سے تسكين پائيں_
ليسكن إليها
"إليها ..." كى ضمير "زوج ..." كى طرف اور "يسكن" كى ضمير "نفس واحدة" كى طرف پلٹتى ہے نفس واحدہ كى جانب مذكر ضمير كا لوٹايا جانا، اس كے معنى و مراد (آدم(ع)) كى وجہ سے ہے_
6_ بيوي، انسان كيلئے راحت و سكون كا باعث ہے_
جعل منها زوجها ليسكن إليها
7_ حوا (ع) كے ساتھ آدم(ع) كى آميزش كے بعد، اسے ہلكا سا حمل ہوگيا_
فلما تغشها حملت حملًا خفيفاً
"تغشى " يعنى "ڈھانكا" اور آيت ميں آميزش سے كنايہ ہے "تغشى " كى ضمير "نفس واحدة كى طرف پلٹتى ہے كہ جس سے مراد آدم(ع) ہيں_
8_ حمل كى ابتداء ميں، اس كے ہلكے و ناچيز ہونے كى وجہ سے حوا(ع) اس كى جانب متوجہ نہيں تھيں اور اس كے بارے ميں انھيں كوئي فكر و انديشہ نہيں تھا_
حملت حملًا خفيفاً فمرت بہ
"بہ" كى ضمير "حملا" كى طرف پلٹتى ہے كہ جس سے مراد جنين ہے "مروراً" "مرت" كا مصدر ہے جسكا مطلب چلنا پھرنااور گذر كرناہے اور يہاں بے اعتنائي سے كنايہ ہے_
9_ رشد جنين كى وجہ سے حوا(ع) كے بھارى ہوجانے كے بعد، آدم(ع) اور حوا(ع) نے بارگاہ خداوند ميں دعا و نيائشے كي_
فلما أثقلت دعوا اللّه ربهما
10_ آدم(ع) و حوا(ع) نے بارگاہ خداوند ميں دعا كرتے ہوئے اس سے ايك صالح و سالم بچہ مانگا كہ جو زندہ رہے_
دعو اللّه ربهما لئن ء اتيتنا صا لحاً لنكونن من الشكرين
لغت ميں صالح اس شخص كو يا اس چيز كو كہا جاتاہے كہ جس ميں خرابى نہ ہو_ بحث كى مناسبت سے، اس سے مراد ہر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عیب و نقص سے پاك، صحیح و سالم بچہ ہے كہ جو زندہ رہنے كی استعداد ركھتا ہو_
قابل ذكر ہے كہ جملہ "فلما ء اتھما صلحاً ..." اس بات پر دلالت كررہاہے كہ صالح سے شرع كے مطابق عام معنی (یعنی نیك و پاكدامن) مراد نہیں_
11_ بچے كے شكم مادر میں ہونے كے دوران، والدین كو چاہیئے كہ وہ خداوند كی طرف رجوع و توجہ كریں اور اس سے صحیح و سالم اولاد طلب كریں_

فلما أثقلت دعوا اللہ ربھما لئن ء اتیتنا صلحاً
اگر نفس واحدہ سے مراد، آدم(ع) اور ان كی زوجہ حوّا(ع) ہوں تو ان كے بارے میں بیان ہونے والے حقائق، پہلے ماں باپ ہونے كے عنوان سے، قصے و داستان كا پہلو نہیں ركھتے بلكہ انسان كی فطرت نوعی كی طرف اشارہ ہے_
12_ بچے كے شكم مادر میں ہونے كے دوران، والدین فقط خداوند كو، صحیح و سالم اولاد و فرزند عطا كرنے میں موثر سمجھتے ہیں_
لئن ء اتیتنا صلحا
13_ آدم(ع) و حوا(ع) نے بارگاہ خداوند میں كہا كہ صحیح و سالم فرزند عطا ہونے كی صورت میں وہ ہمیشہ اس كے شكر گذار رہیں گے_
دعوا اللہ ربھما لئن ء اتیتنا صلحاً لنكونن من الشكرین
14_ خداوند، انسانوں كا پروردگار اور ان كے امور كی تدبیر كرنے والا ہے_
دعو اللہ ربھما
15_ سالم و شائستہ فرزند، خدا كی نعمتوں میں سے ہے اور اس كی خاطر بارگاہ خدا میں شكر بجا لانا چاہیئے_
لئن ء اتیتنا صلحاً لنكونن من الشكرین

آدم(ع) :
آدم(ع) كا خدا سے عہد 13; آدم(ع) كا سكون و قرار 5; آدم كی دعا 9، 10 ; آدم كی زوجہ 3، 4; آدم(ع) كی طلب 10;آمیزش آدم(ع) 7;شكر آدم(ع) 13;قصہء آدم(ع) 7، 9، 10
آرام و سكون:
آرام و سكون كے علل و اسباب 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی كیتدبیر ،14; اللہ تعالی كی خالقیت ،1
انسان:
انسانوں كا باپ 2;انسانوں كا خالق 1;انسانوں كی پیدائشے كا منشاء 2;انسانوں كے امور كی تدبیر 14
اولاد:
صالح فرزند كی نعمت 13، 15;صحیح و سالم اولاد كی درخواست 10، 11;صحیح و سالم اولاد كی نعمت 13، 15
حمل:
حمل كے آداب 11;حمل كے وقت دعا 11
حوا:
حوا كا حمل 7، 8، 9;حوا كا خدا سے عہد 13;حوا كا شكر 13; حوا كی جنس 4; حوا كی خلقت 3 ; حوا كی خواہش 10;حوا كی دعا 9، 10 ; خلقت حوا كا فلسفہ 5;قصہء حوا 3، 4، 7، 8، 9، 10
زوجہ :
زوجہ كے ساتھ آرام و سكون 6;زوجہ كی اہمیت 6
شاكرین: 13

412
شكر:
نعمت شكر 15
نومولود:
نومولود كی سلامتی كا سرچشمہ 12

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً جَعَلاَ لَهُ شُرَكَاء فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ .190
اس كے بعد جب اس نے صالح فرزند دے ديتا تو اللہ كی عطا ميں اس كا شريك قرار دے ديا جب كہ خدا ان شريكوں سے كہيں زيادہ بلند و برتر ہے (190)
1_ خداوند نے آدم(ع) و حوا(ع) كی درخواست قبول كرتے ہوئے انھيں ايك صحيح و سالم اور شائستہ فرزند عطا كيا_
دعوا اللّہ ربھما لئن ...فلما ء اتھما صلحاً
2_ خداوندہی بندوں كی دعا قبول كرنے والا ہے_
دعوا اللّہ ربھما ...فلما ء اتھما صلحاً
3_اولاد عطا كرنا اور اسكی صحت و سلامتی كے تقاضوں كو پورا كرنا خداوند كے ہاتھ ميں اور اس كے اختيار ميں ہے_
فلما ء اتھما صلحاً
4_ آدم(ع) اور حوّا (ع) غير خدا كو اپنے بچوں كی خلقت اور صحت و سلامتی ميں مؤثر خيال كرنے لگے اور شرك كي طرف مائل ہوگئے_
فلما ء اتھما صلحاً جعلا لہ شركاء فيما ء اتھما
جملہ "جعلا لہ شركائ" (اسكے لئے انھوں نے شريك ٹھہرائے) كی وجہ سے بعض مفسرين كا نظريہ ہے كہ نفس واحدہ اور اس كی زوجہ سے مراد آدم(ع) و حوا(ع) نہيں ہيں چونكہ وہ شرك سے منزہ و پاك ہيں، بلكہ مطلق ماں باپ مراد ہيں، بعض دوسرے مفسرين كا خيال ہے كہ يہاں شرك سے مراد طبيعی علل و اسباب كی طرف توجہ ہے گويا كہ يہ (توجہ) اخلاص كامل كے منافی ہے ليكن اصل توحيد كے ساتھ ناموافق نہيں اور آدم(ع) كی طرف اس معنی كو منسوب كرنا كوئي عيب نہيں ہے_
5_ آدم(ع) و حوا(ع) نے خداوند كے ساتھ كيئے گئے اپنے عہد كو وفا نہيں كيا (يعنی وہ صالح اولاد عطا ہونے پر شكر بجانہيں لائے)_

413
لنكونن من الشكرين_ فلما ء اتھما صلحاً جعلا لہ شركائ
6_ عام طور پر سب انسان مشكلات اور پريشانيوں سے نجات پانے كے بعد اپنے نجات بخش (خداوند) كو فراموش كرديتے ہيں اور اسكے لئے شريك ٹھہرانے لگتے ہيں_
لئن ء اتيتنا ...فلما اتھما صلحاً جعلا لہ شركائ
7_ انسان، صحيح و سالم اولاد عطا ہوجانے كے بعد اپنے جنين كی خلقت و سلامتی ميں خداوند كی يگانگی كا اعتقاد ركھنے كے باوجود، شرك كی طرف مائل ہوجاتے ہيں اور اپنے بچوں كی خلقت و سلامتی ميں غير خدا كو مؤثر جاننے لگتے ہيں_
لئن ء اتيتنا صلحاً ...فلما ء اتھما صلحاً جعلا لہ شركائ
8_ انسان، بارگاہ خداوند ميں دعا و نيائشے كے بعد اور اپنی آرزوئيں اور حاجات حاصل كرلينے كے بعد، خدا كے ساتھ باندھے گئے اپنے اپنے عہد و پيمان بھول جاتے ہيں اور انھيں توڑ ڈالتے ہيں_
لئن اتيتنا صلحاً ...فلما ء اتھما صلحاً جعلا لہ شركائ
9_ خداوند اس سے برتر ہے كہ اس كے ساتھ كسی كو شريك ٹھہرايا جائے_
فتعلى اللّہ عما يشركون
"تعالي" (تعالی كا مصدر ہے) جس كا معنی بلند مرتبہ اور برتر ہونا ہے "عما" "عن" بمعنی مجاوزہ اور "ما" مصدريہ سے مركب ہے_ بنابراين "تعالى اللّہ عما يشركون" يعنی خداوند، اپنے بلند مرتبہ ہونے كی وجہ سے، پاك و منزہ ہے كہ اس كا كوئي شريك ٹھہرايا جائے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

10_ خداوند كى عظمت و كبريائي كى طرف توجہ و دھيان، انسان كو اسكے ساتھ شريك قرار دينے كے توھم سے روكے ركھتاہے_
فتعلى اللّہ عما يشركون
گذشتہ مفہوم كى وضاحت كے مطابق جملہ "فتعالى ..." سے يہ نكتہ اخذ ہوتا ہے كہ خداوند كيلئے شريك قرار دينا، در حقيقت اسكى عظمت و كبريائي كو نہ پہچاننے كى وجہ سے ہے_
11_ على بن محمد بن الجهم قال: حضرت مجلس المأمون و عنده الرضا(ع) ...فقال له المأمون: فما معنى قول اللّه عزوجل: "فلما أتاهم صالحاً جعلا له شركاء فيما آتاهما" فقال له الرضا(ع) : ...إن آدم و حوائ ...قالا: "لئن آتيتنا صالحاً لنكونن من الشاكرين فلما آتيهما صالحاً" من النسل خلقا سويا بريئا من الزمانة والعاهة و كان ما آتاهما صنفين صنفاً ذكراناً و صنفاً اناثا فجعل الضنفان لله تعالى ذكره

شركاء فيما آتاهما ...(1)
على بن محمد جہم كہتے ہيں: ميں مامون كے دربار ميں تھا اور امام رضا(ع) بھى وہاں تشريف فرما تھے ... مامون نے امام رضا(ع) سے عرض كى كہ قرآن مجيد كى اس آيت كا كيا مطلب ہے؟ "فلما اتهما صلحا جعلا له شركائ"؟ امام رضا(ع) نے فرمايا: ...آدم(ع) و حوا ...نے خداوند سے عرض كى "اگر ہميں صالح اولاد عطا كى توہم تيرا شكر ادا كريں گے، اب خداوند نے انہيں دو صالح (صحيح و سالم) بچے عطا كيئے _ يعنى خلقت و صحت و سلامتى كے لحاظ سے ايك كامل نسل (انہيں عطا كى گئي) اور اس نسل كے دو گروہ تھے_ مذكر و مؤنث اور ان دونوں قسموں (مذكر و مؤنث) نے ،جو كچھ خداتعالى نے ان كو ديا، اس ميں شرك شروع كرديا ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شرك:
شرك افعالى كى راه ہموار ہونا 7;شرك كى راه ہموار ہونا 6;موانع شرك 10
----

1) عيون اخبار الرضا، ج1، ص 196، ح،1، باب 15; نورالثقلين، ج2، ص 108، ح 397_

عہد شكني:
عہد شكنى كى راه ہموار ہونا 8
نومولود:
نومولود كى سلامتى كا منشاء 3، 7

أَيُشْرِكُونَ مَا لاَ يَخْلُقُ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ .191
كيا يہ لوگ انهيں شريك بناتے ہيں جو كوئي شے خلق نہيں كر سكتے اور خود بهى مخلوق ہيں(191)
1_ مشركين ان موجودات كو خداوند كا شريك ٹهہراتے ہيں كہ جو كمترين اور (معمولى سي) چيز خلق كرنے پر بهى قادر نہيں_
أيشركون ما لا يخلق شيئا
اس مفہوم ميں كلمہ "كمترين" "شيئاً" كے نكره ہونے كى وجہ سے لايا گيا ہے_
2_ كائنات كى تدبير كرنے ،ربوبيت كے قابل ہونے اور سچا و حقيقى معبود ہونے كے معيار ميں سے ايك خلق كرنے پر قادر ہوناہے_
أيشركون ما لا يخلق شيئا
گذشتہ اور بعد ميں آنے والى آيات سے معلوم ہوتاہے كہ شرك سے مراد، ربوبيت و عبادت ميں شرك كرنا ہے_
3_ مشركين ان موجودات كو خداوند كا شريك ٹهہراتے تهے كہ جو خود مخلوق تهيں_
أيشركون ما ...هم يخلقون
"هم"كى ضمير ہوسكتاہے "ما لا يخلق" ميں "ما" موصولہ كى طرف پلٹتى ہو اور يہ بهى امكان ہے كہ "مشركين" كى طرف پلٹ رہى ہو_ مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كى بناء پر ہے_ يعنى اس چيز كو خدا كا شريك خيال كرتے ہيں كہ جو خود خلق كى گئي ہے_ بعد والى آيت بهى اس احتمال كى تائيد كرتى ہے_
4_ كائنات كى تدبير كرنے كى قابليت ركهنے كے معيار ميں سے ايك، خود مخلوق نہ ہونا اور وجود ذاتى كا حامل ہونا ہے_
أيشركون ما ...و هم يخلقون
5_ فقط خداوند ہى عبادت كے لائق اور انسانوں كے امور كى تدبير كرنے كے قابل ہے_
هو الذى خلقكم ...أيشركون ما لا يخلق شيئا

6_ كائنات اور انسان كے امور كى تدبير ميں خداوند كے ساتھ شريك ٹهہرانے كا خيال، ايك باطل خيال ہے اور ايسا اعتقاد ركهنے والے افراد، قابل مذمت ہيں_
أيشركون ما لا يخلق شيئا و هم يخلقون
"أيشركون" ميں استفہام، انكار توبيخى ہے يعنى سرزنش و مذمت كيلئے يہ استفہام كيا گيا ہے_

آفرينش:
آفرينش كى تدبير كا معيار 4;آفرينش و خلقت كى تدبير 2، 6
الله تعالى :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الله تعالى سے مختص امور 5; الله تعالى كى قدرت 5
انسان:
انسان كے امور كى تدبير 5، 6
باطل معبود:
باطل معبودوں كا عجز،1 ;باطل معبودوں كا مخلوق ہونا 3
توحيد:
توحيد عبادى 5
ربوبيت:
ربوبيت كا معيار 2، 4
شرك:
شرك افعالى كا ناپسنديده ہونا 6
مشركين:
مشركين كے معبود، 1، 3
معبود:
سچے معبود كا معيار 2

وَلاَ يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْراً وَلاَ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ .192

اور ان كے ختيار ميں خود انى مدد بھى نہيں ہے اور وه كسى كى نصرت بھى نہيں كر سكتے ہيں (192)
1_ مشركين ان موجودات كى پرستش كرتے ہيں اور انھيں خدا كا شريك ٹھہراتے ہيں كہ جو ان كى مدد كرنے سے عاجز و ناتوان ہيں_
أيشركون ما ...لا يستطيعون لهم نصرا
"لا يستطيعون" كى ضمير فاعلي، "ما لا يخلق" كے "ما" موصولہ كى طرف پلٹ رہى ہے اور "لهم" ميں "هم" كا مرجع مشركين ہيں_ يعنى

اہل شرك كے معبود، اپنى پرستش كرنے والوں كى مدد كرنے سے عاجز ہيں_
2_ مشركين كے معبود، اپنا دفاع تك نہيں كرسكتے_
أيشركون ما ...لا أنفسهم ينصرون
"أنفسهم" اور "ينصرون" كى ضمائر "ما لا يخلق" كى طرف پلٹ رہى ہيں كہ جو اہل شرك كے معبود ہيں_ يعنى يہ معبود اپنى مدد نہيں كرسكتے_ يعنى اپنا دفاع نہيں كرسكتے_
3_ حقيقى و سچے معبود ہونے اور ربوبيت كے معيار ميں سے ايك، اپنا دفاع كرنے اور اپنے بندوں كى مدد كرنے پر قادر ہونا ہے_
لا يستطيعون لهم نصرا و لا أنفسهم ينصرون
4_ اہل شرك كے معبودوں كا اپنا اور اپنى پرستش كرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاء عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ .193

اور اگر آپ انھیں ہدایت كی طرف دعوت دیں تو ساتھ بھی نہ آئیں گے ان كے لئے سب برابر ہے انھیں بلائیں یا چپ رہ جائیں(193)
1_ مشركین اپنے معبودوں سے جس قدر بھی راہنمائي و ہدایت كا تقاضا كریں وہ ان سے كوئي جواب نہیں سنیں گے_
والوں كا دفاع كرنے سے عاجز و ناتوان ہونا، انكے ربوبیت و عبادت كے لائق نہ ہونے پر دلیل ہے_
أیشركون ما ...لا یستطیعون لهم نصرا و لا أنفسهم ینصرون

ربوبیت:
ربوبیت كے معیار 3، 4;ربوبیت میں قدرت 3، 4
مشركین:
مشركین كے خدا، 1;مشركین كے معبود ،1، 2، 4
معبود:
سچے معبود كا معیار 3;سچے معبود میں قدرت 4
باطل معبود:
باطل معبودوں كاعجز او رناتوانی 1، 2، 4
و إن تدعوهم إلی الهدی لا یتبعوكم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پرہے كہ "تدعوهم" كے مخاطب مشركین ہوں_ اس بناء پر "هم" كی

418

ضمیر، معبودوں كی طرف پلٹتی ہے_ اور "إلی الهدی " كا معنی یہ ہوگا "إلی أن یهدیهم أصنامهم" بنابراین، آیت كا معنی یہ ہوگا_ "اگر آپ (مشركین) اپنے بتوں سے راہنمائي چاہو تو وہ آپ لوگوں كی بات نہیں سنیں گے، بعد والا جملہ كہ جس میں كلمہ "علیكم" استعمال كیا گیا ہے نہ كہ "علیهم" یہ بھی اس معنی كا مؤید ہے_
2_ اہل شرك كے معبود، اپنی پوجا و پرستش كرنے والوں كی ہدایت كرنے سے عاجز و ناتوان ہیں_
و إن تدعوهم إلی الهدی لا یتبعوكم
3_ سچے و حقیقی معبود كے معیار (و شرائط) میں سے ایك بندوں كے ہدایت طلب كرنے پر ان كی ہدایت كرناہے_
و ان تدعوهم الی الهدی لا یتبعوكم
4_ اہل شرك كے معبودوں كا ان كی ہدایت كرنے اور ان كے پكارنے پر جواب دینے سے عاجز و ناتوان ہونا، شرك كے بطلان اور ان (معبودوں) كے عبادت و پرستش كے لائق نہ ہونے كی دلیل ہے_
و ان تدعوهم الی الهدی لا یتبعوكم
5_ جھوٹے معبودوں سے درخواست كرنایا نہ كرنا، درخواست كرنے والے كیلئے مساوی اور بلا ثمر ہے_
سواء علیكم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون
6_ مشركین كے معبود اپنی پوجا و پرستش كرنے والوں كے تقاضے و حاجات پوری كرنے سے عاجز ہیں_
سواء علیكم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون
7_ سچے و حقیقی معبود كی پہچان و معرفت كے طریقوں میں سے ایك ،دعا كا قبول ہونا ہے_
سواء علیكم أدعوتموهم أم ا نتم صمتون

باطل معبود:
باطل معبودں سے درخواست 5;باطل معبودوں كا عجز، 1، 2، 4، 5، 6
دعا:
اجابت دعا 7
شرك:

بطلان شرك كے دلائل 4
مشركين:
مشركين كے معبود ،1، 2، 4، 6
معبود:
سچے معبود كا معيار 3;سچے معبود كا ہدايت كرنا 3;سچے معبود كى قدرت 3;سچے و حقيقى معبود كى پہچان 7

419

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ .194

تم لوگ جن لوگوں كو الله كو چھوڑ كر پكارتے ہو سب تمھيں جيسے بندے ہيں لہذا تم انھيں بلاؤ اور وہ تمھارى آواز پر لبيك كہيں اگر تم اپنے خيال ميں سچّے ہو(194)
1_ جھوٹے معبود بھى اپنى پوجا و پرستش كرنے والوں جيسى مخلوق ہيں_
إن الذين تدعون من دون اللّه عباد أمثالكم
2_ مشركين اپنے معبودوں كو اپنے آپ سے زيادہ طاقتور اور اپنے كاموں ميں زيادہ مؤثر سمجھتے ہيں_
إن الذين تدعون من دون الله عباد امثالكم
3_ سب موجودات، خواہ وہ (جھوٹے و خودساختہ) معبود ہوں يا ان كى پوجا كرنے والے (انسان) خداوند كے مملوك اور بندے ہيں_
إن الذين تدعون من دون اللّه عباد أمثالكم
"عباد" "عبد" كى جمع ہے جس كا معنى ، بندہ اور مملوك ہے_
4_ سب موجودات خداوند كے سامنے ناتوان ،محتاج
اور ناچيز ہيں_
إن الذين تدعون من دون اللّه عباد أمثالكم
"مثل"ا مثال كى جمع ہے جس كا معنى "مانند" ہے يعنى ايك جيسا اور "ايك طرح كا ہونا ، " كلمہ "عباد" كہ جو ناتوانى و نيازمندى كو ظاہر كررہاہے، معبودوں اور ان كى عبادت كرنے والوں كے درميان وجہ شبہ ہے، يعنى تمہارے معبود بھى تمہارى مانند نيازمند اور ناتوان ہيں_
5_ اہل شرك كو متوجہ كرانا كہ وہ اور ان كے معبود ناتوانى و نيازمندى (احتياج) ميں ايك جيسے ہيں،يہ شرك كے بطلان اور ان كے معبودوں كے لائق عبادت نہ ہونے كے اعتقاد كا پيش خيمہ بنتاہے_
إن الذين تدعون من دون اللّه عباد أمثالكم
6_ خداوند نے مشركين سے چاہا كہ وہ امتحان و آزمائشے

420
كى خاطر، اپنے معبودوں سے اپنى حاجات طلب كريں_
فادعوهم فليستجيبوا لكم
7_ بندوں كى حاجات پورى كرنا، سچے معبود كى نشانيوں ميں سے ہے_
فادعوهم فليستجيبوا لكم ان كنتم صدقين
8_ اپنى پوجا و پرستش كرنے والوں كى حاجات پورى كرنے سے (جھوٹے) معبودوں كى ناتوانى و عجز سے مشركين كے جھوٹے اور باطل نظريئے (يعنى خداوند كے ساتھ شريك قرار دينے كے خيال) كا فاش ہوجانا_
فادعوهم فليستجيبوا لكم إن كنتم صدقين

الله تعالى :
الله تعالى كى مالكيت 3; الله تعالى كے اوامر 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان:
ضعف انسان 4;انسان کی نیازمندی (محتاج ہونا) 4
باطل معبود:
باطل معبودوں کا عجز 5، 6، 8 ; باطل معبودوں کی آزمائشے 6;باطل معبودوں کی حقیقت 1، 3، 5;باطل معبودوں کی مملوکیت 3
شرك:
شرك کا بطلان 5، 8
مشركين:
مشركين کا عقیده 2 ; مشركين کے تقاضے 8; مشركين کے معبود 2، 6، 8
معبود:
سچے معبود کی نشانیاں 7;سچے معبود میں قدرت 7
موجودات:
موجودات کی مملوکیت 3
ہدایت:
روش ہدایت 5;ہدایت کا پیش خیمہ 5

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُواْ شُرَكَاءكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلاَ تُنظِرُونِ .195

کیا ان کے پاس چلنے کے قابل پیر_ حملہ کرنے کے قابل ہاتھ دیکھنے کے قابل آنکھیں اور سننے کے لائق کان ہیں جن سے کام لے سکیں_آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ اپنے شرکاء کو بلاؤ اور جو مکر کرنا چاہتے ہو کرو اور ہرگز مجھے مہلت نہ دو (دیکھوں تم کیا کرسکتے ہو)(195)
1_ مشركين اپنے معبودوں اور بتونكو ، ہاتھ، پاؤں، آنكھ اور كان والے مجسموں كى صورت ميں بناتے تھے_
ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها
"يمشون بها" جيسے جملے، ہوسكتاہے وضاحت كيلئے ہوں اور يہ بھى ہوسكتاہے احترازى قيد كے طور پر ہوں_ پہلے احتمال كى بناء پر جملے كا معنى "ألهم أرجل ..." يعنى آيا بتوں كے پاؤں ہيں كہ وہ ان سے راستہ طے كرتے ہيں؟ يعنى ان كے پاؤں نہيں ہيں_ دوسرے احتمال كى بناء پر معنى يہ ہوگا، آيا بتوں كے پاؤں ہيں كہ جن سے راستہ طے كريں_ يعنى وہ پاؤں ركھتے ہيں ليكن ان كے ساتھ چل نہيں سكتے_ مندرجہ بالا مفہوم دوسرے احتمال كى بناء پر اخذ كيا گيا ہے_
2_ بتوں ميں بنائے گئے اعضائ، ہر قسم كے مطلوبہ اثر اور قدرت سے تہى ہوتے ہيں_
ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها
3_ بتوں ميں بنائے گئے اعضاء ميں مطلوبہ اثر و توانائي نہ ہونا، دليل ہے كہ وہ اپنى پرستش كرنے والے بندوں سے زيادہ ناتوان و عاجز ہيں_
ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها
جملہ "عباد أمثالكم" بتوں اور ان كى پرستش كرنے والوں كے، ناتوانى اور نيازمندى ميں مساوى ہونے كى طرف اشارہ تھا_ جبكہ مذكورہ آيت، مشركين كو اس بات كى طرف متوجہ كرتے

ہوئے كے ان ميں بنائے گئے اعضاء سے كوئي فائدہ نہيں اٹھايا جاسكتا_ يہ نكتہ بتارہى ہے كہ جھوٹے معبود اور بت اپنى پرستش كرنے والوں سے بھى زيادہ عاجز اور ناتوان ہيں_
4_ خداوند نے بتوں كى ناتوانى اور عاجزى كى وضاحت كرتے ہوئے، مشركين كے شرك اور مشركانہ اعتقاد كے بطلان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کی طرف توجہ مبذول کروائي ہے_
ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها
5_ اپنے آپ سے زيادہ عاجز اور ناتوان چيز کی پرستش کرنا، بے عقلی ہے اور باعث حيرت ہے_
ألهم أرجل يمشون بها ...أم لهم ء اذان يسمعون بها
جملہ "ألهم ..." ميں استفہام، تعجب کی وجہ سے لايا گيا ہے اور بحث کی مناسبت سے تعجب کا منشاء بتوں کی پوجا کرنے والوں کی بے عقلی ہے_
6_ مشرکين مکہ کا يہ خيال تھا کہ ان کے معبود (بت) پيغمبر(ص) کے خلاف ان کی مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہيں_
قل ادعوا شرکاء کم ثم کيدون فلا تنظرون
7_ پيغمبر(ص) اکرم ، خداوند کی جانب سے مامور تھے کہ بتوں کی ناتوانی و عجز کو ثابت کرنے کيلئے، مشرکين کو اپنے خلاف مبارزے اور تحدی کی دعوت ديں_
قل ادعوا شرکاء کم ثم کيدون فلا تنظرون
8_ خداوند نے مشرکين سے کہا کہ اگر ان کے خداؤں (بتوں) ميں کسی قسم کی توانائي اور قدرت ہے تو وہ ان کی مدد سے پيغمبر اکرم(ص) کے خلاف سازش کريں اور چال چليں اور آنحضرت(ص) کو ختم کرنے ميں کسی قسم کی تاخير نہ کريں_
قل ادعوا شرکاء کم ثم کيدون فلا تنظرون
"کيدون" فعل امر "کيدوا" (کيد، يعنی فکر کرنا اور سازش کرنا) سے اور نون وقايہ سے مرکب ہے_ نون کا کسرہ "يائے متکلم" کے حذف ہونے پر دلالت کررہاہے_ بنابراين "کيدون" (کيدوني) يعنی ميرے خلاف چال چلو و سازش کرو "انظار" "لا تنظروا" کا مصدر ہے جس کا معنی مہلت دينا ہے "لا تنظرون" بھی فعل نہی اور نون وقايہ سے مرکب ہے، يعني: "فلا تنظروني" مجھے مہلت نہ دو_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کے افعال4;اللہ تعالی کے اوامر 8
باطل معبود:
باطل معبودوں کا مجسمہء ،1;باطل معبودوں کی ناتوانی 3، 7، 8
بت:

بتوں کا عجز 2، 3، 4، 7;بتوں کے اعضاء و جوارح 1 ، 2، 3
بے عقلي:
بے عقلی کی نشانياں 5
تحدي(چيلنج):
تحدی کی دعوت 7، 8
شرک:
بطلان شرک کی دليل 8;شرک کا بطلان4
عبادت:
باطل معبودوں کی عبادت 5
محمد(ص) :
محمد(ص) کی مسؤليت 7; محمد(ص) کے ساتھ مبارزہ 8
مشرکين:
مشرکين اور باطل معبود 6، 8;مشرکين کی بت تراشی 1;مشرکين کے معبود 1، 7
مشرکين مکہ:

مشركين مكہ كا عقيدہ 6

إِنَّ وَلِيِّـيَ اللّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ .196
بيشك ميرا مالك و مختار وہ خدا ہے جس نے كتاب نازل كى ہے اور وہ نيك بندوں كا والى و وارث ہے(196)
1_ خداوند، پيغمبر(ص) كا سرپرست اور مشركين كى چالوں و سازشوں كے مقابلے ميں آپ(ع) كا مدد گار ہے_
ثم كيدون فلا تنظرون _ إن ولى اللہ
2_ پيغمبر(ص) پر قرآن نازل كرنے والا خداوند ہے_
الذى نزل الكتب
3_ خداوند نے پيغمبر(ص) پر قرآن نازل كرنے كى وجہ سے آپ(ص) كو مشركين كى سازشوں اور مكر و فريب كے خطرے سے محفوظ ركھنے كى ضمات دے ركھى ہے_
إن ولى اللہ الذى نزل الكتب
"اللہ" كى "الذى نزل الكتب" كے ذريعے توصيف كرنا، خداوند كى طرف سے پيغمبر(ص) كى خصوصى مدد و سرپرستى كى علت بيان كرناہے، يعنى چونكہ خداوند نے مجھ پيغمبر(ص) پر قرآن نازل كيا ہے لہذا وہ تم مشركين كے مقابلے ميں ميرى مدد كرےگا_
4_ خداوند ،تمام صالحين كا سرپرست اور ان كى مدد

كرنے والا ہے_
و ھو يتولى الصلحين
5_ پيغمبر اكرم(ص) كا خداوند كے صالح بندوں ميں شمار ہونا اور اسكى بے دريغ حمايت و مدد سے بہرہ مند ہونا_
إن ولى اللہ ...و ھو يتولى الصلحين
6_ صالحين كا اپنے اوپر خداوند كى سرپرستى اور ولايت كى طرف توجہ كرنا، مشركين كے ساتھ ان كے مبارزے ميں استقامت كا عامل اور ان كى سازشوں سے نہ ڈرنے كا باعث بنتاہے_
ثم كيدون فلا تنظرون ...ھو يتولى الصلحين
مشركين كى سازش دور كرنے كے بعد صالحين پر خدا كى ولايت كو بيان كرنے كا مقصد يہ ہے كہ صالحين كو ہميشہ خداوند كى نصرت اور مدد كى طرف توجہ ركھنى چاہيئے اور ہرگز مشركين كے مكر و فريب سے نہيں ڈرنا چاہيئے_
7_ غير خدا كى عبادت اور شرك كرنا، ايك ناروا عمل ہے جو خداوند كى حمايت اور ولايت سے محروميت كا باعث بنتاہے_
و ھو يتولى الصلحين
گذشتہ آيات كے قرينے سے صالحين اور صلاح كا مطلوبہ مصداق، توحيد اور موّحد مؤمنين ہيں اور اس كے مقابلے ميں شرك اور مشركين ہونگے_
بنابراين جملہ "و ھو يتولي ..." كا مفہوم خداوند كا مشركين كى حمايت نہ كرنا ہے_

استقامت:
استقامت كے علل و اسباب 6
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كے افعال 2;ولايت الہى سے محروميت 7
خوف (ڈر):
خوف كے موانع 6
ذكر:
ولايت خدا كے ذكر كے آثار 6
شرك:

شرك عبادى كا ناپسنديده ہونا7;شرك عبادى كے آثار 7
صالحين: 5
صالحين كا عقيده 6;صالحين كى امداد 4;صالحين كے مقامات 4
عمل:
ناپسنديده عمل 7
قرآن:
قرآن كى اہميت 3;نزول قرآن 2، 3

محمد(ص) :
فضائل محمد،(ص) 1، 5 ;محمد(ص) كا صالحين ميں سے ہونا 5;محمد(ص) كى حمايت 1، 3، 5
مشركين:
مشركين كى سازش 1، 3، 6;مشركين سے مبارزه 6
ولايت خدا كے مشمولين: 1، 4، 6

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلا أَنفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ .197
اور اسے چھوڑ كر تم جنھيں پكار تے ہو وه نہ تمھارى مدد كر سكتے ہيں اور نہ اپنے ہى كام آسكتے ہيں(197)
1_ بتوں كى پرستش كرنے سے مشركين كا مقصد، ان سے مدد طلب كرنا ہے_
والذين تدعون من دونہ لا يستطيعون نصركم
2_ مشركين كے معبود (بت) ہرگز ان كى مدد كرنے كى طاقت نہيں ركھتے_
والذين تدعون من دونہ لا يستطيعون نصركم
3_ مشركين كے معبود (بت) حوادث كے مقابلے ميں اپنا دفاع كرنے كى قدرت نہيں ركھتے_
و لا أنفسهم ينصرون
4_ سچے اور حقيقى معبود كا معيار يہ ہے كہ وه بندوں كى مدد
كرنے كى قدرت ركھتاہو_
والذين تدعون من دونہ لا يستطيعون نصركم
5_ سچے اور حقيقى معبود كو ناقابل شكست اور حوادث كے ضرر و نقصان سے محفوظ ہونا چاہيئے_
والذين تدعون من دونہ ...و لا ا نفسهم ينصرون
6_ مشركين كے معبودوں (بتوں) كا اپنے اور دوسروں كے دفاع سے عاجز اور ناتوان ہونا ہى شرك كے بطلان كى دليل ہے_
و لا يستطيعون نصركم و لا أنفسهم ينصرون
7_ فقط خداوند ہے كہ جو بندوں كى مدد كرنے اور اپنا

دفاع كرنے كى قدرت ركھتاہے_
والذين تدعون من دونہ لا يستطيعون نصركم و لا أنفسهم ينصرون
8_ فقط خداوند عبادت كى اہليت ركھتاہے اور پرستش كے معيار پر پورا اترتاہے_
والذين تدعون من دونہ لا يستطيعون

الله تعالى :
الله تعالى سے مختص امور 7،8; الله تعالى كى امداد 7; الله تعالى كى قدرت7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان:
انسان کی امداد 7
باطل معبود:
باطل معبودوں سے استمداد، 1;باطل معبودوں كي
ناتوانی 2، 3، 6
بت:
بتوں سے مدد طلب كرنا 1
شرك:
شرك كے بطلان كے دلائل 6
عبادت:
عبادت خدا ،8
مشركين:
مشركين كی بت پرستی كا فلسفہ1;مشركين كے معبود 2، 3، 6
معبود:
سچے معبود كا معيار 4، 8;سچے معبود كا ناقابل شكست ہونا 5;سچے معبود كی شرائط، 5;سچے معبود كی قدرت 4

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى لاَ يَسْمَعُواْ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لاَ يُبْصِرُونَ .198
اگر تم ان كو ہدايت كی دعوت دوگے تو سن بھی نہ سكيں گے اور ديكھو گے تو ايسا لگے گا جيسے تمھاری ہی طرف ديكھ رہے ہيں حالانكہ ديكھنے كے لائے بھی نہيں ہيں(198)
1_ مشركين كے معبود، اپنی پرستش كرنے والوں كی ہدايت كرنے سے ناتوان اور عاجز ہيں_
و إن تدعوهم إلى الهدى لا يسمعوا
"تدعوا" "يدعو" سے جمع مخاطب كا صيغہ

ہے اور اس ميں مشركين كو خطاب كيا گيا ہے_ "هدى " مصدر ہے اور اس كا فاعل وہ ضمير ہے كہ جو گذشتہ آيت ميں "الذين تدعون" كی طرف پلٹ رہی ہے_ اور اس كا مفعول مشركين ہيں_ بنابراين "إلى الهدى " يعنى "إلى أن يهدوكم"
2_ مشركين كے معبود (بت) اپنی عبادت كرنے والوں كا كلام سننے سے ناتوان اور عاجز ہيں_
و إن تدعوهم ...لا يسمعوا
3_ مشركين اپنے معبودوں (بتوں) كيلئے، خيرہ كن (شوخ و بے حيا) آنكھيں بناتے تھے_
و ترهم ينظرون إليك
"ترهم" اور "ينظرون" كی غائب ضميريں، "الذين تدعون" كی طرف پلٹ رہی ہيں كہ جو ان (مشركين) كے معبود ہيں_
4_ بتوں كے اندر بنائي گئي آنكھيں، اشياء كو ديكھنے سے ناتوان ہوتی ہيں_
و هم لا يبصرون
جملہ "هم لا يبصرون" كی ضمير كا مرجع "الذين تدعون" ہے_
5_ بتوں كے اندر آنكھيں اس طرح بنی ہوتی تھيں كہ گويا وہ اپنے مد مقابل شخص كو ديكھ رہی ہيں_
و ترهم ينظرون إاليك
"ترهم" اور "إليك" كا مخاطب ہر وہ انسان ہے كہ جو بتوں كے مد مقابل ہوتا ہے " يعنى "ترهم ايها الانسان" ...(اے انسان جب تو انكی طرف ديكھتا ہے) اور جملہ " و ہم لا يبصرون" (وہ نہيں ديكھتے) اس بات پر دلالت كرتے ہيں كہ " ترہم ينظرون" سے مراد "ترہم كأنہم ينظرون إليك " ہے (يعنى تم اس طرح گمان كرتے ہو كہ وہ بت تمہيں ديكھ رہے ہيں حالانكہ در حقيقت وہ تمہيںنہيں ديكھ رہے ہوتے _
6_ بندوں كی راہنمائي اور ہدايت كرنا، معبود كے سچا ہونے كا معيار ہے_
و إن تدعوهم إلى الهدى لا يسمعوا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوند، مشركين كے معبودوں كو اس لئے پرستش كے لائق نہيں جانتا چونكہ وہ انسانوں كى راہنمائي اور ہدايت نہيں كرسكتے_ بنابراين، انسانوں كى ہدايت كرنا بھى حقيقى ، سچا اور برحق معبود ہونے كے معيار ميں سے ہے_
7_ سچے اور برحق معبود كو چاہيئے كہ وہ ديكھ بھى سكے اور سن بھى سكے_
إن تدعوهم ...لا يسمعوا ...و هم لا يبصرون
8_ مشركين كے معبودوں (بتوں) كا حاجات پورى كرنے، كلام سننے اور اشياء كو ديكھنے سے ناتوان اور عاجز ہونا ہى غير خدا كى پرستش كے ناروا ہونے اور شرك كے بطلان كى دليل ہے_

و إن تدعوهم الى الهدى لا يسمعوا ...و هم لا يبصرون

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ .199
آپ عفو كا راستہ اختيار كريں نيكى كا حكم ديں اور جاہلوں سے كنارہ كشى كريں(199)
1_ خداوند نے اپنے رسول(ص) كو حكم ديا ہے كہ آپ(ص) عفو كو اختيار كريں اور خطا كاروں سے درگذر كرتے رہيں_
خذ العفو
"أخذ" (خذكا مصدر ہے) جس كا معنى لينا اور ہاتھ سے نہ چھوڑنا ہے كہ بحث كى مناسبت سے ملتزم ہونے سے كنايہ ہے_ بنابراين "خذ العفو" يعنى عفو اور درگذر كرو اور اسے ہاتھ سے جانے نہ دو اور اس كے ملتزم رہو_
2_ لوگوں كو پسنديده كاموں كى دعوت دينا، پيغمبر(ص) كے فرائض ميں سے ہے_
و امر بالعرف
"عرف" كا معنى معروف (پہچانا ہوا) ہے اور اس سے مراد وہ كام ہيں كہ جو شرع اور عقل كے نزديك پسنديده سمجھے جاتے ہيں_
3_ خداوند نے اپنے رسول(ص) كو حكم ديا كہ آپ(ص) جاہل افراد سے مدارا كريں اور ان كى جاہلانہ باتوں كو نظر انداز

كرديں_
و أعرض عن الجهلين
"إعراض" كا معنى منہ موڑناہے اور يہ منہ موڑنا اور روگرداني، كبھى تو مدارا اور نظر انداز كرنے سے كنايہ ہے_ اور كبھى بے اعتنائي اور دورى اختيار كرنے كے معنى ميں ہے_ صدر آيت كے مطابق اعراض سے مراد پہلا معنى ہے يعنى مدارا كرنا اور نظر انداز كرنا_
4_ خطاؤں اور لغزشوں سے درگذر كرنا، لوگوں كو نيك كاموں كى دعوت دينا اور جاہلوں سے مدارا كرنا دينى مبلغين كے بنيادى فرائض ميں سے ہيں_
خذ العفو و امر بالعرف و أعرض عن الجهلين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

5_ بت پرست اور مشركين، بے عقل اور نادان لوگ ہيں_
و أعرض عن الجهلين
گذشتہ آيات كے قرينے سے "الجاهلين" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك مشركين اور بت پرست ہيں_
6_ عن أبى عبدالله (ع) : ...إن اللّه ادّب رسولہ(ص) : فقال: يا محمد(ص) : خذ العفو ..." قال: خذ منهم ما ظہر و ما تيسر والعفو الوسط(1)
حضرت امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ خداوند نے اپنے رسول(ص) كو ادب سكھانے كے لئيے يہ حكم ديا كہ "اے محمد(ص) عفو كو اختيار كرو ..." يعنى صدقات ميں سے جو كچھ ظاہر ہے اور لوگ آسانى سے دے سكتے ہيں وہ لے لو اور عفو سے مراد ميانہ روى ہے_
7_ عن الحسن(ع) قال: إن الله عزوجل ادّب نبيہ أحسن الأدب فقال خذ العفو ..." ...فقال(ص) لجبرئيل(ع) و ما العفو؟ قال(ع) أن تصل من قطعك و تعطى من حرمك و تعفو عمن ظلمك ...(2)
امام حسن مجتبي(ع) سے منقول ہے كہ بے شك خداوند عزوجل نے اپنے نبي(ص) كو بہترين ادب سكھايا اور فرمايا: "عفو اختيار كرو ..." پيغمبر(ص) نے جبرائيل(ع) سے پوچھا عفو كيا ہے؟ اس نے جواب ديا: عفو يہ ہے كہ جو تم سے قطع تعلق كرے تم اس سے دوستى كرو اور جو تمہيں محروم كرے تم اس پر بخشش كرو اور جو كوئي تم پر ظلم كرے تو اس سے درگذر كرو_

------

1)تفسير عياشى ج/2 ص 43 ح 126; نورالثقلين ج/2 ص 111 ح 407_
2)بحار الانوار ج/75 ص 114 ح 10; مجمع البيان ج/4 ص 787_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مشركين:
مشركين كى بے عقلى 5

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ .200
اور اگر شيطان كى طرف سے كوئي غلط خيال پيدا كيا جائے تو خدا كى پناه مانگيں كہ وه ہر شے كا سننے والا اور جاننے والا ہے(200)
1_ شيطان ہميشہ اپنے وسوسوں كے ذريعے انسانوں كو خداوند كے فرامين سے سرپيچى كرنے پر ابھارتاہے_
و إما ينزغنّك من الشيطن نزغ
"نزغہ" يعنى اسے تھوڑا سا تحريك كيا يا ابھارا "نزغ" اس كلام كو كہتے ہيں جو تحريك كرنے اور ابھارنے كا باعث بنے (لسان العرب) "من الشيطان" "نزغ" كيلئے حال ہے اور "نزغ
شيطان" سے مراد اس كا وسوسہ ہے_ بنابراين "إما ينزغنّك" يعنى اگر شيطان كى طرف سے كسى وسوسے نے تمہيں ابھارا ...قابل ذكر ہے كہ گذشتہ آيت كى مناسبت سے يہاں تحريك اور ابھارنے سے مراد، خداوند كے احكام و فرامين كى مخالفت كرنے كى ترغيب دلانا ہے_
2_ شيطان كا عظيم انبياء كرام(ع) كو بھى فرامين خداوند سے

431
تخلف كرنے پر ابھارنے كيلئے اپنا نشانہ بنانا_
و إما ينزغنّك من الشيطن نزغ
"إما" "إن" شرطيہ اور "ما" زائدہ سے مركب ہے "ما" زائدہ اور نون تاكيد ثقيلہ كے ذريعے جملے كى تاكيد يہ معنى بيان كرنے كيلئے ہے كہ شرط پورى ہوگي_ بنابراين "إما ينزغنك" يعنى اگر شيطان تمہيں ابھارنے پر آگيا اور وہ حتماً يہ كوشش كرے گا _
3_ خداند كا رسول اكرم (ص) كو حكم ہے كہ جب تم شيطان كے وسواس كے روبرو ہوتو خدا كے حضور پناہ مانگ ليا كرو_
إما ينزغنّك ...فاستعذ بالله
4_ خداوند ہر كلام كو سنتاہے اور ہر حاجت سے آگاہ ہے_
انہ سميع عليم
5_ جب بندے خداوند كى بارگاہ ميں پناہ ليتے ہيں تو خداوند شيطان كے وسواس كو بے اثر كرديتاہے_
فاستعذ بالله انہ سميع عليم
جملہ "إنہ سميع عليم" "فاستعذ بالله " (خدا كى پناہ مانگو) كيلئے ايك تعليل كى حيثيت ركھتاہے چونكہ فقط سننا اور دانا ہونا ہى استعاذہ كے لازمى ہونے كى دليل نہيں بن سكتا_ لہذا كہہ سكتے ہيں كہ خداوند كا سننا اور دانا ہونا پناہ طلب كرنے كى اجابت سے كنايہ ہے_
6_ خداوند كے سميع و عليم ہونے كا عقيدہ باعث بنتاہے كہ (انسان) شيطانى وسوسوں كے مقابلے ميں خدا سے التجاء كرے_
فاستعذ بالله إنہ سميع عليم

استعاذہ:
استعاذہ كا پيش خيمہ 6;استعاذہ كے اثرات 5 خداوند كے حضور استعاذہ 3، 5، 6
اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا سميع ہونا 4،6; اللہ تعالى كا علم 4،6; اللہ تعالى كى نافرمانى 1; اللہ تعالى كے اوامر3
ايمان:
ايمان كے اثرات 6
شيطان:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اضلال شیطان 1، 2 ; شیطان اور انبیاء 2; شیطان سے استعاذہ 3، 5 ;شیطان کا کردار، 1، 2 ; شیطان کا وسوسہ 1، 3، 6;
شیطانی وسواس کو بے اثربنانا 5
گمراہي:
گمراہی کے علل و اسباب 1
محمد(ص) :
مسؤلیت محمد(ص) 3

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَواْ إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُواْ فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ .201

جو لوگ صاحبان تقوی ہیں جب شیطان کی طرف سے کوئي خیال چھونا بھی چاہتے ہے تو خردا کو یاد کرتے ہیں اور حقائق کو دیکھنے لگتے ہیں(201)
1_ شیطان ، انسان کے اردگرد چکر لگاتارہتاہے تا کہ اس کے افکار اور خیالات میں اپنے وسوسوں کے ذریعے نفوذ کرسکے_
إذا مسهم طئف من الشیطن
"طائف" اس شخص یا چیز کو کہا جاتاہے کہ جو کسی محور کے گرد گھوم رہی ہو "من الشیطان" میں "من" بیانیہ بھی ہوسکتاہے اس بناء پر "طائف" خود شیطان ہے یعنی شیطان دلوں کے اردگرد چکر لگاتاہے_ ہوسکتاہے "من" نشویہ ہو_ تو اس صورت میں "طائف" سے مراد شیطانی وسوسے ہیں کہ جو دلوں کے اردگرد گھومتے ہیں تاکہ ان میں نفوذ کرسکیں_
2_ جو لوگ پرہیزگار اور باتقوی ہیں وہ جب شیطان اور اس کے وسوسوں کے روبرو ہوتے ہیں تو وہ احکام خدا کو یاد کرلیا کرتے ہیں اور اس طرح وہ راہ تقوی سے واقف ہوجاتے ہیں_
إن الذین اتقوا إذا مسهم طئف من الشیطان تذکروا فإذاهم مبصرون
یہاں "تذکر" سے مراد توجہ کرنا اور اپنے جانے پہچانے علوم کو یاد میں لاناہے اور ان علوم اور دانستہ احکام سے مراد آیت 199 کے قرینے کے مطابق، اوامر الہی و احکام خدا ہیں "أبصار" (جوکہ مبصرون کا مصدر ہے) کا معنی بینا ہونا اور آگاہ ہونا ہے اور "الذین اتقوا" کے مطابق اس سے مراد تقوی کی راہ پر چلنا اور آخر کار شیطان کے جال سے رہائي پاناہے_
3_ باتقوی افراد، شیطانی وسوسوں کے حملے کا احساس کرتے ہی فرمان خدا (استعاذہ) کو یاد کرتے ہوئے اس کے حضور پناہ لیتے ہیں اور بصیرت و آگاہی کے ساتھ شیطان کے جال سے بچ جاتے ہیں_
إذا مسهم طئف من الشیطن تذکروا فإذا هم

مبصرون
مندرجہ بالا مفہوم میں گذشتہ آیت میں "فاستعذ باللہ " کے قرینے سے "تذکروا" کا متعلق "استعاذہ" کا لزوم قرار دیا گیا ہے_
تذکروا فإذا هم مبصرون
یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب گذشتہ جملے (إنہ سمیع علیم) کے قرینے سے "تذکروا" کا متعلق خداوند کی شنوائي اور آگاہی ہو_
5_ اہل تقوی جب شیطانی وسوسوں کے روبرو ہوتے ہیں تو ان وسواس کی تشخیص کرلیتے ہیں (کہ یہی شیطانی وسوسوں ہیں)_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إن الذين اتقوا إذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا
6_ تقوی ، وہ واحد عامل ہے کہ جو شيطانی وسوسوں کے روبرو ہونے پر انسان کی توجہ احکام خداوند کی طرف لے جاتاہے_
إن الذين اتقوا إذا مسهم طئف من الشيطن تذكروا
7_ عن علی بن حمزة عن أبی عبدالله (ع) قال: سألته عن قول الله : "إن الذين اتقوا إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فإذا هم مبصرون" ما ذلك الطائف؟ فقال: هو السيّيء يهمّ به العبد ثم يذكر الله فيبصر و يقصر (1)
علی بن حمزہ کہتے ہيں ميں نے حضرت امام صادق(ع) سے پوچھا کہ آيہء مجيدہ "إن الذين اتقوا ..." ميں "طائف" سے کيا مراد ہے؟ آپ(ع) نے فرمايا: اس سے گناہ کا وسوسہ مراد ہے، بندہ اس کا ارادہ کرتاہے اور پھر اسے خدا کی ياد آجاتی ہے اور وہ بيدار ہوجاتاہے اور اسے انجام نہيں ديتا_

استعاذہ:
استعاذہ کے عوامل 6;خدا کے حضور استعاذہ 3، 6
الله تعالى :
الله تعالى کا سميع ہونا 4;الله تعالى کا عليم ہونا 4
ايمان:
ايمان کے اثرات 4
تقوی :
تقوی کے اثرات 6
شيطان:
شيطان اور متقين 3;شيطان سے استعاذہ 3; شيطان سے نجات کے عوامل 2، 3، 4، 6; شيطان کا کردار،1 ; نفوذ شيطان کا طريقہ1 ; وسوسہء شيطان 1، 2، 3، 4، 6; وسوسہء شيطان کی پہچان 5
متقين:
متقين اور شيطان 2;متقين کا ادراك 5;متقين کا استعاذہ 3 ;متقين کی آگاہی 2
---

1) تفسير عياشي، ج2، ص 44، ح129; نور الثقلين، ج2، ص 112، ح 416_

وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لاَ يُقْصِرُونَ .202

اور مشرکين کے برادران شياطين انھيں گمراہی ميں کھينچ رہے ہيں اور اس ميں کوئي کوتاہی نہيں کرتے ہيں(202)
1_ بے تقوی لوگ، شيطان کے بھائي ہيں_
و إخوانهم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ"إخوانهم" کی ضمير کا مرجع، گذشتہ آيت ميں موجود"الشيطان" ہو_ قرينہ مقابلہ کے مطابق "إخوان"سے مراد بے تقوی افراد ہيں يہ بھی ياد رہے کہ "الشيطان" ميں "ال" جنس کيلئے ہے_ ضمير جمع اس کی طرف پلٹائي جاسکتی ہے_
2_ شياطين، بے تقوی افراد کو گمراہی کی جانب لے جاتے ہيں_ اور انھيں ضلالت (کی گہرائيوں) ميں غرق کرديتے ہيں_
و إخوانهم يمدونهم فی الغي
"يمدونهم" ميں ضمير فاعلی کا مرجع شياطين ہيں اور ضمير مفعولی کا مرجع "إخوان" ہے يعنی "إخوان الشياطين يمدهم الشياطين فی الغي"_ "مد" ("يمدون"کا مصدر ہے) جس کا معنی کھينچنا ہے اور "الي" کی جگہ "في" کو
لانا يہ معنی ديتاہے کہ شيطان بے تقوی افراد کو گمراہی کی گہرائيوں ميں لے جاتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ شيطان، بے تقوى افراد كو گمراہ كرنے كے بعد كهلا نہيں چهوڑتا بلكہ انهيں اسى طرح گمراہى كى دلدل ميں روكے ركهتاہے_
ثم لا يعصرون
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "لا يقصرون" كى ضمير كا مرجع شيطان ہو "اقتصار" (يقصرون كا مصدر ہے) جس كا معنى "ہاتھ اٹھانا" ہے
4_ بے تقوى افراد كا روشن ترين مصداق، مشركين ہيں_
و إخوانهم
جيسا كہ گذرچكاہے كہ "إخوان" سے مراد بے تقوى افراد ہيں اور چونكہ گذشتہ آيات مشركين كے بارے ميں تهيں لہذا كہہ سكتے ہيں كہ بے تقوى افراد كا مطلوبہ مصداق، مشركين ہيں_
5_ شيطان، بے تقوى اور مشرك انسانوں كا بهائي

ہے_
و إخوانهم يمدونهم فى الغي
"إخوانهم" كى ضمير كا مرجع مشركين اوربے تقوى افراد بهى ہوسكتے ہےں_ اس بناء پر "إخوان" سے مراد گذشتہ آيت كے قرينے سے، شيطان ہے_ قابل ذكر ہے كہ اس صورت ميں ضمير فاعلى "يمدونهم" كا مرجع "إخوان" اور ضمير مفعولى كا مرجع مشركين و بے تقوى لوگ ہيں_
6_ شيطان كے پيروكار مشركين اور بے تقوى افراد كا اپنى گمراہى پر اصرار كرنا_
ثم لا يقصرون
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "لا يقصرون" كى ضمير، مشركين اور بے تقوى افراد كى جانب لوٹائي جائے_

بے تقوى افراد،1،4،5:
بے تقوى لوگوں كى گمراہى 2، 3، 6
شيطان:
اضلال شيطان 2، 3; شيطان اور بے تقوى افراد 1، 2، 3، 5; شيطان اور مشركين 5; شيطان كا كردار 2، 3; شيطان كے بهائي 1، 5 شيطان كے پيروكار 6
گمراہي:
گمراہى پر اصرار 6;گمراہى كا تسلسل 3; گمراہى كے عوامل 2، 3
مشركين:5
بے تقوى مشركين 4;مشركين كى گمراہى 6

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُواْ لَوْلاَ اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يِوحَى إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَـذَا بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ .203
اور اگر آپ ان كے پاس كوئي نشانى نہ لائيں تو كہتے ہيں كہ خود آپ كيوں نہيں منتخب كر ليتے تو كہہ ديجئے كہ ميں تو صرف وحى پروردگار كا اتباع كرتا ہوں_ يہ قرآن تمہارے پروردگار كى طرف سے دلائل ہدايت اور صاحبان ايمان كے لئے رحمت كى حيثيت ركهتا ہے (203)
1_ آيات قرآن، رسالت پيغمبر(ص) كى حقانيت كا ايك معجزہ اور علامت ہيں_

و إذا لم تأتهم بأية
كلمہ "آية" كا معنى نشانى اور دليل ہے اور اس سے مراد آيات قرآن ہيں_
2_ آيات قرآن كبهى كبهي، تاخير كے ساتھ اور كچھ وقت كے بعد نازل ہوتى تهيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و إذا لم تأتهم بأية
3_ پيغمبر اكرم(ص) كے مخالفين نزول آيات ميں تاخير كو بہانہ بناكر آپ(ص) كى رسالت كو جھٹلانے لگتے اور آپ(ص) كى شماتت كرنے لگتے_
و إذا لم تأتهم باية قالوا لو لا اجتبيتہا
4_ قرآن، پيغمبر اكرم(ص) پر جزء جزء اور جدا جدا حصوں كى صورت ميں نازل ہوا ہے_
و إذا لم تأتهم بأية
5_ مشركين كے نزديك آيات قرآن ، پيغمبر اكرم(ص) كے ہاتھوں بنايا ہوا اور انتخاب شده (چنا ہوا) ايك مجموعہ تھا_
لو لا اجتبيتها
"اجتبائ" (مصدر اجتبيت) كا معنى "چن چن كر اور انتخاب كركے جمع كرنا"ہے_ (مفردات راغب) مشركين پيغمبر(ص) كى جانب "اجتبائ" كى نسبت ديتے ہوئے يہ وسوسہ ڈالتے تھے كہ آنحضرت(ص) قرآن كے مطالب كو ادھر ادھر سے جمع كركے اور انتخاب كركے لوگوں كے سامنے پيش كرتے ہيں_
6_ پورا قرآن، وحى ہے اور خداوند كى جانب سے نازل شده ہے نہ كہ كسى بشر كا بنايا ہوا_
قل إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي
جملہ "إنما أتبع ..." ميں حصر مشركين كے اتہام اور ان كے خيال كى طرف اشاره ہے_ يعنى ميں آيات قرآن پيش كرنے ميں وحى كے تابع ہوں نہ يہ كہ اپنے آپ سے بناكر يا ادھر ادھر سے جمع كركے پيش كرتاہوں_
7_ پيغمبراكرم(ص) ہميشہ وحى كے تابع رہے ہيں اور احكام خداوند كى پيروى كرتے رہے ہيں_
قل إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي
8_ قرآن كا سرچشمہ ،خداوند كا مقام ربوبيت ہے_
إنما أتبع ما يوحى إليَّ من ربي
9_ قرآن، روشنى بخش اور بصيرت افروز كتاب ہے_
هذا بصائر من ربكم
"بصيرة" (مفرد بصائر) بمعنى حجت، برہان اور وه چيزہے كہ جو بصيرت و بينش كا باعث بنے_
10_ قرآن اور اس كى روشنى بخش (تعليمات)، انسانوں كى تدبير كيلئے ،ربوبيت خداوند كا جلوه ہيں_
هذا بصائر من ربكم
11_ خداوند، پيغمبر اكرم(ص) كا مربى اور تمام انسانوں كے امور كى تدبير كرنے والا ہے_

من ربيّ ...من ربّكم
12_ قرآن، كتاب ہدايت اور باعث رحمت ہے_
هذا ...هديً و رحمة
13_ فقط اہل ايمان ہى قرآن كى ہدايت سے اور اس كى رحمت كے سائے سے بہره مند ہوتے ہيں_
هذا ...هديً و رحمة لقوم يؤمنون
14_ قرآنى ہدايت، كسى قسم كى ضلالت و گمراہى سے آلوده نہيں ہوتى اور نہ ہى اس سے كوئي بے قاعدگى و كجى پيدا ہوتى ہے_
هذا ...هديً و رحمة
اسم فاعل "هاد" كى جگہ مصدر "هديً" كا استعمال، مندرجہ بالا مفہوم كو ظاہر كررہاہے_

الله تعالى :
الله تعالى كى ربوبيت 8،10; الله تعالى كے افعال
انسان:
انسانى امور كى تدبير 10، 11
قرآن:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اعجاز قرآن 1; تعلیمات قرآن کی خصوصیت 14; رحمت قرآن 12، 13; قرآن سے استفادے کا پیش خیمہ 13; قرآن کا تدریجی نزول 2، 3 ; قرآن کا روشنی بخش ہونا 9، 10;قرآن کا کردار 9، 10، 12، 13; قرآن کا وحی ہونا 6;قرآن کا ہدایت کرنا 12، 13، 14;نزول قرآن کی کیفیت 4; نزول قرآن کا منشاء 6، 8
مؤمنین:
مؤمنین اور قرآن 13
محمد(ص) :
تکذیب محمد(ص) کے علل و اسباب 3; حقانیت محمد(ص) کے دلائل 1; محمد(ص) پر افتراء 5; محمد(ص) کا وحی کی اتباع کرنا 7;محمد(ص) کی مخالفت 3; محمد(ص) کے مخالفین 3; معجزات محمد(ص) ، 1; مربی محمد(ص) ،11
مشرکین:
مشرکین اور قرآن 5
ہدایت:
ہدایت کے عوامل 9، 12

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُواْ لَهُ وَأَنصِتُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ .204

اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو خاموش ہوکر غور سے سنو کہ شاید تم پر رحمت نازل ہوجائے (204)
1_ قرآن کی تلاوت کے وقت اسے غور سے سننے اور خاموشی و سکوت اختیار کرنے کا واجب ہونا_
و إذا قری القرآن فاستمعوا لہ و أنصتوا
"استماع" (مصدر استمعوا) کا معنی سننا اور کان دھرنا ہے اور "انصات" (مصدر انصتوا) کا معنی خاموشی و سکوت اختیار کرنا ہے_
2_ قرآن کو سننا اور سنتے وقت خاموش رہنا، رحمت خداوند کے حصول کا مقدمہ ہے_
فاستمعوا لہ و أنصتوا لعلکم ترحمون
3_ تلاوت قرآن کرنے والا کوئي بھی ہو، اس کی قرائت کے دوران خاموش رہ کر قرآن کو سننا چاہیئے_
و إذا قری القرآن فاستمعوا لہ و أنصتوا لعلکم ترحمون
یہ مفہوم فعل "قري" کے مجہول ہونے سے اخذ کیا گیا ہے_
4_ خداوند نے کفار کو قرآن کی صدا (و تلاوت) سننے کي
دعوت دي_
هذا بصائر من ربکم ...إذا قری القرآن فاستمعوا لہ
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "فاستمعوا" کا خطاب کفار کو بھی شامل ہو_
5_ کفار کا قرآن کی صدا اور تلاوت کو سننا، ان میں ہدایت اور رحمت الہی تك پہنچنے کی آمادگی پیدا کردے گا_
و إذا قری القرآن فاستمعوا لہ و أنصتوا لعلکم ترحمون
اگر آیت کا خطاب، کفار کو بھی شامل ہو تو "ترحمون" میں رحمت کا مطلوبہ مصداق، ہدایت ہوگا_

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب 2، 5;اللہ تعالی کے اوامر،4

قرآن:
استماع قرآن 1، 3، 4; استماع قرآن کے اثرات 2، 5; تلاوت قرآن کے آداب 3; تلاوت قرآن کے احکام 1; تلاوت قرآن کے وقت سکوت 1; 2، 3 ;قرآن کا ہدایت کرنا 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كفار:
كفار اور قرآن 4، 5; مسؤليت كفار 4
واجبات:1
ہدايت:
ہدايت كا پيش خيمہ 5

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ .205
اور خدا كو اپنے دل ہى دل ميں تضرع اور خوف كے ساتھ ياد كرو اور قول كے اعتبار سے بھى اسے كم بلند آواز سے صبح و شام ياد كرو اور خبردار غافلونميں نہ جاؤ(205)
1_ خداوند نے اپنے رسول(ص) كو حكم ديا كہ آپ(ص) خداوند كے مقام ربوبى كى طرف متوجہ رہيں اور اسے اپنے دل و جان سے ياد كرتے رہيں_
و اذكر ربك فى نفسك
2_ خداوند كے سامنے خشوع اور اس كے مقام ربوبى سے خوف و ہراس ،خداوند كى طرف توجہ كرنے اور اسے ياد كرنے كے آداب ميں سے ہيں_
و اذكر ربك فى نفسك تضرعا و خيفة
"تضرع" كا معنى خشوع اور اظہار تذلل كرنا ہے_ اور "خيفة" كا مطلب ڈرنا اور خوف زدہ ہونا ہے_
"تضرعاً" اور "خيفة" مصدر ہےں اور آيت ميں اسم فاعل (متضرعاً) اور (خائفاً) كے معنى ميں آياہے_ يعنى اپنے پروردگار كو خشوع و خوف كے ساتھ ياد كرو_
3_ خداوند نے پيغمبر(ص) كو حكم ديا كہ آپ(ص) زير لب اس كا ذكر كريں اور اپنى زبان كو اس كے ذكر سے معطر كرتے رہيں_
و اذكر ربك ...دون الجهر من القول
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "دون الجهر ..." كا "فى نفسك" پر عطف ہو اس بناء پر آيہء شريفہ دو طرح كے اذكار كى طرف

اشارہ كررہى ہے قلبى ذكر كہ جو "فى نفسك"سے ظاہر ہوتاہے اور زبانى ذكر كہ جو "دون الجهر من القول" سے آشكار ہے_
4_ زبانى ذكر ميں بلند آواز سے پرہيز كرنا، زير لب ذكر خدا كرنے كے آداب ميں سے ہے_
و اذكر ربك ...دون الجهر من القول
"دون" كا معنى نيچا اور آہستہ ہے جبكہ "جهر" كا معنى آشكار كرنا اور اعلان كرنا ہے اور "من القول" "الجهر" كا بيان ہے_ بنابراين "الجهر من القول" يعنى صدا و آواز كو بلند كرنا، اور "دون الجهر من القول" يعنى كلام اور لفظ كو جہر كے بغير اور نيچى آواز سے ادا كرنا ہے_
5_ انسانوں كو چاہيئے دل و جان سے خداوند كى ياد ميں رہيں اور صبح و شام اس كا ذكر كرتے رہيں_
و اذكر ربك ...بالغد و الأصال
"غدوة" (غدو كامفرد) بمعنى صبح ہے(يعنى طلوع فجر سے ليكر طلوع خورشيد تك) "آصال" اصيل كى جمع يا جمع الجمع ہے_ اور" اصيل " عصر سے مغرب تك كے درميانى وقت كو كہتے ہيں_
قابل ذكر ہے "الغدو" ميں اور "الأصال" ميں "ال" استغراق كيلئے ہے اور عموم كا فائدہ دے رہاہے يعنى ہر صبح و عصر
6_ خداوند كا پيغمبر(ص) كو غافلين كے زمرے ميں داخل ہونے سے روكنا_
و لا تكن من الغفلين
7_ ياد خدا سے غفلت ايك ناپسنديدہ اور ناروا، امر ہے_
و لا تكن من الغفلين
8_ خداوند كو صبح و شام ياد كرنا، انسان كو غافلين كے زمرے سے نكال ديتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و اذكر ربك ...بالغدو و الأصال و لا تكن من الغفلين
9_ عن رسول الله (ص) قال: و اذكر ربك فى نفسك" يعنى مستكيناً "و خيفة" يعنى خوفاً من عذابہ "و دون الجهر من القول" يعنى دون الجهر من القرائة "بالغدو و الاصال" يعنى بالغداوة والعشى (1)
رسول خدا(ص) سے منقول ہے كہ آپ(ص) نے فرمايا " و اذكرربك فى نفسك (تضرعا) يعنى خداوند كو اپنے دل ميں خضوع و خشوع كے ساتھ ياد كرو_ اور "خيفة" يعنى اس كے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور "دون الجهر من القول" يعنى بلند آواز كے بغير اور "بالغدو والاصال" يعنى صبح و شام_
------

1) تفسير عياشى ج/2 ص 44 ح 135_ نورالثقلين ج/2 ص 112 ح 424_

الله تعالى :
الله تعالى سے ڈرنا2; الله تعالى كا خبردار كرنا 6; الله تعالى كى ربوبيت 2; الله تعالى كے اوامر 1،3
انسان:
مسؤليت انسان،5
ذكر:
آداب ذكر 2;ذكر خدا، 1، 5; ذكر خدا كى اہميت 3; ذكر كے آثار 8; ذكر ميں خشوع كرنا 2; صبح كے وقت ذكر 5، 8; عصر كے وقت ذكر 5، 8
عمل:
ناپسنديده عمل 7
غفلت:
خدا سے غفلت كرنا 7; غفلت پر سرزنش 7; غفلت سے بچنا 6;موانع غفلت 8
محمد(ص) :
محمد(ص) كو خبردار كيا جانا 6;مسؤليت محمد(ص) ، 1; 3
ورد:
آواز كے ساتھ ورد كرنا 4; ورد كا وقت5; ورد كى اہميت 3، 4; ورد كے آداب 4

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ .206
جو لوگ الله كى بارگاہ ميں مقرب ہيں وہ اس كى عبادت سے تكبر نہيں كرتے ہيں اور اسى كى بارگاہ ميں سجدہ ريز رہتے ہيں(206)
1_ بارگاہ خداوند كے مقرب بندے كبھى بھى خداوند كے مقابلے اپنے آپ كو بڑا نہيں سمجھتے اور اس كى عبادت سے روگردانى نہيں كرتے_
إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادتہ
"استكبار" كا معنى اپنے آپ كو بڑا جانناہے، چونكہ حرف "عن" سے متعدى ہوا ہے تو اعراض اور روگردانى كا معنى دے رہاہے يعنى "لايعرضون
يعرضون عن عبادتہ مستكبرين"
2_ بارگاہ خداوند كے مقربين ہميشہ اسكى تسبيح كرتے ہيں اور اسے ہر نقص و عيب سے منزہ شمار كرتے ہيں_
إن الذين عند ربك ...يسبحونہ
خداوند كے نزديك ہونا، اسكى بارگاہ ميں تقرب حاصل كرناہے_ بنابراين "الذين عند

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ربك" يعنى بارگاہ خدا كے مقربين_
3_ خداوند كو دل و جان سے ياد كرنا اور زير لب اس كا ذكر كرنا ،اس كى عبادت و پرستش ہے_
و اذكر ربك ...إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادتہ
ذكر خدا كا حكم (اذكر ربك) اور پھر اس حقيقت كا بيان كہ بارگاہ خدا كے مقربين اسكے ذكر سے روگردانى نہيں كرتے ظاہر كرتاہے ذكر خدا، خداوند كى عبادت و پرستش كا روشن ترين مصداق ہے_
4_ ياد خدا سے غفلت اور اسكى عبادت سے روگرداني، تكبر اور اپنى بڑائي كے اظہار كا نتيجہ ہے_
و لا تكن من الغفلين_ إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادتہ
غفلت سے نہى اور پھر يہ بيان كرنا كہ مقربين بارگاہ الهي، اس كے مقابلے ميں تكبر نہيں كرتے، ظاہر كرتاہے ياد خدا سے غفلت كرنا در حقيقت اسكے مقابلے ميں تكبر كرنا ہے اور اپنے آپ كو بڑا جانناہے_
5_ بارگاہ خداوند كے مقربين ہميشہ خالصانہ طور پر اس كے حضور سجدہ كرتے ہيں_
إن الذين عند ربك ...لہ يسجدون
"يسجدون" پر "لہ" كا مقدم كرنا، حصر اور خلوص پر دلالت كرتاہے_
6_ خداوند كى ياد اور ذكر كے مصاديق ميں سے ايك، خدا كى عبادت كرنا، اسكے ان اسماء و صفات كو زبان پر لانا كہ جو تنزيہ الہى كى حكايت كرتے ہيں اور اسكے حضور سجدہ ريز ہونا ہے_
و اذكر ربك ...إن الذين عند ربك ...و لہ يسجدون
7_ خداوند كو ہر عيب و نقص سے منزہ جاننے اور اسكى مخلصانہ عبادت كرنے ميں مقربين الہى كو اپنا نمونہء عمل بنانا اور انكى اقتداء كرنا لازمى ہے _
اذكر ربك ...إن الذين عند ربك لا يستكبرون عن عبادتہ
8_ خداوند كا تقرب، اسكى پرستش كرنے، اسے ہر عيب و نقص سے منزہ جاننے اور اسكى بارگاہ ميں مخلصانہ سجدہ كرنے سے مربوط ہے_
و لا تكن من الغفلين_ إن الذين عند ربك ...و لہ يسجدون
9_ ملائكہ ہميشہ خداوند كے سامنے تواضع كرتے ہيں اسكى عبادت كرتے ہيں اور اسے منزہ جانتے ہوئے فقط اسى كى بارگاہ ميں سجدہ انجام ديتے ہيں_
ان الذين عند ربك ...و لہ يسجدون
بہت سے مفسرين كا نظريہ ہے كہ "الذين عند ربك" سے مراد ملائكہ ہيں_

خدا سے غفلت کے اسباب 4
مقربین:
مقربین کا اخلاص 5، 7; مقربین کا سجدہ 5; مقربین کونمونہ بنانا 7; مقربین کی تسبیح 2، 7; مقربین کی تقلید 7; مقربین کی تواضع 1; مقربین کی عبادت 7;مقربین کے فضائل 1، 5
ملائکہ:
ملائکہ کا سجدہ 9; ملائکہ کی تواضع 9;ملائکہ کی عبادت 9
ورد:
ورد کی اہمیت 3، 6

8. سورة الأنفال 447

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنفَالِ قُلِ الأَنفَالُ لِلّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُواْ اللّهَ وَأَصْلِحُواْ ذَاتَ بِيْنِكُمْ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ .1

پیغمبر یہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ انفال سب اللہ اوررسول کے لئے ہیں لہٰذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور آپس میں اصلاح کرو اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس پر ایمان رکھنے والے ہو(1)
1_ مسلمانوں کا پیغمبر اکرم(ص) سے انفال کے مالك کی تعیین اور اسے تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں بار بار پوچھنا_
يسئلونك عن الأنفال
جملہ "قل الأنفال لله و الرسول" کہ جو مالك انفال کو تعیین کررہاہے، اور یہ جملہ مسلمانوں کے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ مسلمانوں کا سوال انفال کے مالك کے علاوہ اسی کے ضمن میں اس انفال کی تقسیم کے بارے میں بھی تھا_
2_ جنگی غنائم کے مالك کو تعیین کرنے اور اسے تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں صدر اسلام کے مسلمانوں کا اختلاف کرنا_
يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله و الرسول ...و اصلحوا ذات بينكم
بعد والی آیات کے مطابق کہ جن میں دشمن کے خلاف جنگ کی بحث ہورہی ہے اور اسی طرح آیت کے بارے میں نقل شدہ شان نزول سے بھی معلوم ہوتاہے کہ جملہ "يسئلونك عن الأنفال" سے مراد وہ مال تھا کہ جو معرکہء جنگ میں دشمن سے رہ گیا تھا اور مسلمانوں کے قبضے میں آگیا تھا_ انفال کا حکم بیان کرنے کے بعد خداوند کی طرف سے مشاجرہ اور اختلاف ترك کرنے کا حکم و نصیحت ظاہر کررہاہے کہ وہ باقی ماندہ اموال مسلمانوں میں باعث اختلاف تھا_
3_ دشمن سے رہ جانے والا مال اور جنگی غنائم، انفال میں سے ہےں_

448
يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول
"يسئلونك عن الأنفال" میں انفال سے مراد جنگی غنائم ہیں جواب میں اس کلمہ کا تکرار ظاہر کرتاہے کہ "قل الأنفال" میں "أنفال" سے مراد لیا گیا معنی ، جنگی غنائم سے بھی زیادہ وسعت کا حامل ہے_ اور اس کے لغوی معنی کو دیکھتے ہوئے یعنی "نفل" (زیادہ) یہ کہہ سکتے ہیں "قل الأنفال" میں "أنفال" سے مراد مطلق اموال ہےں کہ جو زیادہ سمجھے جاتے ہےں اور جس کا کوئي خاص مالك نہیں ہے_
4_ جنگ بدر میں مسلمانوں کو غنائم کا ایك بڑا حصہ ملا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يسئلونك عن الانفال
مسلمانوں كا جنگی غنائم اور انفال كے بارے ميں حساس ہوجانا اور بار بار سؤال كرنا اور پھر اس (سؤال مكرر) كو آيت ميں ذكر كيا جانا ظاہر كرتاہے كہ اس وقت غنائم كا ايك بڑا حصہ موجود تھا_
5_ پيغمبر اكرم(ص) كے فرائض ميں سے ہے كہ آپ(ص) اقتصادى و اجتماعى سؤالات كا جواب ديں اور انكے احكام بيان كريں_
يسئلونك عن الأنفال قل الأنفال للّه و الرسول
6_ پورا كا پورا انفال، خدا اور اسكے رسول(ص) كى ملكيت ہے_
قل الأنفال للّه والرسول
7_ احكام خداوند اور دينى قوانين، انسانوں كے اجتماعى و مادى مسائل اور امور كو بھى شامل ہيں_
قل الأنفال للّه والرسول
8_ انفال اور جنگى غنائم كے بارے ميں احكام الہى كا لحاظ ركھنا ضرورى ہے_
قل الانفال لله و الرسول فاتقوا الله
9_ انفال اور جنگى غنائم لوگوں ميں لغزش، سوء استفادہ ميں مبتلا ہونے اور بے تقوى بن جانے كا زمينہ ہموار كرتے ہيں_
قل الأنفال للّه والرسول فاتقوا الله
انفال كا حكم بيان كرنے كے بعد، خداوندكا تقوى كى تنبيہ كرنا، مندرجہ بالا مفہوم كى حكايت كرتاہے_
10_ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ اپنے درميان موجود كدورتوں، اختلافات اور لڑائي جھگڑوں كو ختم كرنے كيلئے كوشش كريں_
و أصلحوا ذات بينكم
11_ ايك ايمانى اور دينى معاشرے كى وحدت كى حفاظت كرنے كے لئے اور كدورتوں و اختلافات كو ختم كرنے كيلئے سب سے بڑا اور طاقتور عامل تقوى كا لحاظ ركھتے ہوئے احكام الہى پر عمل كرناہے_
فاتقوا الله و أصلحوا ذات بينكم
اہل ايمان كو كدورتيں اور اختلاف ختم كرنے كا حكم

دينے سے پہلے تقوى كى نصيحت، اس اجتماعى فريضے كى انجام دہى كيلئے ايك بنيادى راستے كى طرف راہنمائي ہے_
12_ خداوند اور اسكے رسول(ص) كے تمام احكام كى اطاعت كا لازمى ہونا_
و أطيعوا الله و رسولہ
13_ خداوند اور اسكے رسول(ص) پر ايمان كا لازمہ يہ ہے كہ خدا و رسول(ص) كى اطاعت كرتے ہوئے، دينى اور ايمانى معاشرے كے اختلافات ختم كرنے كيلئے كوشش كى جائے اور تقوى كا لحاظ ركھا جائے_
فاتقوا الله و أاصلحوا ...و أطيعوا الله و رسولہ إن كنتم مؤمنين
14_ انسانى اقدار پر مبنى اعمال اور مثبت مؤقف اختيار كرنے كى بنياد، ايمان اور راسخ اعتقاد ہے_
فاتقوا الله و أصلحوا ...و أطيعوا الله و رسولہ إن كنتم مؤمنين
15_ عن داود بن فرقد قال: قلت لأبى عبدالله (ع) : ...و مالأنفال؟ قال: بطون الاودية و رؤوس الجبال و الأجام والمعادن و كل أرض لم يوجف عليها خيل و لا ركاب و كل أرض ميتة قد جلا أهلها و قطايع الملوك (1)
داؤد بن فرقد كہتے ہيں ميں نے امام صادق(ع) سے عرض كي: ...انفال كيا ہے؟ آپ(ع) نے فرمايا: دروں اور گھاٹيوں كى گہرائياں، پہاڑوں كى چوٹياں، جنگل، معادن اور ہر وہ زمين كہ جو دشمن سے جنگ كئے بغير ہاتھ لگ جائے اور ہر وہ بنجر زمين كہ جس كے ساكنين وہاں سے كوچ كرگئے ہوں اور وہ قومي، ملكيت كى زمينيں كہ جو بادشاہوں اور سلاطين نے اپنے لئے خاص كر ركھى ہوں_
16_ اسحاق بن عمار قال: سألت أبا عبدالله (ع) عن الأنفال قال: ...ما كان للملوك ...و كل أرض لا رب لها ...و من مات و ليس لہ مولى فمالہ من الأنفال: ...(2)
اسحاق بن عمار كہتے ہيں ميں نے امام صادق(ع) سے انفال كے بارے ميں پوچھا آپ(ع) نے فرمايا: تمام وہ اموال كہ جو سلاطين اور بادشاہوں كے ہاتھ ميں تھے ...اور بغير مالك كے زمينيں ...اور وہ مال كہ جس كا مالك مرجائے اور اس كا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كوئي وارث نہ ہو، انفال ميں سے ہےں_
17_ عن أبى عبدالله (ع) : ...لما كان يوم بدر ...فلما هزم الله المشركين و جمعت غنائمهم ...فأنزل الله عزوجل: "يسئالونك عن الأنفال" والأنفال اسم جامع لما اصابوا يومئذ (3)
----

1) تفسير عياشى ج/2 ص 49 ح 21 نورالثقلين ج/2 ص 121 ح 21_
2) تفسير قمى ج/1 ص 254 نورالثقلين ج/2 ص 119 ح 13_
3)تحف العقول ص 339 بحار الانوار ج/93 ص 205 ح 1_

امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ: ...جنگ بدر ميں جب خداوند نے مشكرين كو شكست دى اور ان كے جنگى غنائم جمع كيے گئے تو ...خداوند نے آيہء مجيده "يسالونك عن الانفال" نازل فرمائي_ انفال ايك جامع نام ہے كہ جو ان تمام اشياء كو شامل ہے كہ جو اس دن حاصل ہوئي تھيں_
18_ عن أبى عبدالله (ع) قال: الانفال ...لرسول الله (ص) و هو للامام من بعده يضعه حيث يشائ(1)
امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ انفال رسول خدا(ص) اور ان كے بعد امام(ع) كيلئے ہے وه جس جگہ چاہيئں خرچ كرسكتے ہيں_

تقوى كى اہميت 13;تقوى كے آثار ،11
-----

1) كافى ص 539 ح 3 نورالثقلين ج/2 ص 118 ح 6_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَاناً وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ .2

صاحبان ایمان در حقیقت وہ لوگ ہیں جن کے سامنے ذکر خدا کیا جائے ت ان کے دلوں میں خوف خدا پیدا ہو اور اس کی آیتوں کی تلاوت کی جائے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہوجائے اور وہ لوگ اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں(2)

1_ یاد خدا کے وقت، سچے مؤمنین کے دل خوف زدہ ہوکر لرزنے لگتے ہیں_

إنما المؤمنون الذین إذا ذکر اللہ و جلت قلوبهم

2_ کوئي بھی یاد خدا کرے، مؤمنین کے دل و روح پر گہرا اثر چھوڑتی ہے_

إذا ذکر اللہ و جلت قلوبهم

فعل "ذُ کرَ" کو مجہول لانا دلالت کرتاہے کہ یاد خدا کرنے والا کوئي بھی ہو ، اس کاحیرت انگیز اثر سچے مؤمنین پر ضرور ہوتاہے_

3_ تلاوت قرآن سے سچے مؤمنین کے اندر، ایمان کا اضافہ ہوتاہے_

و إذا تلیت علیهم ء ای تہ ذادتهم ایمنا

کلمہء "علی " کے قرینے سے "تلیت" تلاوت سے لیا گیا ہے جس کا معنی قرائت ہے بنابراین "أی تہ" سے مراد آیات قرآن ہے_

4_ یاد خدا سے خوف زدہ اور لرزتے ہوئے دلوں میں تلاوت قرآن سے متأثر ہونے کی زیادہ (مناسب) صلاحیت اور آمادگی ہوتی ہے_

إذا ذکر اللہ و جلت قلوبهم و إذا تلیت علیهم ء أی تہ زادتهم ایمنا

5_ ایمان، درجات و مراتب کا حامل ہونے کی وجہ سے ہمیشہ قابل تکامل ہوتاہے_

ذادتهم ایمنا

6_ سچے اور واقعی مؤمنین فقط خداوند پر توکل کرتے ہیں_

و علی ربهم یتوکلون

7_ توحید ربوبی پر اعتقاد انسان کو غیر خدا پر بھروسہ نہ رکھنے اور فقط خداوند پر توکل کرنے پر آمادہ کرتاہے_

و علی ربهم یتوکلون

کلمہ "ربهم" یہ مطلب بیان کرنے کے علاوہ کہ حقیقی مؤمنین فقط خداوند کو اپنا ربّ (پروردگار) جانتے ہیں ان کے توکل کی علت بھی بیان کررہاہے_ یعنی چونکہ وہ فقط خداوند کو اپنا ربّ سمجھتے ہیں لہذا فقط اسی پر توکل کرتے ہیں_

8_ ایمان ، توکل بر خدا اور خداترسی کا بلند مرتبہ قدروں میں سے ہونا_

و جلت قلوبهم ...و علی ربهم یتوکلون

9_ ایمانی اور دینی معاشرے میں، دنیا اور اسکی غنائم کے اوپر اختلاف اور نزاع ،حقیقی اور سچے مؤمنین کی شان سے بعید ہے_

یسئلونك عن الأنفال ...إنما المؤمنون ...و جلت قلوبهم ...و علی ربهم

جنگی غنائم کے اوپر مسلمانوں کے اختلاف و نزاع کی طرف اشارے کے بعد مذکورہ خصوصیات کا بیان، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان کے بلند ترین مرتبے و مقام تك پہنچنا انسان کو مال دنیا پر عاشق ہونے اور اس سے متأثر ہونے اور پھر اس کے اوپر اختلاف و نزاع کرنے سے محفوظ رکھتاہے_

10_ قوی اور کامل ایمان، اللہ پر توکل کرنے کا بنیادی پایہ ہے_

زادتهم ایمنا و علی ربهم یتوکلون

ظاہر ہوتاہے کہ مؤمنین کی خصوصیات بیان کرنے میں ذکری ترتیب، مرحلہ تحقق میں انکی ترتیب کی حکایت کرتی ہے_ یعنی پہلے مرحلے میں حقیقی ایمان، یاد خدا سے دل کے خوف زدہ ہونے کا موجب بنتاہے_ اور اس کے بعد آیات الہی کی تلاوت سے ایمان میں اضافہ ہوتاہے، یہاں تك کہ حقیقی مؤمن کو یقین آجاتاہے کہ سوائے خدا کے اس کا کوئي ربّ اور مدبر نہیں ہے لہذا وہ فقط اسی پر توکل کرتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آمادگي:
آمادہ کرنے اور ابھارنے کے علل و اسباب 1، 2، 4، 7
اختلاف:
اختلاف کے اسباب 9
اقدار: 8
ایمان:
ایمان کی ارزش 8; ایمان کے آثار 7، 10;اایمان میں اضافے کے علل و اسباب 3;ایمان میں زیادتی 5 ;مراتب ایمان 5
توحید:

توحید ربوبی کے آثار 7
توکل:
توکل کے علل و اسباب 7، 10;خدا پر توکل کی ارزش 8، 6، 10; غیر خدا پر توکل کے موانع 7
خوف:
خدا سے خوف 8; خوف کے اسباب 1
دنیاطلبي:
دنیا طلبی کے آثار، 9
ذکر:
خدا کے ذکر کے آثار، 1، 2، 4
رشد:
رشد کے اسباب 3
غنائم:
غنائم کے آثار 9
قرآن:
تلاوت قرآن کے فوائد 3، 4; قرآن اور سچے مؤمنین 3
قلب:
خاضع قلب 4;قلب پر اثر انداز ہونے والے عوامل 2، 4
معاشرہ:
دینی معاشرے کا اختلاف 9
مؤمنین:
سچے مؤمنین کا توکل 6; سچے مؤمنین کا دل 1; سچے مؤمنین کی مسؤلیت 9; مؤمنین کا خضوع 1;مؤمنین کا دل 2;
مؤمنین کا نرم ہونا 2، مؤمنین کی خصوصیت 6، 9

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ .3
وہ لوگ تماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے انفال بھی کرتے ہیں(3)
1_ نماز قائم کرنا اور خداوند کے دیئے ہوئے (مالي) وسائل سے راہ خدا میں خرچ کرنا (انفاق) حقیقی ایمان کی روشن ترین علامت ہے_
إنما المؤمنین ...الذین یقیمون الصلوۃ و مما رزقنھم ینفقون_
2_ نماز قائم کرنے اور (مالي) وسائل اور خزانوں سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کچھ حصہ ،راہ خدا میں خرچ کرنے کی ضرورت_
أطیعوا الله و رسولہ ...الذین یقیمون الصلوة و مما رزقنھم ینفقون
ہوسکتاہے "مما رزقنھم" میں "من" تبعیض کیلئے ہو بنابراین پورے خزانے کا انفاق، حکم خدا میں شامل نہیں ہوگا بلکہ ان میں سے کچھ حصہ خداوند کو مطلوب ہے_
3_ (مالي) وسائل کے خداداد ہونے پر اعتقاد، راہ خدا میں مال بخشنے اور انفاق کرنے کا راستہ ہموار کرتاہے_
و مما رزقنھم ینفقون
جملہ "رزقنھم" کا مقصد ،اس حقیقت کو بیان کرنے کے علاوہ کہ انسان کا مال، خداوند کی عطا ہے امر انفاق میں تسہیل بھی ہے یعنی یہ سب خزانے خداوند نے آپ کے اختیار میں دیئے ہیں لہذا درست نہیں کہ ان میں سے انفاق کرنے سے دریغ کیا جائے_
4_ سچے اور حقیقی مؤمنین، ہمیشہ معاشرے کی مادی ضروریات برطرف کرتے ہیں اور معنوی (و روحاني)ا قدار کو زندہ کرتے ہیں_
الذین یقیمون الصلوة و مما رزقنھم ینفقون
مذکورہ معنوی اور روحانی امور کو زندہ کرنے کے واضح ترین نمونے کا عنوان "اقامہ نماز" ہی ہوسکتاہے_ فعل مضارع "ینفقون" اقامہ نماز اور انفاق کے استمرار کی حکایت کرتے ہیں_
5_ انسان کا کردار اور اعمال، اسکی جہان بینی (کائنات کے بارے میں نظریئے) کا نتیجہ ہےں_
ء انما المؤمنون ...الذین یقیمون الصلوة و مما رزقنھم ینفقون
6_ اقامہء نماز اور راہ خدا میں انفاق، توکل بر خدا، خشیت قلب اور ایمان میں اضافے کی تجلی و نشانی ہے_
و جلت قلوبھم ...زادتھم ایمنا ...الذین یقیمون الصلوة و مما رزقنھم ینفقون_
حرف عطف کے بغیر "الذین" کا تکرار یہ مطلب ظاہر کرنے کیلئے ہے کہ اقامہ نماز اور انفاق، گذشتہ آیت میں شمار کی گئي صفات کی ظاہری علامت و تجلی ہے_
7_ تمام الہی فرائض اور عبادات میں اقامہء نماز اور راہ خدا میں انفاق کو خصوصی امتیاز حاصل ہونا_
یقیمون الصلوة و مما رزقنھم ینفقون
روشن ہے کہ ایمان کی اقامہ نماز اور انفاق کے علاوہ اور بھی عملی علامتیں ہیں_ لہذا ان دو (اقامہ نماز اور انفاق) کو خاص طور پر ذکر کرنا ان کی خصوصی اہمیت کو ظاہر کرتاہے_

ابھارناا ور تحریك کرنا:
ابھارنے کے اسباب 3، 5
انفاق:
انفاق کا زمینہ 3;انفاق کی اہمیت 1، 2; انفاق کی

حدود 2; انفاق کی خصوصیت 7; انفاق کی فضیلت 7; انفاق کے اسباب 6
ایمان:
ایمان کا زیادہ ہونا 6;ایمان کے آثار، 1، 3
توکل:
خداپرتوکل کے آثار 6
دنیوی وسائل:
دنیوی وسائل کا منشاء 3
جہان بینی :
کائنات کے بارے میں نظریئے (جہان بیني) کے آثار 5;جہان بینی اور آئیڈیا لوجی 3
عبادت:
فضیلت عبادت 7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عمل:
عمل کا منشاء 5
فرائض:
فرائض پر عمل کے اسباب 6
قلب:
خضوع قلب کے آثار 6
کردار و رفتار:
کردار و رفتارکی بنیاد 5
معاشرہ:
معاشرے کی ضروریات کا پورا ہونا 4
معنویات:
معنویات اور روحانی امور کا احیاء 4
مؤمنین:
سچے مؤمنین کا کردار 4
نماز:
اقامہء نماز کی اہمیت 1، 2; نماز قائم کرنے کی فضیلت 7; نماز قائم کرنے کے اسباب 6

أُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ .4
یہی لوگ حقیقتا صاحب ایمان ہیں اور انھیں کے لئے پروردگار کے یہاں درجات اور مغفرت اور با عزت روزی ہے (4)
1_ یاد خدا سے دل میں خشیت پیدا ہونا، تلاوت قرآن سے ایمان میں اضافہ ہونا اور فقط خداوند پر توکل
کرنا، حقیقی ایمان کی علامت ہے_
اولئك هم المؤمنون حقا

2_ ہمیشہ نماز قائم کرنا (پڑھنا) اور دائمی طور پر ناداروں کی مدد کرنا، مرحلہء عمل میں ایمان واقعی کی علامت ہے_
اولئك هم المؤمنون حقا
3_ حقیقی مؤمنیں، بارگاہ خداوند بلند درجات سے بہرہ مند ہونگے_
لهم درجت عند ربهم
کلمہ "درجت" کہ جو نکرہ لایا گیا ہے_ درجات و مراتب کے بلند ہونے کی حکایت کرتاہے اور یہ بلند مرتبہ ہونا اور عالی
شان ہونا ایسا ہے کہ عام انسان اس کی معرفت نہیں رکھتے_
4_ سب انسان، حتی حقیقی مؤمنین بھی لغزش کے خطرے سے دوچار اور مغفرت خداوند کے محتاج ہیں_*
اولئك هم المؤمنون حقا لهم ...مغفرة و رزق كريم
5_ انسان کو عظیم اجر الہی تك پہنچانے کیلئے ایمان و عمل ایك دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں_
لهم درجت عند ربهم و مغفرة و رزق كريم
6_ مغفرت خداوند حاصل ہونا اور نیك و عمده (مادی و معنوي) رزق سے بہرہ مند ہونا ہی حقیقی مؤمنین کا اجر و ثواب
ہے_
لهم ...مغفرة و رزق كريم

اجر:
اجر و پاداش کے موجبات 5
الله تعالى :
الله تعالى کا اجر 5; الله تعالى کی مغفر ت 6; الله تعالى کی مغفرت کی ضرورت 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسان:
انسان کی لغزش 4; انسان کی معنوی (روحاني) ضروریات 4
ایمان:
ایمان اور عمل 5; ایمان کی نشانیاں 1، 2;ایمان کے آثار 5; ایمان میں اضافہ ہونا 1
توکل:
خدا پر توکل 1
خوف:
خدا کا خوف 1
ذکر:
ذکر خدا 1
روزي:
پسندیدہ روزی 6
عمل:
عمل کے آثار 5

قرآن:
تلاوت قرآن کے آثار 1
قلب:
قلب پر مؤثر عوامل 1;قلبی خضوع 1
محتاج افراد:
محتاج افراد کی ضرورت پوری ہونا 2
مقربین: 3
مؤمنین:
سچے مؤمنین کے مقامات 3;مؤمنین کا اجر 6; مؤمنین کی روزی 6; مؤمنین کی لغزش 4; مؤمنین کی مغفرت 6
نماز:
مسلسل نماز قائم کرنا 2

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقاً مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ .5
جس طرح تمھارے رب نے تمہیں تمھارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اگرچہ مومنین کی ایك جماعت اسے ناپسند کر رہی تھی (5)
1_ پیغمبر اکرم(ص) نے مشرکین مکہ کے ساتھ نبرد و جہاد کرنے کیلئے مدینہ سے بدر کی طرف حرکت کي_
اخرجك ربك من بيتك بالحق
بعد والی آیات کے مطابق جملہ"اخرجك ..." سے مراد پیغمبر(ص) کا جنگ بدر کیلئے نکلنا ہے_
2_ خداوند کا فرمان اور اسکی تقدیر، جنگ بدر کی طرف پیغمبر(ص) کے نکلنے کا عامل تھا_
أخرجك ربك من بيتك بالحق
"اخرجك" کی "ربك" کی طرف نسبت ظاہر کرتی ہے کہ پیغمبر(ص) کایہ خروج اور حرکت کرنا، تقدیر الہی اور فرمان خداوند کی وجہ سے تھا نہ کہ آنحضرت(ص) کا ذاتی ارادہ و قصد تھا_
3_ پیغمبر(ص) کے امور کی تدبیر اور آپ(ص) کی رسالت کو رشد و تکامل بخشنے کیلئے، جنگ بدر کے وقوع پر تقدیر الہی کا مقدّرہونا_
ا خرجك ربك من بيتك بالحق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

459

"رب" کا معنی مدبر اور مربی ہے، اور اس کا "ك"کی طرف مضاف ہونا (کما ا خرجك ربك) ظاہر کرتاہے کہ خروج پیغمبر(ص) پر تقدیر الہی کے اہداف میں سے ایك ، آپ(ص) کے امور کی تدبیر کرنا تھی کہ جو طبعاًآپ(ص) کی رسالت کو مکمل کرنے کیلئے تھي_

4_ جنگ بدر کی طرف ،پیغمبر(ص) کا اقدام خداوند کی ربوبیت و تدبیر کے تحت ایك برحق اقدام تھا_

کما ا خرجك ربك من بیتك بالحق

5_ خداوند کے فرامین اور ہدایات ہمیشہ ،حق و مصلحت کی اساس پر صادر ہوتے ہیں_

کما اخرجك ربك من بیتك بالحق

کلمہ "کما" ظاہر کرتاہے کہ جنگ بدر کیلئے پیغمبر(ص) کے خروج کی حقانیت، خداوند کے تمام کاموں اور فرامین کی حقانیت کا ایك نمونہ اور مثال ہے_

6_ مؤمنین میں سے بعض لوگ جنگ بدر کے اقدام پر خوش نہیں تھے_

ا خرج ربك ...و إن فریقاً من المؤمنین لکرھون

7_ بعض مسلمانوں کا، جنگ بدر کے غنائم اور انفال کے بارے میں حکم خداوند سے ناخوش ہونا_

قل الا نفال لله و الرسول ...کما ا خرجك ربك ...و إن فریقا من المؤمنین لکرھون_

' 'کما" ایك دوسرے امر کی تشبیہ کیلئے ہے اور مشبہ بہ آیت میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں ہوا، لہذا یہاں مفسرین کی طرف سے مختلف احتمالات دیئے گئے ہیں_ من جملہ یہ کہ جنگ بدر کے غنائم و انفال کے بارے میں حکم خداوند (مراد ہے) اس بناء پر "کما اخرجك ..." کا معنی اس طرح ہوگا_ انفال کے بارے میں خداوند کا حکم ایك برحق حکم ہے جیسا کہ جنگ بدر کی طرف حرکت و خروج کا حکم برحق تھا_ اس بناء پر جملہ "إن فریقا ..."سے معلوم ہوتاہے کہ انفال کے بارے میں حکم خداوند سے سب یا بعض مسلمان، ناخوش تھے_

8_ جس طرح جنگ بدر کیلئے مدینہ سے نکلنے کا حکم خدا، حقانیت پر مبنی تھا اسی طرح انفال کے بارے میں بھی خداوند کا حکم، برحق تھا_

قل الا نفال لله والرسول ...کما ا خرجك ربك من بیتك بالحق

9_ رسول اکرم(ص) کا احد کے دامن میں مشرکین کے ساتھ جنگ و نبرد کرنے کیلئے مدینہ سے خروج کرنا ،جنگ بدر کیلئے خروج کی طرح ایك برحق قدم تھا_*

کما ا خرجك ربك من بیتك بالحق

بعض کا خیال ہے کہ' 'کما ...' 'بعد والی آیت میں موجود "یجدلونك ...' 'سے متعلق ہے اور وہ آیت جنگ احد سے پہلے کے واقعات کی طرف اشارہ کررہی ہے_ اس بناء پر "کما ا خرجك' 'کا معنی یہ ہوگا_ بعض مسلمان، احد کی طرف خروج کے بارے میں کہ جو ایك برحق

460

قدم تھا_ پیغمبر(ص) کے ساتھ جدال کرنے لگے اور اسے خلاف مصلحت کہنے لگے کہ جس طرح وہ بدر کی جانب خروج پر کہ جو ایك برحق قدم تھا، ناخوش تھے_

10_ بعض احکام الہی کے بارے میں باطنی ناخوشنودی کے ساتھ خدا پر ایمان کا منافی نہ ہونا_

و إن فریقاً من المؤمنین لکرھون

اسلام:

تاریخ صدر اسلام 1، 2، 6، 7، 9

الله تعالی :

الله تعالی کی ربوبیت 3،4; الله تعالی کے اوامر 2; الله تعالی کے اوامر کی حقانیت 5،8; الله تعالی کے اوامر میں مصلحت 5; الله تعالی کے مقدرات2،3

امور:

امور کی تدبیر 3

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ .6

یہ لوگ آپ سے حق کے واضح ہوجانے کے بعد بھی اس کے بارے میں بحث کرتے ہیں جیسے کہ موت کی طرف ہنگائے جا رہے ہوں اور حسرت سے دیکھ رہے ہوں(6)
1_ مسلمانوں میں سے بعض لوگ جنگ بدر کی حقانیت کی وضاحت ہوجانے کے باوجود پیغمبر اکرم(ص) کو اس کی جانب بڑھنے سے روکنے کا خیال رکھتے تھے_
یجدلونك فی الحق بعد ما تبین
"یجدلونك" کی ترکیب کے بارے میں چند آرا موجود ہیں_ جن میں سے ایك یہ ہے کہ "یجدلونك" فاعل "لَکرھون" کیلئے حال اور "ان فریقاً" مفعول "اخرجك" کیلئے حال ہے_ ان دو نظریات کی بناء پر مذکورہ آیت، جنگ بدر سے پہلے کے واقعات کی ایك توضیح ہے_ قابل ذکر ہے کہ جدال کا معنی طرف مقابل کے نظریئے اور آراء پر غلبہ پانے کیلئے منازعہ کرنا ہے_
2_ صدر اسلام کے مسلمانوں کیلئے جنگ بدر میں حاضر ہونے کا ضروری ہونا ایك واضح اور روشن بات تھي_
یجدلونك فی الحق بعد ما تبین
3_ جنگ بدر کی جانب حرکت کرنے کی مخالفت کرنے کے سبب بعض مؤمنین کو خداوند کی طرف سے سرزنش اور توبیخ کی گئي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يجدلونك فى الحق بعد ما تبين
4_ جنگ بدر ميں حاضر ہونے سے بعض مؤمنين كا شديد وحشت زدہ ہونا_
كانّما يساقون إلى الموت
5_ صدر اسلام كے مسلمانوں ميں سے بعض كا خيال تھا كہ جنگ بدر ميں شركت كرنا واضح طور پر موت و ہلاكت كى جانب بڑھنا ہے_

كانّما يساقون إلى الموت و ہم ينظرون
پہلے جملے كے قرينے سے "ينظرون" كا مفعول "الموت" ہے_ يعنى "و ھم ينظرون الموت" بنابراين، جملہ حاليہ "و ھم ..." اس بات كى حكايت كررہاہے كہ مسلمانوں ميں سے بعض كو جنگ بدر كے مرگ آفرين ہونے كا اطمينان اس قدر تھا كہ گويا وہ موت كو اپنى آنكھوں سے ديكھ رہے تھے_
6_ مؤمنين ميں سے كچھ لوگ، جنگ بدر ميں فتح و كاميابى سے مايوس اور اس معركے ميں ايك مرگبار شكست كے بارے ميں مطم-ئن تھے_
يجدلونك ...كا نما يساقون إلى الموت و ھم ينظرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتِيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللّهُ أَن يُحِقَّ الحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ 7.

اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دو گروہوں میں سے ایك تمھارے لئے بہرحال ہے انور تم چاہتے تھے کہ وہ طاقت والا گروہ نہ ہو اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعہ حق کو ثابت کرنا چاہتا ہے اور کفار کے سلسلہ کو قطع کردینا چاہتا ہے(7)

1_ صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ مشرکین قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ کریں یا ان کی مسلح فوج کے ساتھ جنگ کریں_

كما أخرجك ربك ...إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين ...و يريد الله أن يحق الحق بكلمته

2_ قریش کا تجارتی قافلہ، دفاعی قوت او ر مقابلے کی طاقت (فوجی ساز و سامان) سے خالی تھا_

غير ذات الشّوكة

"شوكة" كا معنی درخت اور پودے کا کانٹا ہے_ اور آیت میں جنگی اسلحہ اور ساز و سامان کے بارے میں کنایہ ہے_بنابرایں، "غير ذات الشوكة" یعنی غیر مسلح گروہ اور اس سے مراد،

قریش کا تجارتی قافلہ ہے کہ جو ابوسفیان کی سرکردگی میں چالیس افراد کے ہمراہ شام سے مکہ کی طرف بڑھ رہا تھا_

3_ مشرکین مکہ کی فوج جنگی ساز و سامان سے مسلح اور مسلمانوں کی نسبت زیادہ فوجی طاقت و برتری کی حامل تھي_

و تودّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم

مشرك فوج کا مقابلہ کرنے کے سلسلے میں مسلمانوں کارغبت نہ دکھانا نیز گذشتہ آیت میں جملہ "كأنما يساقون الى الموت" اس بات پر دلالت کررہاہے کہ جنگ بدر میں مشرکین عسکری قوت و برتری کے حامل تھے_

4_ مشرکین قریش کی فوج پر فتح و نصرت یا ان کے تجارتی قافلے پر تسلط کے بارے میں خداوند کی جانب سے اہل ایمان کے ساتھ و عدہ کیا گیا تھا_

و إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين

5_ مسلمان، قریش کے تجارتی قافلے کا مقابلہ کرنے کے مشتاق اور ان کی مسلح فوج کے ساتھ جنگ کرنے سے ناخوش تھے_

و تو دّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم

6_ خداوند چاہتا تھا کہ مسلمان، قریش اور مشرکین مکہ کی مسلح فوج کے روبرو ہوکر ان کا مقابلہ کریں_

تودّون أن ...و يريدالله أن يحق الحق بكلمته

دونوں جملوں "تودّون ..." اور "يريد الله ..." کے مقابلے سے معلوم ہوتاہے کہ دو گروہوں (تجارتی قافلے اور مشرکین کی مسلح فوج) میں سے ایك کے انتخاب کرنے میں، خداوند کا ارادہ، مسلمانوں کی خواہش کے خلاف تھا_

7_ حق کو ثابت کرنے اور کفار کی جڑیں اکھاڑنے کے بارے میں ارادہ الہی کا پورا ہونا_

و يريد الله أن يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

"دابر" کا معنی آخر ہے اور ہر چیز کے آخر کو ختم کرنے کا مطلب اس چیز کی مکمل نابودی ہے_

8_ خداوند کی طرف سے بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دینے کا مقصد کفار کی جڑیں اکھاڑ پھیکنا اور حق کو ثبات و استحکام بخشنا تھا_

و يريد الله أن يحق الحق بكلمته و يقطع دابر الكفرين

9_ کفر کی نابودی اور حق کو ظاہر کرنے کیلئے، ارادہ الہی کے پورا ہونے کے اسباب میں سے ایك، خداوند کا کفر و شرك کے خلاف مبارزہ اور جنگ کا فرمان جاری کرنا تھا_

و يريد الله أن يحق الحق بكلمته

مؤمنین کے برعکس کہ جو قریش کے تجارتی قافلے پر حملہ آور ہونے کی خواہش رکھتے تھے، خداوند نے چاہا کہ وہ کفر کے لشکر کا مقابلہ کریں اور ان سے جہاد کریں_ اور اسی بات کو اس نے ان کے مقدر میں لکھدیا اور ان سے کہا کہ ان کے اسی عمل میں احقاق حق حاصل ہوگا_ بنابرایں "بكلمته" سے مراد یہی فرمان جہاد اور جنگ کا منظر ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

10_ جنگ بدر كے واقعات اور اس ميں مسلمانوں كى فتح ايك عظيم نعمت (ہونے كے علاوہ) توحيد كے درس پر مشتمل ہے اور نيز يہ ياد ركھے جانے كے قابل ہے_
إذ يعدكم الله إحدى الطائفتين أنها لكم
بدر كے واقعات كو ياد ركھنے كے بارے ميں فرمان خداوند سے مراد، قدرتى و طبيعى عوامل پر خداوند كى حاكميت كو ياد ركھنا ہے_ چونكہ مسلمانوں كى نسبت مشركين كى ناقابل موازنہ طاقت و برترى كا تقاضا يہى تھا كہ مشركين فتح مند ہوجاتے ليكن تقدير الہى

يہ تھى كہ كاميابى اور فتح مسلمانوں كو نصيب ہو اور آخر كار ايسا ہى ہوا_
11_ تايخ كے سبق آموز حقائق كو ياد ركھنے كى ضرورت_
إذا يعدكم الله إحدى الطائفتين
12_ توحيد اور دين اسلام كى بنيادوں كو مضبوط كرنے اور كفر و شرك كى شكست ميں جنگ بدر كى گہرى تأثير_
و يريد الله أن يحق الحق بكلمتہ و يقطع دابر الكفرين
13_ الہى تفكر كا بلندترين مقصد زمين سے كفر كى جڑوں كو اكھاڑ پھينكنا ہے_
و يريد الله ان يحق الحق بكلمتہ و يقطع دابر الكفرين
14_ الہى تفكر كے مطابق، دنيوى ثروت تك پہنچنے كا سب سے بڑا مقصد، باطل كى شكست اور حق كى فتح و كاميابى ہے_
تودّون أن غير ذات الشوكة تكون لكم و يريد الله ...و يقطع دابر الكفرين
15_ عن جابر قال: سألت أبا جعفر(ع) عن تفسير ہذہ الآية فى قول الله : "يريد الله أن يحق الحق بكلماتہ و يقطع دابر الكافرين" قال ابوجعفر(ع) : ...و اما قولہ: "يحق الحق بكلماتہ" فانہ يعنى يحق حق آل محمد(ع) و اما قولہ: "بكلماتہ" قال: كلماتہ فى الباطن علي(ع) ہو كلمة الله فى الباطن و اما قولہ: "و يقطع دابر الكفرين" فهم بنوا امية هم الكافرون (1)
جابر كے سوال پر امام باقر(ع) نے آيہ مجيدہ "يريد الله ان يحق الحق ..." كى تفسير كرتے ہوئے فرمايا: اور يہ كلام خدا كہ "يحق الحق بكلماتہ" اس سے مراد خدا كا حق آل محمد(ص) كا احقاق كرنا ہے_ اور "بكلماتہ" سے مراد باطن ميں كلمات خدا ہے كہ جو حضرت علي(ع) ہيں، چونكہ وہ باطن ميں، كلمة الله ہيں، اور "و يقطع دابر الكافرين" سے مراد بنى اميہ ہيں چونكہ وہ كافر ہيں ..."

اجتماعى نظم و ضبط:
اجتماعى نظم و ضبط كا طريقہ 11
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 1، 2، 3، 4، 5، 8; تحكيم اسلام كے اسباب 12
الله تعالى :
الله تعالى كاارادہ، 6، 7، 9; الله تعالى كاوعدہ ،4; الله تعالى كى نعمتيں 10;الله تعالى كے اوامر 8، 9
اقدار: 13، 14
------

1) تفسير عياشى ج2 ص 50 ح 24 نورالثقلين ج 2 ص 136 ح28_

باطل:
باطل كى شكست 14
تاريخ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

467

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ .8

تا کہ حق ثابت ہوجائے اور باطل فنا ہوجائے چاہے مجرمین اسے کسی قدر بُرا کیوں نہ سمجھیں(8)
1_ اسلام میں جہاد اور مبارزے کا حکم دینے کا مقصد، حق کا ثابت ہونا اور باطل کا نابود ہونا ہے_
إ ذ یعدکم ...یرید الله ...لیحق الحق ...و لو کرہ المجرمون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2_ پورى دنيا ميں شرك كى نابودى اور توحيد كى اشاعت كى بنياد، جنگ بدر ميں مسلمانوں كى فتح و كاميابى تھي_
يريد الله أن يحق الحق ...ليحق الحق و يبطل البطل
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "ليحق الحق" گذشتہ آيت ميں موجود جملہ "يريد الله أن يحق الحق" سے متعلق ہو، اس بناء پر كہہ سكتے ہيں گذشتہ آيت ميں "حق" سے مراد جنگ بدر كى وہ فتح ہے كہ جس كا وعدہ ديا گيا تھا_ اور مذكورہ آيت ميں "حق" سے مُراد "مطلق حق" ہے بنابراين "يريد الله أن يحق الحق" كا معنى يہ ہوگا "جنگ بدرميں فتح و كاميابى مقدر كركے خداوند نے چاہا كہ حق كو ہميشہ كيلئے ظاہر و ثابت كردے اور پورى دنيا ميں حق كى بنياديں مضبوط ہوجائيں"
3_ كفار كى جڑيں اكھڑ جانے كے بعد، باطل كے محو ہوجانے اور حق كے ثابت ہوجانے كى ضمانت_
و يقطع دابر الكفرين _ ليحق الحق و يبطل البطل
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "ليحق الحق" گذشتہ آيت ميں موجود "يقطع ..." كے متعلق ہو_
4_ مجرم مشركين كى ناخوشى اور مسلسل جد و جہد كے باوجود خداوند كفر كى نابودى اور توحيد و معارف اسلام كى نشر و اشاعت كا خواہاں ہے_
ليحق الحق ...و لو كرہ المجرمون
مجرمين كى كراہت(و ناپسنديدگي) حق كے ساتھ مقابلے كيلئے ان كى مسلسل جد و جہد سے كنايہ

ہے_ چونكہ عملى مبارزے اور مسلسل كوشش كے بغير فقط نفسانى كراہت و ناپسنديدگى كوئي ايسا مسئلہ نہيں كہ جس كو آيت ميں ذكر كيا جاتا_ يہ بھى قابل ذكر ہے كہ آيت كے موقع محل كے مطابق توحيد اور معارف اسلام كلمہ "الحق" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ہيں_
5_ شرك اور كفر جرم ہے اور مشركين و كفار مجرم ہيں_
و لو كرہ المجرمون
"المجرمون" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك، مشركين مكہ ہيں كہ جنكو گذشتہ آيت ميں كفار كہا گيا ہے_ بنابراين كافر و مشرك ہر دو پر مجرم كا اطلاق كيا گيا ہے_
6_ عن جابر قال: ...قال أبوجعفر(ع) ...و أما قولہ: "ليحق الحق" فإنہ يعنى ليحق حق آل محمد(ص) حين يقوم القائم(ع) و اما قولہ: "و يبطل الباطل" يعنى القائم فاذا قام يبطل باطل بنى امية ...(1)
جابر نے امام باقر(ع) سے روايت كى ہے كہ آپ(ع) نے فرمايا: اور يہ كلام خدا كہ "ليحق الحق" اس سے مراد يہ ہے كہ خداوند قيام قائم(ع) كے زمانے ميں احقاق حق آل محمد(ص) فرمائے گا، اور "يبطل الباطل" كا معنى يہ ہے كہ خداوند حضرت قائم(ع) كے وسيلے سے كہ جب وہ قيام كريں گے، بنى اميہ كے باطل كے آثار و طريقے ختم كرڈالے گا_

اسلام:
اسلام كى اشاعت 4;صدر اسلام كى تاريخ 2
الله تعالى :
الله تعالى كاارادہ 4
باطل:
باطل كى شكست كے عوامل 3; باطل كى نابودى 1; باطل كى نابودى كے عوامل 3
توحيد:
توحيد كى اشاعت 2، 4
جہاد:
فلسفہ جہاد 1
حق:
حق كو برپا كرنا 1، 3; حق كى فتح كے علل و اسباب 3
شرك:
شرك كا خاتمہ 2;شرك كا گناہ 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غزوه بدر:
غزوه بدر میں فتح كی اہمیت 2
كفار:
كفار كا جرم 5; كفار كی ہلاكت 3
كفر:
------

1) تفسير عياشی ج 2 ص 50 ح 24 نورالثقلين ج2 ص 136 ح 28_

كفر كا خاتمہ 4;كفر كا گناه 5
گناه:
گناه كے مواقع 5
مجرمين: 5
مسلمان:
مسلمانوں كی فتح 2
مشركين:
مشركين كاجرم 5; مشركين كی كراہت 4

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِينَ .9
جب تم پروردگار سے فرياد كر رہے تھے تو اس نے تمھاری فرياد سن لی كی میں ايك ہزار ملائكہ سے تمھاری مدد كر رہا ہوں جو برابر ايك كے پیچھے ايك آرہے ہيں(9)
1_ جنگ بدر میں مشركين كی بھاری فوج كو ديكھ كر مسلمانوں كا پريشان ہونا اور ان كی طرف سے مركز اسلام كيلئے خطرے كا ا حساس كرنا_
إذ تستغيثون ربكم
"استغاثہ" كا كلمہ عام طور پر اس جگہ استعمال كيا جاتاہے كہ جب استغاثہ كرنے والا شديد مشكل سے نجات طلب كرے_
2_ مجاہدين بدر نے جنگ سے پہلے بارگاہ خداوند میں دعا و نيائشے كے ذريعے اس سے مدد طلب كي_
إذ تستغيثون ربكم
"غوث" كا مطلب، مدد كرنا ہے، اور استغاثہ مدد اور امداد طلب كرنے كو كہتے ہيں_
3_ خداوند متعال نے مجاہدين بدر كے استغاثے كو ہزاروں ملائكہ بھيج كر قبول كيا_
فاستجاب لكم إنی ممدّكم بألف من الملئكة مردفين
"مردف" اس كو كہتے ہيں كہ جس كے پيچھے لگاتار سلسلہ جاری رہے، بنابراين "ألف من الملائكة مردفين" يعنی ہزار فرشتے كہ جن میں سے ہر فرشتے يا فرشتوں كے بعد بھی اور فرشتوں كا اضافہ ہورہا تھا_ قابل ذكر ہے كہ مذكوره معنی اس بات پر مبنی ہے كہ جب "مردفين" كا مفعول محذوف "طائفة أخری من الملائكة" ہو_
4_ بارگاه ربوبيت میں مجاہدين بدر كی دعا اور غيبی امداد

كے ذريعے ان كے استغاثے كا قبول ہونا، ايك ياد ركھی جانے والی نعمت ہے_
إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم
5_ راه خدا كے مجاہدوں كيلئے آنے والی الہی امداد كو ياد ركھنا، دشمنان دين كا مقابلہ كرنے سے نہ ڈرنے كا باعث بنتاہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم
مجاہدین کی غیبی امداد کی یاد دلانے کا مقصد، مؤمنین کو دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلانا اور ان سے خوف و ہراس کو ختم کرنا ہے_
6_ الہی امداد سے انسان کے بہرہ مند ہونے کے اسباب میں سے ایك، بارگاہ خداوند ی میں اس کا دعا و استغاثہ کرنا ہے_
إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم
7_ خداوند کی جانب سے انسانوں کو ہدایت و راہنمائي کی جاتی ہے کہ وہ مشکلات اور سختیوں سے نجات پانے کیلئے ،بارگاہ الہی میں استغاثہ اور دعا کریں_
إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم
مجاہدین بدر کے استغاثے کی یاد دہانی اور اس کے قبول ہونے کی صراحت ہوسکتا ہے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کیلئے ہو کہ اے انسانوں مشکلات اور سختیوں میں خداوند کی جانب رجوع کرو اور اس سے مدد طلب کرو تا کہ نجات پاؤ_
8_ جنگ بدر میں ہزار فرشتوں کا حاضر ہونا کہ جن میں سے ہر فرشتہ یا فرشتے اپنے پیچھے (مزید فرشتوں کا) سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے_
بألف من الملائكة مردفين
9_ فرشتے، خداوند کی امداد اور اس کے ارادے کی تکمیل پانے کا سبب اور وسیلہ بنتے ہیں_
يريد الله أن يحق الحق بكلمته ...إنى ممدّكم بألف من الملئكة مردفين
10_ میدان جنگ اور جنگی کاروائیوں میں نظم وضبط کا تعمیری اور واضح کردار_
إنى ممدكم بألف من الملئكة مردفين
11_ عن رسول الله (ص) إنہ قال لأصحابہ: ألستم أصحابى يوم بدر إذ أنزل الله فيكم "إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم إنى ممدّكم بألف من الملائكة مردفين (1)
حضرت رسول خدا(ص) سے منقول ہے کہ آپ(ص) نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم لوگ یوم بدر والے میرے اصحاب نہیں ہو کہ جن کے بارے میں خداوند نے آیت "إذ تستغيثون ..." نازل فرمائي ہے_

استغاثہ:
استغاثے کی اہمیت 7;استغاثے کے آثار 6
----

1) تفسیر قمی ج 2 ص 312، بحارالانوار ج 19 ص 307 ح 51_

استمداد:
استمداد (مدد طلب کرنے) کا قبول ہونا 3، 4
اسلام:
تاریخ صدر اسلام 1، 2، 3، 4، 8
اعداد:
ہزار کا عدد 8
الله تعالی :
الله تعالی سے استمداد2; الله تعالی کی امداد کا زمینہ 6; الله تعالی کی امداد کے وسائل9; الله تعالی کی ہدایات 7; الله تعالی کے ارادہ کا پورا ہونا 9
جہاد:
جہاد اور نظم و انضباط 10;جہاد کے دوران استغاثہ 2; جہاد میں دعا 2; دشمنوں سے جہاد 5
حوصلہ بلند ہونا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حوصلے بلند ہونے كے اسباب 5
دعا:
دعا كے آثار 6
ذكر:
امداد خدا كا ذكر 5; خدا كى نعمات كا ذكر 4;ذكر كے آثار 5
سختي:
استغاثے ميں سختى 7; استغاثے ميں سہولت كے اساب 7
شجاعت:
شجاعت كے عوامل 5
غزوه بدر:
غزوه بدر اور مشركين، 1; غزوه بدر اور ملائكہ 2; 8; غزوه بدر كا قصہ 8; غزوه بدر كے مجاہدين كا استغاثہ 2، 3، 4;
غزوه بدر ميں مسلمان 1; مجاہدين غزوه بدر كى دعا 2، 4
غيبى امداد: 3، 4، 8
مجاہدين:
مجاہدين كى امداد 5
مسلمان:
مسلمانوں كى پريشانى 1
ملائكہ:
ملائكہ كى امداد 3، 9
نظم:
نظم و ضبط كى اہميت 10

472

وَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .10

اور اسے ہم نے صرف ايك بشارت قرار ديتا كہ تمھارے دل مطمئن ہوجائيں اور مدد تو صرف الله ہى كى طرف سے ہے _ الله ہى صاحب عزّت اور صاحب حكمت ہے (10)
1_ جنگ بدر ميں ملائكہ كا كردار فقط مؤمنين كو فتح و كاميابى كى بشارت دينا اور اطمينان دلانا تھا نہ كہ مشركين كے قتل كيلئے عملى اقدام كرنا_
و ما جعلہ الله الا بشرى و لتطمئن بہ قلوبكم
"جعلہ" اور "بہ" كى ضمير "امداد" كى طرف پلٹتى ہے كہ جو "أنّى ممدكم" سے ماخوذ ہے اور كلمہ "بشرى " "جعل" كيلئے "مفعول لہ" ہے_
2_ فتح و كاميابى كى بشارت سے پہلے مجاہدين بدر كے دل، اضطراب اور پريشانى سے پُر تھے_
لتطمئن بہ قلوبكم
كلمہ اطمينان كا معني، اضطراب اور پريشانى كے بعد، قلبى آرام و سكون ہے (مفردات راغب)
3_ فتح اور كامرانى حاصل كرنے ميں، مجاہدين كے حوصلوں كو بلند كرنا اور انھيں تقويت پہچانا گھرى تاثير ركھتاہے_
بألف من الملئكة ...و ما جعلہ الله إلا بشرى و لتطمئن بہ قلوبكم
4_ ہر قسم كى امداد اور كاميابى و فتح كا سرچشمہ ،خداوند ہے نہ كہ ملائكہ اور دوسرے علل و اسباب_
ما جعلہ الله إلا بشري ...و ما النصر إلا من عند الله
5_ فقط خداوند كى ذات اس قابل ہے كہ جس سے دشمنان دين كے مقابلے ميں فتح و كاميابى اور امداد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

473
کی درخواست اور دعا کی جاسکتی ہے_
إذ تستغیثون ...و ما النصر إلا من عند الله
6_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح، اس جنگ میں مجاہدین (اسلام) کی امداد کیلئے ہزاروں فرشتوں کو بھیجا جانا اور ان کے ذریعے (مسلمان مجاہدین کو) اطمینان دلانا، خداوند کی عزت و کارسازی کا ایك جلوہ ہے_
و ما النصر إلا من عند الله إن الله عزیز حکیم
جملہ (إن الله عزیز حکیم) ان تمام مسائل کی تعلیل ہے کہ جو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت میں گذرے ہیں یعنی جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا سرچشمہ خداوند کی عزت و حکمت ہے_
7_ خداوند عزیز (ناقابل شکست فاتح) اور حکیم (کارساز) ہے_
إن الله عزیز حکیم
8_ خداوند ہر کام میں غالب و فتح مند ہے اور اس کے تمام کام حکمت کی بنیاد پر استوار ہوتے ہیں_
إن الله عزیز حکیم

استغاثہ:
خداوند سے استغاثہ5
اسما ء و صفات:
حکیم 7; عزیز 7
اطمینان:
اطمینان کا سرچشمہ 6;اطمینان کے عوامل 1
اُبھارنا:
ابھارنے کے علل و اسباب 3
الله تعالی :
الله تعالی کا محیط ہونا 8; الله تعالی کی حکمت 6،8; الله تعالی کی عزت 6; الله تعالی کے اختصاصات 5; الله تعالی کے افعال کا فلسفہ 8
توحید:
توحید افعالی 4
حوصلے بلند کرنا:
حوصلے بلند کرنے کے آثار 3; حوصلے بلند کرنے کے عوامل1
دین:
دشمنان دین پر فتح 5
غزوہ بدر:
غزوہ بدر کا قصہ 1; غزوہ بدر کے مجاہدین کا قلب 2; غزوہ بدر کے مجاہدین کی امداد 6;غزوہ بدر کے مسلمان 6; غزوہ بدر میں فتح 6; غزوہ بدر میں ملائکہ 1
غیبی امداد: 1

474
فتح :
فتح کا سرچشمہ و منشاء 4، 6;فتح کی بشارت 1، 2; فتح کی درخواست 5; فتح کے علل و اسباب 3
مجاہدین:
مجاہدین کے حوصلے بلند کرنا 3;مجاہدین میں اضطراب 2، 6
ملائکہ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ملائکہ کی امداد 6; ملائکہ کی امداد کا کردار 4

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّن السَّمَاء مَاء لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الأَقْدَامَ .11
جس وقت خدا تم پر نیند غالب کر رہا تھا جو تمھارے لئے باعث سکون تھی اورآسمان سے پانی نازل کر رہا تھا تا کہ تمھیں پاکیزہ بنا دے اور تم سے شیطان کی کثافت کو دور کردے اور تمھارے دولوں کو مطمئن بنادے اور تمھارے قدموں کو ثبات عطا کردے(11)
1_ جنگ بدر سے پہلے مجاہدین کو سکون قلب حاصل ہوگیا جس کی وجہ سے ان سب پر ہلکی سی نیند طاری ہوگئي_
إذ تستغيثون ...إذ يغشيكم النعاس أمنة منہ
"غشاوہ" کا معنی احاطہ ہے اور باب تفعیل سے فعل "یغشیکم" کثرت احاطہ پر دلالت کررہاہے_ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کثرت (احاطہ یعنی غلبے) کی علامت ان تمام افراد پر نیند کا طاری ہونا ہے_ کلمہ "أَمنة" کہ جس کا مطلب ڈر اور خوف کا نہ ہونا ہے_ "یغشیکم" کیلئے مفعول لہ حصولی ہے_ یعنی تمہیں سکون قلب حاصل ہوا جسکی وجہ سے تم پر نیند غالب آگئي_
2_ خداوند نے جنگ بدر کے موقع پر مجاہدین سے اضطراب و پریشانی دور کرکے انھیں مکمل سکون و قرار عطا کیا_
إذ يغشيكم النعاس أمنة منہ

3_ میدان جنگ میں وارد ہونے سے پہلے فوجی اور رزمی قوتوں کی تجدید قوا اور سکون قلب کا وسیلہ فراہم کرنے کی ضرورت_
إذ يغشيكم النعاس أمنہ منہ
4_ میدان جنگ میں خواہ استراحت کا وقت ہی کیوں نہ ہو ہمیشہ دشمن سے ہوشیار رہنے اور غفلت نہ کرنے کا ضروری ہونا_
إذ يغشيكم النعاس أمنة منہ
جنگ کے موقع پر مجاہدین کی نیند کے ہلکے اور سبك ہونے کی تصریح اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مجاہدین اگر چہ استراحت کی حالت میں ہوں لیکن انھیں دشمن کی حرکات سے غافل نہیں رہنا چاہیئے_
5_ جنگ بدر کے موقع پر مجاہدین کا سکون قلب اور استراحت (کے وقت) نیند کا غلبہ ایك ایسی الہی نعمت تھی کہ جو ہمیشہ یاد رہنی چاہیئے_
إذ يغشيكم النعاس أمنة منہ
6_ خداوند نے جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کو بارش کی نعمت سے بہرہ مند کیا_
و ينزل عليكم من السماء مائ
7_ مجاہدین بدر پر نزول باران کے مقاصد میں سے ایك، گندگی اور نجاست سے انکی تطہیر غسل اور وضو کیلئے پانی فراہم کرنا تھا_
و ينزل عليكم من السماء ماء ليطهركم بہ
"یطھرکم" کے متعلق کا ذکر نہ ہونا، اس کی عمومیت کو ظاہر کررہاہے_ (یعنی ظاہر و باطنی نجاسات کو پاك کرنا) جس کا مطلب ہے کہ خداوند نے بارش برسائي تا کہ ظاہری نجاستیں اس کے ذریعے دور کی جائیں اور جو لوگ جنگ میں ہیں وہ غسل کریں اور دوسرے وضو کریں_
8_ بعض مجاہدین بدر، شیطان کی طرف سے پلیدی اور پریشانی میں گرفتار تھے_
و يذهب عنكم رجز الشيطن
9_ نجاست دور کرنے اور طہارت حاصل کرنے کیلئے پانی کا نہ ہونا، جنگ بدر کے مجاہدین کی پریشانی اور شیطانی وسوسے کے پیدا ہونے کا باعث بنا_
ليطھّركم بہ و يذهب عنكم رجز الشيطن
"یذھب" پر "لام" کا نہ آنا ظاہر کرتاہے کہ "یذھب ..."، "لیطھرکم ..." پر مترتب ہے_ رجز شیطان کے دور ہونے کے ساتھ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تطہیر كے تناسب كا تقاضا ہے كہ رجز شیطان سے مراد وہ وسوسے ہیں كہ جو طہارت كیلئے پانی نہ ہونے كی وجہ سے شیطان نے مجاہدین بدر میں ایجاد كیے تھے_
10_ جنگ بدر كے موقع پر مجاہدین كی تطہیر و پاكیزگی كیلئے بارش كا نزول، شیطان كی طرف سے ایجاد كردہ وسوسوں اور پریشانیوں كے خاتمے كا باعث بنا_
و ینزل علیكم ...و یذہب عنكم رجز الشیطن

11_ جسمانی اور روحانی طہارت كا الہی اقدار میں سے ہونا_
لیطهّركم بہ و یذهب عنكم رجز الشیطن
12_ شیطان، پلیدی و ناپاكی كا باعث ہے_
لیطهّركم بہ و یذهب عنكم رجز الشیطن
13_ جنگ بدر كے وقت، نزول باران كے مقاصد میں سے ایك حسی و ظاہری امداد كا مشاہدہ كراكے، مجاہدین كے دلوں كو تقویت بخشنا تھا_
و ینزل علیكم ...لیربط علی قلوبكم
"ربط علی قلبہ" یعنی ان كے دلوں كو استحكام بخشنا، اور یہ شہامت و شجاعت پیدا كرنے سے كنایہ ہے، قابل ذكر ہے كہ نزول باران اور جنگ كیلئے دلوں كے استحكام میں تناسب یہ ہے كہ جب مجاہدین كو پانی كی شدید ضرورت ہے تو بارش كے نزول سے وہ امداد الہی كو محسوس كرتے ہیں اور اس پر یقین كرلیتے ہیں_
14_ جنگ بدر كے وقت بارش برسنا، اس جنگ میں مسلمانوں كی فتح كے اہم ترین اسباب میں سے تھا_
و ینزل علیكم ...و یثبت بہ الأقدام
15_ مجاہدین كے حوصلے بلند كرنا، ایك ضروری امر ہے_
و لیربط علی قلوبكم و یثبت بہ الأقدام
16_ جنگ كرنے والی فوجوں میں سے سستی اور كاہلی كے عناصر و عوامل كو پہچاننے اور انہیں برطرف كرنے كی ضرورت_
و إذ یغشیكم النعاس أمنة منہ و ینزل علیكم ...و یثبت بہ الاقدام
17_ بدر كے مجاہدین پر خداوند كی خاص توجہ اور عنایت تھي_
و لتطمئن بہ قلوبكم ...یغشیكم ...ینزل علیكم ...لیطهّركم
18_ جنگ بدر كے موقع پر نزول باران كے اہداف اور مقاصد میں سے ایك ،مسلمانوں كے لشكر كو استحكام بخشنااور ان كی قیام گاہ كی رتیلی زمین پر ان كے قدموں كو ثبات عطا كرنا تھا_
ینزل علیكم من السماء ماء لیطهركم ...و یثبت بہ الاقدام
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كیا گیا ہے كہ جب "الأقدام" سے مراد مجاہدین كے قدم ہوں بنابراین "و یثبت بہ الأقدام" یعنی نزول باران كا مقصد یہ تھا كہ خداوند آپ كے قدموں كو استوار و مستحكم ركھنے اور لغزش اور ریت میں دھنسنے سے محفوظ ركھے_
19_ خداوند نے مجاہدین بدر كے دلوں كو تقویت عطا كركے، انہیں مشركین كا مقابلہ كرنے كیلئے ثابت قدم بنادیا_
لیربط علی قلوبكم و یثبت بہ الأقدام

"یثبت بہ الاقدام" نزول باران كے مقاصدمیں سے ایك مقصد بیان كرنے كے باوجود اس میں "لام"كا نہ ہونا ظاہر كرتاہے كہ یہ مقصد "لیربط علی قلوبكم" كے بعد حاصل ہوتاہے_ بنابراین كہہ سكتے ہیں "بہ" كی ضمیر "استحكام قلوب" كی طرف پلٹتی ہے كہ جو "لیربط علی قلوبكم" سے ماخوذ ہے_ یہ بھی قابل ذكر ہے كہ اس مفہوم میں ثبات قدم (یثبت بہ الأقدام) اپنے كنائي معانی (پائیداری اور عزم راسخ) میں لیا گیا ہے_
20_ عن أبی عبدالله (ع) قال: قال أمیر المؤمنین(ع) : اشربوا ماء السماء فإنہ یطہر البدن و یدفع الأسقام قال الله عزوجل: "و ینزل علیكم من السماء ماء لیطہركم بہ و یذہب عنكم رجز الشیطان ..." (1)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ حضرت علي(ع) نے فرمايا: بارش کا پانی پیو اس کا پاني، بدن کی پاکیزگی اور بیماریوں کے ختم ہونے کا موجب بنتاہے، خداوند عزوجل کا ارشاد ہے، پانی کو آسمان سے اتارا ہے تا کہ وہ تمہیں پاك کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے ...
21_ عن علي(ع) : ...و أصابهم تلك الليلة (ليلة بدر) مطر شديد فذلك قولہ: و "يثبت بہ الأقدام"_(2)
حضرت علي(ع) سے منقول ہے کہ ...بدر کی رات، مسلمانوں پر شدید بارش برسي، اور اسی بارے میں خداوند نے فرمایا: (بارش کو نازل کیا) تا کہ اس کے ذریعے ثابت قدم رکھا جائے _

----

1) کافی ج/6 ص 387، ح/2 نورالثقلین ج/2 ص 137 ح/30 _
2) الدرالمنثور ج/4 ص 32_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الَّذِينَ آمَنُواْ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرَّعْبَ فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ .12

جب تمھارا پروردگار ملائکہ کو وحی کر رہا تھا کہ ميں تمھارے ساتھ ہوں لہذا صاحبان ايمان کو ثبات قدم عطا کرو ميں عنقريب کفارذ کے دلوں ميں رعب پيدا کردوں گا لہذا تم کفارہ کی گردن کو ماردو اور ان کی تمام انگليوں کو پور پورکاٹ دو(12)

1_ خداوند نے معرکہ بدر ميں موجود ملائکہ کو وحی کے ذريعے آگاہ کيا کہ وه مجاہدين (بدر) کو ثابت قدمی اور استحکام بخشيں اور اس سلسلے ميں، ميں تمہارا پشت پنا ہ ہوں_
إذ يوحی ربك إلی الملئكة انی معكم فثبتوا الذين
2_ خداوند نے جنگ بدر کی جانب بھيجے جانے والے فرشتوں کو مجاہدين (بدر) ميں پائيداری و استقامت پيدا کرنے کا فرمان ديا_
إذ يوحی ربك إلی الملئكة أنی معكم فثبتوا الذين
3_ مجاہدين بدر کی پشت پناہی پر مبنی مأموريت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بارے میں وحی الہی کے واحد شاہد، (خود) پیغمبر اکرم(ص) تھے_
إذ یوحی ربك إلی الملئکة
اگر "إذ"، "اذکر" کے متعلق ہوتو گزشتہ آیات کے برعکس، مذکورہ آیت میں مخاطب خود پیغمبر اکرم(ص) کی ذات ہے_
لہذا کہہ سکتے ہیں فقط آنحضرت(ص) ہی ملائکہ کی طرف وحی الہی کے شاہد ہیں_
4_ ملائکہ کو اپنی ماموریت کی انجام دہی میں خداوند کی جانب سے پشت پناہی اور تقویت کی ضروت تھي_
إذ یوحی ربك إلی الملائکة أنی معکم فثبتوا الذین ا منوا
5_ جنگ بدر کے معرکہ میں حاضر ہونے والے ملائکہ

سے خداوند کا وعدہ تھا کہ وہ کفار کے دلوں میں رعب و وحشت پیدا کردے گا_
سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب
6_ جنگ بدر میں کفار کی شکست کے علل و اسباب میں سے ایك ان پر رعب و وحشت کا طاری ہونا تھا_
سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب
7_ دشمنان دین میں خوف و ہراس پیدا کرنے اور ان کے حوصلے پست کرنے کی ضرورت_
سألقی فی قلوب الذین کفروا الرعب
8_ ملائکہ، بدر کے کفار کے سروں کو باہم ٹکرانے اور ان کے ہاتھوں کے پنجوں کو بے کار کرنے پر مأمور تھے_
فاضربوا فوق الاعناق و اضربوا منهم کل بنان
"الأعناق" میں "ال"مضاف الیہ (الکافرین) کا جانشین ہے_ اور فوق "الأعناق" سے مراد کفار کے سر ہیں_ بنابراین جملہ "فاضربوا ..." یعنی کفار کے سروں کو اپنی ضربوں (حملوں) کا نشانہ بناؤ، قابل ذکر ہے کہ اس جملہ میں مخاطب، فرشتے ہیں جیسا کہ آیت کے سیاق سے ظاہر ہے_
9_ خداوند نے مجاہدین بدر کو کفار کے سروں کو باہم ٹکرانے اور ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کو ناکارہ کرنے پر ابھارا_
فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "فاضربوا ..." میں خطاب، مجاہدین کی طرف ہو، اور آیت نمبر دس میں جملہ "ما جعله الله إلا بشری " بھی اس مفہوم کی تائید کرسکتاہے کہ جس میں فرشتوں کی ذمہ داری فقط بشارت دینا ہی بیان ہوتی ہے_
10_ سئل ابوجعفر(ع) عن قول الله "إذ یوحی ربك إلی الملائکة أنی معکم، قال: إلهام (1)
امام باقر(ع) سے منقول ہے کہ آپ(ع) نے آیہ مجیدہ "إذا یوحی ربك إلی الملائکة" کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: اس سے مراد الہام ہے_

الله تعالی :
الله تعالی کاوعدہ، 5;الله تعالی کے اوامر 2
امداد غیبي: 1
خوف:
خوف کے آثار 6
جہاد:
آداب جہاد 7; جہاد میں تحریك کرناابھارنا 9
----

1) تفسیر عیاشی ج/2 ص 50، ح/26 بحار الانوار ج/19، ص 287 ح 31_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمن:
دشمنوں كے حوصلے پست كرنا 7;دشمنوں ميں خوف ڈالنا 7
سرد جنگ: 5، 7
غزوہ بدر:
غزوہ بدر اور مشركين قريش 8;غزوہ بدر كا قصہ 1، 2، 3، 6، 8، 9; غزوہ بدر كے مجاہدين 9; غزوہ بدر ميں محمد(ص) 3; غزوہ بدر ميں ملائكہ 1، 2، 3، 5، 8
قريش:
مشركين قريش كى شكست 6
كفار:
كفار كا دل 5; كفار كى انگلياں توڑنا 8، 9; كفار كى شكست كے اسباب 6; كفار كے سر توڑنا 8، 9; كفار ميں خوف پيدا كرنا 5
مجاہدين:
مجاہدين كى امداد، 1، 3; مجاہدين كى ثابت قدمى 1، 2; مجاہدين كى ذمہ دارى 9
ملائكہ:
امداد كرنے والے ملائكہ 3، 8;امداد كرنے والے ملائكہ كا كردار 1; ملائكہ كا كردار4; ملائكہ كى امداد 4; ملائكہ كى ضرورت 4;ملائكہ كى طرف وحى 1، 3

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَآقُّواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ .13
يہ اس لئے ہے كہ ان لوگوں نے خدا و رسول كى مخالفت كى ہے اور جو خدا و رسول كى مخالفت كرے گا تو خدا اس كے لئے سخت عذاب كرنے والا ہے(13)
1_ مشركين مكہ، معركہ بدر ميں شريك ہونے كى وجہ سے، خدا اور رسول(ص) كے مخالفين اور دشمنوں ميں سے تھے_
ذلك بأنهم شاقوا الله و رسولہ
2_ مشركين مكہ كى نابودى اور سركوبى كے بارے ميں
فرمان الہى جارى ہونے كا باعث ،خود ان كى خدا و رسول(ص) كے ساتھ مخالفت اور دشمنى تھي_
ذلك بأنهم شاقوا الله و رسولہ
3_ خدا اور رسول(ص) كے دشمنوں كے خلاف مبارزہ اور ان كى سركوبى كرنا، مسلمانوں كى ذمہ دارى ہے_

ذلك بأنهم شاقوا الله و رسولہ
4_ شديد الہى عذاب، خدا اور رسول(ص) سے جنگ كرنے والوں كى سزا ہے_
و من يشاقق الله و رسولہ فإن الله شديد العقاب
5_ جنگ بدر ميں مشركين كى شكست اور ناكامي، ان كيلئے شديد الہى عذاب تھا_
فاضربوا فوق الأعناق ...فإن الله شديد العقاب
6_ خدا اور رسول(ص) سے جنگ كرنے والوں كو (ہر وقت) شديد دنيوى سزا اور عذاب كا خطرہ در پيش ہوتاہے_
ذلك ...و من يشاقق الله و رسولہ فإن الله شديد العقاب
7_ الہى عذاب اور عقوبت كا ہميشہ شديد اور سہمگين ہونا_
فإن الله شديد العقاب

الله تعالى :
الله تعالى سے دشمنى كے آثار6; الله تعالى كا عذاب
4،5،7; الله تعالى كے اوامر 2; الله تعالى كے دشمن 1،2،3،6; الله تعالى كے دشمنوں كى سزا4

دشمنان:
دشمنوں کی سرکوبی 3; دشمنوں کے خلاف مبارزہ 3;
عذاب:
دنیوی عذاب کے اسباب 6; شدید عذاب 4، 7
غزوہ بدر:
مشرکین مکہ غزوہ بدر میں 1، 5
کفار:
کفار کی دنیوی سزا ،2;کفار کی سرکوبی 2
محمد(ص) :
دشمنان محمد،(ص) 1، 2، 3، 6; دشمنان محمد(ص) کی سزا ،4;محمد(ص) سے دشمنی کے آثار 6
مسلمان:
مسلمانوں کی ذمہ داری 3
مشرکین:
مشرکین کی سرکوبی 5; مشرکین کی شکست 5
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کی دشمنی 2; مشرکین مکہ کی سزا ،5

ذَلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ .14

يہ تو نيا كي سزاھے جسے يھاں اوراس كے بع كافروں كے لئے جھنم كاعاب بھي ہے _ (14)
1_ جنگ بدر میں مشرکین کی شکست اور انکا کچلا جانا، انکی دنیوی سزا اور عقوبت تھي_
ذلكم فذوقوه و أن للكفرين عذاب النار
"ذلكم" میں "كم" مشرکین سے خطاب ہے اور "ذا" انکی شکست و سرکوبی کی جانب اشارہ ہے_ اور "ذلكم" مبتدا ہے، اور بعد والے جملے "و ان للكافرين ..." کے قرینے سے "عقابكم فی الدنيا" اسکی خبر ہے_
2_ جہنم کی آگ ،تمام کفار کی سزا ہے_
و أن للكفرين عذا ب النار
"الكافرين" میں "ال" استغراق اور شمولیت کیلئے ہے، قابل توجہ ہے کہ "أن للكفرين" کی ترکیبی تفسیر میں مختلف نظریات پیش کیئے گئے ہیں ان میں سے بہترین تفسیر "اعلموا" جیسے فعل کا مقدر کرنا ہے، یعنی "واعلموا ان للكفرين عذاب النّار"
3_ معرکہ بدر میں موجود مشرکین، کفر پیشہ اور آتش جہنم کے مستحق لوگ تھے_
و أن للكفرين عذاب النّار
"للكفرين" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ايك، معرکہ بدر میں موجود مشرکین تھے_
4_ دوزخ کی آگ، دنیا میں دی جانے والی الہی عقوبتوں اور سزاؤں سے کہیں زیادہ خوفناك ہے_
ذلك فذوقوه و أن للكفرين عذاب النّار
عذاب دوزخ کے مقابلے میں، عذاب دنیا کے بارے میں کلمہ" ذوق" (چکھنا) کا استعمال ظاہر کرتاہے کہ دنیوی عقوبتیں اور سزائیں فقط سزا و عقوبت کا ذائقہ ہیں اور اصلی و کامل عذاب کا مقدمہ ہےں کہ جو عذاب دوزخ ہے_

جہنم:
جہنم کی آگ 2، 3، 4

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عذاب:
اہل عذاب 3; موجبات عذاب3
غزوه بدر:
غزوه بدر میں مشرکین 1، 3
کفار:
3، کفار کی سزا، 2
کیفر (سزا):
اخروی کیفر (سزا) 4; دنیوی کیفر 4; دنیوی کیفر کے اسباب 1;کیفر و سزا کے مراتب 4
مشرکین:
مشرکین کی شکست 1
مشرکین مکہ:
مشرکین مکہ کی دنیو ی سزا ،1; مشرکین مکہ کی سرکوبی 1; مشرکین مکہ کی سزا ،3

484

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُواْ زَحْفاً فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ .15

اے ایمان والوجب کفار سے میدان جنگ میں ملاقات کروتو خردار انھیں پیٹھ نہ دکھانا(15)
1_ اہل ایمان کی ذمہ داری اور فریضہ ہے کہ جب بھی دشمنان دین لشکر کشی اور حملہ کریں تو وہ پائیداری و استقامت دکھائیں (دفاعی جہاد)
يا أيها الذين ء امنوا إذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تولّوهم الأدبار
ہوسکتاہے کلمہ "زحفا" (کہ جس کا معنی لشکر کشی ہے) "الذین کفروا" کیلئے حال ہو یعنی جب بھی کفار تمہاری طرف لشکر کشی کریں، اسی طرح یہ بھی ہوسکتاہے کہ فاعل "لقیتم" کیلئے حال ہو_
یعنی جب تم جہاد کیلئے کفار کی طرف حرکت کرتے ہو، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال کی بناء پر اخذ کیا گیا ہے_
2_ اہل ایمان کو چاہیئے کہ وہ دشمن کی طرف حرکت کرتے وقت اور ان کا مقابلہ کرتے وقت (یعنی ابتدائي جہاد کے وقت) میدان جنگ کو خالی نہ چھوڑیں_
إذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تولّوهم الأدبار

485
یہ مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "زحفا" فاعل "لقیتم" کیلئے حال ہو_
3_ اہل ایمان ہمیشہ ایمان وعقیدے کی بنیاد پر جہاد اور جنگ کرتے ہیں_
ی أيها الذين ء امنوا ء اذا لقيتم الذين كفروا
مثلاً "عدوکم" کی جگہ "الذین کفروا" کی قید سے یہ نکتہ سامنے آتاہے کہ اہل ایمان، کشور کشائي و غیرہ کی خاطر جنگ نہیں کرتے بلکہ ان کے عقائد ان کے جہاد کا باعث بنتے ہیں یا دشمنوں کا حملہ آور ہونا، انھیں جنگ پر ابھارتاہے_
4_ دشمن کو پیٹھ دکھانے اور میدان جنگ سے فرار کرنے کی حرمت_
فلا تولّوهم الأدبار
5_ عن أبی الحسن الرضا(ع) : ...و حرّم الله تعالى الفرار من الزحف لما فيه من الوهن فی الدين و الا ستخفاف بالرسل و الائمة العادلة و ترك نصرتهم على الأعدائ ...(1)
امام رضا(ع) سے منقول ہے کہ: خداوند نے جنگ سے فرار کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ بات، دین کو سبك و ہلکا سمجھنے اور انبیاء اور عادل ائمہ کو کمزور کرنے اور دشمنوں کے خلاف ان کی نصرت و مدد کو ترك کرنے کا باعث بنتی ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایمان:
ایمان کے آثار 3
جہاد:
ابتدائي جہاد 2; احکام جہاد ،1، 2، 4;اقسام جہاد 1، 2; ترك جہاد 2; دفاعی جہاد،1 ;جہادسے فرار کی حرمت 4; جہاد میں استقامت 1
دشمن:
دشمنوں کا حملہ آور ہونا 1
مجاہدین:
مجاہدین کی ذمہ داری 2
محرمات: 4
مؤمنین:
مؤمنین کا جہاد 3; مؤمنین کی ذمہ داری 1
------

1) عیون اخبار الرضا ج/2 ص 92 ح/1_ ب 33، نورالثقلین ج/2 ص 138 ح/36_

وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاء بِغَضَبٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ .16

اور جو آج کے دن پیٹھ دکھائے گا وہ غضب الیہ کا حق دار ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا جو بدترین انجام ہے علاوہ ان لوگوں کے جو جنگی حکمت عملی کی بنا پر پیچھے ہٹ جائیں یا کسی دوسرے گروہ کی پاہ لینے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیں(16)
1_ دشمن کے خلاف جدید تدبیر اختیار کرنے یا اپنے ہم رزم ساتھیوں کے ساتھ ملنے کی خاطر محاذ جنگ سے پیٹھ پھیرنے کا جواز
و من یولھم یومئذ دبرہ إلا متحرفا لقتال أو متحیزا إلی فئة
"تحرف" کسی جگہ سے اسکے اطراف کی طرف منہ موڑنے کو کہتے ہیں، بنابراین "تحرف للقتال" یعنی جنگ کیلئے دوسرا محاذ منتخب کرنے کیلئے دشمن سے منہ موڑلینا، اور "تحیز" کا معنی جگہ گھیرنا ہے چونکہ "الي" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا اس میں "جاملنے" کا معنی بھی پایا جاتاہے، یہ بھی قابل توجہ ہے کہ "فئة" سے مراد وہ گروہ ہے کہ جو میدان جنگ میں مصروف جہاد ہے_
2_ تدبیر جنگ کے علاوہ محاذ سے منہ موڑنا، غضب الہی اور استحقاق جہنم کا باعث بنتاہے_
و من یولھم ...فقد باء بغضب من اللہ و ماوہ جہنم و بئس المصیر
اگر کلمہ "بوئ" حرف "بائ" کے ساتھ متعدی ہو تو "متحمل ہونے" کامعنی دے سکتاہے بنابراین "باء بغضب من اللہ " یعنی اس نے غضب خدا کو اپنی طرف دعوت دي_
3_ جہنم، ایك بُرا ٹھکانا اور دردناك انجام ہے_
و بئس المصیر
یہاں مذمت، کلمہ جہنم سے مختص ہے کہ جو گذشتہ جملے کے قرینے کی وجہ سے حذف ہوگیا ہے، یعنی "بئس المصیر جہنم"

4_ جہنم، محاذ جنگ سے بھاگنے والوں کا ٹھکانا ہے_
و من یولھم ...مأوہ جہنم

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

5_ جہنم، بارگاہ الہی کے مغضوبین کا ٹھکانا ہے_
فقد باء بغضب من الہ و مأو ہ جہنم

انجام :
برا انجام 3
جنگ:
جنگی تدابیر، 1، 2
جہاد:
احکام جہاد ،1; جہاد ترك کرنے کی جائز صورت 1; جہاد سے فرار کی سزا، 2، 4;دشمنوں سے جہاد ،1
جہنم:
جہنم کا برا ہونا 3; موجبات جہنم 2، 4، 5
جہنمی لوگ: 4، 5
خدا کے مغضوب افراد:2
خدا کے مغضوب افراد کی سزا 5
عذاب:
اہل عذاب 2

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَـكِنَّ اللّهَ رَمَى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلاء حَسَناً إِنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ .17
پس تم لوگوں نے ان کفار کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے قتل کیا ہے اور پیغمبر آپ نے سنگریزے نہیں پھینکے ہیں بلکہ خدا نے پھینکے ہیں تا کہ صاحبان ایمان پر خوب اچھی طرح احسان کردے کہ وہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے (17)
1_ جنگ بدر میں اہل ایمان کی فتح و کامیابی اور کفار کے ہلاك ہونے کی اصلی و بنیادی وجہ، الہی امداد اور نصرت تھي_
فلم تقتلوھم و لکن اللہ قتلھم
جملہ "فلم تقتلوھم ..." ان آیات پر متفرع ہے کہ جن میں جنگ بدر میں الہی امداد و نصرت کا ذکر ہوا ہے، یعنی جنگ بدر کے حوادث اور امداد الہی کی جانب (معمولی سي) توجہ سے ظاہر

ہوتاہے کہ در حقیقت یہ خداوند ہے کہ جس نے مشرکین کو ہلاك کیا ہے اور انھیں شکست دی ہے_
2_ جنگ بدر میں پیغمبر اکرم(ص) کی فاتحانہ حرکت اور طرز عمل در حقیقت، فعل الہی تھا_
فلم تقتلوھم و لکن اللہ قتلھم و ما رمیت
"رَمي" کا معنی پھینکنا ہے اور ہوسکتاہے یہاں ان تمام جنگی سرگرمیوں کے بارے میں کنایہ ہو کہ جو پیغمبر اکرم(ص) انجام دے رہے تھے_
3_ جنگ بدر کی فتح میں خداوند اپنا اصلی عمل دخل بیان کرتے ہوئے، اس جنگ کے مجاہدین کو اس فتح کی کامیابی پر غرور و تکبر سے بچنے کا راستہ دکھارہا ہے_
فلم تقتلوھم ...و ما رمیت إذ رمیت
مذکورہ آیت کہ جس میں مؤمنین کی فتح کو ارادہ خداوند کا نتیجہ کہا گیا ہے، کا مقصد یہ ہے کہ جنگ بدر کے مجاہدین بدر کی فتح کو خدا وند کی جانب سے ایك نعمت سمجھیں اور اسے اپنی طاقت کا نتیجہ نہ سمجھیں تا کہ غرور و تکبر میں مبتلا نہ ہوں_
4_ انسان اپنے افعال میں نہ تو ارادہ الہی سے مستقل اور آزاد ہے اور نہ ہی اپنے افعال انجام دینے پر اس کی جانب سے مجبور ہے_
و ما رمیت إذ رمیت و لکن اللہ رمی
چونکہ ایك طرف سے فعل پیغمبر(ص) کو خود آپ(ص) کی طرف نسبت دی گئي ہے اور دوسری جانب وہی فعل خداوند

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سے منسوب کیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ انسان اپنے افعال میں نہ تو کامل استقلال رکھتاہے اور نہ ہی اپنے افعال انجام دینے پر مجبور ہے_
5_ انسان کے افعال، خود اس کی جانب منسوب ہونے کے ساتھ ساتھ خداوند کی جانب بھی منسوب ہیں_
و ما رمیت إذ رمیت و لکن الله رمی
6_ اچھے و شائستہ اعمال بجا لانے کیلئے انسانی توفیق میں خداوند کے بنیادی عمل دخل کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت_
فلم تقتلوهم و لکن الله قتلهم و ما رمیت إذ رمیت و لکن الله رمی
7_ جنگ بدر میں مجاہدین کی فتح ،بلند مرتبہ مقاصد کی حامل تھی من جملہ خداوند کی طرف سے اہل ایمان کی آزمائشے بھی مطلوب تھي_
و لیبلی المؤمنین منہ بلأء حسناً
"لیبلي"، "لیمحق الکفرین" کی مانند ایك محذوف علت پر عطف ہے اور یہ دونوں "رمی لیمحق الکفرین و لیبلی المؤمنین" یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا مفہوم میں "ابلائ" کے معنی میں لیا گیا ہے_
8_ جنگ بدر میں مجاہدین کی فتح، اہل ایمان کیلئے خداوند کی جانب سے ایك خاص اور (اچھي) نعمت تھي_
لیبلی المؤمنین منہ بلائً حسناً

مندرجہ بالا مفہوم میں "ابلائ" نعمت عطا ہونے کے معنی میں لیا گیا ہے_
9_ خداوند، اہل ایمان کو نعمت اور خوشحال کنندہ امور عطا کرکے ان کی آزمائشے کرتاہے_
و لیبلی المؤمنین منہ بلائً حسناً
10_ خداوند متعال، انسانوں کے اعمال و کردار کی کیفیت و حقیقت معلوم کرنے کیلئے، ان کی آزمائشے نہیں کرتا_
لیبلی المؤمنین ...إن الله سمیع علیم
انسانوں کی آزمائشے کا تذکرہ کرنے کے بعد، خداوند کی علی الاطلاق دانائي (علیم) و شنوائي (سمیع) کا بیان ہوسکتاہے اس وجہ سے ہو کہ انسانوں کی آزمائشے کا مقصد ان کی حالت و کیفیت معلوم کرنا نہیں_
11_ خداوند کا سمیع اور علیم ہونا ہی ،مؤمنین کی امداد اور انکی دعا قبول ہونے کا بنیادی سبب ہے_
إذ تستغیثون ...إن الله سمیع علیم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "إن الله ..." آیہ نہم کی جانب ناظر ہو_

استغاثہ:
استغاثہ کا قبول ہونا 11
الله تعالی :
الله تعالی کا ارادہ4; الله تعالی کا امتحان 9،7;الله تعالی کا سمیع ہونا 11; الله تعالی کا علم 11; الله تعالی کی امداد1; الله تعالی کی نعمات 8; الله تعالی کے افعال 5،3،2
امتحان:
امتحان کے وسائل 9; نعمت کے ذریعے امتحان 9
انسان:
انسان کا اختیار 4; انسان کا عمل 4، 5، 6; انسانوں کا اختیار 10
اہداف:
مقدس اہداف 7
جبر و اختیار: 4
خودپسندي:
خود پسندی سے اجتناب 3
عمل:

عمل کا منشاء 2، 4، 5
غزوہ بدر:
غزوہ بدر کا قصہ 1; غزوہ بدر کی فتح 3; غزوہ بدر کی فتح کے اسباب 2; غزوہ بدر کے مجاہدین 3; مجاہدین بدر کی فتح 1، 8;مجاہدین غزوہ بدر کی فتح 7
قریش:
مشرکین قریش کا قتل 1;مشرکین قریش کی شکست کے اسباب 1
کامیابي:

کامیابی کا منشاء 6
محمد(ص) :
محمد(ص) کی فتح 2
مؤمنین:
مؤمنین کا استغاثہ 11; مؤمنین کا امتحان 7، 8; مؤمنین کی امداد 11; مؤمنین کی فتح کے اسباب 1; نعمات مؤمنین 8

ذَلِكُمْ وَأَنَّ اللّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ .18

یہ تو یہ احسان ہے اور خدا کفار کے مکر کو کمزور بنانے والا ہے(18)
1_ خدا اور اسکے رسول(ص) سے مقابلہ اور جنگ کرنے والے کفار کا انجام ،رسوائي اور شکست ہے_
ذلکم
"ذلکم" ايك محذوف مبتدا کی خبر ہے اور جنگ بدر میں مشرکین کی ذلت آمیز شکست کی طرف اشارہ ہے_یعنی "الأمر ذلکم" مطلب یہی ہے کہ جو بیان کیا گیا ہے_
2_ مؤمنین کی فتح و کامرانی میں خداوند کے بنیادی کردار اورمقابلے میں آنے والے کفار کے بُرے انجام کی طرف اہل ایمان کو توجہ کرنے کی ضرورت_
ذلکم
"ذلکم" میں حرف "کم" اہل ایمان کی طرف خطاب ہے، یعنی اے اہل ایمان ، جنگ کرنے والے مشرکین کی سرنوشت اور انجام وہی ہے کہ جو بیان کیا گیا ہے_
3_ خداوند ہمیشہ محارب مشرکین کے مقابلے میں اہل ایمان کا پشت پناہ اور مددگار ہے_
یہ اس احتمال کی بناء پر کہ "ذلکم" خداوند کی طرف سے جنگ بدر جیسے مواقع کی مانند اہل ایمان کی مدد کی طرف اشارہ ہو_
4_ کفار کے حیلوں کو کمزور کرنا ہي، سنت الہی ہے_
ذلکم و إن الله موھن کید الکفرین
"إن الله ..." ايك محذوف مبتدا کی خبر ہے یعنی "و الأمر إن الله ..."

اجتماعی نظم و ضبط:
اجتماعی نظم و ضبط کے اسباب 2
الله تعالی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

491
الله تعالى كے افعال 2; الله تعالى كے سنن ،3، 4
ايمان:
ايمان كے آثار 3
تاريخ:
تاريخ سے عبرت 2
جہاد:
مشركين سے جہاد 3
فتح:
فتح كا سبب 2
كفار:
كفار كا انجام 1، 2; كفار كى رسوائي 1; كفار كى شكست1 ;كفار كے مكر و فريب كا كمزور ہونا 4
محاربين:
حضرت محمد(ص) كے ساتھ محاربہ كرنے والے 1; خداوند كے ساتھ محاربہ كرنے والے 1
مؤمنين:
مؤمنين كا سہار ا، 3; مؤمنين كى امداد 3; مؤمنين كى فتح 2;مؤمنين كى ذمہ دارى 2

إِن تَسْتَفْتِحُواْ فَقَدْ جَاءكُمُ الْفَتْحُ وَإِن تَنتَهُواْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَعُودُواْ نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئاً وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ 19.
اگر تم لوگ فتح چاہتے ہو تو يہ فتح آگئي اور اگر تم جنگ سے باز آجاؤ تو اس ميں تمھارے لئے بھلائي ہے اور اگر دوبارہ ايسا كردگے توہم بھى پلٹ كر آرہے ہيں اور تمھارا گروہ كتنا ہى بڑا كيوں نہ ہو كام آنے والا نہيں ہے اور اللہ ہميشہ صاحبان ايمان كے ساتھ ہے(19)
1_ خداوند كى جانب سے جنگ بدر ميں موجود كفار كا استہزائ_
إن تستفتحوا فقد جائكم الفتح و إن تنتهوا فهو خير لكم
جملہ "إن تستفتحوا فقد جاء كم الفتح" جنگ بدر ميں مشركين كى ذلت آميز شكست كے بعد مشركين سے ايك قسم كے استہزاء كو بيان كررہاہے_
2_ مشركين قريش جنگ بدر سے پہلے بارگاہ خداوند ميں دين حق كے حاميوں كى فتح كيلئے دعا كرنے لگے_
إن تستفتحوا فقد جاء كم الفتح
جملہ "ان تستفتحوا فقد" جنگ بدر سے پہلے مشركين كى دعا كى طرف اشارہ ہے چونكہ وہ اپنى حقانيت كے زعم ميں خداوند سے دعا مانگتے تھے كہ "دين حق" كے حاميوں كو اس جنگ ميں فتح حاصل ہو_

492
3_ جنگ بدر ميں مؤمنين كى فتح، اہل ايمان كى حقانيت پر ايك حجت اور كفار كيلئے ايك عبرت و تنبيہ تھي_
إن تستفتحوا فقد جاء كم الفتح
"الفتح" سے مراد جنگ بدر ميں اہل ايمان كى فتح ہے، اورجملہ "فقد جاء كم الفتح" مشركين كى اسى تمنا كا جواب ہے كہ جس ميں وہ دين حق كے حاميوں كى فتح و كاميابى كے خواہاں تھے_
4_ انسانوں كى بھلائي اور صلاح، خدا اور اسكے رسول(ص) كے ساتھ مخالفت سے پرہيز كرنے ميں ہے_
و إن تنتهوا فهو خير لكم
5_ اسلامى جنگيں كفار كا شر اور فتنہ دور كرنے كيلئے ہيں نہ كہ ان پر (اسلامي) عقيدہ مسلط كرنے كيلئے_ *
إن تنتهوا فهو خير لكم
6_ جنگ بدر كے شكست خوردہ كفار كو دوبارہ جنگ كى طرف پلٹنے كى صورت ميں خداوند كى جانب سے ايك دفعہ پھر شكست كا ذائقہ چكھا نے كى دھمكي_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و إن تعودوا نعد
7_ مسلمانوں کو جنگ کا آغاز نہيں کرنا چاہيئے_
و إن تعودوا نعد
8_ کفر و شرك کی قوتيں جتنی بھی زيادہ ہوں، اہل ايما ن کو شکست دينے کی طاقت نہيں رکھتيں_
و لن تغنی عنکم فئتکم شيئاً و لو کثرت
9_ کفر و شرك کی قوتوں کی طاقت جتنی بھی زيادہ ہو خداوند کے مقابلے ميں ہيچ اور بے اثر ہے_
و لن تغنی عنکم فئتکم شيئاً و لو کثرت و إن الله مع المؤمنين
10_ افواج اور لشکر کی کثرت، فتح و کامرانی کا باعث نہيں بنتي_
و لن تغنی عنکم فئتکم شيئاً و لو کثرت و ان الله مع المؤمنين
11_ کفار کے مقابلے ميں خداوند مؤمنين کا مددگار اورحامی ہے_
و لن تغنی عنکم ...و إن الله مع المؤمنين

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کفار کا استہزا، 1; کفار کا عجز 8، 9; کفار کو تنبیہ 3; کفار کو دھمکی 6; کفار کی سازش کا توڑ 5; کفار کی قدرت 9;کفار کی کثرت 8
مجاہدین:
مجاہدین کی امداد ،11
محمد(ص) :
محمد(ص) کے خلاف مبارزہ ترك کرنا 4
مسلمان:
مسلمانوں کی ذمہ داري7
مشركين:
مشرکین اور حق 2; مشرکین کا عجز 8، 9; مشرکین کی قدرت 9
مؤمنين:
حقانیت مؤمنین 3; مؤمنین کی امداد،11; مؤمنین کی شکست ناپذیری 8

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ .20
ایمان والو اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو جب کہ تم سن بھی رہے ہو(20)
1_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ خدا اور رسول(ص) کی اطاعت
کریں اور آنحضرت(ص) کی نافرمانی سے پرہیز کریں_

ی أیها الذین ء امنوا أطیعو الله و رسولہ و لا تولوا عنہ
2_ خدا اور اسکے رسول(ص) کے فرامین کی حقیقت ايك ہی ہے، اور خداوند کی پیروي، رسول(ص) کی پیروی اور اطاعت سے مربوط ہے_
اطیعوا الله و رسولہ و لا تولوا عنہ
چونکہ جملہ "و لا تولوا عنہ" (رسول خدا(ص) اور ان کے فرامین سے اعراض نہ کرو) پہلے جملے "أطیعوا الله و رسولہ" کیلئے تاکید اور توضیح ہے اور اس جملہ میں فقط پیغمبر اکرم(ص) سے اعراض کا تذکرہ ہے اس سے دو نکتے حاصل ہوتے ہیں: ایك یہ کہ خدا اور رسول(ص) کے فرامین کی حقیقت ايك ہی ہے ،دوسرا یہ کہ رسول(ص) کی اطاعت د ر حقیقت خداوند ہی کی اطاعت ہے_
3_ مؤمنین کو (ہر وقت) خداوند اور اسکے رسول(ص) کے دستورات سے تخلف کرنے کا خطرہ لاحق ہوتاہے (لہذا وہ) تنبیہ اور یاد دہانی کے محتاج ہیں_
ی أیها الذین ء امنوا ...و لا تولوا عنہ
4_ خداوند کی حمایت اور نصرت ہمیشہ ان مؤمنین کو حاصل ہوتی ہے کہ جو خدا اور اس کے رسول(ص) کے مطیع ہوں اور اس کے احکام و دستورات سے تخلف نہ کریں *
و إن الله مع المؤمنین ...أطیعو الله و رسولہ و لا تولوا عنہ
مذکورہ آیت ہوسکتاہے، گذشتہ آیت میں موجود کلمہ "المؤمنین" کا بیان ہو_
یعنی حمایت کا وعدہ (إن الله مع المؤمنین) ان مؤمنین سے مخصوص ہے کہ جو خدا اوراس کے رسول(ص) کے دستورات کی نافرمانی نہیں کرتے_
5_ دشمنان دین سے جنگ کے وقت رسول خدا(ص) کے حکم سے منہ موڑنے کی حرمت_
أطیعو الله و رسولہ و لاتولوا عنہ و ا نتم تسمعون
اس لحاظ سے کہ اس سورہ کے اس حصہ کی آیات جنگ اور دشمنان دین کے ساتھ مبارزے سے وابستہ ہیں لہذا جملہ "أطیعوا" اور "و لا تولوا عنہ" کا مطلوبہ مصداق، دشمنان دین کے ساتھ مبارزے و جنگ کے بارے میں آنحضرت(ص) کے دستورات اور فرامین سے منہ موڑنا ہے_
6_ خدا اور رسول(ص) کے فرامین و احکام کو سننے کے بعد ، انھیں نظر انداز کرنا ايك ناپسندیدہ اور عقل و خرد سے بعید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فعل ہے_
لا تولوا عنہ و ا نتم تسمعون
بعد والی آیت کے قرینے سے ،سننے سے مراد سمجھنا اور اذعان (یقین) کرنا ہے_اور جملہ حالیہ "و ا نتم تسمعون" روگر دانی سے پرہیز اور اطاعت کے لزوم پر ايك دليل کے بیان کی حیثیت رکھتاہے، یعنی تم لوگ خود خدا اور پیغمبر اکرم کے فرامین کو سنتے ہو اور ان پر یقین رکھتے ہوپھر کس طرح ان سے منہ موڑ سکتے ہو_
7_ الہی فرائض سے آگاہي، ان کے مقابلے میں

انسان کی مسؤلیت کی شرائط میں سے ہے_
و لا تولوا عنہ و ا نتم تسمعون
مندرجہ بالا مفہوم میں جملہ حالیہ "و ا نتم تسمعون" کو "أطیعوا" اور "لا تولوا" کیلئے قید کے طور پر لایا گیا ہے_

اجتماعی نظم و ضبط:
اجتماعی نظم و ضبط کا طریقہ 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی اطاعت1، 2، 4; اللہ تعالی کی نافرمانی 5، 6;اللہ تعالی کی نصرت 4; اللہ تعالی کے اوامر 2،3،6
انسان:
انسان کی ذمہ داري7
تکلیف (فریضہ):
تعلق تکلیف کی کیفیت 7; تکلیف کا علم 7
جہاد:
احکام جہاد 5; جہاد ترك کرنے کی حرمت 5; دشمنوں کے ساتھ جہاد 5
عصیان (نافرماني):
عصیان سے اجتناب 1، 4; حرام عصیان 5
علم:
علم کے آثار 7
عمل:
جاہلانہ عمل 6
مؤمنین:
مؤمنین کو تنبیہ 3; مؤمنین کی امداد 4;مؤمنین کی مسؤلیت 1; مؤمنین میں لغزش 3
محرمات: 5
محمد(ص) :
محمد(ص) سے عصیان 5، 6;محمد(ص) کی اطاعت 1، 2، 4; محمد(ص) کے اوامر 2، 3، 6

وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ .21
اور ان لوگوں جیسے نہ ہوجاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ کچھ نہیں سن رہے ہیں(21)
1_ ایمان پر عمل کے بغیر، اس کا اظہار کرنے سے خداوند کا نہی کرنا_
و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون

2_ اپنے اقرار اور تعہّدات کی پابندی انسان کیلئے ضروری ہے_
و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون

اقرار:
اقرار پر عمل، 2
الله تعالى :
الله تعالى كے نواہي10
ايمان:
ايما ن اور عمل 1; ايمان كا اظہار ،1
عہد :
عہد وفا كرنا 2

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لاَ يَعْقِلُونَ .22
الله كے نزديك بدترين زمين پر چلنے والے وہ بہرے اور گونگے ہيں جو عقل سے كام نہيں ليتے ہيں(22)
1_ خداوند كے نزديك بدترين چلنے والے وہ (انسان) ہيں كہ جو حق بات نہيں سنتے، حق پر مبنى معارف بيان نہيں كرتے اور دينى حقائق كو سمجھنے سے عاجز ہيں_
إن شرالدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون
"الصم" اور "البكم" جيسے كلمات، بالترتيب "الأصم" (بہرے) اور "الأبكم" (گونگے) كى جمع ہے "الذين لا يعقلون"، "إن" كى تيسرى "خبر" ہے_ يہ بھى قابل ذكر ہے كہ اس كا "الصم" اور "البكم" كيلئے صفت ہونا بھى محتمل ہے_
2_ جو لوگ دينى حقائق نہيں سنتے وہى بہرے ہيں، جو
لوگ دينى حقائق كو بيان نہيں كرتے وہى گونگے ہيں اور معارف الہى كو درك نہيں كرتے وہى عقل و خرد سے عارى ہيں_
إن شر الدواب عند الله الصم و البكم الذين لا يعقلون
3_ حق كوسننا، اسے بيان كرنا اور معارف دين كو درك كرنا ہى بارگاہ الہى ميں انسانى قدر وو منزلت كا معيار سمجھے جاتے ہيں_
إن شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون
كلمہ "دواب" كا معنى چلنے والے جانور ہے اور

اس كا اشارہ ان افراد كى طرف ہے كہ جو حيوانات كى مانند ہيں اوروہ اس قابل بھى نہيں كہ ان كو انسان كہا جائے_
4_ جو لوگ خدا اور رسول(ص) كى اطاعت نہيں كرتے اور آنحضرت(ص) كے فرامين سے گريز و اعراض كرتے ہيں اور اس كے ساتھ ساتھ ايمان كا دعوى بھى كرتے ہيں تو وہى لوگ بدترين حيوان ہيں_
يأيها الذين ء امنوا أطيعوا الله ...إن شر الدواب عند الله الصم البكم
5_ جو انسان دينى حقائق كو قبول نہيں كرتے وہ انسانى قدر و منزلت بھى نہيں ركھتے_
إن شر الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون
6_ عن علي(ع) فى قولہ: "إن شر الدواب عند الله " قال هم الكفار (1)
امام علي(ع) سے منقول ہے كہ آيہ مجيدہ "شر الدواب عند ..." ميں "شر الدواب" (بدترين چلنے والے) سے مراد كفار ہيں_

ارزش:
ارزش كا معيار 3
الله تعالى :
الله تعالى كى نافرماني4
انسان:
بدترين انسان ; كرامت انسان 3
انسانيت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ارزش انسانیت سے عاری لوگ 5
ایمان:
مدعیان ایمان 4
تبلیغ:
تبلیغ (دین) سے اعراض کرنے والوں کا گونگاپن 2
حق:
ادراك حق سے عاری لوگ 1; کتمان حق 1
حق کو رد کرنے والے:
حق کو رد کرنے والوں کا بہراپن 2; حق کو رد کرنے والوں کی قدر و منزلت نہ ہونا 5
حق کو قبول کرنا:
حق قبول کرنے کی قدر و منزلت 3
حق کو قبول نہ کرنا:
حق کو قبول نہ کرنے کے آثار 1
دین:
تبلیغ دین 3; تبلیغ دین سے اعراض 2; تعلیمات دین کا ادراك2، 3
------

1) الدرالمنثور ج/4 ص 43_

زمین پر چلنے والے حیوا ن:
زمین پر چلنے والے بدترین حیوانات 1، 4
عقل:
عقل سے خالی افراد 2
محمد(ص) :
محمد(ص) کی نافرمانی 4

وَلَوْ عَلِمَ اللّهُ فِيهِمْ خَيْراً لَّأسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّواْ وَّهُم مُّعْرِضُونَ .23
اور اگر خدا ان میں کسی خیر کو دیکھتا تو انھیں ضرور سناتا اور اگر سنا بھی دیتا تو یہ منھ پھر لیتے اور اعراض سے کام لیتے (23)
1_ استعداد اور لیاقت رکھنے والے انسانوں کو دینی معارف سمجھانا، سنت خدا ہے_
و لو علم الله فیهم خیراً لأسمعهم
2_ کفار اور منافقین کا حق (بات) نہ سننا، ان میں معارف الہی کو قبول کرنے کی استعداد نہ ہونے کی علامت ہے_
و لو علم الله فیهم خیراً لأسمعهم
گذشتہ آیت کے قرینے سے "خیر" سے مراد معارف الہی کو قبول کرنے کی استعداد ہے_
3_ ہر با استعداد موجود سے فیض الہی کا دریغ نہ کیا جانا، سنت الہی ہے_
و لو علم الله فیهم خیراً لاسمعهم
4_ کمال اور خیر کی استعداد رکھنے والے لوگ، خداوند کی خاص ہدایت اور معارف دین کو قبول کرنے کی توفیق کے حامل ہوتے ہیں_
و لو علم الله فیهم خیراً لاسمعهم
چونکہ خداوند نے دینی معارف تمام انسانوں کیلئے بیان کیئے ہیں اور سب کے کانوں تك یہ پیغام پہنچایاہے اس سے معلوم

ہوتاہے کہ اس آیت میں "اسماع" سے مراد خداوند کی خاص ہدایت و توفیق ہے کہ جو فقط خاص استعداد اور لیاقت رکھنے کو شامل ہے_

5_ کمال اور بھلائي کی لیاقت و استعداد سے محروم لوگ، اس قابل نہیں کہ خداوند کی خصوصی ہدایت اور معارف دین کو قبول کرنے کی توفیق کے حامل بن سکیں_

و لو علم الله فیهم خیراً الأسمعهم

6_ کمال اور بھلائي کی استعداد سے محروم لوگ اگر چہ خداوند کی خصوصی ہدایت کے مشمول ہوتے ہیں (لیکن وہ خود) اس سے روگردانی اور دوری اختیار کرتے ہیں_

و لو أسمعهم لتولوا و هم معرضون

"أسمعهم" کی مفعولی ضمیر سے مراد وہی لوگ ہیں کہ جن کی توصیف جملہ "و لو علم ..." سے کی گئي ہے_ بنابراین جملہ"و لو اسمعهم ..." کا معنی یوں ہوتاہے "و لو أسمع الذین لیس فیہ خیراً" یعنی اگر خداوند اپنی خاص ہدایت ان لوگوں کے شامل حال کرے کہ جن میں بھلائي و خیر نہیں"

7_ خداوند کی طرف سے انسانوں کو ان کی استعداد اور لیاقت کے مطابق فیض پہنچایا جاتاہے_

و لو علم الله فیهم خیراً لأسمعهم و لو أسمعهم لتولوا و هم معرضون

خداوند نے اس آیت میں اپنی ہدایت اور توفیق کو انسانوں کی لیاقت و استعداد پر مبتنی کیا ہے لہذا طبعی بات ہے کہ اس (ہدایت و توفیق) کی مقدار بھی لیاقت و استعداد سے وابستہ ہے_

8_ استعدادا ور تاثیر کا زمینہ ہموار نہ ہونے کی صورت میں ہدایت و ارشاد کا ضروری نہ ہونا_

و لو علم الله فیهم خیراً لاسمعهم

جیسا کہ خداوند متعال، خیر و بھلائي سے محروم افراد کو اپنی خصوصی ہدایت سے نہیں نوازتا ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ مکلفین پر بھی تأثیر و استعداد کا زمینہ نہ ہونے کی صورت میں ارشاد و ہدایت کرنا ضروری نہیں_

استعداد:

استعداد سے محروم افراد کا حق کو قبول نہ کرنا 6; استعداد کے آثار 7; استعدا د کے حامل افراد 4; استعداد کے مراتب 7;کمال سے محروم افراد5

الله تعالی :

الله تعالی کا فیض 2; الله تعالی کی خاص ہدایت 4،5،6; الله تعالی کی سنن 3; الله تعالی کے فیض کا نظام 7

انسان:

مستعد انسان 1

بے استعدادي:

بے استعدادی کی نشانیاں 2

توفیق:

توفیق سے بہرہ مند ہونا 4; توفیق سے محرومیت 5

حق کو قبول نہ کرنے والے لوگ: 6

خیر (بھلائي):

خیر و بھلائي سے محروم لوگ 5_6

دین:

دین کا قبول کرنا 1، 2، 4، 5; دینی تعلیم 1

کفار:

کفار کا حق (بات) نہ سننا 2

منافقین:

منافقین کا حق پر کان نہ دھرنا 2

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہدايت:
زمينہ ہدايت 8;شرائط ہدايت 8; ہدايت سے محروميت 5

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَجِيبُواْ لِلّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ .24

اے ايمان والو الله و رسول كى آواز پر ليك كہو جب وہ تمھيں اس امر كى طرف دعوت ديں جس ميں تمھارى زندگى ہے اور ياد ركھو كہ خدا انسان اور اس كے دل كے درميان حائل ہوجاتا ہے اور تم سب اسى كى طرف حاضر كئے جاؤ گے(24)
1_ اہل ايمان كا فريضہ ہے كہ وہ خدا اور اس كے رسول(ص) كى دعوت كو قبول كريں_
ى أَيُّها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم
2_ خدا اور پيغمبر(ص) كى تعليمات و فرامين اور دين خدا انسان كى حقيقى حيات كا باعث ہيں_
ى أيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم لما يحييكم
"لما يحييكم" ميں "ما" سے خداوند اور اسكے رسول(ص) كى تمام تعليمات و فرامين اور دينى معارف مراد ہيں_
3_ خدا اور رسول(ص) كى تعليمات سے روگردان انسان، حقيقى انسانى حيات سے محروم ہوتے ہيں_
يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم لمايحييكم
4_ حقيقى ايمان كا لازمہ ہے كہ خدا اور رسول(ص) كى دعوت كو قبول كيا جائے_
يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول
مسلمانوں كو صفت ايمان كے ساتھ مخاطب كرنا اور پھر خدا اور رسول(ص) كے فرامين پر لبيك كہنے كے حكم سے مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتاہے_
5_ خدا اور رسول(ص) كے بعض دستورات اور فرامين، ايمانى معاشرے كيلئے زندگى بخش اور بنيادى حيثيت كے دستورات ہيں _*
إذا دعاكم لما يحييكم
اگر جملہ شرطيہ "إذا دعاكم ..." مفہوم ركھتا ہو

تو يہ جملہ اپنے منطوق اور مفہوم كے ہمراہ دو قسم كے دستور بيان كررہاہے، ايك پورے ايمانى معاشرے كيلئے بنيادي، اساسى اور حيات بخش دستورات مثلاً، حكومتى مسائل ولايت و غيرہ دوم وہ دستورات اور احكام كہ جو انفرادى حيثيت ركھتے ہيں اور معاشرے كى كلى حيثيت ان سے مربوط نہيں_
6_ حقيقى زندگى كى طرف انسانوں كى ہدايت كرنے كيلئے خدا اور اسكے رسول(ص) كى دعوت، ايك ہى حقيقت كى حامل ہے_
ى أيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول إذا دعاكم لما يحييكم
7_ حق سے روگردان كفار كے خلاف مبارزہ اور جہاد، حقيقى ايمانى معاشرے كى حيات كا باعث ہے_
يأيها الذين ء امنوا استجيبوا لله و للرسول
مذكورہ آيت كا جنگ اور مبارزے كے سياق ميں واقع ہونا ظاہر كرتاہے كہ "ما يحييكم" كيلئے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك اہل، ايمان كو دشمنان دين كے خلاف جنگ كى دعوت دينا ہے_
8_ خداوند، انسان اور اسكے قلب كے درميان حائل ہوجاتاہے_
و اعلموا أن الله يحول بين المرء و قلبہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

9_ خداوند، انسان کے دل سے زیادہ اس کے قریب ہے_
و اعلموا إن الله یحول بین المرء و قلبہ
10_ خداوند، خود انسان سے زیادہ، اسکے دل کے قریب ہے_
و اعلموا أن الله یحول بین المرء و قلبہ
انسان اور اس کے دل کے درمیان خداوند کے حائل ہونے کا ایك لازمہ وہی ہے کہ جو مندرجہ بالا مفہوم میں بیان ہوا ہے_
11_ انسانی قلب (یعنی اسکے افکار) خداوند کے اختیار میں ہے_
و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبہ
چونکہ خداوند انسان اورا سکے قلب کے درمیان حائل ہے، پس حقیقت یہ ہے کہ جو بھی فکر و اندیشہ انسانی قلب میں وارد ہوگا اسے خداوندہی کے ذریعے وارد ہونا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے افکار و خیالات خداوند کے اختیار میں ہیں_
12_ خداوند، انسان کے تمام افکار اور خیالات سے آگاہ ہے_
و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبہ
13_ تمام افکار اور خیالات پر علم خداوند کے محیط ہونے کی طرف توجہ، خدا اور اسکے رسول(ص) کی دعوت کو قبول کرنے اور نفاق سے بچنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_
لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون ...و اعلموا ان الله یحول

14_ تمام انسان، چاہیں یا نہ چاہیں وہ فقط خداوند کی طرف محشور ہونگے_
و أنہ إلیہ تحشرون
"تحشرون" پر "إلیہ" کا مقدم ہونا حصر پر دلالت کرتاہے، اور فعل "تحشرون" کا مجھول آنا، اس بات کی حکایت کررہاہے کہ خداوند کی طرف محشور ہونے میں انسان کا کوئي اختیار نہیں ہے (وہ چاہے یا نہ چاہے اسے خداوند ہی کی طرف جاناہے)
15_ بارگاہ الہی میں انسانوں کے زبردستي، حشر کی جانب ان کی توجہ سے، خدا اور رسول(ص) کی دعوت قبول کرنے اور اس کی جانب انسانوں کے رجحان کا زمینہ ہموار ہوتاہے_
یأیہا الذین ء امنوا استجیبوا ...و أنہ إلیہ تحشرون
"استجیبوا ..." کے بعد خداوند کی جانب، انسانوں کے حشر کو بیان کرنے کا مقصد، خدا اور رسول(ص) کی دعوت قبول کرنے کیلئے راستہ ہموار کرناہے_
16_ عن أبی عبدالله (ع) فی قول الله تبارك و تعالی : "و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبہ" فقال: یحول بینہ و بین أن یعلم أن الباطل حق (1)
حضرت امام صادق(ع) سے آیہ مجیدہ "و اعلموا أن الله یحول بین المرء و قلبہ" کے بارے میں منقول ہے کہ خداوند انسان اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہوجاتاہے تا کہ وہ باطل کو حق نہ سمجھنے لگے_
17_ عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ: "یحول بین المرء و قلبہ" قال: ہو ان یشتہی الشيء بسمعہ و بصرہ و لسانہ و یدہ اما ان ہو غشی شیئا مما یشتھی فإنہ لا یاتیہ إلا و قلبہ منکر لا یقبل الذی یاتی یعرف أن الحق لیس فیہ (2)
حضرت امام صادق(ع) سے اس قول خدا "یحول بین المرء و قلبہ" کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے کان، آنکھ، زبان اور رہاتھ کے ذریعے (کسی ناروا عمل کو انجام دینے کي) خواہش کرتاہے، اگر وہ اس خواہش کے مطابق عمل انجام دے تو اس کا دل اس کے ہمراہ نہیں ہوتا اور اس عمل کو پسند نہیں کرتا اور جانتاہے کہ اس کام میں حق (بھلائي) نہیں_

احکام:
اجتماعی احکام: 5
الله تعالی :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

------

1) محاسن برقی ج/1 ص 237، ح/205 ب 23; بحار الانوار، ج5 ، ص205، ح41_
2) تفسیر عیاشی ج/2 ص 52، نورالثقلین ج/2 ص 142 ح/55_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ .25

اور اس فتنہ سے بچو جو صرف ظالمين كو پہنچنے والا نہيں ہے اور ياد ركھو كہ الله سخت ترين عذاب كا مالك ہے(25)
1_ بعض گناہوں اور مظالم كے برے اثرات فقط گناہگار اور ظالم پر مرتب ہوتے ہيں اور بعض دوسرے گناہ اور مظالم گناہ گار اور بے گناہ سب كواپنى لپيٹ ميں لے ليتے ہيں_
و اتقوا فتنة لا تصيبنّ
2_ ايمانى معاشرے مينكيئےئے بعض گناہ اور مظالم، سب لوگوں (گناہ كے مرتكب اور غير مرتكب يعنى ظالم و غير ظالم) كے عذاب الہى ميں مبتلا ہونے كا باعث بنتے ہيں_
و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الذين ظلموا منكم خاصة
"لا تصيبنّ" ميں "لا" نافيہ اور "خاصةً"، "الذين" كيلئے حال ہے اور فتنہ كيلئے جملہ "لا تصيبنّ الذين ...توضيح اور تبيين ہے_
"اتقاء فتنة" سے مراد اس كے عامل سے پرہيز ہے كہ جو "ظلموا" كے قرينے سے "ظلم و ستم" ہے، بنابراين آيت كا معنى يہ ہوگا، اے اہل
ايمان ان گناہوں سے پرہيز كرو جو ايك عظيم فتنے كا موجب بنتے ہيں، يہ وہ فتنہ ہے كہ جو نہ صرف گناہگار كے دامن گير ہوتاہے بلكہ جن كے شعلے تمام لوگوں كو اپنى لپيٹ ميں لے ليتے ہيں_
3_ اہل ايمان كا فريضہ ہے كہ وہ ہر اس فتنے كا مقابلہ كريں كہ جس كے شعلے پورے معاشرے كو اپنى لپيٹ ميں لے ليتے ہيں_
و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الذين
جيسا كہ گذر چكاہے، مذكورہ بحث ميں فتنے كا سبب و عامل گناہ اور ظلم ہے، اور "ظلموا منكم" كے مطابق اس گناہ و ظلم كے مرتكب، معاشرے كے بعض لوگ ہيں بنابراين مخاطبين كى نسبت، اتقاء كا امر (اتقوا فتنةً) مختلف ہوگا، يعنى گناہگاروں اور ظالموں كو گناہ و ظلم سے پرہيز كرنے كا امر ہے اور جو لوگ گناہ و ظلم كا ارتكاب نہيں كرتے، انہيں اس كے ارتكاب كو روكنے كا امر ہے_

505

4_ مؤمنين كا فريضہ ہے كہ وہ ان گناہوں سے بچنے ميں زيادہ سے زيادہ كوشش كريں كہ جن كے بُرے اثرات پورے ايمانى معاشرے پر مرتب ہوتے ہيں_
واتقوا فتنة لا تصيبين الذين ظلموا منكم خاصة
يہ واضح ہے كہ انسان كوكسى بھى قسم كا گناہ نہيں كرنا چاہيئے، لہذا ان گناہوں كے ارتكاب سے نہى كہ جن كا فتنہ عظيم اور عمومى ہے اس بات كى حكايت كرتاہے كہ يہاں ايسے گناہوں سے بچنے كى بہت زيادہ تأكيد كى جارہى ہے_
5_ خدا اور رسول(ص) كے زندگى بخش اور بنيادى دستورات و احكام سے خلاف ورزي، سب كو اپنى لپيٹ ميں لينے والے فتنوں اور پورے دينى معاشرے پر نازل ہونے والے شديد عذاب كا باعث بنتاہے_
إذا دعاكم لما يحييكم ...و اتقوا فتنة لا تصيبنّ الذين ظلموا منكم خاصة
گذشتہ آيت كے قرينے سے ظلم و ستم (ظلموا) كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك، خدا اور رسول(ص) كے حيات بخش اور اساسى دستورات و احكام كى خلاف ورزى كرنا ہے_
6_ عذاب الہى كى شدت كى جانب توجہ، گناہوں اور مظالم سے بچنے كا مقدمہ بنتى ہے_
و اتقوا فتنة ...و اعلموا أن الله شديد العقاب
7_ خداوند كى عقوبتيں اور عذاب، شديد اور سہمگين ہيں_
أن الله شديد العقاب

اجتماعى كنٹرول: 3، 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اجتماعی کنٹرول کے اسباب 6
اسماء و صفات:
شديد العقاب 7
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا عذاب6،7; اللہ تعالی کی نافرماني5
انبیائ:
انبیاء کی نافرمانی 5;اوامر انبیاء 5
بے گناہ لوگ:
بے گناہوں کا عذاب میں مبتلا ہونا 2
ظلم:
اجتماعی ظلم کے آثار، 1، 2; انفرادی ظلم کے آثار،1 ; ظلم سے اجتناب کا زمینہ 6
عذاب:
نزول عذاب کے اسباب 2، 5
علم:
علم کے آثار 6
فساد:
اجتماعی فساد کے آثار 3; اجتماعی فساد کے خلاف

مبارزہ 3 ;فساد پیدا ہونے کے اسباب 5
گناہ:
اجتماعی گناہ کے آثار 1، 2، 4; انفرادی گناہ کے آثار ،1; گناہ سے اجتناب 4; گناہ سے اجتناب کا زمینہ 6 ;مراتب گناہ
محمد(ص) :
حضرت محمد(ص) کے اوامر 5; محمد(ص) کی نافرمانی کرنا 5
معاشرہ:
دینی معاشرہ 2، 3، 4، دینی معاشرے کی ابتلاء ،5
مؤمنین:
مؤمنین کی ذمہ داري

وَاذْكُرُواْ إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ 26.
مسلمانو اس وقت کو یاد کرو جب تم مکہ میں قلیل تعداد میں اور کمزور تھے _ تم ہر آن ڈرتے تھے کہ لوگ تمھیں اچك لے جائیں گے کہ خدا نے تمھیں پناہ دی اور اپنی مدد سے تمھاری تائید کی _ تمھیں پاکیزہ روزی عطا کی تا کہ تم اس کا شر یہ ادا کرو(26)
1_ مسلمان مدینہ کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے، عسکری قوت کی کمی اور افرادی قلت کی وجہ سے ناتوان حالت میں دشمنوں کے تسلط میں تھے_
و اذکروا إذ أنتم قلیل مستضعفون فی الارض
کلمہ "قلیل" کو "قلیلون" کی جگہ بطور مفرد لانا، اہل ایمان کی قوت میں کمی اور افراد کی قلت پر ایك قسم کی تاکید ہے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ مفسرین نے مذکورہ آیت کو مکہ میں مسلمانوں کی حالت اور موقعیت اور مدینہ کی طرف ان کی مہاجرت کے بارے میں ایك مؤازنہ قرار دیا ہے_
2_ مسلمان، مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہمیشہ دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے اور ان کے ذریعہ ہلاك ہونے سے ہراساں رہتے تھے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تخافون أن يتخطفكم الناس
"تخطف" كا مطلب سرعت كے ساتھ پكڑنا ہے، اور آيت ميں ہوسكتاہے نابودى اور غلبے كے بارے ميں كنايہ ہو، فعل مضارع "تخافون" اس حالت كے استمرار كو بيان كررہاہے_
3_ كفار قريش كا ظلم و ستم اور زور ازورى جيسى نفسيات كا

حامل ہونا_
أنتم قليل مستضعفون ...تخافون أن يتخطفكم الناس
چونكہ آيت ميں ہجرت سے پہلے كے حوادث و واقعات بيان ہوئے ہيں لہذا "الناس" كا مطلوبہ مصداق ،مشركين مكہ اور كفار قريش ہيں_
4_ انسان كى تربيت ميں، سختى اور مشكلات كے زمانے كى ياد آورى كا تعميرى كردار_
و اذكروا إذ ا نتم
5_ خداوند نے ہجرت كے بعد صدر اسلام كے مسلمانوں كو پناہ دى اور انہيں مشركين كے تسلط سے نكالا_
فأوى كم و أيدكم بنصره
6_ خداوند نے صدر اسلام كے مسلمانوں كو مدينہ ميں اپنى امداد و نصرت كے ذريعے قدرت و طاقت عطا كي_
تخافون أن يتخطفكم الناس فأوى كم و أيدكم بنصره
يہاں "تائيد" كا معنى قدرت و طاقت عطا كرنا ہے_
7_ خداوند نے صدر اسلام كے مسلمانوں كو ہجرت كے بعد، پاك و پاكيزه رزق سے بہره مند كيا_
فأو ى كم ...و رزقكم من الطيبت
8_ صدر اسلام كے مسلمانوں كو خداوند كى طرف سے جو پاكيزه روزى اور رزق عطا ہوا تھا ان ميں سے ايك جنگ بدر كے غنائم بھى تھے_*
و رزقكم من الطيبت
مذكوره آيت كے مطابق "الطيبت" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك، جنگ بدر كے جنگى غنائم ہيں_
9_ اسلامى جہاد كے ذريعے ملنے والے مال غنيمت كا مسلمانوں كيلئے خداوند كى جانب سے پاكيزه روزى ہونا_*
و رزقكم من الطيبت
10_ جنگ بدر ميں مسلمانوں كى فتح و كاميابى كا سبب، خداوند كى خصوصى امداد اور نصرت تھي_*
و أيدكم بنصره
11_ مؤمنين كيلئے ہر پاكيزه اور طيب روزى سے بہره مند ہونے كا جواز_
رزقكم من الطيبت
12_ معاشرے كا اجتماعى امن و امنيت اور دفاعى و اقتصادى و سائل سے بہره مند ہونا خداوند كى پُر اہميت نعمات ميں سے ہے_
فأوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت
13_ گذشتہ مشكلات و بحران اور اس كے امداد الہى كے

سائے ميں برطرف ہونے پر غور و فكر انسان ميں خداوند كى نعمتوں كے مقابلے ميں اسكا شكر بجا لانے كا رجحان پيدا كرتاہے_
و اذكروا إذ أنتم قليل ...فأوى كم ...لعلكم تشكرون
"لعل"، "اذكروا" كے متعلق ہے، اور آيت ميں بيان ہونے والے مطالب كو ياد ركھنے كى ضرورت كے مقصد كو بيان كررہاہے، ان ميں ايك ہجرت سے پہلے اور بعد كے حالات كا موازنہ بھى شامل ہے_
14_ الہى فلسفے ميں بارگاه خداوند ميں انسان كى شكر گذارى كى قدر و منزلت_
و إذكروا إذ أنتم قليل ...فأوى كم ...لعلكم تشكرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

15_ خداوند كى پاكيزه روزي، نعمات اور امداد و نصرت كے سبب اسكى بارگاه ميں شكر بجا لانے كى ضرورت_
فاوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت لعلكم تشركون
16_ تاريخى تحولات اور تبديليوں كا خداوند كے اختيار اور اس كے دست قدرت سے رونما ہونا_
فأوى كم و أيدكم بنصره و رزقكم من الطيبت
17_ عن امير المؤمنين(ع) حديث طويل و فيہ: فاما الآيات التى فى قريش فهى قولہ تعالى : و اذكروا إذ ا نتم قليل مستضعفون فى الأرض تخافون ...(1)
حضرت امير المؤمنين(ع) سے ايك طولانى حديث كے ضمن ميں منقول ہے كہ جو آيات قريش كے بارے ميں نازل ہوئي ہيں ان ميں سے ايك آيہ شريفہ "و اذكروا إذ أنتم قليل مستضعفون فى الأرض ..." ہے_
18_ عن رسول الله (ص) فى قولہ: " ...تخافون أن يتخطفكم الناس" قيل يا رسول الله (ص) و مَن الناس؟ قال أهل فارس (2)
رسول خدا(ص) سے پوچھا گيا كہ آيہ " ...تخافون ان يتخطفكم الناس" ميں "الناس" سے كيا مراد ہے تو آنحضرت(ص) نے فرمايا: اہل فارس (يعنى اہل ايران)

------

1) نورالثقلين ج/2 ص/143، ح/64_
2) الدرالمنثور ج/4 ص 47_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شكر:
شكر كى اہميت 14; شكر نعمت كا زمينہ 13; موجبات شكر 15; نعمت كا شكر 15
ظالمين: 3
عسكرى آمادگي:
عسكرى آمادگى كى اہميت 12
غزوه بدر:
غزوه بدر كا قصہ 10; غزوه بدر كى فتح كے اسباب 10; غزوه بدر كے غنائم 8
غنائم:
جنگى غنائم 9; قصہ غنائم 10
قريش:
قريش كا قدرت طلب ہونا 3;كفار قريش كا ظلم 3
كھانے كى اشيائ:
كھانے كى اشياء كے احكام 11
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان 1، 2، 5، 7، 8; صدر اسلام كے مسلمانوں كى طاقت 6;قبل از ہجرت كے مسلمان 1، 2; مدينہ ميں مسلمانوں كى حالت 5، 6; مسلمانوں كو پناه دينا 5; مسلمانوں كى امداد 6; مسلمانوں كى نعمتيں 7، 8، 9 ; مسلمانوں ميں خوف 2; مسلمانوں ميں ضعف 1; ہجرت كے بعد كے مسلمان 7
مشركين:
مشركين كا تسلط 5

510

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ .27

ايمان والو خدا و رسول اور اپنى امانتوں كے بارے ميں خيانت نہ كرو جب كہ تم جانتے بھى ہو(27)
1_ خدا اور پيغمبر(ص) سے خيانت كرنا حرام ہے اور اہل ايمان كى شان سے بعيد ہے_
ى أيها الذين ء امنوا ...لا تخونُوا الله و الرسول
2_ پيغمبر اكرم(ص) سے خيانت، خداوند سے خيانت ہے_
لا تخونوا الله وا لرسول
خدا اور رسول(ص) كے سلسلے ميں فعل "لا تخونوا" كا تكرار نہ ہونا اور دوسرے تمام لوگوں كے بارے ميں اس كا تكرار ہوسكتاہے اس حقيقت كے بيان كيلئے ہو كہ خدا اور رسول(ص) ميں سے كسى ايك كے ساتھ خيانت، دوسرے كے ساتھ خيانت كے مترادف ہے اور قابل تفكيك نہيں_
3_مسلمانوں كى امانتوں كى حفاظت اور ان ميں خيانت كرنے سے پرہيز كرنا ہر مؤمن كا دينى فريضہ ہے_
ى أيها الذين ء امنوا لا تخونوا الله و الرسول و تخونوا أماناتكم
اس مفہوم ميں "تخونوا أمنتكم" كو "تخونوا
الله " پر عطف كيا گيا ہے لہذا حرف نہى "لا" كو معطوف ميں بھى ملحوظ ركھا گيا ہے_
4_ انسان كا مسلمانوں كى امانتوں ميں خيانت كرنا، اپنے آپ سے خيانت كرنے كے مترادف ہے_
و تخونوا أمنتكم
معمولاً انسان دوسروں كا امانتدار ہوتاہے نہ كہ اپنا امانتدار لہذا دوسروں كى امانتوں كو امانتدار كى طرف نسبت دينا اور كلمہ "امانت" كو "كم" كى طرف اضافہ كرنا بيان كرتاہے كہ دوسرے كى امانت، خود اس كى اپنى امانت جيسى ہے، اور اس ميں خيانت در حقيقت اپنى امانت ميں خيانت ہے_
5_ اسلامى معاشرے كے اسرار فاش كرنا خدا، رسول اكرم(ص) اور مؤمنين سے خيانت ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لا تخونوا الله والرسول
اس آیت کا شأن نزول صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے ایك شخص کے بارے میں

ہے، کہ جس نے معاشرے کے عسکری راز فاش کیے تھے، بنابراین دینی معاشرے کے عسکري، دفاعی راز و اسرار فاش کرنا، خدا اور رسول(ص) کے ساتھ خیانت کے مصادیق میں سے ہے_
6_ خداوند کے نزدیك، اسلامی معاشرے اور اسکے قومی مصالح کی عظیم حرمت و عظمت ہونا_
لا تخونوا الله والرسول
7_ خدا اور رسول(ص) کے ساتھ خیانت کرنے کے بُرے نتائج اور دینی معاشرے کی 7امانتوں میں انسان کی خیانت کا قبیح و معیوب ہونا ایك واضح اور روشن بات ہے کہ جس کیلئے کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں_
لا تخونوا الله ...و أنتم تعلمون
"تعلمون" کے مفعول کے بارے میں بہت سی آراء نقل ہوئي ہیں، من جملہ یہ کہ خیانت کا معیوب ہونا، اس کے بُرے نتائج برآمد ہونا اور عقل و شرع کی نظر میں اس کاحرام ہونا_
8_ دینی احکام و دستورات میں اہل ایمان کا امانت کی حفاظت کرنا ایك خاص اہمیت کا حامل ہے_
يأيها الذين ء امنوا لا تخونوا الله ...و تخونوا أمنتكم
خدا اور رسول(ص) سے خیانت کے ساتھ لوگوں کی امانتوں میں خیانت کا تذکرہ ظاہر کررہاہے کہ قرآن کی نظر میں، لوگوں کی امانت کی حفاظت کرنا ایك خاص اہمیت کا حامل ہے_
9_ عن أبی جعفر(ع) فی قو ل الله عزوجل "يأيها الذين آمنوا لا تخونوا الله والرسول و تخونوا أماناتكم و أنتم تعلمون" فخيانة الله و الرسول معصيتهما و اما خيانة الأمانة فكل انسان مأمون على ما افترض الله عليہ (1)
حضرت امام باقر(ع) سے آیہ شریفہ "يأيها الذين آمنوا لا تخونوا ..." کے بارے میں منقول ہے کہ خدا اور رسول(ص) کے بارے میں خیانت سے مُراد ان کی نافرمانی کرنا ہے، اور امانت میں خیانت، فرائض کا ضائع کرنا ہے چونکہ ہر انسان کچھ فرائض کا امین ہے کہ جو خداوند نے اس کے اوپر واجب کیے ہیں_

احکام: 1
اسرار:
اسرار فاش کرنا5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی سے خیانت 1،2،5; اللہ تعالی سے خیانت کے آثار 7
امانت:
امانت میں خیانت3،4
----

1) تفسیر قمی ج/1 ص 272 نور الثقلین ج/2 ص 144 ح 66

امانتداري:
امانتداری کی اہمیت 7، 8
خود:
خود اپنے آپ سے خیانت 4
خیانت:
حرام خیانت1 ; خیانت سے اجتناب 3; خیانت کی بُرائي و قباحت 7

معاشرہ:
اسلامی معاشرے کی اہمیت 6; اسلامی معاشرے کے اسرار 5; معاشرے کی امانت میں خیانت 7
محرمات: 1
محمد(ص) :
محمد(ص) سے خیانت 1، 2، 5 محمد(ص) سے خیانت کے آثار 7
مسلمان:
مسلمانوں کی امانت 4; مسلمانوں کی امانت کی حفاظت 3; مسلمانوں کے قومی مصالح 6
مؤمنین:
مؤمنین سے خیانت 5; مؤمنین کی امانت کی حفاظت 8; مؤمنین کی شأن 1; مؤمنین کی ذمہ داری 1، 3

وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ .28
اور جان لو کہ یہ تمہاری اولاد اور تمہارے اموال ایك آزمائشے ہیں اور خدا کے پاس اجر عظیم ہے (28)
1_ خداوند کا مؤمنین کو ان کی اولاد اور مال کے ذریعے آزمائشے میں مبتلا ہونے کے بارے میں خبردار کرنا_
و اعلموا أنما أموالكم و أولدكم فتنة
2_ اہل ایمان کی اولاد اور انکے خزانے، خداوند کی طرف سے انکی آزمائشے کے وسائل و ابزار ہیں_
و اعلموا أنما أموالكم و أوْلُدُكم فتنة
3_ اولاد اور مال سے دلبستگي، انسان کے دین سے منحرف ہونے اور اس میں خیانت کرنے کا مقدمہ بنتی ہے_
لا تخونوا الله ...واعلموا أنما أموالكم و أولدُكم فتنة

4_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا اپنے مال اور اولاد کی خاطر، خد ا اور رسول(ص) سے خیانت کرنا_
لا تخونوا الله والرسول ...واعلموا أنما أمولكم و أولدكم فتنة
گذشتہ آیت میں مذکور شان نزول کے ضمن میں آیاہے کہ جس مسلمان نے خیانت کا ارتکاب کیا تھا اور مسلمانونکے عسکری اسرار فاش کیئے تھے، اس کا مقصد، اپنے مال اور اولاد کو بچانا تھا_
5_ مال اور اولاد کے ذریعے آزمائشے میں لوگوں کی کامیابی ایك انتہائي مشکل اور بافضیلت امر ہے_
و اعلموا أنما أمولكم و اولدُكم فتنة
مندرجہ بالا مفہوم بہت سی تاکیدات سے استفادہ ہوتاہے کہ جو مذکورہ آیت میں استعمال ہوئي ہیں، من جملہ یہ کہ کلام کا آغاز فعل "اعلموا" سے ہوا ہے پھر آزمائشے کیلئے مال اور اولاد کو کلمہ "أنما" کے ساتھ منحصر کردیا گیا ہے اور اس کے بعد مال اور اولاد کو آزمائشے کہا گیا ہے نہ کہ وسیلہ آزمائشے اور یہ سب تاکید اس حقیقت کے بیان کرنے کیلئے ہے کہ مال و اولاد کے ذریعے امتحان، ایك انتہائي مشکل امتحان ہے، اور اس میں کامیابی بہت مشکل ہوتی ہے_
6_ الہی اقدار کی پابندی کرنا اور دین سے خیانت نہ کرنا، خداوند کے نزدیك عظیم اجر و ثواب رکھتاہے_
لا تخونوا الله ...أنما أموالكم و أولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم
7_ مال و اولاد کے ذریعے مؤمنین کی اپنے امتحان میں کامیابی اور کامرانی ان کے عظیم اجر الہی سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتی ہے_
و اعلموا إنما امولكم و أاولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم
اس تاکید کے بعد کہ مال و ثروت اور اولاد امتحان کا وسیلہ ہیں عظیم الہی اجر و ثواب کا ذکر ہوسکتاہے اس نکتہ کے بیان کیلئے ہو کہ جو مندرجہ بالا مفہوم میں اخذ کیا گیا ہے_
8_ خداوند کے عظیم اجر و ثواب پر یقین و ایمان، (الہي) اقدار کی پابندی کرنے اور دین و دینداری کی خاطر مادی منافع سے صرف نظر کرنے کا راستہ ہموار کرتاہے،
لا تخونوا الله ...و اعلموا ...و أن الله عنده أجر عظيم
مذکورہ فرائض کے بعد خداوند کے اجر و ثواب کو بیان کرنے کا مقصد، ان فرائض کی پابندی کرنے کا زمینہ ہموار کرنا ہے_

9_ الہی اجر و ثواب كے مقابلے ميں (دنيوي) اور مادى جلوه آرائي اور وسائل كا ناچيز ہونا_
و اعلموا أنما أموالكم و أولدكم فتنة و أن الله عنده أجر عظيم
مندرجہ بالا مفہوم، دو جملوں "أنما اموالكم ... " اور "أن الله عنده ..." كے درميان ارتباط كے سبب كى طرف اشاره ہے_

يِا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إَن تَتَّقُواْ اللّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .29

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایمان والو اگر تم تقوی الہی اختیار کرو گے تو وہ تمھیں حق و باطل میں تفرقہ کی صلاحیت عطا کردے گا تمھاری برائیوں کی پردہ پوشی کرے گا_ تمھارے گناہونکو معاف کردے گا کہ وہ بڑا فضل کرنے والا ہے (29)
1_ خداوند نے مؤمنین کو تقوی اختیار کرنے اور اپنی مخالفت کرنے (یعنی گناہوں) سے بچنے کی دعوت دی ہے_
ی أیُّها الذین ء امنوا إن تتقوا الله یَجْعل لکم فرقانا
2_ خداوند کا خوف رکھنے اور تقوی اختیار کرنے سے (انسان کو) حق و باطل کی شناخت کرنے کی خداداد(صلاحیت) اور ایك خاص بصیرت حاصل ہوجاتی ہے_
ی أیها الذین ء امنوا إن تتقوا الله یجعل لکم فرقاناً
کلمہ "فرقاناً" کا نکرہ آنا اس بات کی حکایت کررہاہے کہ یہ خداداد بصیرت ایك خاص بصیرت ہے جو اس عقل و فطرت و غیرہ کے علاوہ ہے کہ جو عام انسانوں کو عطا کی گئي ہے_
3_ بے تقوی انسان، حق و باطل کی تمیز کرنے اور حقائق
کی شناخت کرنے کیلئے خداوند کی عطا کردہ خاص بصیرت سے محروم ہوتے ہیں_
إن تتقوا الله یجعل لکم فرقاناً
4_ انسان کے اعمال کا اس کی بصیرت پر اثر انداز ہونا_
إن تتقوا الله یجعل لکم فرقانا
5_ مال و اولاد کے ذریعے مؤمنین کی آزمائشے میں کامیابي، تقوی اختیار کرنے سے مربوط ہے اور اسکے لئے الہی بصیرت کی ضرورت ہے_
و اعلموا أنما أموالکم و أولدکم فتنة ...إن تتقوا الله یجعل لکم فرقاناً
مال اور اولاد کے ذریعے مؤمنین کے امتحان کی تاکید کے بعد تقوی کے ثمرہ و نتیجہ کے طور پر بصیرت اور (حق و باطل کي) پہچان حاصل ہونا، ہوسکتاہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ فقط تقوی اختیار کرنے اور خصوصی بصیرت کے

ذریعے ہی مال و اولاد کے سلسلے میں رضایت الہی حاصل کی جاسکتی ہے_
6_ تقوی اختیار کرنے اور خوف خدا رکھنے سے گناہ دُھلتے ہیں اور ان کی مغفرت ہوتی ہے_
ی أیّها الذین ء امنوا إن تتقوا الله ...یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم
تکفیر (یکفر کا مصدر) اور غفران (یغفر کامصدر) ہے_ دونوں کا معنی چھپانا اور ڈھانپنا ہے اور اس سے مراد گناہوں کی مغفرت اور انکا دُھلنا ہے_
7_ گناہ، عذاب الہی کے علاوہ، روحانی اور اجتماعی طور پر بُرے آثار کا حامل ہوتے ہے_
یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم
جیسا کہ گناہ کی تکفیر و غفران کا ایك ہی معنی ہے، لہذا ہوسکتاہے ان کا تکرار دنیوی گناہوں کے آثار (یعنی ان کے روحانی و اجتماعی بُرے آثار ...) اور اخروی آثار کی طرف اشارہ ہو، جبکہ تقوی اختیار کرنے کی صورت میں خداوند گناہوں کو بخش دیتاہے او ران کے دونوں قسم کے (دنیوی و اخروي) آثار ختم کردیتاہے_
8_ خداوند کی بخشش اور فضل بیکران و کثیر ہے_
والله ذو الفضل العظیم
9_ تقوی اختیار کرنے والے مؤمنین کا غفران الہی سے بہرہ مند ہونا، خداوند کے عظیم فضل کی علامت ہے_
و یغفر لکم و الله ذو الفضل العظیم
ہوسکتاہے جملہ "والله ..." مذکورہ اجر و ثواب کے عطا ہونے کی ایك تعلیل ہو_
10_ تقوی اختیار کرنے والوں کو خاص قسم کی بصیرت عطا ہونا او ر ان کے گناہوں کی بخشش ہونا، خداوند کی جانب سے ایك قسم کا فضل و (رحمت) ہے نہ کہ ان کے اجر و ثواب کے مستحق ہونے کی دلیل_
یجعل لکم فرقانا ...و الله ذو الفضل العظیم
11_ خداوند، تقوی اختیار کرنے والے مؤمنین کو بصیرت عطا کرنے اور گناہوں کی بخشش کے علاوہ دوسری نعمات سے بھی بہرہ مند فرمائے گا_
یجعل لکم فرقاناً ...والله ذو الفضل العظیم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مندرجہ بالا مفہوم اس احتمال پر مبنی ہے كہ جب جملہ "واللہ ..." مستأنفہ ہو نہ كہ تعليل بيان كرنے كيلئے_

اللہ تعالى :
اللہ تعالى كا فضل 8،9،10;اللہ تعالى كى دعوت1; اللہ تعالى كى عطايا11; اللہ تعالى كى مغفرت9; اللہ تعالى كى نافرماني1
امتحان:
امتحان ميں كاميابى 5;اولاد كے ذريعے امتحان 5; مال كے ذريعے امتحان 5
باطل:
باطل كى تشخيص 2، 3
بصيرت:
بصيرت سے محروميت3; بصيرت عطا ہونا 10، 11; بصيرت كى اہميت 3;بصيرت كے آثار 5;

517
بصيرت كے اسباب 2، 4
بے تقوى ہونا:
بے تقوى ہونے كے آثار 3
تقوى :
تقوى كى اہميت 1;تقوى كے آثار 2، 5، 6
حق:
حق كى تشخيص 2، 3
خوف:
خدا سے خوف كے آثار 2، 6
عصيان:
عصيان سے اجتناب 1
عمل:
عمل اور عقيدہ 4;عمل كے آثار 4
گناہ:
تكفير گناہ كے اسباب 6; گناہ كى سزا، 7; گناہ كى مغفرت 10، 11;گناہ كے اجتماعى آثار 7; گناہ كے روحانى آثار 7;
مغفرت گناہ كے اسباب 6
متقين:
متقين كى بصيرت 10; متقين كى پاداش 10، 11
مؤمنين:
متقى مؤمنين 9، 11;مؤمنين كا امتحان 5; مؤمنين كى بصيرت 11; مؤمنين كى ذمہ دارى 1;مؤمنين كى مغفرت

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ .30
اور پيغمبر آپ اس وقت كو ياد كريں جب كفار تدبيريں كرتے تھے كہ آپ كو قيد كرليں يا شہر بدر كرديں يا قتل كرديں اوران كى تدبيروں كے ساتھ خدا بھى اس كے خلاف انتظام كر رہا تھا اور وہ بہترين انتظام كرنے والا ہے(30)
1_ خداوند نے اپنى تدابير كے ذريعے پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف ،كفار كے مكر كو ناكام بناديا_
إذ يمكر ...و يمكر اللہ واللہ خير المكرين
2_ پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف،كفار مكہ كى سازشيں اور الہى تدابير كے ذريعے آپ(ص) كا ان سازشوں سے نجات پانا، ايك ايسا امر ہے كہ جو ہميشہ ياد رہنا چاہيئے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

518

و إذ يمكر بك الذين كفروا ...واللہ خير الماكرين

"إذ يمكر ..." آيت نمبر 26 "إذ أنتم قليل ..." پر عطف ہے_

3_ كفار مكہ كى طرف سے آنحضرت(ص) كے خلاف بہت سى سازشيں تھيں من جملہ سازشوں ميں سے ايك انھوں نے آپ(ص) كو جلاوطن كرنا تھا، يا قتل كرنا تھا يا آپ (ص) كو قيد كرنا تھا_

ليثبتوك أو يقتلوك أو يخرجوك و يمكرون

جملہ "و يمكرون" سے ظاہر ہوتاہے كہ كفار نے پيغمبر(ص) كو قتل كرنے كے علاوہ آپ(ص) كے خلاف اور بہت سے منصوبے بھى بناركھے تھے، لہذا مندرجہ بالا مفہوم ميں " من جملہ" كے لفظ سے استفادہ كيا گيا ہے_

4_ كفار كا ہميشہ دين كى بنيادوں اور اسلام كے خلاف منصوبہ بندى كرنے اور سازشيں تيار كرنے مينمصروف رہنا_

و إذ يمكربك ...و يمكرون

جملہ "إذ يمكر ..." كفار كے گذشتہ منصوبوں كى خبر ہے اور جملہ "يمكرون" ان كے آئندہ كے منصوبوں و سازشوں كى خبر دے رہا ہے_ فعل مضارع كے ذريعے اس خبر كا بيان ان منصوبوں كے استمرار كو ظاہر كرتاہے_

5_ پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف سازش كرنے ميں كفار مكہ كى شكست اور ناكامى خدا اور رسول(ص) كے ساتھ خيانت كرنے والے تمام خائنين كيلئے عبرت ہے_

لا تخونوا اللہ والرسول ...و يمكرون و يمكر اللہ

بعض مسلمانوں كى خيانت كى طرف اشارہ كرنے كے بعد كفار مكہ كى سازشوں كے ناكام ہوجانے كا تذكرہ، اس حقيقت كو سمجھانے كيلئے ہے كہ خدا و رسول(ص) كے خائنين جتنا بھى اظہار اسلام كريں، جس طرح كفار كامياب نہيں ہوئے، يہ بھى كامياب نہيں ہونگے_

6_ كفار كے مكر كے مقابلے ميں خداوند بہترين تدبير كرنے والا ہے_

واللہ خير الماكرين

7_ فقط خداوند ہى دين كے خلاف كى جانے والى سازشوں اور منصوبوں كو ناكام بنانے والا ہے_

و يمكرون و يمكر اللہ و اللہ خير الماكرين

8_ عن احدهما(ع) : إن قريشاً اجتمعت فخرجت من كل بطن أناس ثم انطلقوا الى دار الندوة ليشا وروا فيما يصنعون برسول اللہ (ص) ...فاجمعوا امرهم; على أن يقتلوه ... ثم قرأ هذه الآية: "و إذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك ..." (1)

امام باقر (ع) يا امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ قريش

------

1) تفسير عياشى ج/2 ص 53 ح 42 نورالثقلين ج/2 ص 145 ح/75_

519

ميں سے ايك ايك گروہ اور طائفہ باہم جمع ہوئے اور دارالندوہ گئے تا كہ وہاں مشورہ كريں كہ رسول اكرم(ص) كے بارے ميں كيا، مكر (منصوبہ) اختيار كيا جانا چاہيئے؟ ...پس ان سب نے يہ فيصلہ كيا كہ آپ(ص) كو قتل كر ڈاليں ...پھر امام(ع) نے يہ آيت تلاوت فرمائي "و إذ يمكربك الذين كفروا ..."

اسلام:

اسلام كے خلاف سازش 4، صدراسلام كى تاريخ 3

اللہ تعالى :

اللہ تعالى سے خيانت 5;اللہ كى تدبير6; اللہ تعالى كے افعال 1،2،7

تاريخ:

تاريخ سے عبرت 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دین:
دین کے خلاف سازش 7
ذکر:
تاریخ کے تحولات کا ذکر 2
کفار:
کفار اور اسلام 4; کفار اور محمد(ص) 1، 2;کفار کا مکر 6; کفار کی سازش 4، 7; کفار کی سازش کا ناکام ہونا 5; کفار کے ساتھ جنگ 6;کفار کے مکر کا ناکام ہونا
کفار مکہ:
کفار مکہ اور محمد(ص) 3، 5;کفار مکہ کی سازش 2، 3
محمد(ص) :
تاریخ محمد(ص) 3; محمد(ص) سے خیانت 5;محمد(ص) کو جلاوطن کرنے کی سازش 3;محمد(ص) کو قتل کرنے کا منصوبہ 3; محمد(ص) کو قید کرنے کی سازش 3

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُواْ قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاء لَقُلْنَا مِثْلَ هَـذَا إِنْ هَـذَا إِلاَّ أَسَاطِيرُ الأوَّلِينَ .31

اور ان کا یہ حال ہے کہ جب ہماری آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ سن لیا_ ہم خود بھی چاہیں تو ایسا ہی کہہ سکتے ہیں یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی داستانیوں ہیں(31)
1_ کفار مکہ کا قرآن کے مقابلے کیلئے، مکر و حیلہ سے تمسک کرنا_
و یمکرون ...و إذا تتلی علیهم ء ای تنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا

ہوسکتاہے جملہ "إذا تتلي ..." گذشتہ آیت میں موجود "یمكرون" کے مصداق کا بیان ہو_
2_ کفار مکہ کا ادعا تھا کہ وہ قرآن جیسے معارف اور آیات لانے کی طاقت رکھتے ہیں_
قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل ہذا
3_ پیغمبر اکرم(ص) کے خلاف کفار کے حیلوں میں سے ایك یہ تھا کہ وہ قرآن کے مطالب سے اپنی آگاہی کا اظہار کرتے تھے اور انھیں غیر اہم قرار دیتے تھے_
و یمکرون ...قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل ہذا إن هذا إلا أسطیر
جملہ "إن هذا ..." اس بات پر دلالت کررہاہے کہ "مثل هذا" سے مرادقرآن کے مفاہیم کی مثل لانا ہے_
4_ کفار مکہ قرآن کے معارف کو گذشتہ زمانے کے لوگوں کی بے بنیاد تحریری باتیں، قرار دیتے تھے_
إن هذا إلا أسطیر الأولین
"أساطیر" بے بنیاد باتوں، تحریروں اور انسانوں کو کہتے ہیں "الأولین" سے مراد گذشتہ زمانے (یعنی ماضي) کے لوگ، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ "أساطير الأولين" کا یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ یہ افسانے گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں ہیں، اور یہ معنی بھی ہوسکتاہے کہ یہ گذشتہ زمانے کے لوگوں کے بنائے ہوئے افسانے ہیں_
5_ قرآن کا مقابلہ کرنے کیلئے، کفار کے مکر و حیلوں میں سے ایك یہ بھی تھا کہ وہ قرآن کا تعارف پرانے اور جھوٹے افسانوں کے عنوان سے کراتے تھے_
قالوا ...إن هذا إلا أسطیر الأولین
6_ قرآن اور پیغمبر(ص) کے خلاف سازشیں کرنے والوں کے دلوں پر آیات الہی کا اثر اندا ز نہ ہونا_
و إذا تتلی علیهم ء ای تناقالوا ...إن هذا إلا أسطیر الأولین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 2
قرآن:
اہميت قرآن 3; تعليمات قرآن كى اہميت 2; قرآن اور افسانہ 4، 5;قرآن اور كفار 6;قرآن پر تہمت 4، 5; قرآن كے ساتھ جنگ 1، 4، 5;قرآن كے خلاف سازش 6
كفار:
كفار اور قرآن 3، 5;كفار كا دل 6;كفار كا مكر 3، 5
كفار مكہ:
كفار مكہ اور قرآن 1، 2، 4; كفار مكہ كا مكر ،1;كفار مكہ كے ادعا 2
گذشتہ زمانے كے لوگ:
گذشتہ زمانے كے لوگوں كے افسانے 4
محمد(ص) :
محمد(ص) كے خلاف سازش 3، 4

521

اور اس وقت كو ياد كرو جب انھوں نے كہا كہ خدايا اگر يہ تيرى طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے يا عذاب اليم نازل كردے(32)

وَإِذْ قَالُواْ اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَـذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ .32

1_ كفار مكہ نے خداوند سے چاہا كہ اگر قرآن، اس كى جانب سے (نازل كردہ) حقيقت ہے تو وہ ان پر پتھر برسائے يا كوئي دوسرادردناك عذاب نازل كرے_
و إذ قالوا ...فأمطر علينا حجارة
2_ قرآن اور رسالت پيغمبر(ص) كے خلاف مبارزہ كرنے كى خاطر كفار مكہ كے حيلوں و بہانوں ميں سے ايك يہ تھا كہ وہ قرآن كو ناحق قرار ديتے ہوئے بارگاہ خداوند سے عذاب كى درخواست كرتے تھے_
و يمكرون ...و إذ قالوا اللهمّ ...فأمطر علينا حجارة من السمائ
بعض نے كفار كے تقاضائے عذاب (فأمطر علينا ...) كى توجيہ ميں كہا ہے كہ انھوں نے دوسروں كو فريب دينے يا اپنے آپكو خوش كرنے كيلئے اپنے لئے اس قسم كى نفرين كى تھى تا كہ اس
كے قبول نہ ہونے كى صورت ميں وہ قرآن كے انكار اور حقانيت پيغمبر(ص) كو ردّ كرنے ميں اپنے آپ كو حق بجانب شمار كريں، گذشتہ آيت سے بھى كہ جس ميں كفار كے مكر كا ذكر تھا، اس نظريئے كى تائيد ہوسكتى ہے_
3_ قرآن خداوند كى جانب سے نازل ہونے والى ايك برحق كتاب ہے_
إن كان هذا هوالحق من عندك
4_ كفار مكہ ہٹ دھرم لوگ تھے جو قرآن كى حقانيت اور رسالت پيغمبر(ص) كے مقابلے ميں ايك خاص قسم كا عناد ركھتے تھے_
فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم

522

5_ كفار مكہ اپنى درخواست كے قبول ہونے كے سلسلے ميں بارگاہ خداوند ميں دعا كى تأثير كا اعتقاد ركھتے تھے_
اللّهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة
6_ كفار مكہ خدا پر بھى اعتقاد ركھتے تھے اور كائنات ميں اس كے مؤثر ہونے كا اعتقاد بھي_
و إذ قالوا اللهم إن كان ہو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة
7_ خدا پر اعتقاد ركھنے كے باوجود، پيغمبر(ص) كے مقابلے ميں كفار و مشركين كا عداوت و دشمنى پر مبنى مؤقف_
و إذ قالوا اللّهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8_انسان کا اپنی ہلاکت ، نابودی اور الہی عذاب میں مبتلا ہونے تك حق کے مقابلے میں ہٹ دھرمی اور عناد دکھانا_
اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة ...أو ائتنا بعذاب أليم

اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا عذاب8
انسان:
انسانی ہٹ دھرمی کی شدت 8
ایمان:
خدا پر ایمان 7
حق:
حق سے دشمنی 8
خواہشات:
خواہشات کے حصول کا طریقہ5
دعا:
دعا کی اہمیت 5
سنگ باري:
سنگ باری کی درخواست 1
عذاب:
عذاب کی درخواست 1، 2
قرآن:
حقانیت قرآن 1، 2، 3، 4; قرآن کے دشمن 4; قرآن کے خلاف مبارزہ 2; نزول قرآن 3
کفار:
کفار اور محمد(ص) 7; کفار کا عقیدہ 7;کفار کا مؤقف 7
کفار مکہ:
کفار مکہ اور خدا، 6; کفار مکہ اور دعا 5; کفار مکہ اور

قرآن 1، 2، 4; کفار مکہ اور محمد، 4; کفار مکہ کا تقاضا 1، 2، 5; کفار مکہ کا عقیدہ 5، 6 ; کفار مکہ کی دشمنی 4; کفار مکہ کی سازش 2; کفار مکہ کی ہٹ دھرمی 4
محمد(ص) :
دشمنان محمد(ص) 4; محمد(ص) کے خلاف مبارزہ 2
مشرکین:
مشرکین اور محمد7; مشرکین کا عقیدہ 7;مشکرین کا مؤقف 7
ہلاکت:
ہلاکت پر راضی ہونا 8

وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ .33
حالانکہ اللہ ان پر اس وقت تك عذاب نہ کرے گا جب تك " پیغمبر" آپ ان کے درمیان ہیں اور خدذا ان پر عذاب کرنے والا نہیں ہے اگر یہ توبہ اور استغفار کرنے والے ہوجائیں(33)
1_ لوگوں کے درمیان پیغمبر اکرم(ص) کے وجود کے باعث، ان کا عذاب استیصال سے محفوظ ہونا_
و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چونكہ بعد والى آيت ميں كفار مكہ كو عذاب الہى كى دھمكى دى گئي ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ يہ دونوں آيات، عذاب الہى كے كسى خاص مصداق كى طرف اشارہ كررہى ہيں، كيونكہ مذكورہ آيت ميں عذاب استيصال كے تقاضے كا جواب ديا گيا ہے_ (فأمطر علينا ...) تو يہاں كہہ سكتے ہيں "ما كان الله ليعذبهم" ميں عذاب سے مراد، عذاب استيصال ہے_
2_ منكرين قرآن كے عذاب الہى سے محفوظ ہونے كا سبب، ان كے درميان پيغمبر(ص) كا موجود ہونا ہے نہ كہ انكار قرآن كے سلسلے ميں ان كى حقانيت_
إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر ...و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم
جملہ "و ما كان ..." منكرين قرآن كے تقاضائے عذاب كا جواب ہے، يعنى معاشرے كے درميان پيغمبر(ص) كا وجودعذاب استيصال كے مانع ہے، بنابراين كسى كو يہ خيال نہيں كرنا چاہيئے كہ منكرين قرآن پر ان كے تقاضے كے باوجود عذاب نہ ہونا، ان كى حقانيت كى دليل ہے_

524
3_ بارگاہ خداوند ميں پيغمبر اكرم(ص) كو عظيم مقام و منزلت اور كرامت حاصل ہونا_
و ما كان الله ليعذبهم و أنت فيهم
4_امتوں كا توبہ و استغفار كرنا، انہيں عذاب استيصال سے بچانے كا باعث بنتاہے_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون
5_ توبہ و استغفار كو قبول كرنا، سنت الہى ہے_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون
6_ كفار مكہ كا عذاب استيصال ميں گرفتار نہ ہونے كا سبب، انكار قرآن كے سلسلے ميں ان كى حقانيت نہيں ہے بلكہ زمانہ بعثت كے دران ہى ان كے قرآن كى طرف مائل ہوجانے كى وجہ سے (ان كا اس قسم كے عذاب سے محفوظ ہوناہے)
و ماكان الله معذبهم و هم يستغفرون
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب جملہ "و هم يستغفرون" حال مقدر ہو يعنى خداوند ابھى (انكار قرآن كے وقت) كفار مكہ كو عذاب نہيں كرتا جبكہ وہ آئندہ توبہ كرليں گے يہ بھى قابل ذكر ہے كہ كفار كى توبہ و استغفار سے مراد ان كا ايمان لانا ہے_
7_ كفار مكہ كے اسلام كى طرف مائل ہونے اور توحيد كو قبول كرنے كے بارے ميں قرآن كى پيشگوئي_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون
8_ گناہگار اور كافر قوموں كے ايمان لانے كے بارے ميں خداوند كا علم بھي، ان كے عذاب استيصال ميں گرفتار ہونے كے مانع بنتاہے_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون
9_ خداوند كے نزديك توبہ و استغفار كى خاص اہميت اور امتوں كى سرنوشت ميں اسكى گہرى تأثير ركھنا_
و ما كان الله معذبهم و هم يستغفرون
10_ امت محمد(ص) پر عذاب استيصال نازل ہونے كا امكان_
و ما كان الله ليعذبهم ...و هم يستغفرون

آئندہ نسليں:
آئندہ نسلوں كا ايمان لانا 8
استغفار:
استغفار كے آثار 4، 9; قبول استغفار 5
الله تعالى :
الله تعالى كا علم غيب 8 ; الله تعالى كى سنن5
امم:
امتوں كى توبہ 4; امتوں كى سرنوشت 9; كافر امتيں 8
ايمان:

525

ایمان کے آثار 8

توبہ:

توبہ کی اہمیت 9;توبہ کی قبولیت 5; توبہ کے آثار4،9

سرنوشت (تقدیر):

سرنوشت (تقدیر) پر اثر انداز ہونے والے عوامل 9

عذاب:

عذاب استیصال کے موانع 1، 4، 6، 8;عذاب سے محفوظ رہنے کے اسباب 2، 4

قرآن:

انکار قرآن 7;حقانیت قرآن 2; قرآن کی پیشگوئي 6، 7; منکرین قرآن 2، 6

کفار مکہ:

کفار مکہ اور اسلام 7; کفار مکہ اور قرآن 6، 7

محمد(ص) :

تقرب محمد(ص) 3; فضائل محمد(ص) 3; محمد(ص) اور منکرین قرآن 2; محمد(ص) کے وجود کا اہم کردار، 1

مسلمان:

مسلمانوں کا عذاب استیصال 10

مقربین: 3

وَمَا لَهُمْ أَلاَّ يُعَذِّبَهُمُ اللّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُواْ أَوْلِيَاءهُ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُ إِلاَّ الْمُتَّقُونَ وَلَـكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ .34

اور ان کے لئے کون سی بات ہے کہ خدا ان پر عذاب نہ کرے جب کہ یہ لوگوں کو مسجد الحرام سے روکتے ہیں اور اس کے متولی بھی نہیں ہیں_ اس کے ولی صرف متقی اور پرہیزگار افراد ہیں لیکن ان کی اکثریت اس سے بھی بے خبر ہے(34)

1_ مکہ کے کفار، مؤمنین کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکتے تھے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن

المسجد الحرام

مندرجہ بالا مفہوم میں، حکم اور موضوع کی مناسبت سے "یصدون" کا مفعول "المؤمنین" کو قرار

526

دیا گیا ہے_

2_ لوگوں کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنا، ايك ايساگناہ ہے کہ عذاب الہی کا باعث بنتاہے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

3_ کفار مکہ، اہل ایمان کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکنے کے سبب (قتل اور اسیری و غیرہ جیسے) عذابوں کے مستحق تھے_

و ما لهم الا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام

گذشتہ آیت کے مطابق کہ جس میں مکہ کے لوگوں کیلئے مذکورہ شرائط کے ساتھ عذاب استیصال کو منتفی جانا گیا ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس آیت میں عذاب سے مراد، کفار کی شکست اور انکا قتل و اسیر ہونا ہے چونکہ یہ آیت ، آیات جنگ کے درمیان نازل ہوئي ہے_

4_ مکہ کے کفار اپنے آپ کو ناحق، مسجد الحرام کا متولی اور سرپرست خیال کرتے تھے اور غاصبانہ طور پر اس پر مسلط تھے_

و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا أؤلياؤه

5_ مسجد الحرام کے سرپرست، اہل ایمان کو اس میں داخل ہونے سے روکنے کی صورت میں گناہگار ہیں اور (مسجد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الحرام پر) حق ولايت ركھنے سے محروم ہوجائيں گے_
يصدون ...و ماكانوا أولياؤه إن أولياؤه إلا المتقون
6_ فقط اہل تقوى ہى مسجد الحرام كى سرپرستى اور توليت كا حق ركھتے ہيں_
و ما كانوا أولياؤه إن أولياؤه إلا المتقون
7_ مسجد الحرام، بارگاہ خداوند ميں ايك باعظمت اور قدر و منزلت كى حامل عبادت گاہ ہے_
و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام
مسجد الحرام ميں داخل ہونے سے روكنے پر مستحق عذاب قرار پانا ظاہر كرتاہے كہ بارگاہ خداوند ميں اس مسجد كى بہت زيادہ عظمت ہے_
8_ مؤمنين كو مسجد الحرام ميں داخل ہونے سے روكنا، عدم تقوى كى دليل ہے_
يصدون عن المسجد الحرام ...إن أولياؤه إلا المتقون
9_ مسجد الحرام كے امور كى انجام دہى كيلئے سرپرست اور متولى مقرر كرنے كى ضرورت_*
و ما كانوا أولياؤه إن اولياؤه إلا المتقون
آيت كے لحن (و لہجے) سے پتہ چلتاہے كہ مسجد الحرام كيلئے سرپرست اور متولى مفروض سمجھا گيا

ہے، يہاں فقط اس عہدے كے قابل و لائق افراد كے بارے ميں بات ہورہى ہے_
10_ مسجد الحرام سے مؤمنين كو روكنے كے سبب عذاب الہى كا مستحق بننے كے بارے ميں اكثر كفار مكہ ناآگاہ و جاہل تھے_
و ما لهم ألا يعذبهم الله و هم يصدون عن المسجد الحرام ...و لكن أكثرهم لا يعلمون
11_ زمانہ بعثت كے اكثر كفار، مسجد الحرام كے متولى اور سرپرست افراد كيلئے تقوى و پرہيزگارى كى ضرورت سے ناآگاہ تھے_
إن أولياؤه إلا المتقون و لكن أكثر هم لا يعلمون
"لا يعلمون" كا مفعول وہ حقائق ہيں كہ جن كو مذكورہ آيت ميں بيان كيا گيا ہے من جملہ يہ كہ مسجد الحرام كے متولى اور سرپرست افراد كيلئے تقوى كى ضرورت ہے_ نيز مسجد الحرام سے مؤمنين كو روكنے پر عذاب كا استحقاق پيدا ہوجاتاہے_
12_ عن أبى عبدالله (ع) فى قول الله : "و هم يصدون عن المسجد الحرام و ما كانوا أوليائه" يعنى أولياء البيت يعنى المشركين (1)...
امام صادق(ع) سے آيہ مجيده " ...و ما كانوا اوليائہ" كى وضاحت ميں منقول ہے يعنى مشركين خانہ خدا كے سرپرست و متولى نہيں ہيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كفار مكہ: 1، 3، 4
كفار مكہ كى اكثريت 10
گناہ:
گناہ كے مواقع2، 5
متقين:
-----

1) تفسير عياشى ج/2 ص 55 ح/46 نورالثقلين ج/2 ص 153 ح 90_

متقين كا مقام و مرتبہ 6
مسجد الحرام:
مسجد الحرام پر ولايت 6; مسجد الحرام سے ممانعت 1، 2، 3، 5، 8، 10; مسجد الحرام كا عبادت گاہ ہونا 7; مسجد الحرام كا غصب 4; مسجد الحرام كى اہميت 2، 3، 6، 9; مسجد الحرام كى توليت 6، 9;مسجد الحرام كى عظمت 7;مسجد الحرام كے احكام6، 9; مسجد الحرام كے مانعين كا قتل 3; مسجد الحرام كے مبلغين
كى اسارت 3; مسجد الحرام كے متولى 5; مسجد الحرام كے متوليوں كى شرائط 11
مؤمنين:
مؤمنين اور مسجد الحرام 1، 3، 5، 8
ولايت:
ولايت كا ساقط ہونا 5

وَمَا كَانَ صَلاَتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلاَّ مُكَاء وَتَصْدِيَةً فَذُوقُواْ الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ .35
ان كى تو نماز بھى مسجد الحرام كے پاس صرف تالى اور سيٹى ہے لہذا اب تم لوگ اپنے كفر كى بنا پر عذاب كا مزہ چكھو(35)
1_ مسجد الحرام اور كعبہ كے ارد گرد كفار مكہ كى عبادت كا طريقہ، سيٹياں اور تالياں بجا نا تھا_
و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية
2_ كفار مكہ كا عبادت اور دعا كے عنوان سے كعبہ ميں سيٹياں اور تالياں بجانا_ اس بات كى دليل ہے كہ وہ مسجد الحرام كى توليت اور سرپرستى كے لائق نہيں تھے_
إن أولياؤہ الا المتقون ...مكاء و تصدية
ہوسكتاہے جملہ "ما كان صلاتهم ..." مسجد الحرام كے بے تقوى اور كافر متوليوں كيلئے مصداق كا بيان ہو، جس كے نتيجے ميں، يہى بات دليل بنتى ہے كہ وہ مسجد الحرام كى سرپرستى و ولايت كى قابليت نہيں ركھتے_
3_ كفار مكہ، كعبہ كے اردگردعبادت كے طور پر بيہودہ اور لغو امور انجام دينے كى وجہ سے عذاب الہى كے مستحق تھے_

و ما لهم ألا يعذبهم الله ...و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصديہ
يہ مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب جملہ "ما كان صلاتهم ..." جملہ "و هم يصدون ..." پر عطف ہو_
4_ مؤمنين كو مسجد الحرام سے روكنا اور عبادت و دُعا كے طور پر بيہودہ كام انجام دينا ہى كفر (و شرك) كے مظاہر ميں سے ہے_
و هم يصدون عن المسجد ا لحرام ...إلا مكاء و تصدية ...بما كنتم تكفرون
"كنتم تكفرون" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك وہ ناپسنديدہ كردار و رفتار ہے كہ جو اس آيت اور گذشتہ آيت ميں بيان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہوئے ہیں، یعنی مسجد الحرام سے روکنا، تالیاں و سیٹیاں بجانا اور انھیں عبادت کا نام دینا_
5_ لغو و بیہودہ امور کو عبادت اور دعا قرار دینا، ايك انتہائي ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے_
و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية
6_ عبادت کیلئے مخصوص، مقدس مقامات کو کھیل کود اور لہو و لعب کے کاموں سے آلودہ نہیں کرنا چاہیئے_
و ما كان صلاتهم عند البيت إلا مكاء و تصدية
7_ جو کفار، اپنے کفر پر اصرار کرتے ہیں وہی عذاب الٰہی کے مستحق ہیں_
فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ 36.
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا یہ اپنے اموال کو صرف اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو راہ خدا سے روکیں تو یہ خرچ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھی کریں گے اور اس کے بعد یہ بات ان کے لئے حسرت بھی بنے گی اور آخرت میں مغلوب بھی ہوجائیں گے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا یہ سب جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے(36)
1_ کافر معاشرے ہمیشہ اسلام کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے اپنا مال و دولت صرف کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں_
إن الذين كفروا ينفقون أمولهم ليصدوا
انفاق مال کا مطلب، مال و دولت خرچ کرنا ہے اور "سينفقونها" کے قرینے سے "ينفقون" سے مراد کفار کی حالت کا بیان اسلام کی نشر و اشاعت روکنے کیلئے سرمایہ خرچ کرنے کو تیار ہیں اور اس مقصصد کیلئے مال خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے_
2_ خداوند نے مسلمانوں کو، کفار قریش کی طرف سے

مسلمانوں پر حملے اور اسلام کی اشاعت کو روکنے کیلئے بہت بڑی سرمایہ گذاری کے بارے میں آگاہ کیا_
فسينفقونها ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون
جمع مضاف "أموالهم" کی دلالت عام ہے یعنی ان کا تمام مال و دولت، اور یہ بہت زیادہ اخراجات کرنے کی طرف اشارہ ہے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیہ مذکورہ کا سیاق اور گذشتہ آیات، مفسرین کے اس قول کی تائید کررہی ہیں کہ یہ آیہ شریفہ کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئي ہے_
3_ اسلام کی نشر و اشاعت کو روکنے کیلئے کفار کی کوششیں اور بہت زیادہ اخراجات کرنا، بے اثر ہے_
ثم تكون عليهم حسرة
4_ اسلام کے خلاف مبارزے کا نتیجہ، بہت زیادہ مال و دولت ہاتھ سے کھونا اور حسرت و ندامت سے دوچار ہونا ہے_
ثم تكون عليهم حسرة
5_ اپنے مال و دولت کی تباہی پر کفار قریش کی حسرت و ندامت ہی اسلام کے خلاف جنگ و جدال پر ان کے مال خرچ کرنے کا نتیجہ ہے_
ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون
چونکہ مال و دولت خرچ کرنے سے کفار کا مقصد، اسلام کی اشاعت کو روکنا تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حسرت و ندامت اس لئے تھی کہ ان کا مال و دولت بھی ضائع ہوگیا ہے اور وہ اپنے مقصد تك بھی نہیں پہنچ سکے، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جملہ "ثم يغلبون" دلالت کررہاہے کہ ان کی ندامت فقط دنیا میں ہے_
6_ خداوند نے، کفار قریش کی حق کے خلاف کی جانے والی جد و جہد کے بے نتیجہ رہ جانے کی بشارت، صدر اسلام کے مسلمانوں کو دے دی تھي_
ثم تكون عليهم حسرة ثم يغلبون
7_ خداوند نے ایك غیبی خبر کے ذریعے کفار قریش کی شکست سے صدر اسلام کے مسلمانوں (کو آگاہ کیا) اور انہیں بشارت دي_
ثم يغلبون
8_ اسلام اور راہ خدا کے خلاف لڑنے والے کفار کی حتمی سرنوشت، ان کی آخری شکست ہے_
ثم يغلبون
9_ حق کے خلاف لڑنے والے کفار کی سزا (ابدي) جہنم ہے_
والذين كفروا إلى جهنم يحشرون
10_ شکست کھانے کے بعد پہلے کی طرح کفر پر ڈٹے رہنے والے کفار قریش، ہی اہل دوزخ میں سے ہیں_

والذين كفروا الى جهنم يحشرون
"ثم يغلبون" کے بعد "الذين كفروا" کا تکرار اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کفار قریش کا ایك گروہ اپنی شکست اور مسلمانوں کے غلبے کے بعد بھی اپنے کفر پر ڈٹا رہے گا ان کی سزا جہنم ہے، اور ان میں سے ایك گروہ اسلام کو قبول کرے گا اور یہی لوگ اہل نجات ہونگے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

11_ اسلام كے خلاف، كفار كى گذشتہ جد و جہد اور مبارزات، انكے مسلمانوں كى صف ميں داخل ہونے سے مانع ہيں _
ثم يغلبون والذين كفروا إلى جهنم يحشرون
12_ كفار مكہ كو قيامت كے دن جمع كيا جائے گا اور (پھر) انہيں ايك ساتھ، جہنم كى طرف لے جايا جائے گا_
والذين كفروا إلى جهنم يحشرون

اسلام:
اسلام كى اشاعت روكنا 1، 2، 3;اسلام كے خلاف مبارزہ 11; اسلام كے خلاف مبارزے كا انجام 8;
اسلام كے خلاف مبارزے كے آثار 4، 5;تاريخ صدر اسلام 7; قبول اسلام كى اہميت 11
الله تعالى :
الله تعالى كى بشارت 6،7; الله تعالى كى طرف سے خبردار كيا جانا2
انفاق:
ناپسنديدہ انفاق 1;ناپسنديدہ انفاق كے آثار 4
پشيماني:
پشيمانى كے علل و اسباب 4
جہنمى لوگ: 10
حسرت:
حسرت كے علل و اسباب 4، 5
حق:
حق كے خلاف مبارزے كى سزا، 9
حق لوگ:
حق كے مخالفين كى شكست 6
غيبى خبريں: 6، 7
قريش:
كفار قريش اور اسلام 2، 5; كفار قريش كى پشيمانى 5;كفار قريش كى حسرت 5; كفار قريش كى سزا،10; كفار قريش كى شكست 6، 7، 10
كفار:
كفار اور اسلام 1، 3، 8، 11;كفار كا اسلام 11; كفار كا انجام 8; كفار كا انفاق 1، 2، 3; كفار كا جہنم ميں ہونا 9، 12;كفار كى سازش كى شكست 3، 4، 6; كفار كى سزا، 9;كفار كى شكست 8;كفار كے مال كى تباہى 4، 5
كفار مكہ:

كفار مكہ ، قيامت ميں12
كفر:
كفر پر اصرار كى سزا، 10
مسلمان:
مسلمانوں پر حملہ 2;مسلمانوں كو بشارت 6، 7 ; مسلمانوں كو متوجہ كرنا 2
معاشرہ:
كافر معاشرہ 1

لِيَمِيزَ اللّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىَ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ .37
تا كہ خدا خبيث كو پاكيزہ سے الگ كردے اور پھر خبيث كو ايك پر ايك ركھ كر ڈھير بناد _ اور سب كو اكٹھا جہنم ميں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جهونك دے كہ يہى لوگ خسارہ اور گھاٹے والے ہيں(37)
1_ خداوند، كفار كو جہنم كى طرف بھيج كر، ناپاك لوگوں كو پاك لوگوں سے جدا كردے گا_
إلى جهنم يحشرون، ليميز الله الخبيث من الطيب
يہ مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "ليمز الله " ، "يحشرون" كے متعلق ہو_
2_ دين كے خلاف لڑنے والے كفار ،ناپاك و پليد ہيں اور اہل ايمان پاك ہيں_
ليميز الله الخبيث من الطيب
3_ قيامت، ناپاك لوگوں كو پاك لوگوں سے جدا
كرنے كا ايك مناسب مقام ہوگا_
إلى جهنم يحشرون ليميز الله الخبيث من الطيب
4_ جو لوگ اپنے مال و دولت كو اسلام كے خلاف مبارزے كيلئے خرچ كرتے ہيں و ہى ناپاك اور خسارہ اٹھانے والے ہيں_
فسينفقونها ...والذين كفروا إلى جهنم يحشرون_ ليميز الله الخبيث من الطيب
5_ كفر و ايمان اختيار كرنے اور اسكے لئے كوشش كرنے

كے سلسلے ميں انسانونكو آزادى دينے كا مقصد، ناپاك لوگوں كو پاك لوگوں سے جدا كرنا ہے_*
فسينفقونها ...والذين كفروا إلى جهنم يحشرون، ليميز الله الخبيث من الطيب
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "ليميز الله " گذشتہ آيت كے ضمنى معنى (كفر اور ايمان اختيار كرنے ميں آزادى عطا كرنے اور دنيا ميں انسانوں كو مہلت دينے كے متعلق ہو) يہ بھى قابل ذكر ہے كہ اس معنى كى طرف رجحان اس لئے ہے كہ جملہ "فيجعلہ جهنم" كے مطابق "ليميز" كا "إلى جهنم يحشرون" كى طرف متعلق ہونا ابہام سے خالى نہيں ہے_
6_ خداوند ناپاك لوگوں كو پاك لوگوں سے جُدا كرنے كے بعد، ان كوقيامت ميں اكٹھا كركے ايك ساتھ جہنم ميں ڈالے گا_
و يجعل الخبيث بعضہ على بعض فيركمہ جميعا فيجعلہ فى جهنم
ركم (يركم كا مصدر ہے) جسكا معنى كسى چيز كو جمع كركے ايك جگہ اكٹھا كرنا ہے_
7_ حق سے بيزار كفار ہى حقيقى خسارہ اٹھانے والے ہيں_
أولئك هم الخسرون
8_ انسان كا حقيقى خسارہ، اسكا دوزخى ہونا ہے_
فيجعلہ فى جهنم اولئك هم الخسرون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جہنم:
سب کا اکٹھا جہنم میں ڈالا جانا 6
خسارہ :
خسارے کے موارد،8

خسارہ اٹھانے والے لوگ: 4،8
دین:
دین کے خلاف مبارزہ 2
قیامت:
قیامت کی صفات 3
کفار:
حق مخالفتکفار7;کفار اور دین 2; کفار کا جہنم میں جانا1;کفار کا خسارہ 7; کفار کی پلیدي2
مؤمنین:
مؤمنین کی پاکی 2; مؤمنین کے فضائل 2

قُل لِلَّذِينَ كَفَرُواْ إِن يَنتَهُواْ يُغَفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُواْ فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينِ .38
پیغمبر آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ اپنے کفر سے باز آجائیں تو ان کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے لیکن اگر پھر پلٹ گئے تو گذشتہ لوگوں کا طریقہ بھی گذر چکا ہے(38)
1_خداوند نے زمانہ بعثت کے حق مخالف کفار کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مبارزہ ترك کرنے کی دعوت دي_
قل للذین کفروا إن ینتھوا یغفر لھم
"انتھائ" کا معنی نہی کو قبول کرنا ہے، یعنی کسی امر سے نہی کی گئي ہو تو اسے انجام نہ دینا، بنابراین "ینتھوا" کا متعلق مسلمانوں کے خلاف کفار کی شرارتیں ہیں لہذا جملہ "إن ینتھوا" دلالت کررہاہے کہ خداوند نے کفار کو مسلمانوں کے خلاف جنگ و جدال سے نہی فرمائي ہے_
2_ عصر بعثت کے حق مخالف کفار کو بتایا گیا کہ اگر وہ اسلام کے خلاف دشمنی چھوڑ دیں گے تو ان کی گذشتہ خطاؤں سے چشم پوشی کی جائے گي_
قل للذین کفروا إن ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف
"إن ینتھوا" کے متعلق کے بارے میں دو نظریئے پیش کیئے گئے ہیںایك نظریہ یہ ہے کہ (اس کا متعلق) کفر ہے اوردوسرا نظریہ یہ ہے کہ (اس کا متعلق) وہ اعمال ہیں کہ جن کا ذکر آیت نمبر 36 میں کیا گیا ہے یعنی اسلام کے خلاف سرمایہ

گذاری اور شرارتیں، جملہ "إن یعودوا" بھی اسی دوسرے نظریئےی تائید کرتاہے، قابل ذکر ہے کہ اس نظریہ کی بناء پر "یغفر لھم ..." سے مراد کفار کی گذشتہ شرارتوں کا انتقام نہ لینا ہے_
3_ اسلام کے خلاف جنگ و جدال کرنے والے کفار کے بارے میں، سابقہ لوگوں کی بُری سرنوشت اور انجام میں مبتلاء ہونے کی خدا کی طرف سے دی گئي دھمکي_
و إن یعودوا فقد مضت سنت الأولین
"ان یعودوا ..." کا جواب شرط، حذف ہوگیا ہے اور جملہ "فقد مضت ..." اس کی جگہ لایا گیا ہے، لہذا تقدیر کلام یوں ہے، "و إن یعودوا فانتقمنا منھم کما انتقمنا من الأولین ..."
4_ خداوند متعال نے اپنی سنت کی بناء پر، گذشتہ زمانے کے حق مخالف کفار کو انکے (برے) اعمال کی سزا دی ہے_
و إن یعودوا مضت سنت الأولین
5_ خداوند متعال نے، حق مخالف کفار کو اپنے جیسے (اعمال انجام دینے والے لوگوں) کی بُری سرنوشت سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی ہے_
و إن یعودوا فقد مضت سنت الأولین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

6_ حق كے مخالف كفار كو ہلاك كرنا اور انہيں سزا دينا، سنت الہى ہے_
و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين
7_ خداوند نے زمانہ بعثت كے كفار كو دوبارہ شرارت اور فتنہ شروع كرنے كى صورت ميں، ہلاكت و نابودى كى دھمكى دي_
و إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين
8_ پيغمبر اكرم(ص) خداوندكى جانب سے مأمور تھے كہ اپنے زمانے كے كفار تك، حق مخالف لوگوں كى ہلاكت و نابودى كے بارے ميں سنت الہى كوابلاغ كريں_
قل للذين كفروا ...إن يعودوا فقد مضت سنت الأولين
9_ پيغمبر اكرم(ص) ، بيدار اور تنبيہ يافتہ كفار تك رحمت اور مغفرت الہى كا پيغام پہنچانے پر مأمور تھے_
قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "إن ينتهوا" كا متعلق كفر ہو يعنى اگر انہوں نے كفر سے ہاتھ كھينچ ليا ...
10_ دين اور ديندارى كى طرف مائل كرنے كيلئے گمراہوں كے دل ميں مغفرت اور رحمت الہى كى اميد پيدا كرنا ضرورى ہے_
قل للذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم
11_ على بن دراج الاسدى قال: دخلت على أبى جعفر(ع) فقلت لہ: إنى كنت عاملا لبنى

أمية فاصبت مالا كثيرا ...فلى توبة" ؟ قال: نعم توبتك فى كتاب الله "قل للّذين كفروا إن ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف (1)
على بن دراج اسدى كہتے ہيں: ميں امام صادق(ع) كى خدمت ميں حاضر ہوا اور عرض كي، ميں بنى اميہ كا عامل تھا اور بہت زيادہ مال ميرے ہاتھ لگا ...آيا ميرى توبہ قبول ہوگي؟ امام(ع) نے فرمايا: ہاں تيرى توبہ كا حكم كتاب خدا ميں (يوں) آيا ہے "جو لوگ كافر ہوگئے ہيں، ان سے كہو اگر وہ مخالفت (حق) چھوڑ ديں تو ان كے گذشتہ گناہ بخش ديئے جائيں گے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رحمت كى اميدوارى 10
كفار:
حق مخالف كفار 1، 2، 5، 8; حق مخالف كفار كو دهمكي7; حق مخالف كفار كى سزا، 3، 4، 6; صدر اسلام كے كفار 1، 2، 7، 8; كفار اور اسلام 1; كفار اور مسلمان1 ; كفار كو دهمكي3;كفار كے خلاف مبارزه 8; گذشتہ زمانے كے كفار 4، 5;متنبہ كفار كى مغفرت 9
گذشتہ زمانے كے لوگ:
گذشتہ زمانے كے لوگوں كا انجام 3
محمد(ص) :
محمد(ص) اور كفار 8; محمد(ص) كى ذمہ دارى 8، 9
مغفرت:
مغفرت كى اميددلانا10
----

1) تفسير عياشى ج/2 ص 55 ح 47 نورالثقلين ج/2 ص 154 ح 94_

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ .39

ار تم لوگ ان كفار سے جہاد كرو يہاں تك كہ فتنہ كا وجود نہ رہ جائے اور سارا دين صرف اللہ كے لئے رہ جائے پھر اگر يہ لوگ باز آجائيں تو اللہ ان كے اعمال كا خوب ديكھنے والا ہے(39)
1_ فتنہ كے ختم ہوجانے تك كفار كے ساتھ جنگ و جہاد كرنا اہل ايمان كى ذمہ دارى ہے_
و قتلوهم حتى لا تكون فتنة
2_ فتنہ اور فتنہ پردازوں كے خلاف جہاد كرنے كى ضرورت_
و قتلوهم حتى لا تكون فتنة
3_ اسلام كى نشرو اشاعت كو روكنے كيلئے مال و دولت خرچ كرنا، فتنہ انگيزى كے مصاديق ميں سے ہے_
إن الذين كفروا ينفقون أموالهم ليصدوا عن سبيل الله ...و قتلوهم حتى لا تكون فتنة
4_ خداوند كا اہل ايمان كو حكم ہے كہ وہ دنيا ميں دين خدا كى حاكميت قائم ہوجانے تك كفار كے ساتھ جہادكريں_
و قتلوهم حتى ...يكون الدين كلّہ للہ
5_ اسلام ميں جنگ و جہاد (كے احكام كي) تشريع كا مقصد، دين خدا كى نشر و اشاعت كرنا اور اسے عالمى دين بنانا ہے_
و قتلوهم ...و يكون الدين كلہ للہ
6_ دين خدا كى اشاعت روكنے اور اسلام كے خلاف فتنہ پردازى كرنے سے ہاتھ كھينچ دينے كى صورت ميں كفار كے ساتھ مبارزه ترك كرنا ضرورى ہے_
فإن انتهوا فإن الله بما يعملون بصير
گذشتہ جملوں كے قرينے سے "انتهوا" كا متعلق، فتنہ انگيزى اور دين الہى كى حاكميت كو روكنا ہے_
7_ خداوند نے اسلام كے خلاف مبارزه ترك كرنے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والے کفار کے اعمال پر اپنی نظارت کے بیان کے ذریعے، صدر اسلام کے مسلمانوں کو ان کی سازشوں سے غفلت میں پڑنے سے محفوظ کردیا _
فإن انتهوا فإن الله بما يعملون بصير
8_ صدر اسلام کے مسلمان، ان کفار کی خفیہ سازشوں سے پریشان تھے کہ جو (مسلمانوں سے) دشمنی اور عداوت ترک کرکے صلح کرنے پر راضی ہوچکے تھے_
فإن انتهوا فإن الله بما يعملو ن بصير
"قتلوهم" کے قرینے سے "انتهوا" کا جواب شرط "فلا تقاتلوهم" کی طرح کا ايك جملہ ہے يعنی اگر کفار نے فتنہ پردازی کو چھوڑ ديا اور صلح و مسالمت کا راستہ اپنا ليا تو ان سے جنگ نہ کرو، اس معنی کے مطابق پتہ چلتاہے کہ کفار کے اس گروہ کے اعمال سے خداوند کے علم کو بيان کرنے کا مقصد يہ ہے کہ مسلمانوں کو اس پريشانی سے نجات دلائي جائے کہ کہينان (کفار) کی صلح جوئي کسی دوسرے فتنے اور سازش کا مقدمہ نہ ہو_
9_ انسانوں کے تمام اعمال پر خداوند کی دقيق نظارت ہے_
فان الله بما يعملون بصير
10_ عن محمد بن مسلم قال: قلت لأبی جعفر(ع) : فی قول الله عن ذكره "و قاتلوهم حتی لا تكون فتنة ..." فقال: لم يجيء تأويل هذه الآية بعد ...فلو قد جاء تأويلها لم يقبل منهم و لكنهم يقتلون حتی يوحّد الله عزوجل و حتی لا يكون شرك (1)
محمد بن مسلم کہتے ہيں ميں نے امام باقر(ع) سے عرض کي: خداوند عزوجل کے اس فرمان سے کيا مراد ہے کہ جس ميں فرمايا گيا ہے کہ "ان (کفار) کے ساتھ لڑو يہاں تك کہ فتنہ ختم ہوجائے" آپ(ع) نے فرمايا: اس آيت کی تأويل ابھی تك نہيں آئي ...پس جب اس کی تأويل آئے گي ...تو کفار قتل کئے جائيں گے، يہاں تك کہ خداوند عزوجل کی وحدانيت (کا چرچا عام ہوجائے گا) اور شرك کا نام و نشان نہيں رہے گا_
----

1) کافی ج/8 ص201 ح243، نورالثقلين ج/2 ص 154 ح 95_

540

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حاكميت دين كى اہميت 4; دين كى اشاعت 5 ،6
فساد:
فساد كے خلاف مبارزہ 1، 2; فساد كے مواقع 3، نابودى فساد، 1
كفار:
صدر اسلام كے كفار كى سازش 7;كفار اور ا سلام 6، 7;كفار كا دشمنى ترك كرنا 8; كفار كا عمل 7; كفار كى سازش 8
;كفار كى صلح 8; كفار كے ساتھ مبارزہ ترك كرنا 6; كفار كے خلاف مبارزہ 1، 4
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان 7; صدر اسلام كے مسلمانوں كى پريشانى 8; مسلمانوں كو متوجہ كرنا7
مفسدين:
مفسدين كے خلاف مبارزہ 2
مؤمنين:
مؤمنين كى ذمہ داري1، 4

وَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَوْلاَكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ .40
اور اگر دوبارہ پلٹ جائيں تو ياد ركھو كہ خدا تمھارا مولا اور سرپرست ہے اور وہ بہترين مولا و مالك اور بہترين مددگار ہے(40)
1_ اہل ايمان كو چاہيئے كہ وہ خداوند كى نصرت اور سرپرستى پراعتقاد (راسخ) ركھتے ہوئے فتنہ انگيز كفار كے خلاف جہاد كريں_
و إن تولّوا فاعلموا أن الله مولكم نعم المولى و نعم النصير
"تولّوا" كا متعلق فتنہ انگيزى سے ہاتھ اٹھانا ہے، يعنى "إن تولوا عن الانتهاء فلم يتركوا الفتنة" اور گذشتہ آيت كے قرينے سے شرط كا
جواب "فقاتلوهم" جيسا كوئي جملہ ہے_
2_ خداوند، مؤمنين كا سرپرست اور بہترين مددگار و ناصر ہے_
نعم المولى و نعم النصير
3_ يہ خداوند كى سرپرستى اور نصرت پر اہل ايمان كا اعتقاد ہے كہ جس كى وجہ سے وہ دشمنان دين سے نہيں ڈرتے اور اس كے فرمان جہاد پر عمل كرتے

ہيں_
فإن تولّوا فاعلمو أن الله مولكم نعم المولى و نعم النصير
جملہ "فاعلموا ..." اپنا مدعى بيان كرنے كے علاوہ، مسلمانوں كے حوصلے بلند كرنے كيلئے ناز ل ہوا ہے كہ وہ فتنہ انگيز دشمنوں كے ساتھ جہاد كريں_

الله تعالى :
الله تعالى كى امداد2،3; الله تعالى كى ولايت1،2،3
ايمان:
امداد الہى پر ايمان 1
جہاد:
كفار كے خلاف جہاد،1 ; مفسدين كے خلاف جہاد1
حوصلہ بلند كرنا:
حوصلہ بلند كرنے كا سبب 3
دين:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمنان دین 3
شجاعت:
شجاعت کے اسباب 3
مؤمنین:
مؤمنین کا ایمان 2; مؤمنین کا جہاد 3; مؤمنین کی امداد 2; مؤمنین کی ذمہ داری 1

وَاعْلَمُواْ أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .41
اور یہاں جان لو کہ تمھینجس سے بھی فائدہ حاصل ہو اس کا پانچواں حصّہ اللہ ، رسول ، رسول کے قرابتدار ، ایتام ، مساکین اور مسافران غربت زدہ کے لئے ہے اگر تمھارا ایمان اللہ پر ہے اور اس نصرت پر ہے جو ہم نے اپنے بندے پر حق و باطل کے فیصلہ کے دن جب دو جماعتیں آپس میں ٹکرا ہی تھیں نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے(41)
1_ مسلمان مجاہدین کو چاہیئے کہ وہ جنگی غنائم کا خمس ادائ
کریں_

أنما غنمتم من شيء فإن لله خمسہ
"ما غنمتم" چونکہ آیات جنگ کے درمیان واقع ہے اس لئے اس کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایك وہ چیزیں ہیں کہ جو دشمن سے لی جاتی ہیں اور ان پر جنگی غنائم کا اطلاق ہوتاہے_
2_ مالی منافع کا خمس (پانچواں حصہ)خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو، ادا کرنا چاہیے_
و اعلموا أنما غنمتم من شيء فان لله خمسہ
"غنمتم" کا مصدر "غُنم" ہے جسکا معنی فائدہ حاصل کرنا ہے، راغب "مفردات" میں کہتے ہیں: غنم، بھیڑ بکریوں کے فائدے کو کہتے ہیں اور پھر یہ کلمہ ہر اس چیز کے بارے میں استعمال ہونے لگا کہ جو فائدے میں حاصل ہوتی ہے، خواہ وہ جنگ میں حاصل ہو یا کسی اور طریقے سے "من شيئ"، "ما" موصولہ کا بیان اور توضیح ہے اور اس بات پر دلالت کررہاہے کہ ہر حاصل ہونے والے فائدے کا خمس ادا کرنا چاہیئے خواہ وہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو_
3_ جنگ و جہاد کے مسائل کے ساتھ ساتھ، غنائم کے شرعی حکم کی طرف متوجہ رہنے کی ضرورت_
و اعلموا أنما غنمتم من شيئ
4_ جنگی غنائم اور دوسرے مالی منافع، سب کے سب غنیمت حاصل کرنے والے اور مالی فائدہ لینے والے کے ہےں سوائے اس کے خمس (پانچویں حصے) کے_
و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن الله خمسہ
5_ جنگی غنائم اور دوسری درآمدات و منافع کا خمس (پانچواں حصہ) خدا و پیغمبر(ص) اور آپ(ص) کے قرابت داروں کا ہے_
فأن لله خمسہ و للرسول و لذی القربی
"ذی القربی " کا معنی رشتے دار و اقارب ہے، چونکہ اقارب کا ایك اضافی معنی ہے کلامی قرائن سے واضح ہوجاتاہے کہ اقارب سے کیا مراد ہے، یہاں "ذی القربی " سے مراد کلمہ "الرسول" کے قرینے سے، پیغمبر اکرم(ص) کے عزیز و اقارب ہیں، در حقیقت "القربی " میں "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہے، یعنی "للرسول و لذی قرباہ"
6_ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں (ابن سبیل) کو غنائم او ر دوسرے مالی منافع کے خمس سے بہرہ مند ہونا چاہیئے_
والیتمی والمسکین وابن السبیل
7_ یتیم، مساکین اور مسافرین (ابن سبیل) اس صورت میں خمس سے استفادہ کرسکتے ہیں کہ جب وہ پیغمبر(ص) کے قرابت دار (ذی القربی) ہوں_*
والیتمی والمسکین وابن السبیل
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الیتامی و غیرہ کا "ال" مضاف الیہ کا جانشین ہو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

543

یعنی یتامی الرسول و ...

8_ اسلام کا حقوقی اشخاص (یعنی حقداروں) کی مالکیت کو قبول کرنا_

ولذی القربی والیتمی والمسکین

9_ اسلام میں اقتصادی مسائل کا مقصد، ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا ہے_

و لذی القربی والیتمی و المسکین وابن السبیل

10_ غنائم اور دوسرے مالی منافع کا خمس ادا کرنا، خدا پر ایمان اور جنگ بدر میں خدا کی عطا کی ہوئي فتح و نصرت پر ایمان رکھنے کی علامت ہے_

فأن اللہ خمسہ و للرسول ...ان کنتم ء امنتم باللہ و ما أنزلنا علی عبدنا

ہوسکتاہے "ما أنزلنا ..." سے مراد وہی غیبی امداد الہی ہو کہ جس کے سائے میں جنگ بدر میں مسلمانوں نے فتح و نصرت حاصل کی تھي_

11_ خمس کے احکام کی تشریع کا سبب،مسلمانوں کو خدااور اسکی آیات پر ایمان کے بارے میں اپنے دعوی میں آزماناہے_

و اعلموا أنما غنمتم

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیاگیا ہے کہ جب جملہ "واللہ علی کل شيء قدیر" ادائیگی خمس کے لزوم پر ناظر ہو، یعنی یہ فرمان (خمس) اس لئے نہیں کہ خداوند کو تمہارے مال و دولت کی ضرورت ہے اور وہ نیازمندوں (اور ضرورت مندوں) کی ضرورت پوری نہیں کرسکتا، بلکہ اس فرمان کا مقصد ایك تو سچے اور جھوٹے مؤمنین میں تمیز دینا ہے (کہ کون اپنے دعوی ایمان میں سچا ہے) دوسرا یہ کہ ہر معاشرے کے محتاج اور ضرورت مند افراد کی ضرورت اسی معاشرے میں سے پوری ہوتی رہے (تا کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں)_

12_ مسلمانوں کیلئے، حکم خمس اور اسے اس کے مالکوں تك پہنچانے سے نافرمانی کرنے کے بہت سے راستے موجود ہیں_

و اعلموا أنما غنمتم من شیئ ...إن کنتم أمنتم

یہ کہ خمس ادا کرنا، خدا اور اسکی آیات پر ایمان کی نشانی سمجھی جاتی ہے، اور اسی لئے اس پر بہت زیادہ تاکید کی گئي ہے، اسی بناء پریہ مفہوم اخذ کیا گیا ہے_

13_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کے وجود مبارك کی برکت سے، مسلمانوں کو جنگ بدر میں فتح و نصرت عطا فرمائي_

و ما أنزلنا علی عبدنا

چونکہ اسی سورہ کی 9سے 12تك آیات میں الہی امداد و نصرت کو سب مجاہدین بدر کیلئے قرار دیا گیا ہے اور یہ آیت پیغمبر اکرم(ص) کو اس "امداد الہي" کا محل نزول شمار کررہی ہے (یعنی پیغمبر(ص) کی وجہ سے یہ امداد الہی عطا ہوئي ہے) اس سے پتہ چلتاہے کہ

544

اس امداد و نصرت کے نزول میں پیغمبر اکرم(ص) کا وجود مبارك بہت زیادہ دخیل ہے_

14_ پیغمبر اکرم(ص) خداوند کے کامل بندے ہیں اور اس کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقام و منزلت کے حامل ہیں_

و ما أنزلنا علی عبدنا

"عبدنا" سے مراد پیغمبر اکرم(ص) ہیں اور خداوند کا آپ(ص) کی "ہمارے بندے" کے عنوان سے توصیف کرنا، بندگی خدا میں آپ(ص) کے کامل خلوص کی طرف اشارہ ہے_

15_ جنگ بدر، ایمان و کفر کے محاذ کی باہمی صف آرائي کا میدان، حق و باطل کی تشخیص و تمیز کا مقام اور حقانیت پیغمبر(ص) کے ثبوت کا موقع تھا_

یوم الفرقان یوم التقی الجمعان

"الفرقان" میں "ال" عہد ذکری ہے اور جنگ بدر کی طرف اشارہ ہے، اور فرقان یعنی وہ چیز کہ جس کے ذریعے دو یا چند چیزوں میں تمیز و تشخیص کی جائے_خداوند نے جنگ بدر کو اس لئے "فرقان" کا نام دیا ہے کہ اس جنگ میں مشرکین کی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فتح و کامیابی کی شرائط موجود ہونے کے باوجود، مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئي اور یہ پیغمبر (ص) اسلام اور دین اسلام کی حقانیت کی ایك نشانی تھي_
16_ جنگ بدر میں خداوند کی خاص امداد کے ذریعے حق و باطل میں تشخیص و تمیز ہوجانا، اس کی قدر ت مطلقہ کی علامت ہے_
یوم الفرقان یوم التقی الجمعان واللہ علی کل شيء قدیر
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "واللہ ..." جنگ بدر کے یوم "یوم الفرقان" ہونے کی طرف ناظر ہو_
17_ خداوند قدرت مطلقہ رکھتاہے اور ہر کام انجام دینے پر قادر ہے_
واللہ علی کل شيء قدیر
18_ جنگ بدر میں مسلمانوں کی امداد ہونا اور ان کا فتح سے ہمکنار ہونا، خداوند کی قدرت مطلقہ کی نشانی ہے_
و ما أنزلنا علی عبدنا ...و اللہ علی کل شيء قدیر
جملہ "واللہ ..." ہوسکتاہے ان تمام حقائق کی طرف اشارہ ہو کہ جو مذکورہ آیت میں بیان ہوئے ہیں، من جملہ، جنگ بدر میں خداوند کی مدد و نصرت بھی ہے کہ جس پر جملہ "و ما أنزلنا ..." دلالت کررہاہے_
19_ خمس کی تشریع کا سبب دینی معاشرے کی ضروریات کو خود مسلمانوں کے ذریعے پورا کرنا ہے، نہ یہ کہ خداوند ان کی ضروریات پورا کرنے پر قادر نہیںہے_
واعلموا أنما غنمتم من شيئ ...واللہ علی کل شيء قدیر
20_ عن أبی جعفر(ع) فی قول اللہ عزوجل: "و

اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن للّہ خمسہ و للرسول و لذی القربی " قال: ہم قرابة رسول اللہ (ص) ...(1)
امام باقر(ع) سے آیہ مجیدہ "و اعلموا إنما غنمتم من شيئ ...ولذی القربی " کے بارے میں منقول ہے کہ "ذی القربی " سے مراد رسول خدا(ص) کے قرابت دار ہیں ...
21_ احمد بن محمد بن أبی نصر عن الرضا(ع) قال: سئل عن قول اللہ عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأنَّ للہ خمسہ و للرسول و لذی القربی " فقیل لہ: "فما کان للہ فلمن ہو؟ فقال: لرسول اللہ (ص) و ما کان لرسول اللہ (ص) فهو للامام فقیل لہ: أرأیت إن کان صنف من الأصناف أکثر و صنف أقل ما یصنع بہ؟ قال: ذلك إلی الامام ...(2)
احمد بن محمد بن ابی نصر کہتے ہیں: امام رضا(ع) سے خداوند عزوجل کے اس قول "واعلموا أ نما غنمتم ..." کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو (خمس) خدا کیلئے ہے وہ کس کیلئے ہے؟ آپ(ع) نے فرمایا رسول خدا(ص) کیلئے، اور جو کچھ رسول خدا(ص) کیلئے ہے وہی امام(ع) کیلئے ہے، امام(ع) سے پوچھا گیا (خمس کے مصرف والي) اصناف میں سے کوئي صنف زیادہ ہو اور کوئي کم ہو تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ(ع) نے فرمایا: اس کا اختیار امام(ع) کے پاس ہے ...
22_ عن حکیم مؤذن بن عیسی قال: سألت أباعبداللہ (ع) عن قول اللہ عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم من شيئ ..." ...قال:ھی واللہ الافادة یوما بیوم: ... (3)
حکیم مؤذن بن عیسی کہتے ہیں: میں نے امام صادق(ع) سے آیہ مجیدہ "و اعلموا أنما غنمتم من شيئ ..." کے بارے میں سوال کیا_ آپ(ع) نے فرمایا: ...خدا کی قسم وہ (غنیمت) ہر روز کی درآمد (و منافع) ہے_
23_ عن احدھما علیھما السلام فی قول اللہ عزوجل: "و اعلموا أنما غنمتم ...ولذی القربی والیتامی والمساکین و ابن السبیل" قال: ...و خمس ذی القربی لقرابة الرسول و الامام، و الیتامی یتامی آل الرسول والمساکین منهم ابناء السبیل، منهم فلا یخرج منهم إلی غیرهم (4)
امام صادق(ع) یا امام باقر(ع) سے خداوند کے قول "و اعلموا أنما غنمتم ..." کے بارے میں منقول ہے ...خمس ذی القربی ، پیغمبر(ص) اور امام(ع) کے قرابت داروں کیلئے ہے، اور "یتامی و مساکین و ابناء السبیل" سے مراد آل رسول(ص) کے مساکین، یتامی اور ابن سبیل (مسافرین) ہیں، اور یہ ان لوگوں سے باہر نہیں اور دوسرے مراد نہیں ہیں_
----

1) کافی ج/1 ص 539 ح 2 نوالثقلین ج/2 ص 155 ح 99_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

2) كافى ج/1 ص 544 ح/7 نورالثقلين ج/2 ص 155 ح 100_
3) كافى ج/1 ص 544 ح/10 نورالثقلين ج/2 ص 156 ح/101_
4) تهذيب شيخ طوسى ج/4 ص 125 ح/2 ب 36 نورالثقلين ج/2 ص 157 ح 106_

24_ عن النبي(ص) : ...إن عبدالمطلب سنّ فى الجاهلية خمس سنن أجراها الله فى الاسلام ...و وجد كنزاً فاخرج منہ الخمس و تصدق بہ فأنزل الله تعالى "و اعلموا أنما غنمتم من شيء فأن لله خمسہ ...(1)
رسول خدا(ص) سے منقول ہے کہ ...حضرت عبدالمطلب نے ايام جاہليت ميں پانچ سنتينجارى كى تھيں كہ جنہيں خداوند نے اسلام ميں باقى ركھا ...(ديگر يہ كہ) جب انھوں نے خزانہ و گنج حاصل كيا تو اس كا خمس ادا كيا اور اس كو صدقہ ميں دے ديا پس خداوند نے آيہ مجيده نازل فرمائي "و اعلموا انما غنمتم من شيئ ..."
25_ عن أبى جعفر(ع) : ...ليلة سبع عشرة من شهر رمضان هى ليلة التقاء الجمعين ليلة بدر ...(2)
امام باقر(ع) سے منقول ہے: ...ماه مبارك رمضان كى سترہويں رات، شب بدر اور لشكر اسلام و لشكر كفر كے روبرو ہونے كى رات ہے_

----

1) من لا يحضره الفقيہ ج/4 ص 264 ح/1 ب 176 نورالثقلين ج/2 ص 158 ح/109_
2) خصال صدوق ص/508 ح/1 باب السبعة عشر، نور الثقلين ج/2 ص61/ ح117_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

548

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدتَّمْ لاَخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَـكِن لِّيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ .42

جب کہ تم وادی کے قریبی محاذ پر تھے اور وہ لوگ دور والے محاذ پر تھے اور قافلہ تم سے نشیب میں تھا اور اگر تم پہلے سے جہاد کے وعدہ پر نکلتے تو یقینا اس کے خلاف کرتے لیکن خدا ہونے والے امر کا فیصلہ کرنا چاہتا تھا تا کہ جو ہلاك ہو وہ دلیل کے ساتھ اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل کے ساتھ اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کے حال دل کا جاننے والا ہے(42)

1_ جنگ بدر کے موقع پر لشکر اسلام اور لشکر کفر بدر کے علاقے میں واقع ایك درّے کے دو کناروں پر آمنے سامنے مستقر ہوگئے_
إذ ا نتم بالعدوة
"عُدوة "کا معنی وادی کا کنارہ" ہے اور "وادي" اس زمین کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان واقع ہو اور ہر وادی دو کناروں (عدوة) کی حامل ہوتی ہے، آیہ شریفہ میں کلمہ "عدوه" کاتکرار ظاہر کرتاہے کہ سپاہ اسلام وادی کے ایك کنارے پر تھی اور سپاہ کفر و شرك دوسرے کنارے پر مستقر تھي_
2_ جنگ بدر میں لشکر ایمان اور لشکرشرك کے درمیان واقع درّہ بلندی و پستی (نشیب و فراز) کے لحاظ سے دو مختلف کناروں پر مشتمل تھا_*
إذ ا نتم بالعدوة الدنیا و هم بالعدوة القصوى
"دنیا" کا معنی نزدیك تر اور "قصوى " کا معنی دورتر ہے، بظاہر ان دو کناروں اور گھائیوں کی

دوری و نزدیکی درّے اورمسطح زمین کے درمیان نسبت کو دیکھتے ہوئے مشخص کی گئي ہے_ یعنی آپ(ص) اس کنارے پر تھے کہ جو مسطح و ہموار زمین کے نزدیك تھا اور کفار اس کنارے پر مستقر تھے کہ جو مسطح زمین سے دور تھا_ دونوں کناروں کی دوری اور نزدیکي، سطح زمین کی نسبت سے ان دونوں کناروں کی بلندی و پستی کے لحاظ سے ہے_
3_جنگ بدر میں مسلمان نشیب (پستي) والے کنارے پر اور کفاربلندی والے کنارے پر مستقر تھے_
إذ أنتم بالعدوة الدنیا و هم بالعدوة القصوى
4_ جنگ بدر میں کفار کے مقابلے میں، مسلمانوں کی کمزور حیثیت و حالت_
إذ أنتم بالعدوة الدنیا و هم بالعدوة القصوى
کہا جاسکتاہے کہ بدر کے میدان میں مسلمانوں اور کفار کی حیثیت و حالت بیان کرنے کا مقصد، مسلمانوں کی انتہائي کمزور حیثیت و حالت کی یاد دلانا ہے، جملہ "لیهلك من هلك ..." بھی اس مطلب کی تائید کرتاہے، چونکہ فتح و کامیابی اس وقت مسلمانوں کی حقانیت پر دلیل بن سکتی ہے کہ جب ظاہری حالات اور شرائط سے کفار کی فتح اور مسلمانوں کی شکست ظاہر ہورہی ہو_
5_ مجاہدین بدر کے مستقر ہونے کے ساتھ ساتھ قریش کا تجارتی قافلہ بھی سپاہ اسلام سے ذرا دور ایك نشیبی راستے پر چل رہا تھا_
و الركب أسفل منكم
کلمہ "رکب" راکب کی جمع ہے جس کا معنی سواری کرنے والے ہےں اور اہل تفسیر کے مطابق اس سے قریش کا تجارتی قافلہ مراد ہے، تجارتی قافلے کو "سواروں" سے تعبیر کرنا ہوسکتاہے، مسلمانوں سے فرار کی خاطر ان کی سریع حرکت کی طرف اشارہ ہو_
6_ میدان بدر میں مسلمانوں کے وارد ہونے کے وقت ان کا قریش کے تجارتی قافلہ کی نقل و حرکت سے بے خبر ہونا اور اس (قافلے) کا مسلمانوں کی دسترس سے باہر ہونا_
والركب أسفل منكم
ہوسکتاہے کلمہ "العدوة" کو معرفہ لانا اور اسکے مقابلے میں کلمہ "أسفل" کو نکرہ لانا، مندرجہ بالا مفہوم کی طرف اشارہ ہو، قافلہ (قریش) سے مسلمانوں کی بے خبري، خداوند کی جانب سے "لیقضى الله " کیلئے ایك قسم کی تمہید تھي، یعنی اگر مسلمان، قریش کے تجارتی قافلے کی نقل و حرکت کے راستے سے آگاہ ہوتے تو اس کی طرف دوڑ پڑتے جس کے نتیجہ میں جنگ بدر واقع نہ ہوتي_
7_ میدان بدر میں دونوں لشکروں کا ایك مشخص و معین وقت پر بلکہ طرفین کی منصوبہ بندی کے ساتھ بھی آمنا سامنا ممکن نہیں تھا_
و لو تواعدتم لاختلفتم فی المیعد

ہوسکتاہے کلمہ "میعاد" مقررہ وقت کے معنی میں اسم زمان ہو اور ہوسکتاہے مقررہ جگہ کے معنی میں اسم مکان ہو، اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"تواعد" سے مراد مسلمانوں كا اہل مكہ سے وعدہ كرنا ہے، يعنى "و لو تواعدتم أنتم و أهل مكہ ..." كہ جسے مندرجہ بالا مفہوم ميں طرفين كى منصوبہ بندى سے تعبير كيا گيا ہے_
8_ اگر طرفين آپس ميں توافق بھى كرليتے تو بھى جنگ بدر كے موقع پر لشكر كفرا ور لشكر اسلام كے استقرار كى جگہ كا انتخاب ممكن نہ تھا_
و لو تواعدتم لاختلفتم فى الميعد
9_ جنگ بدر كے وقوع اور اس كے موقع و محل كا تعيّن و تقرر، خداوند كے ا رادے و تقدير سے ہوا_
و لكن ليقضى الله أمرا كان مفعولا
10_ جنگ بدر كا وقوع پذير ہونا اور اس جنگ ميں مسلمانوں كى فتح مندي، ايك ايسا امر تھاكہ جو پہلے سے طے شدہ اور مقرر شدہ تھا_
و لكن ليقضى الله أمرا كان مفعولا
11_ خداوند متعال نے، حقانيت توحيد اور رسالت پيغمبر(ص) كى تبيين كى خاطر جنگ بدر كو تحقق بخشا اور اس ميں مسلمانوں كو فتح عطا فرمائي_
ليقضى الله أمرا كان مفعولا ليهلك من هلك عن بينة و يحى ى من حى عن بينة
12_ جنگ بدر كا وقوع اور اس ميں مسلمانوں كى فتح ايك ايسا واقعہ ہے كہ جو ہميشہ ياد ركھا جانا چاہيئے_
إذ أنتم بالعدوة الدنيا ... و لو تواعدتم لاختلفتم فى الميعد
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "إذ" فعل مقدر "اذكروا" كيلئے مفعول ہو_ مفسرين كا خيال ہے كہ جنگ بدر كى حالت و حيثيت كى شرح و تفصيل بيان كرنے كا مقصد مسلمانوں كى كمزور حالت اور كفار كى برترى كى ياد دلانا ہے كہ جس كے باوجود مسلمانوں كو فتح حاصل ہوئي_
13_ جنگ بدر ميں مسلمانوں كى فتح، شرك كے خلاف ايك روشن حجت اور توحيد و اسلام كى حقانيت پر ايك واضح دليل تھي_
ليقضى الله ...ليهلك من هلك عن بينة و يحيى من حى عن بينة
"ليهلك"، "يقضى " كے متعلق ہے، يعنى جنگ بدر كے واقع ہونے كا مقصد يہ تھا كہ ...
14_ اسلام كى حقانيت كا روشن براہين اور ادلہ پر مبنى ہونا_
ليهلك من هلك عن بينة و يحيى من حى عن بينة
15_ روشن دلائل پر مبنى ايمان ہى قدر و منزلت ركھتاہے اور حيات بخش ہے_
و يحيى من حى عن بينة

16_ توحيد، انسان كى حيات (واقعي) كا باعث بنتى ہے اور شرك اسكى واقعى ہلاكت كاباعث بنتا ہے_
ليهلك من هلك عن بينة و يحيى من حى عن بينة
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ "ليهلك" اور "هلك" ميں ہلاكت سے مراد كفر و ضلالت ہو اور "يحيي"ا ور "حي" ميں حيات سے مراد ايمان اور ہدايت ہو، كلمہ "بَينة" بھى ضلالت اور ہدايت كے ساتھ تناسب كى وجہ سے اس احتمال كو قوى كرتاہے، يعنى تا كہ كفر اختيار كرنے والوں كى گمراہى بھى دليل و برہان كى بناء پر ثابت كى جائے اور ان پر اتمام حجت ہوچكى ہو اسى طرح مؤمنين كى ہدايت بھى برہان و دليل پر مبنى ہو اور ان كا ايمان، كسى روشن دليل پر مبنى ہو_
17_ اہل ايمان كو اپنے دينى عقائد كو روشن اور واضح دليل و برہان پر استوار كرنا چاہيئے_
و يحيى من حى عن بينة
18_ خداوند، تمام باتوں كو سننے والا اور ہر قسم كے خيالات اور كردار سے آگاہ ہے_
و إن الله لسميع عليم
19_ عن أبى عبدالله (ع) فى قولہ: "والركب أسفل منكم" قال: ابوسفيان واصحابہ" (1)
حضرت امام صادق(ع) سے خداوند كے اس قول "والركب أسفل منكم" (ان كا قافلہ تم سے نيچے تھا) كے بارے ميں منقول ہے كہ اس سے ابوسفيان اور اس كے ساتھى مراد ہيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام:
تاريخ صدر اسلام 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 10، 11، 12; حقانيت اسلام كے دلائل 14
الله تعالى :
الله تعالى كا اراده 9; الله تعالى كا سننا18; الله تعالى كا علم غيب18; الله تعالى كے افعال 11;الله تعالى كے مقدرات 9،10
ايمان:
ايمان كى قدر و منزلت 15;ايمان كے آثار 15
تاريخ:
تاريخ سے عبرت 12
توحيد:
توحيد كے آثار 16; حقانيت توحيد كے لائل 11، 13
حيات:
حيات كا منشاء 15; موجبات حيات 16
دره بدر:
دره بدر كى جغرافيائي خصوصيت 2
ذكر:
تاريخى حوادث كا ذكر 12
شرك:
----

1) تفسير عياشى ج/2 ص 65 ح/69 نورالثقلين ج/2 ص 160 ح199_

شرك كے آثار 16; شرك كے خلاف دليل و برہان لانا 13
عقيده:
دينى عقيده اور برہان 17
غزوه بدر:
غزوه بدر اور كفار 3، 8;غزوه بدر اور مشركين 1، 2، 4، 7; غزوه بدر كا فلسفہ 11; غزوه بدر كا قصہ 1، 3، 4، 5، 7، 8، 10;غزوه بدر كا منشاء 9; غزوه بدر كى اہميت 12; غزوه بدر كى جغرافيائي حيثيت 1، 3، 8; غزوه بدر كى سرنوشت 10; غزوه بدر كى فتح 10، 11، 13;غزوه بدر كے مجاہدين 5; غزوه بدر كے مسلمان 1، 2، 3، 6، 7، 8; غزوه بدر ميں مسلمانوں كى كمزورى 4
قريش:
قريش كا تجارتى قافلہ 5، 6
محمد(ص) :
نبوت محمد(ص) كے دلائل 11
مسلمان:
مسلمان اور قريش كا تجارتى قافلہ 6; مسلمانوں كى فتح 10، 11، 12، 13
مؤمنين:
مؤمنين كى ذمہ دارى 17
ہلاكت:
ہلاكت كے اسباب 16

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلاً وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيراً لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وَلَـكِنَّ اللّهَ سَلَّمَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ .43
جب خدا ان حو تمهارى نظروں ميں كم كركے دكهلا رہا تها كہ اگر زيادہ دكهلا ديتا تو تم سست پڑ جاتے اور آپس ہى ميں جهگڑا كرنے لگتے ليكن خدا نے تمهيں اس جهگڑے سے بچاليا كہ وہ دل كے رازوں سے بهى باخبر ہے (43)
1_ پيغمبر اكرم(ص) نے جنگ بدر سے پہلے كئي بار دشمن كے لشكر
كو خواب ميں قليل تعداد ميں ديكها تها_

إذ يريكهم الله فى منامك قليلا
فعل مضارع "يري" دشمن كى فوج كوقليل تعداد ميں ديكھنے كے سلسلے ميں پيغمبر(ص) كے خواب كے تكرار پر دلالت كررہاہے_
2_ دشمن كى تعداد كے قليل ہونے كے بارے ميں پيغمبر اكرم(ص) كا خواب، خداوند كى جانب سے الہام كيا گيا تها_
إذ يريكهم الله فى منامك قليلا
3_ پيغمبر اكرم(ص) نے (جنگ بدر ميں دشمن كى قلت كے متعلق) اپنے خواب كا تذكرہ مسلمانوں كے سامنے كيا_
إذ يريكهم الله فى منامك قليلا و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم
4_ پيغمبر اكرم(ص) كے خواب (دشمن كى تعداد كو قليل ديكهنا) كى تأويل و تعبير، جنگ بدر ميں لشكر كفر كى كمزورى اور ناتوانى تهي_
إذ يريكهم الله فى منامك قليلاً
جنگ بدر كے متعلق تاريخى منابع و اسناد كے علاوہ يہ كہ ہر عسكرى قوت ،جنگ كى طرف قدم بڑھانے سے پہلے اپنے مد مقابل لشكر كى كميت و كيفيت سے آگاہى حاصل كرنے كى كوشش كرتى ہے_ اس سے ظاہر ہوتاہے، پيغمبر اكرم(ص) اور دوسرے مسلمان دشمن كى كم و بيش تعداد سے آگاہ تهے، بنابراين پيغمبر اكرم(ص) كے خواب، دشمن كى قوت كے كمزور ہونے اور سست ہونے كى حكايت كرتے تهے نہ يہ كہ ان كى تعداد ظاہر كرتے تهے_
5_ پيغمبر اكرم(ص) كے خوابوں كا سچا اور درست ہونا اور مسلمانوں كا ان پر اعتماد كرنا_
إذ يريكهم الله فى منامك قليلا و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم
6_ پيغمبر اسلام(ص) كا خواب كے ذريعے بعض امور سے باخبر ہونا_
إذ يرى كهم الله فى منامك قليلا
7_ انسانوں ميں خواب القاء كرنے ميں خداوند متعال كا عمل دخل ہے_
إذ يريكهم الله فى منامك قليلاً
8_پيغمبر اكرم(ص) اگر اپنے خواب ميں كفار قريش كے لشكر كو بڑا ديكهتے تو مسلمان جنگ كے بارے ميں اپنے ارادے ميں سست پڑجاتے اور ان ميں اختلاف پيدا ہوجاتا_
و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم و لتنزعتم فى الأمر
"فى الأمر"، لتنزعتم"كے متعلق ہے اسى طرح "لفشلتم" كے بهى متعلق ہے اور اس ميں "ال" عہد ذكرى ہے اور جنگ بدر كى طرف اشارہ ہے_
9_ پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ تها كہ اگر آپ(ص) كے خواب، اسلامى معاشرے سے مربوط ہوتے تو آپ(ص) ان كا ذكر

لوگوں سے كرتے_
و لو أرى كهم كثيراً لفشلتم و لتنزعتم
جملہ "لفشلتم" سے پہلے "ثم ذكرتها للمؤمنين" كى طرح كا كوئي جملہ تقدير ميں ہے_ چونكہ اگر پيغمبر اكرم(ص) اپنے خواب، لوگوں كے سامنے بيان نہ فرماتے تو مسلمانوں كى ہمت و جر1ت پر اس كا كو اثر نہ ہوتا، اس جملے (ثم ذكرتها ...) كا حذف كيا جانا، ہوسكتاہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ ايسے خواب كو بيان كرنا ضرورى و بديہى تها، لہذا اس (تقديرى جملہ) كو عبارت ميں لانے كى ضرورت نہيں تهي_
10_ (سپاہ كفر كو كم ديكهنے) كے متعلق پيغمبر اكرم(ص) كا خواب، لشكر كفر سے جنگ كرنے اور جنگ بدر ميں جرا ت

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

مندانہ شرکت کرنے کی ضرورت کے بارے میں وحدت کلمہ کا سبب بنا تھا_
و إذ یریکهم الله فی منامك قلیلا و لو اری کهم کثیراً لفشلتم و لتنزعتم
11_ خداوند متعال نے اپنی امداد اور نصرت کے ذریعے مسلمانوں کو جنگ بدر کے بارے میں ارادے کی سستی اور نزاع و اختلاف جیسے المیّہ سے نجات بخشي_
ولکن الله سلم
12_ خداوند متعال، سینوں کے اندر بند رازوں سے آگاہ ہے_
إنہ علیم بذات الصدور
13_ خداوند متعال نے قلب کو اطمینان بخشنے والے عوامل سے آگاہ ہونے اور سستی و کاہلی پیدا کرنے والے اسباب سے باخبر ہونے کی وجہ سے، پیغمبر اکرم(ص) کے خواب میں، مشرکین بدر کو انتہائي قلیل تعداد میں دکھایا_
و لکن الله سلم إنہ علیم بذات الصدور
14_ جنگ کرنے اور اس میں فتح و شکست حاصل کرنے میں مجاہدین کے حوصلوں کی (بلندی و پستي) کا اہم کردار_
إذ یریکهم الله ...إنہ علیم بذات الصدور
15_ جنگ بدر کے موقع پر پیغمبر اکرم(ص) کا خواب دیکھنا اور پھر اس کے درخشان نتائج و اثرات مترتب ہونا، ایك ایسا واقعہ ہے کہ جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا_
إذ یریکهم الله فی منامك قلیلا و لو اری کهم کثیراً لفشلتم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے: کہ جب "إذ" فعل مقدر "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سستی کا زمینہ 13
غزوہ بدر:
غزوہ بدر کا قصہ 1، 3، 8; غزوہ بدر کی فتح 15;غزوہ بدر میں دشمنوں کی کمزوری 3; غزوہ بدر میں کفار کی کمزوری 4;غزوہ بدر میں مسلمانوں کا اتحاد 10; غزوہ بدر میں مشرکین کی کمزوری 13; مجاہدین غزوہ بدر کی امداد 11،
کفار:
کفار سے جنگ 10
مجاہدین:
مجاہدین کے حوصلوں کے آثار 14
محمد(ص) :
خواب محمد(ص) کی تعبیر 4; علم محمد(ص) کا منشاء6; محمد(ص) اور غزوہ بدر، 1; محمد(ص) اور مسلمان 3; محمد(ص) کی ذمہ داری 9;محمد(ص) کے خواب (رؤیا) 1، 2، 3، 6، 9، 13، 15;محمد(ص) کے خواب کے آثار 8، 10; محمد(ص) کے سچے خواب 5
مسلمان:
مسلمان اور محمد(ص) کے خواب 5;مسلمانوں کا اطمینان 5

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلاً وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّهُ أَمْراً كَانَ مَفْعُولاً وَإِلَى اللّهِ تُرْجَعُ الأمُورُ .44

اور جب خدا مقابلہ کے وقت تمھاری نظروں میں دشمنوں کو کم دکھلا رہا تھا اور ان کی نظروں میں تمھیں کم کرکے دکھلا رہا تھا تا کہ اس امر کا فیصلہ کردے جو ہونے والا تھا اور سارے امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے(44)
1_ خداوند نے جنگ بدر کے شروع ہونے پر اور دونوں لشکروں کے آمنے سامنے آنے پر ایمان اور کفر کے ہر دو گروہوں کی نظر میں ایك دوسرے کو کم تعداد میں ظاہر کیا_
و إذ یریکموهم ...و یقللکم فی أعینهم
2_ انسان کی ادراکی قوتوں کا ارادہ الہی کے زیر تسلط ہونا_
إذ یریکموهم ...و یقللکم فی أعینهم
3_ جنگ بدر کا وقوع اور اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح پہلے سے طے شدہ امر تھا_
لیقضی الله أمرا کان مفعولا
"أمراً" کا معنی کام ہے اور اس سے مراد جنگ بدر کا وقوع اور اس میں مسلمانوں کی فتح ہے فعل "کان" دلالت کررہاہے کہ اپنے اسم کیلئے (یعني
جنگ بدر کے وقوع کیلئے) خبر کا ثبوت پہلے سے واقع ہوچکا تھا، اس بات پر "لیقضي" کا بھی قرینہ موجود ہے، بنابراین "لیقضی الله ..." یعنی تا کہ وہ کام انجام پاجائے جو پہلے سے مقدر ہوچکا تھا_
4_ خداوند کا دونوں لشکروں کی نظر میں تصرف کرنے اور ہر ایك کو دوسرے کی نظر مینکم تعداد میں دکھانے کا مقصد، جنگ بدر کو مسلمانوں کی فتح کے ساتھ ختم کرنا تھا_
إذ یریکموهم إذ التقیتم فی أعینکم قلیلا ...لیقضی الله أمرا کان مفعولا
5_ خداوند نے ہی جنگ بدر کو تحقق بخشا اور اس معرکہ میں مسلمانوں کو فتح و کامیابی سے ہمکنار کیا_
لیقضی الله أمرا کان مفعولاً

6_ خداوند كى جانب سے مقدرّ ہوجانے كے باوجود بھى انسان اپنى تقدير كے تحقق ميں مؤثر ہے_
و إذ يريكموهم اذ التقيتم ...ليقضى الله امرا كان مفعولا
پيغمبر اكرم(ص) كے خواب ميں دونوں لشكروں كى تعداد كو كم دكھايا جانا اور اسى طرح دوسرے امور جيسى تمہيدات اور مقدمات كہ جو طرفين كوايك دوسرے كا مقابلہ كرنے پر تشويق و ترغيب كرتے ہيں، ان سے ظاہر ہوتاہے جنگ بدر كا وقوع طرفين كے اختيار سے باہر نہيں تھا_اور اس سے تخلف كا امكان تھا، گذشتہ آيت ميں جملہ "و لو " بھى اس مطلب كى تائيد كرتاہے، اگر وہ مقدر شدہ امر يعنى جنگ بدر كا وقوع، طرفين كے اختيار سے باہر ہوتا تو ان تمہيدات و مقدمات كى ضرورت نہيں تھي_
7_ تمام امور كا اختيار، خداوند كے ہاتھ ميں اور وہى سب كا مسبب الاسباب ہے_
و إلى الله ترجع الأمور
8_دونوں لشكروں كو ايك دوسرے كى نظر ميں كم تعداد ميں دكھانا ايك اچھا اور ہميشہ ياد ركھے جانے كے قابل امر ہے_
و إذ يريكموهم إذ التقيتم فى أعينكم قليلا و يقللكم فى أعينهم
يہ مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب "إذ" فعل مقدر "اذكروا" كيلئے مفعول ہو_

اسلام:
تاريخ صدر اسلام 1، 3، 4، 5
الله تعالى :
الله تعالى كا ارادہ2; الله تعالى كى امداد4; الله تعالى كے اختصاصات7; الله تعالى كے افعال1; الله تعالى كے مقدرات6
امور:
امور كا منشاء و سبب 7
انسان:
ادراك انسان 2; انسان كى تقدير سرنوشت 6
باصرہ:
قوہ باصرہ كى خطا 1، 4، 8
بينائي:
بينائي (نظر) ميں تصرف 1، 4، 8
تاريخ:
تاريخ سے عبرت 8
تقدير:
تقدير مينمؤثر عوامل 6
حوادث:
حوادث كى تقدير 3
ذكر:
تاريخى حوادث كا ذكر 8

غزوہ بدر:
غزوہ بدر كا سبب 5;غزوہ بدر كا قصہ 1، 3، 4، 5، 8;غزوہ بدر كى تقدير 3; غزوہ بدر مينكفار 1،
مسلمان:
مسلمانوں كى فتح 4; مسلمانوں كى فتح كا مقدر ہونا 3;مسلمانوں كى فتح كے اسباب 5

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ .45

ایمان والوجب کسی گروہ سے مقابلہ کرو تو ثبات قدم سے کام لو اور اللہ کو بہت یاد کرو کہ شاید اسی طرح کامیابی حاصل کر لو(45)

1_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ دشمنان دین کے ساتھ جنگ کرنے میں استقامت و پائیداری دکھائیں_

یأیھا الذین ء امنوا إذا لقیتم فئة فاثبتوا

"لقیتم" کا مصدر "لقائ" ہے جسکا معنی آمنے سامنے ہونا اور باہم ملاقات کرناہے اور یہاں آیت کے سیاق کی مناسبت سے اس سے مراد عسکری آمنا سامنا ہے یعنی جنگ و پیکار کرنا ہے_

2_ دشمنان دین کا آمنا سامنا کرنے اور ان کے ساتھ جنگ کرنے پر خداوند کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنے کی ضرورت_

إذا لقیتم فئة فاثبتوا و اذکروا اللہ کثیراً

ہوسکتاہے "اذکروا اللہ "کا "اثبتوا" پر عطف ہو کہ جو در حقیقت "إذ لقیتم" کا جواب شرط ہوگا، اس بناء پر جنگ کے وقت ،خدا کو زیادہ یاد کرنا ہی مراد و مطلوب ہے اسی طرح ہوسکتاہے "اذکروا ..." جملہ مستانفہ ہو، اس صورت میں خدا کو زیادہ یاد کرنا، زندگی کے تمام مراحل کیلئے ایك پروگرام ہے کہ جس کے مصادیق میں سے ایك دشمنوں کے روبرو ہوتے وقت خداوند کو یاد کرنا ہے_

3_ میدان جنگ میں، اہل ایمان کا مسلسل خدا کو یاد کرتے ہوئے، استقامت و پائیداری دکھانے سے دشمنان دین پر ان کی فتح و کامرانی کا زمینہ فراہم ہوتاہے_

فاثبتوا و اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون

"لعلکم"، "اذکروا اللہ " کے متعلق ہونے کے علاوہ ہوسکتاہے "فاثبتوا" کے متعلق بھی ہو،

اس صورت میں "فلاح" سے مراد جنگ میں فتح و کامرانی ہے_

4_ مؤمنین کی سعادت و رستگاري، جہاد کرنے اور خداوند کو کثرت کے ساتھ یاد کرنے سے مربوط ہے_

إذ القیتم فئة فاثبتوا واذکرواالله کثیراً لعلکم تفلحون

اس مفہوم میں "فلاح" کو سعادت و رستگاری کے معنی میں لیا گیا ہے_

استقامت:

استقامت کے آثار 3

جنگ:

جنگ میں استقامت 1، 3

جہاد:

جہاد کے آثار 4; جہاد کے آداب 2

دین:

دشمنان دین پر فتح 3;دشمنان دین سے جنگ 1، 2

ذکر:

جنگ میں ذکر خدا، 2، 3; ذکر خدا کی اہمیت 2;ذکر خدا کے آثار 3، 4

رستگاري:

رستگاری کے علل و اسباب 4

سعادت:

سعادت کے علل و اسباب 4

مؤمنین:

مؤمنین کی ذمہ داری 1;مؤمنین کی رستگاری 4; مؤمنین کی سعادت 4;مؤمنین کی فتح کا زمینہ 3

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ .46

اور اللہ اور اس کے رسول اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو کہ کمزور پڑجاؤ اور تمھاری ہوا بگڑ جائے اور صبر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كرو كہ اللہ صبر كرنے والوں كے ساتھ ہے(46)
1_ دشمنوں كے روبرو ہوتے وقت خدا اور رسول(ص) كے
فرامين و احكام كى اطاعت كرنا مسلمانوں كا ايك

اہم فريضہ ہے_
و أطيعوا اللہ و رسولہ
2_ اہل ايمان كيلئے ضرورى ہے كہ وہ اختلاف و نزاع اور باہمى كشمكش سے پرہيز كريں_
و لاتنزعوا
3_ دشمنوں كا مقابلہ كرتے وقت نزاع و اختلاف سے پرہيز كرنا، مجاہدين كيلئے اہم فريضہ ہے_
و لا تنزعوا
4_ اہل ايمان كا باہمى اختلاف و نزاع، دشمنان دين كے ساتھ جہاد اور جنگ ميں ان كے سست ہوجانے كا باعث بنتاہے_
و لا تنزعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم
5_ دين كے دشمنوں كے ساتھ جنگ اور جہاد كرنے ميں اہل ايمان كى سستي، اسلامى معاشرے كى قوت اوررعب كو ختم كرنے كا باعث بنتى ہے_
و لا تنزعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم
6_ اسلامى معاشرے كى عظمت اور وحدت، خدا اور رسول(ص) كى اطاعت كا نتيجہ ہے_
و أطيعو ا اللہ ...و لا تنزعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم
خدا اور رسول(ص) كى اطاعت كرنے كى دعوت كے بعد، اہل ايمان كو نزاع و اختلاف سے پرہيز كرنے كا حكم ہوسكتاہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ اختلافات و نزاعات سے بچنے كا واحد راستہ، خدا و رسول(ص) كى پيروى و اطاعت كرنا ہے_
7_ صدر اسلام كا اسلامى معاشرہ، جنگ بدر كے بعد ايك ايسى قابل ملاحظہ قوت اور رعب و دبدبے كا حامل ہوگيا تھا كہ جس سے دشمن بھى متأثر تھا_
و تذهب ريحكم
8_ خداوند كا مؤمنين كو، دشمنوں كے ساتھ جنگ كرنے كے نتيجے ميں پيش آنے والى مشكلات كو تحمل كرنے اور ان پر صبر كرنے كى دعوت دينا_
واصبروا إن اللہ مع الصابرين
9_ صبر كرنے والے مجاہدين كے ساتھ خداوند كے ہمراہ ہونے پر اعتقاد ركھنا، جنگ كى سختيوں و مشكلات پر صبر كرنے اور انھيں برداشت كرنے كا زمينہ فراہم كرتاہے_
و اصبروا إن اللہ مع الصابرين
10_ خداوند كى نصرت و امداد (ہميشہ) صبر كرنے والے مؤمنين كے ہمراہ ہوتى ہے_
إن اللہ مع الصابرين
"الصابرين" سے مراد ہوسكتاہے سب صبر كرنے والے ہوں، خواہ وہ جنگ ميں صبر كريں يا جنگ كے بغير صابر ہوں_

اتحاد:

اختلاف:

اسلام:

اسلامى معاشرہ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلامی معاشرے کی عظمت 7;اسلامی معاشرے کی عظمت کے اسباب 6; اسلامی معاشرے کی قدرت کی اہمیت 5; اسلامی معاشرے کی کمزوری کے اسباب 5; اسلامی معاشرے کے اتحاد کے اسباب 6
اطاعت:
اطاعت کے آثار6
الله تعالی :
الله تعالی کی اطاعت 1 ، 6;الله تعالی کی امداد، 9، 10; الله تعالی کی دعوت، 8;الله تعالی کے دشمنوں سے جنگ 5
جنگ:
جنگ کے آثار 8; جنگ کے آداب 1، 3;جنگ میں سستی کے آثار 5; جنگ میں صبر کا زمینہ 9; جنگ میں سستی کے اسباب 4
دشمن:
دشمن سے جنگ 1
دین:
دین کے دشمنوں سے جنگ 3، 4
سختي:
سختی برداشت کرنے کا زمینہ 9; سختی میں صبر 8، 9
صبر:
صبر کا زمینہ9;صبر کی اہمیت 8
غزوہ بدر:
غزوہ بدر کے آثار 7
مجاہدین:
صابر مجاہدین9; مجاہدین کی ذمہ داری 3;مجاہدین کے اتحاد کی اہمیت 3
محمد(ص) :
محمد کی اطاعت 1، 6
مسلمان:
مسلمانوں کی ذمہ داری 1
مؤمنین:
صابر مؤمنین کی امداد 10; مؤمنین کا اختلاف 4; مؤمنین کی دعوت 8; مؤمنین کی ذمہ داری 2; مؤمنین کی سستی 5;مؤمنین کے اتحاد کی اہمیت 2

562

وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ خَرَجُواْ مِن دِيَارِهِم بَطَراً وَرِئَاء النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَاللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ .47

اور ان لوگوں جیسے نہ ہوجاؤ جو اپنے گھروں سے اتر اتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نکلے اور راہ خدا سے روکتے رہے کہ الله ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے(47)
1_ مجاہدین اور جنگی سپاہیوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ اکڑ بازوں اور ریاکاروں کی طرح میدان جنگ کی طرف چل پڑیں_
و لا تكونوا كالذين خرجوا من دى رهم بطرا و رئاء الناس و يصدون
"بَطَر" کا معنی ہے حد سے زیادہ خوشی و نشاط کہ اسے ہم سرمستي، اکڑ بازی و غرور و شیخی سے تعبیر کرسکتے ہیں، یہ کلمہ مصدر ہے اور فاعل "خرجوا" کیلئے حال ہے یعنی "خرجوا من دیارھم بطرین" کلمہ "رئائ" بھی مصدر اور اسم فاعل (مرائین، کے معنی میں ہے یعنی ریاکار لوگ_
2_ مکہ کے کفار اکڑ بازی و شیخی و خودنمائي کے ساتھ، دیار مکہ سے وادی بدر کی جانب نکل پڑے_
و لا تكونوا كالذين خرجوا من دى رهم بطرا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

3_ جنگ بدر كيلئے نكلتے ہوئے كفار مكہ كو اپنى فتح و كاميابى كے بارے ميں اطمينان تھا_
و لا تكونوا كالذين خرجوا
4_ كفار جيسى خصلتوں كى جانب رجحان ركھنا اہل ايمان كيلئے ايك ناپسنديدہ و قابل مذمت فعل ہے_
و لا تكونوا كالذين خرجوا من دى رهم
5_ زمانہ بعثت كے كفار مكہ ہميشہ لوگوں كو خداوند متعال پر اعتقاد ركھنے سے روكنے كى كوشش كرتے تھے_
و يصدون عن سبيل الله
6_ كفار مكہ كا لوگوں كو راہ خدا سے روكنے كيلئے (وادي)

بدر كى جانب نكلنا_
و لا تكونوا كالذين خرجوا من دى رهم ...و يصدون عن سبيل الله
7_ خداوند، كفر پيشہ افراد كو ان كے ناپسنديدہ كردار (اكڑ بازي، شيخي، رياكارى لوگوں كو راہ خدا سے روكنے) كے سبب سزا دے گا_
و لا تكونوا كالذين ...و الله بما يعملون محيط
8_ خداوند ،كفار كے اعمال كے تمام پہلوؤں سے آگاہ ہے_
و الله بما يعملون محيط
بندوں كے اعمال پر خداوند كے محيط ہونے كا مطلب يہ ہے كہ وہ ان كے اعمال پر مكمل تسلط ركھتاہے، اس آگاہى و تسلط كے مصاديق ميں سے ايك خداوند كا عالم و آگاہ ہوناہے_
9_ بنى آدم كے تمام اعمال و كردار پر سلطنت خداوند كا احاطہ ہے_
والله بما يعملون محيط
10_ انسان كے كردار و اعمال پر خداوند كے علمى احاطہ كى طرف توجہ، اسے شيخى و اكڑ بازى اور رياكارى سے روكنے كا سبب ہے_
و لا تكونوا ...والله بما يعملون محيط
11_ بنى آدم كا كردار ،خداوند كى مشيت سے باہر ہوكر وقوع پذير نہيں ہوسكتا_
والله بما يعملون محيط

اجتماعى نظم و ضبط:
اجتماعى نظم و ضبط كے اسباب 10
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 2، 3، 5، 6
الله تعالى :
الله تعالى كا احاطہ 9،10; الله تعالى كا علم 8; الله تعالى كى سزائيں 7; الله تعالى كى مشيت 11
انسان:
عمل انسان 9، 11;كردار انسا ن9
تكبر:
تكبر سے اجتناب 1; تكبر كو ترك كرنے كا سبب 10
جبر و اختيار: 11
جنگ:
آداب جنگ، 1
ذكر:
ذكر خدا كے آثار 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ریا:
ترك ریا كے اسباب 10;ریا سے اجتناب

564

سبیل اللہ :
سبیل اللہ سے ممانعت 5، 6، 7; سبیل اللہ سے ممانعت كے موانع 10
غزوه بدر:
غزوه بدر كا قصہ 3; غزوه بدر میں كفار 2، 3; غزوه بدر میں كفار مكہ 6
كفار:
صدر اسلام كے كفار 5;كفار كاتكبر 7; كفار كا عمل 8; كفار كا ناپسندیده كردار 7; كفار كی ریاكاری 7; كفار كی سزا، 7;كفار كی طرف رجحان كی مذمت 4
كفار مكہ:
كفار مكہ كا اخلاق 2; كفار مكہ كا اطمینان 3; كفار مكہ كا تكبر 2; كفار مكہ كی كوشش 5، 6
مجاہدین:
مجاہدین كی ذمہ داری 1
مؤمنین:
مؤمنین كی ذمہ داری 4
میلان:
ناپسندیده میلان 4

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لاَ غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لاَ تَرَوْنَ إِنِّيَ أَخَافُ اللّهَ وَاللّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ .48
اور اس وقت كو یاد كرو جب شیطان نے ان كے لئے ان كے اعمال كو آراستہ كردیا اور كہا كہ آج كوئي تم پر غالب آنے والا نہیں ہے اور میں تمہارا مددگار ہوں_ اس كے بعد جب دونوں گروه آمنے سامنے آئے تو الٹے پاؤں بھاگ نكلا اور كہا كہ میں تم لوگوں سے بری ہوں میں وه دیكھ رہا ہوں جو تم نہیں دیكھ رہے ہو اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں كہ وه سخت عذاب كرنے والاہے(48)
1_ شیطان ایك فریب كا رعنصر ہے_
و إذ زین لهم الشیطن أعملهم

565

2_ شیطان، كفار مكہ كے بُرے اعمال كو ان كی نظر میں مزیّن كركے دكھاتا تھا_
و إذ زین لهم الشیطن أعملهم
3_ بُرے اعمال كو اچھا خیال كرنا، انسانی افكار میں شیطان كے نفوذ كی علامت ہے_
و إذ زین لہم الشیطن أعملهم
4_ شیطان نے كفار بدر كو ناقابل شكست قرار دیتے ہوئے، انهیں مسلمانوں كے خلاف جرا ت و حوصلہ دیا_
و قال لا غالب لكم الیوم من الناس
5_ شیطان سے متأثر كفار كی نظر میں، اہل ایمان كا مقابلہ كرنے كیلئے لشكر كشی كرنا ایك پسندیده فعل ہے_
إذ زین لهم الشیطن أعملهم
گذشتہ آیات اور آئنده كے جملوں كے قرینے سے، كلمہ "أعملهم" كا ایك مطلوبہ مصداق جنگ بدر میں حاضر ہونے كیلئے كفار مكہ كا لشكر كشی كرنا ہے_
6_ جنگ بدر میں، محاذ كفر كا راہنما شیطان تھا_
و إذ زین لهم الشیطن أعملهم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

7_ شیخی ،ریاکاری اور لوگوں کو راہ خدا سے روکنا، عصر بعثت کے شیطان سے متأثر کفار کی نظر میں ایك اچھا عمل تھا_ *
گذشتہ آیت کے قرینہ سے "أعملهم" کے مصادیق میں سے ایك شیخی بازی اور ریاکاری و غیرہ بھی ہے_
8_ جنگ بدر سے پہلے، شیطان کا کفار مکہ کیلئے تجسم (جسمانی صورت) اختیار کرنا_
و إذ زين لهم الشيطن أعملهم
9_ شیطان نے جنگ بدر کے کافر لشکر کی بے دریغ امداد کرنے پر تاکید کرتے ہوئے، اسے مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلائي_
إنی جارلکم
کلمہ "جار" کے بہت سے معانی ہیں، جن میں سے چند ایك یہ ہیں، یاور، ہمسایہ، ہم قسم، شریك و غیرہ (لسان العرب) ظاہراً یاور دوسرے معانی کی نسبت یہاں زیادہ مناسب ہے_
10_ شیطان، کفر و ایمان کے دونوں لشکروں کے آمنے سامنے آنے کے بعد، خود میدان بدر سے پیچھے ہٹ گیا_
فلما تراء ت ...نكص على عقبيه و قال إنی بریء منكم
"نکص" کا معنی رك جانا ہے، چونکہ "علی " کے ساتھ متعدی ہوا ہے اس میں رجوع کا معنی بھی آگیا ہے "عقب" پاؤں کی ایڑی کو کہتے ہیں، یعنی شیطان نے جنگ سے پرہیز کیا اور پچھلے پیروں پلٹ کر، میدان جنگ کو چھوڑ دیا_
566
11_ جنگ بدر کے شروع ہوتے ہی شیطان نے کفار سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اپنا عہد (سپاہ کفر کی مدد) توڑ ڈالا_
12_ شیطان نے جنگ بدر کے شروع ہوتے ہی امداد الہی دیکھ لی اور محاذ کفر کی شکست سے مطمئن ہوگیا_
نكص على عقبيه و قال إنی بریء منكم إنی أری ما لا ترون
13_ لشکر کفر سے بیزاری کا اظہار کرنے اور جنگ بدر کے میدان سے شیطان کے پیچھے ہٹنے کی وجہ، اس کا ان ملائکہ کو دیکھنا ہے کہ جو مسلمانوں کی امداد کیلئے نازل ہورہے تھے_
نكص على عقبيه و قال إنی بریء منكم إنی أری مالا ترون
14_ شیطان نے جنگ بدر کے آغاز ہی میں، امداد کرنے والے الہی فرشتوں کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا_
إنی أری ما لا ترون
اسی سورہ کی آیت 9اور 12، کے قرینے سے کہہ سکتے کہ "ما لا ترون" سے مُراد و ہ فرشتے تھے کہ جو لشکر اسلام کی امداد کیلئے میدان بدر میں حاضر ہوئے تھے_
15_شیطان، بنی آدم سے پنہان امور کو دیکھنے پر بھی قادر ہے_
إنی أری ما لا ترون
16_ شیطان نے ملائکہ کے سہمگین حملوں کے ساتھ عذاب الہی میں مبتلا ہونے کے ڈر سے معرکہ بدر سے فرار کی راہ اختیار کي_
إنی أری ما لاترون إنی أخاف الله
"إنی أری ما لا ترون" کی وجہ سے خوف خدا (أخاف الله) سے مراد جنگ بدر میں حاضر ہونے والے ملائکہ کہ چنگل میں گرفتار ہونا ہے_
17_شیطان کا اپنے سے فریب کھانے والوں کو، اپنے جال میں گرفتار کرنے کے بعد، ان سے اظہار بیزاری کرنا_
و إذ زين لهم ...فلما تراء ت الفئتان ...إنی أخاف الله
18_ خدائي سزائیں، ہمیشہ شدید اور خوفناك ہوتی ہیں_
والله شديد العقاب
19_ جنگ بدر کے کفار کی شکست، ان کیلئے خداوند کی شدید عقوبت و سزا کا ایك نمونہ ہے_
والله شديد العقاب
20_ شیطان، خداوند کا معتقد اور اس کی شدید سزاؤں سے آگاہ تھا_
والله شديد العقاب
سیاق کا تقاضا یہ ہے کہ کہا جائے، جملہ "والله

567
شديد العقاب" شيطان كى طرف سے كہا گيا جملہ ہے_
21_ فى مجمع البيان: اختلف فى ظهور الشيطان يوم بدر كيف كان؟ فقيل ...جاء ابليس فى جند من الشيطان فتبدى لهم فى صوره سراقة بن مالك ...و قيل: إنہ لما التقوا كان ابليس فى صف المشركين آخذاً بيد الحارث بن ہشام فنكص على عقبيہ فقال لہ الحارث: يا سراقة أين؟ أتخذ لنا على هذه الحالة فقال لہ: "أنى أرى ما لا ترون ..." و روى ذلك عن 1بى جعفر و أبى عبدالله عليهما السلام (1)
تفسير مجمع البيان ميں ہے كہ جنگ بدر كے روز شيطان كے ظہور كے بارے ميں اختلاف ہے كہ وہ كيسے تھا؟ ايك قول ہے كہ ...ابليس، شيطان كے لشكر ميں سے سراقہ بن مالك كى صورت ميں ظاہر ہوا ...ايك اور قول كے مطابق: جب لشكر كفر و اسلام كا آمنا سامنا ہوا تو ابليس مشركين كى صف ميں تھا جبكہ اس نے حارث بن ہشام كا ہاتھ پكڑا ہوا تھا، پس اس حالت ميں وہ پيچھے پلٹ پڑا (تا كہ معركہ جنگ سے باہر چلا جائے) حارث نے اس سے كہا: اے سراقہ كہاں جارہے ہو؟ آيا اس حالت ميں ہمارى مدد سے منہ موڑ رہے ہو؟ اس نے كہا: ميں جو كچھ ديكھ رہا ہوں تم نہيں ديكھ رہے يہ روايت امام باقر اور امام صادق عليهما السلام سے نقل ہوئي ہے_

----

1) مجمع البيان ج/4 ص 844 نورالثقلين ج/2 ص 161 ح 124_

568

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غزوه بدر كا قصہ 4، 8، 10، 14، 16، 19; غزوه بدر ميں شيطان 4، 6، 9، 10، 11، 12، 13، 16; غزوه بدر ميں ملائكہ امداد 13، 14، 16
فكر:
فكر كا قابل انعطاف ہونا 3
كفار :
كفار اور مؤمنين 5; كفار سے بيزارى 11، 13;كفار كو جرا ت دلانا 4، 9; كفار كى دنيوى سزا ،19;كفار كى شكست 12، 19; كفار كے عمل كى تزئين 2، 5، 7
كفار مكہ:
كفار مكہ كا ناپسنديده كردار 2
كيفر:
سزا و كيفر كے مراتب 18، 20
مسلمان:
مسلمانوں كى امداد 13
ملائكہ:
ملائكہ كى رؤيت 13
مؤمنين:
مؤمنين سے جنگ 5

إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَـؤُلاء دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ فَإِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .49
جب منافقين اور جن كے دلوں ميں كھوٹ تھا كہہ رہے تھے كہ ان لوگوں كو ان كے دين نے دھوكہ ديا ہے حالانكہ جو شخص الله پر اعتماد كرتا ہے تو خدا ہر شے پر غالب آنے والا اور بڑى حكمت والا ہے(49)
1_ جنگ بدر ميں اسلامى محاذ ميں خدا پر بھروسہ كرنے
والے مؤمنين كے علاوه ايك سست ايمان اور منافق

گروه بھى شامل تھا_
إذ يقول المنفقون والذين فى قلوبهم مرض ...و من يتوكل على الله
"مرض" كا معنى بيمارى ہے، كيوں يہاں يہ نفاق كے مقابلے ميں ہے لہذا اس سے مراددين كى حقانيت ميں شك و ترديد ہے كہ جس كو ہم ايمان كى كمزورى بھى كہہ سكتے ہيں، جملہ "و من يتوكل على الله " تيسرے گروه كى طرف اشاره ہے يعنى حقيقى اور سچے مؤمنين_
2_ يہ حقيقى مؤمنين كا پابند اسلام ہونا تھا كہ وه جنگ بدر ميں اپنے سے كئي درجے زياده قوى دشمن كے مقابلے ميں كھڑے ہوگئے تھے، اس بات كااعتراف سست ايمان منافقين بھى كرتے تھے_
إذ يقول المنفقون ...غر هؤلاء دينهم
"غرهؤلاء دينهم" كہ جو منافقين اور سست ايمان افراد كا قول ہے، اس قول سے ظاہر ہوتا ہے كہ ان كى نظر ميں بھى جنگ بدر ميں مؤمنين كا حاضر ہونا، انكى دينى سوچ اور پابندي اسلام كا نتيجہ تھا_
3_ منافقين اور كمزور ايمان افراد، جنگ بدر ميں مؤمنين كى شركت كو انكے فريب خورده ہونے كا نتيجہ سمجھتے تھے_
غرهؤلاء دينهم
يہاں "غرور" (غر كا مصدر) فريب دينے كا معنى ديتاہے_
4_ منافقين اور بيماردل (كمزورى ايمان) افراد كى نظر ميں، دين اسلام ايك فريب دہنده اور واقعيت سے دور دين ہے_
يقول المنفقون ...غر هؤلاء دينهم
5_ جنگ بدر ميں مؤمنين كى عسكرى قوت، محاذ كفر كے مقابلے ميں انتہائي ضعيف اور ناتوان تھي_
يقول المنفقون ...غرهؤلا دينهم و من يتوكل على الله

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منافقین اور بیمار دل لوگوں کا نظریہ (مسلمانوں کی عسکری قوت کا ضعیف ہونا) بیان کرنے کے بعد جنگ بدر میں خداوند کی طرف سے مؤمنین کی حمایت کو جملہ "و من یتوکل علی اللہ " کے ساتھ بیان کرنا، ان کے نظریہ کی تائید ہے، یعنی ظاہراً منافقین کی رائے درست ہے، لیکن جس چیز سے غفلت برتی گئي ہے وہ، متوکل مؤمنین کیلئے حمایت الہی کے گہرے اثرات ہیں یعنی اگر حمایت الہی نہ ہو تو وہی بات درست ہے، جس کا اظہار منافقین کررہے ہیں_
6_ جنگ بدر میں مسلمانوں کا خداوند پر توکل کرنا ہی ان کی فتح کا سبب تھا_
إذ یقول المنفقون ...و من یتوکل علی اللہ فإن اللہ عزیز حکیم
7_ خدا پر توکل کرنے والے، مؤمنین کو خدا ان کے دشمنوں پر فتح مند کرتاہے اور ان کے امور کو حکیمانہ انداز میں انجام تك پہنچاتاہے_
و من یتوکل علی اللہ فإن اللہ عزیز حکیم

"و من یتوکل علی اللہ " کا جواب شرط حذف ہوگیا ہے اور جملہ "فان اللہ ...اس کا جانشین بن گیا ہے اس بات پر دلالت کررہاہے کہ تقدیراً جملہ یوں ہے "و من یتوکل علی اللہ ینصرہ و یحکم أمرہ فإن اللہ ..."
8_ خداوند کے ناقابل شکست اور حکیم ہونے پر ایمان و اعتقاد، اس پر توکل اور بھروسہ کرنے کا راستہ ہموار کرتاہے_
و من یتوکل علی اللہ فإن اللہ عزیز حکیم
جواب شرط کی جگہ جملہ "فان اللہ ..." لانے اور خداوند کی عزت و حکمت مطلقہ کی یاد دہانی کرانے کے کچھ مقاصد ہیں جن میں سے ایك مقصد یہ ہے کہ مؤمنین میں خداوند پر توکل کرنے کی روح پیدا کی جائے، یعنی اگر تم خداوند کو عزیز و حکیم جانوگے تو اس پر توکل کروگے_
9_ کمزور ایمان افراد اور منافقین، خداوند پر توکل اور بھروسہ کرنے سے بہرہ مند نہیں ہوسکتے_
یقول المنفقون ...و من یتوکل
10_ خداوند کی عزت و حکمت پر ایمان نہ رکھنا اور اس پر توکل نہ کرنا، نفاق کی جڑوں میں سے ایك جڑ ہے_
إذ یقول المنفقون و الذین ...فان اللہ عزیز حکیم
یہ کہ خداوند نے منافقین اور بیمار دل افراد کو متوکلین کا قسیم قرار دیا ہے اور جملہ "إن اللہ عزیز حکیم" کے ساتھ متوکلین کے توکل کا سبب خداوند کی عزت و حکمت مطلقہ پر ان کے ایمان کو قرار دیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ خداوند کے اقتدار اور اس کے حکیم ہونے پر اعتقاد نہ رکھنا کمزوری ایمان اور نفاق کی جڑ ہے_
11_ متوکلین کیلئے خداوند کی حمایت پر اعتقاد نہ رکھنا، کمزوری ایمان اور دل کے بیمار ہونے کی علامت ہے_
إذ یقول المنفقون والذین فی قلوبھم مرض ...فإن اللہ عزیز حکیم
مندرجہ بالا مفہوم، گذشتہ مفہوم کی توضیح سے اخذ کیا گیا ہے_
12_ خداوند کی قدرت اور غلبہ، حکمت و دانائي کے ہمراہ ہے_
فإن اللہ عزیز حکیم
13_ مجاہدین بدر کا اپنی ناتوانی کے باوجود فتح مند ہونا ایك عبرت آموز اور ہمیشہ یاد رہنے والا واقعہ ہے_
و إذ یقول المنفقون ...و من یتوکل علی اللہ فان اللہ عزیز حکیم
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "إذ"، "اذکروا" کیلئے مفعول ہو_

اسلام:

تاریخ صدر اسلام: 1، 2، 3، 5، 13
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی امداد، 7; اللہ تعالی کی حکمت ، 7، 12; اللہ تعالی کی قدرت، 12
ایمان:
ایمان کے آثا ر2، 8 ; حکمت خدا پر ایمان 8; خداوند کے فتح مند ہونے پر ایمان 8;ضعف ایمان کی نشانیاں 11
بیمار دل افراد:

ذَلِكَ بِأَنَّ اللّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّراً نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمْ وَأَنَّ اللّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ .53

یہ اس لئے کہ خدا کسی قوم کو دی ہوئي نعمت کو اس وقت تك نہیں بدلتا جب تك وہ خود اپنے تئیں تغیر نہ پیدا کردیں کہ خدا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے(53)
1_ مختلف معاشروں کو نعمتیں عطا کرنے والا (بھي) خداوند ہے اور ان سے وہ نعمتیں واپس لیکر انھیں محرومیت و عذاب میں تبدیل کرنے والا بھی وہی ہے_
کفروا بأی ت الله ...ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها
2_ قوموں اور معاشروں کو عطا کی گئي نعمتوں کو استمرار بخشنا، سنت خداوند ہے_
لم يك مغيراً نعمة أنعمها على قوم
3_ بنی آدم کا نفس، فطرت ایمان پر قائم ہے_
ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
گذشتہ آیت میں تصریح کی گئي ہے کہ آل فرعون
آیات کا انکار کرنے کے بعد ہلاک ہوگئے اور ان سے نعمتیں سلب کرلی گئیں_ مذکورہ آیت اور گذشتہ آیت کے ارتباط سے یہ استفادہ کیا جاسکتاہے کہ "ما بأنفسهم" کا روشن ترین مصداق، آیات الہی کی نسبت حالت انکار نہ رکھنا ہے، کہ اسے ہم ایمان فطری بھی کہہ سکتے ہیں_
4_ تمام انسان، ذاتاً نعمات خداوند کو دریافت کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں_
لم يك مغيراً نعمة أنعمهاعلى قوم :
یہ مفہوم، گذشتہ مفہوم کی وضاحت و توضیح سے اخذ کیا گیا ہے_
5_ قوموں اور معاشروں کے کفر اختیار کرنے اور انبیاء علیھم السلام سے جنگ و جدال کرنے کے سبب

ان کا نعمات الہی حاصل کرنے کی قابلیت کو ہاتھ سے کھودینا_
ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
6_ قوم فرعون اور ان سے پہلے گذرنے والی کفار اقوام اپنی ابتدائي زندگی میں نعمات الہی سے بہرہ مند ہونے کی قابلیت و صلاحیت رکھنے والی قومیں تھیں_
فأخذهم الله بذنوبهم ...ذلك بأن الله لم يك مغيرا ...حتى يغيروا ما بأنفسهم_
اس آیت اور گذشتہ آیت کے ساتھ ارتباط سے جو نکتہ ہاتھ آتاہے وہ یہ کہ آل فرعون اور ان سے پہلے کی قومیں، اپنی ابتدائي زندگی میں کافر اور منکر آیات الہی نہیں تھیں_ یہ حالت (کفر) ایك زمانہ گذرنے کے بعد ان پر طاری ہوئي ہے_
7_ انسانی معاشروں کی نعمات الہی سے محرومیت، کفر و گناہ میں ان کے مبتلا ،ہوجانے کا نتیجہ ہے_
ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا
8_ نعمت و نقمت حاصل کرنے میں خود انسان کے عمل کا بنیاد ی کردار_
ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
9_ خداوند نے آل فرعون اور ان سے پہلے کی اقوام کے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے اپنی نعمات ان سے سلب کرلیں اور انھیں نقمت و عذاب میں تبدیل کردیا_
كدأب آل فرعون ...ذلك بأن الله لم يك مغيراً ...حتى يغيروا ما بأنفسہم
10_ خداوند کی رحمت و نعمت کا اسکی نقمت و عذاب پر سبقت لینا_
لم يك مغيرا نعمة أنعمها
11_ قوموں کے اجتماعی تحولات پر ان کے اعمال و عقائد کے اثرات کا مترتب ہونا_
ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
12_ مشرکین مکہ کی جنگ بدر میں ہلاکت و نابودي، آیات الہی سے ان کے کفر اور گناہوں کا نتیجہ تھا_
ذلك بأن الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ما بأنفسهم
"ذلك" آل فرعون اور ان سے پہلے والے کفار کے بُرے انجام کی طرف اشارہ کرنے کے علاوہ ہوسکتاہے جنگ بدر کے واقعات اور مشرکین مکہ کی ہلاکت کی طرف بھی اشارہ ہو_
13_ خداوند، ہر قسم کی باتوں کا سننے والا اور ہر قسم کے افکار و کردار سے آگاہی رکھنے والا ہے_
و أن الله سميع عليم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

14_ كفار كيلئے خدائي سزا و عذاب كى بنياد اسكا سميع و عليم

ہونا ہے_
و أن الله سميع عليم

اجتماعى تحولات:
اجتماعى تحولات كے اسباب 11
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 12
الله تعالى :
الله تعالى كا سميع ہونا 13، 14; الله تعالى كا علم 4; الله تعالى كا علم غيب 13; الله تعالى كا عذاب1;الله تعالى كى رحمت كا تقدم 10;الله تعالى كى سزائيں 14; الله تعالى كى سنن 2; الله تعالى كيصفات كے مراتب 10; الله تعالى كے عطايا1;الله تعالى كى نعمات ، 1;الله تعالى كى نعمات سے استفادہ 6; الله تعالى كينعمات سے محروميت 7;الله تعالى كى نعمات كا استمرار2
امم:
امتوں كے عقيدے كے آثار 11; امتوں كے عمل كے آثار 11;گذشتہ امتوں كا كفر 9; گذشتہ امتيں 6
انبيائ:
انبياء كے خلاف مبارزہ 5
انسان:
انسان كى روزى 4; انسانوں كى صلاحيت 4; فطرت انسان 3
ايمان:
فطرى ايمان 3
رنج (دكھ):
موجبات رنج 1، 8، 9
عذاب:
موجبات عذاب9
عمل:
عمل كے آثار 8
غزوہ بدر:
غزوہ بدر ميں مشركين 12
قوم فرعون :
آل فرعون اور نعمات خدا 6; آل فرعون كا كفر 14
كفار:
كفار اور خدا كى نعمتيں6; كفار كا انجام 14
كفر:
آيات خدا سے كفر 12;كفر كے آثار 7، 9، 12
گناہ:
گناہ كے آثار 12، 7
معاشرہ:
معاشرے كى اصالت 11; معاشرے كى محروميت كے اسباب 7;معاشرے كے كفر كے آثار 5

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

582

مشركين مكہ:

مشركين مكہ كا كفر 12; مشركين مكہ كا گناہ 12; مشركين مكہ كى ہلاكت 12

نعمت:

نعمت كا تبديل ہونا 1، 9; نعمت سلب ہونے كے

اسباب 5، 6، 9; نعمت كى صلاحيت 9، 4، 6; نعمت كے حصول كے اسباب 8

ہلاكت:

ہلاكت كے اسباب 12

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُواْ بآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَونَ وَكُلٌّ كَانُواْ ظَالِمِينَ .54

جس طرح آل فرعون اور ان كے پہلے والوں كا انجام ہوا كہ انھوں نے پروردگار كى آيات كا انكار كيا تو ہم نے ان كے گناہوں كى بنا پر انھيں ہلاك كرديا اورآل فرعون كو غرق كرديا كہ يہ سب كے سب ظالم تھے(54)

1_ كفار مكہ بھى آيات الہى كے ساتھ وہى سلوك كرتے تھے جو آل فرعون اور ان سے پہلے والے كفار كرتے تھے_

كداب ء ال فرعون والذين من قبلهم

2_ آل فرعون اور ان سے پہلے والے لوگ، آيات الہى كو جھٹلانے اور گناہ كا ارتكاب كرنے والے لوگ تھے_

كذبوا باى ت ربهم فأهلكنهم بذنوبهم

3_ آل فرعون، آيات الہى كو جھٹلانے والوں كا واضح

ترين نمونہ ہيں_

كداب آل فرعون والذين من قبلهم كذبوا بأى ت ربهم

4_ خداوند، پورى تاريخ كے دوران، بنى آدم كے سامنے اپنى الوہيت اور ربوبيت كى آيات اور نشانياں پيش كرتار ہا_

كفروا بأى ت الله ...كذبوا بأى ت ربهم

5_ خداوند نے آل فرعون اور ان سے پہلے گذرنے والے كفار كو آيات الہى كے جھٹلانے اور گناہوں

583

كے ارتكاب كى وجہ سے ہلاك كيا_

فأہلكنكم بذنوبهم

6_ جنگ بدر ميں كفار كى ہلاكت، آيات الہى كو جھٹلانے اور رسالت پيغمبر(ص) كا انكار كرنے كى سزا تھي_

كداب آل فرعون ...فأہلكنكم بذنوبهم

7_ خداوند نے آل فرعون كو غرق كرتے ہوئے، نابود و ہلاك كيا_

و أغرقنا ء ال فرعون

8_ خداوند كى آيات اور نشانيوں كو جھٹلانے والے ظالم ہيں_

كذبوا بأى ت ربهم ...و كل كانوا ظلمين

9_ ظالموں اور آيات الہى كے جھٹلانے والوں كو عذاب الہى سے ہلاك و نابود ہونے كا خطرہ لاحق ہونا_

كذبوا بأى ت ربهم ...و كل كانوا ظلمين

10_ آل فرعون، ان سے پہلے كى قوميں اور كفار مكہ سب كے سب ظالمين كے زمرے ميں شمار ہوتے ہيں_

و كل كانوا ظلمين

11_ آل فرعون اور گذشتہ كا فر قوموں كى ہلاكت، ظلم و گناہ كے نتيجے ميں نعمتوں كے زوال كا ايك نمونہ ہے_

ذلك بأن الله لم يك مغيراً نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا ...و كل كانوا ظلمين

آيات خدا: 4

آيات خدا كا مقابلہ 1; آيات خدا كى تكذيب كى سزا 5، 6; آيات خدا كے مكذبين 2، 3، 8;آيات خدا كے مكذبين كا عذاب 9;

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکذبین آیات خدا کی ہلاکت 9
اسلام:
تاریخ صدر اسلام 6
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا عذاب 9;اللہ تعالی کا کیفر 5،6،7; اللہ تعالی کی الوہیت کی نشانیاں4; اللہ تعالی کی ربوبیت کی نشانیاں4; اللہ تعالی کے افعال4،7
امم:
گذشتہ امتوں کا گناہ 2;گذشتہ ظالم امتیں 10
ظالمین: 8، 10
ظالموں کا عذاب 9; ظالموں کی دنیوی ہلاکت 9
ظلم:
ظلم کے آثار 11
غزوہ بدر:
غزوہ بدر میں کفار کی ہلاکت 6;قصہ غزوہ بدر 6
قوم فرعون :
آل فرعون اور آیات خدا ،3; آل فرعون کا طریقہ

584
1;آل فرعون کا ظلم 10; آل فرعون کا غرق ہونا 7; آل فرعون کا گناہ 2; آل فرعون کی دنیوی ہلاکت 5، 7، 11
کفار:
کفار کی دنیوی ہلاکت 5، 6;کفار کے طور طریقوں میں ہم آہنگی 1; گذشتہ دور کے کفار کی ہلاکت 11
کفار مکہ:
کفار مکہ کا طریقہ1 ;کفار مکہ کا ظلم 10
گناہ:
گناہ کی سزا، 5;گناہ کے آثار 11
گناہگار لوگ: 2
محمد(ص) :
رسالت محمد(ص) کے انکار کی سزا، 6
نعمت:
نعمت سلب ہونے کے اسباب 11
ہلاکت:
پانی کے ذریعے ہلاکت 7

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللّهِ الَّذِينَ كَفَرُواْ فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ .55
زمین پر چلنے والوں میں بدترین افراد وہ ہیں جنھوں نے کفر اختیار کر لیا اور اب وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں(55)
1_ حق کو قبول نہ کرنے اور کفر پر ڈٹے رہنے کے سبب آیات الہی پر ایمان لانے کی توفیق انسان سے سلب ہوجاتی ہے_
الذین کفروا فھم لا یؤمنون
جملہ "لا یؤمنون" فعل مضارع ہونے کی وجہ سے استمرار پر دلالت کررہاہے لہذا جملہ "ھم لا یؤمنون"کا معنی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے، چونکہ یہ جملہ "فائ" کے ذریعے جملہ "کفروا"
پر عطف ہوا ہے لہذا دلالت کررہاہے کہ ان سے توفیق ایمان، ان کی کفر ورزی کی وجہ سے سلب ہوئي ہے_
2_ جن لوگوں نے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے اپنے اندر سے ایمان کی توفیق خود ختم کرڈالی ہے وہی لوگ بارگاہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خداوند میں بدترین جاندار ہیں_
إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون

3_ ایمان كی توفیق ختم ہوجانے تك كفر اختیار كرنا، انسان كودرجہ انسانیت سے گراكر پست ترین حیوانات كے درجے تك لے جاتاہے_
إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون_
4_ آیات الہی پر ایمان، انسانیت كی نشانی اور بارگاہ خداوند میں اسكے محترم و ارجمند ہونے كا معیار ہے_
إن شر الدواب عند الله الذين كفروا فهم لا يؤمنون

انسان:
انسان كا انحطاط 3
انسانیت:
انسانیت سے گرنا 3; انسانیت كی نشانیاں 4
اہمیت:
اہمیت كا معیار 4
ایمان:
آیات خدا پر ایمان 4; ایمان كے زمینہ كا زوال 2، 3; ایمان كے موانع
توفیق:
توفیق سلب ہونے كے اسباب 1
حق قبول نہ كرنا:
حق قبول نہ كرنے كے آثار ،1
كفار:
كفار كی شخصیت 2
كفر:
كفر پرا صرار كے آثار ،1; كفر كے آثار 2، 3
موجودات:
بدترین موجودات 2، 3

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لاَ يَتَّقُونَ .56
جن سے آپ نے عہد لیا اور اس كے بعد وہ ہر مرتبہ اپنے عہد كو توڑ دیتے ہیں اور خدا كا خوف نہیں كرتے(56)
1_ كفار مكہ كے ساتھ پیغمبر اكرم(ص) كے متعدد معاہدے اور
كفار مكہ كا ان معاہدوں كو توڑنا_

الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدہم فی كل مرة
2_ وہ كفار كہ جنہوں نے پیغمبر اكرم(ص) كے ساتھ كئے گئے اپنے عہد و پیمان كی وفا نہیں كی وہی بدترین جاندار ہیں_
إن شر الدواب ...الذين عهدت منهم ثم ينقضون
ہوسكتاہے "الذين عهدت منهم"، "الذين كفروا" كیلئے بدل یا عطف بیان ہو_ نیز بعد والی آیت "فاما تثقفنهم" كیلئے مبتداء بھی بن سكتاہے، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كی بناء پر اخذ كیا گیا ہے_
3_ پیغمبر اكرم(ص) نے متعدد مرتبہ یہودیوں سے عہد و پیمان لیا اور انھوں نے ہمیشہ اپنا عہد و پیمان توڑ ڈالا_
الذين عهدت منهم ثم ينقضون عهدهم فی كل مرة

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بعض کا خیال ہے "الذین عهدت" سے مشرکین مکہ مراد ہیں لیکن مشہور مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے یہودی مراد ہیں کہ جو زمانہ بعثت میں، مدینہ کے اطراف میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے_
4_ زمانہ بعثت میں مدینہ کے یہودي، کفر پر اصرار کرنے، اپنے اندر سے ایمان کی توفیق خود سلب کرنے اور اپنے عہد و پیمان توڑنے کی وجہ سے پست ترین جانداروں کی ایك مثال تھے_
إن شر الدواب عند الله الذین کفروا ...الذین عهدت منهم ثم ینقضون عهدہم
5_ اپنا عہد توڑنا، ایك انتہائي بُرا اور پست فعل ہے_
إن شر الدواب ...ثم ینقضون
6_ عہد و پیمان کی پابندي، انسان کی انسانیت کا معیار ہے_
إن شر الدواب ...ثم ینقضون
7_ خداوندنے پیغمبر اکرم(ص) کو ان کے زمانے کے یہودیوں کی عہد و پیمان شکن نفسیات سے آگاہ کردیا تھا_
ثم ینقضون عهدهم فی کل مرة
یہاں آیت کے سیاق کا تقاضا تھا کہ کہا جاتا "ثم نقضوا" لیکن فعل ماضی کی جگہ فعل مضارع "ینقضون" کا استعمال اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ پیمان و عہد شکني، یہودیوں کیلئے ایك استمراری حالت ہے_
8_ اسلامی معاشرے کے رہبر و قائد، کافر معاشروں کے ساتھ عہد و پیمان باندھ سکتے ہیں_
الذین عهدت منهم ثم ینقضون
9_ کافر معاشروں کی جانب سے گذشتہ معاہدوں کی خلاف ورزی جدید معاہدے کے جواز سے مانع نہیں ہوگي_
الذین عهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل

مرة
10_ کافر یہودیوں کا اپنی مکرر عہد شکنی کے بارے میں لاپرواهی برتنا_
و هم لا یتقون
11_ زمانہ بعثت کے یہودی ،پیغمبر اکرم(ص) اور مسلمانوں کی پرواہ کئے بغیر اور ان سے خوف زدہ ہوئے بغیر، اپنے عہد و پیمان توڑ ڈالتے تھے_
و هم لا یتقون
فعل "یتقون" کیلئے چند متعلق فرض کئے جاسکتے ہیں، من جملہ ضمیر "ك" کہ جو پیغمبر(ص) سے خطاب ہے یا "المؤمنین" جیسا کوئي کلمہ_
12_ زمانہ پیغمبر(ص) کا یہودی معاشرہ، تقوی و پرہیزگاری سے بہت دور تھا_*
وهم لا یتقون
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "لا یتقون" کا متعلق "الله " ہو، یعنی یہودی خداوند سے کسی قسم کا خوف و ڈر نہیں رکھتے اور تقوی الہی کی رعایت نہیں کرتے_
13_ زمانہ بعثت کے یہودیوں کا عدم تقوی ہی ان کی عہد شکنی کا بڑا سبب تھا_
ینقضون عهدهم فی کل مرة و هم لا یتقون
جملہ "و هم لا یتقون" یہودیوں کی پیمان شکنی کو بیان کررہاہے، اور اصطلاحاً، "حال معللّہ" ہے_

ارزش:
مخالف ارزش 5; معیار ارزش 6
اسلام:
تاریخ صدر اسلام 1، 3، 4، 7، 11، 12، 1 3
الله تعالی :
الله تعالی کے افعال 7
انسانیت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

انسانیت کا معیار 6
ایمان:
ایمان کے زمینہ کا زوال 4
بے تقوی ہونا:
بے تقوی ہونے کے آثار 13
رھبر:
دینی رھبر کے اختیارات 8
عہد:
عہد شکنی کی برائي 5;عھد شکنی کے آثار 4; عہد شکنی کے اسباب 12; عہد کو وفا کرنا 6
کفار:
کفار سے عہد 8، 9;کفار کا انحطاط 2; کفار کی عہد شکنی 2، 9

کفر:
کفر پر اصرار کے آثار 4
محمد(ص) :
علم محمد(ص) 7; محمد(ص) اور یہود کی عہد شکنی 7; محمد(ص) کے معاہدے 1، 3;یہودیوں سے محمد(ص) کا معاہدہ 3
معاہدات:
بین الاقوامی معاہدے 8، 9
موجودات:
بدترین موجودات 2، 4
یہود مدینہ:
یہود مدینہ کا کفر 4; یہود مدینہ کی عہدشکنی 4
یہودي:
صدر اسلام کے یہود کا بے تقوی ہونا 12، 13; کافر یہود کا بے تقوی ہونا 10; محمد(ص) سے یہود کی عہد شکنی 11; مسلمانوں سے یہود کی عہد شکنی 11;یہود کا بے تقوی ہونا 11; یہود کی عہد شکنی 3، 10

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ .57
اگر وہ جنگ میں تمھارے قبضہ میں آجائیں تو انھیں اور ان کے پشتیبان سب کو نکال باہر کرو تا کہ عبرت حاصل کریں (57)
1_ پیغمبر اکرم(ص) کو خداوند کی جانب سے حکم ملا کہ آپ(ص) جنگ بھڑکانے والے اور عہد توڑنے والے یہودیوں پر تسلط پانے کی صورت میں انھیں ایسی سزادیں کہ جس سے دوسرے دشمنوں کے پراکندہ ہوجانے کا زمینہ فراہم ہوجائے_
فإما تثقفَنَّھم فی الحرب فشرد بھم من خلفھم
"تشرید" کا معنی تتر بتر اور پراکندہ کرنا ہے، "بھم" کی "بائ" سببیہ ہے کہ جو "فی الحرب" کی وجہ سے قتل یا سزا جیسے کلمہ کو تقدیر میں لئے ہوئے
ہے، اور "من خلفھم" سے مراد یہود یا دوسرے دشمن ہیں کہ جنہوں نے مدینہ و اطراف مدینہ سے فتنہ پردازی شروع کررکھی تھي، بنابراین جملہ "فشردبھم" کا معنی یوں ہوگا: اے رسول(ص) جو سنگین سزا آپ(ص) عہد شکن یہودیوں کو دیں، اس کے ذریعے دشمنوں کو بھی متفرق و تتربتر کردیں_
2_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو، مسلمانوں اور عہد شکن یہودیوں کے درمیان شروع ہونے والی

جنگ سے، اس کے شروع ہونے سے پہلے ہی آگاہ فرمادیا تھا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فشردبهم من خلفهم
"ثقف"، "تثقفن" کا مصدر ہے جس کا معنی تسلط حاصل کرنا ہے "إما"، "إن" شرطيہ اور "ما" زائد سے مرکب ہے، جملہ شرطيہ کی نون تاکيد ثقيلہ اور "ما"زائدہ کے ذريعے تاکيد اس بات کو ظاہر کررہی ہے کہ شرط، يعنی جنگ کا وقوع اور يہود پر مسلمانوں کا تسلط ہوکر رہے گا، بنابراين، جملہ شرطيہ کا معنی يوں ہوگا، اگر يہوديوں کے ساتھ جنگ ہوئي، اور آپ(ص) ان پر مسلط ہوگئے کہ ايسا ہوکر رہے گا ...
3_ خداوند متعال نے جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی پيغمبر اکرم(ص) کو يہوديوں پر مسلمانوں کے تسلط کی بشارت دے دی تھي_
فإما تثقفنهم فی الحرب
مندرجہ بالا مفہوم ايسے مطالب پر مبنی ہے کہ جن کی وضاحت گذشتہ مفہوم ميں ہو چکی ہے_
4_ محارب کفار کے محاذ کو تباہ اور تتر بتر کرنا، اہل ايمان کافريضہ ہے_
فأما تثقفنهم فی الحرب فشردبهم
5_ اسلامی معاشرے کی عسکری قيادت کرنا دينی رہبروں کی ذمہ داری ہے_
فأما تثقفنهم فی الحرب فشردبهم من خلفهم
اس آيت اور بعد والی آيت ميں، تمام مؤمنين کی نسبت حکم کی عموميت کے باوجود، خود پيغمبر اکرم(ص) کی ذات گرامی سے خطاب ظاہر کررہاہے کہ عسکری قيادت، پيغمبر اکرم(ص) اور دينی رھبری کے اختيار ميں ہے_
6_ پيغمبر اکرم(ص) اور اسلامی معاشرے کے خلاف جنگ بھڑکانے والے عہد شکن افراد کی شديد سزا کے بارے ميں حکم خداوند کا مقصد، ان کے (بُرے) انجام سے عبرت حاصل کرنا ہے_
فشرد بهم من خلفهم لعلهم يذكرون
"تذکر" (يذکرون کا مصدر ہے) اس کامعنی دريافت کرنا، پانا اور ہميشہ ياد رکھنا ہے_جملہ "لعلهم يذكرون"، "فشرد بهم" کی تعليل ہے، يعنی شديد سزا دينے کا مقصد يہ ہے کہ کفار، مسلمانوں کی طاقت و قوت کو درك کرليں اور اسے ياد رکھيں تا کہ آئندہ اسلامی معاشرے کے خلاف سازش نہ کريں_

اجتماعی نظم و ضبط:
اجتماعی نظم و ضبط کا طريقہ 1، 6
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 2، 3
الله تعالی :
الله تعالی کا علم غيب 2;الله تعالی کی بشارت 3; الله تعالی کے اوامر 1،6

بشارت:
590
مسلمانوں کی فتح کی بشارت 3
تاريخ:
تاريخ سے عبرت 6
دشمن:
دشمنوں پر رُعب ڈالنا ،1
رھبر:
دينی رہبر کے اختيارات 5
عسکری قيادت: 5
عہد شکن لوگ:
عہدشکن افراد کی جنگ افروزی 6; عہد شکن افراد کو شديد سزا ملنا 6
کفار:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محارب کفار کی شکست 4; محارب کفار کے ساتھ جنگ 4
محمد(ص) :
علم محمد(ص) کا منشاء 2;محمد(ص) اور عہد شکن یہود 2;محمد(ص) اوریہود 1;محمد(ص) کو بشارت 3; محمد(ص) کی مس وولیت کی حدود ،1
مسلمان:
مسلمان اور یہود 3; مسلمانوں کی یہود سے جنگ 2
مؤمنین:
مؤمنین کی ذمہ داري4
یہود:
عہد شکن یہود کی سزا، 1یہود کی جنگ افروزی 1

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاء إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الخَائِنِينَ .58
اور اگر کسی قوم سے کسی خیانت یا بد عہدی کا خطرہ ہے تو آپ بھی ان کے عہد کو ان کی طرف پھینك دیں کہ اللہ خیانت کراروں کودوست نہیں رکھتا ہے(58)
1_ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ اگر وہ کفار کی طرف سے عہد توڑنے کے ارادے کی کوئي علامت دیکھیں تو ان کے ساتھ کئے گئے معاہدے کو توڑ دیں اور اسے بے اعتبار شمار کریں_

591
و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم
سیاق کے قرینہ کے مطابق "خیانة" سے مراد پیمان شکنی ہے، اور عہد و پیمان شکنی کے خوف کا مطلب یہ ہے کہ طرف مقابل کی طرف سے ایسے شواہد و علائم ظاہر ہوں جو عہد توڑنے پر دلالت کریں، "نبذ" کا معنی پھینکنا ہے اور "فانبذ" کا مفعول "عهدهم" ہے کہ جو واضح ہونے کی وجہ سے کلام میں نہیں لایا گیا_
2_ معاہدے کو لغو و بے اعتبار جاننے کے بعد اسکی بی اعتباری سے دشمن کو مطلع کرنا ضروری ہے_
و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ
"سوائ" کا معنی مساوی اور برابر ہونا ہے، "على سوائ"، "فانبذ" اور "إليهم" میں موجود ضمیر کیلئے حال ہے، یعنی در حالیکہ آپ اور وہ اس امر میں مساوی ہیں جیسا کہ مفسرین کا قول ہے کہ مساوی ہونے سے مراد عہد و پیمان کے لغو ہونے سے آگاہی میں مساوی ہونا ہے، عہدنامہ کو ان کی طرف پھینکنا (فانبذ إليهم) بھی اس معنی کی تائید کرتاہے_
3_ کفار کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو لغو اور بے اعتبار کرنے کا اختیار ،پیغمبر(ص) اور اسلامی معاشرے کے رہبروں کو حاصل ہے_
فانبذ إليهم على سوائ
4_ کفار کی خیانتکاری کی علائم و شواھد کی تشخیص و تحقیق کرنا بھی پیغمبر اکرم(ص) اورا سلامی معاشرے کے رھبروں کافریضہ ہے_
و إما تخافن من قوم خيانة
5_ کفار معاشروں کی جانب سے خیانت کے احتمال پر اسلامی معاشرے کے قائدین کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے اور انہیں لازمی اقدام کرنے کیلئے کفار کی خیانتکاری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے_
و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ
6_ دشمن کے ساتھ اسی جیسا برتاؤ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے_
و إما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سوائ
بعض کے نزدیك "سوائ" سے مراد دشمن کے کردار اور برتاؤمیں اس کے ساتھ مساوی سلوك کرنا ہے، مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیاہے_
7_ عہد و پیمان توڑنے والے اوروہ لوگ کہ جو اپنے عہد و پیمان توڑنے کا خیال رکھتے ہیں، خائن اور محبت خداوند سے محروم ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إن الله لا يحب الخائنين
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب جملہ "إن الله ..." جملہ "فانبذ إليهم" كى تعليل ہو، يعنى جو لوگ پيمان توڑنے كا قصد ركھتے ہيں وہ خائن

ہيں اور چونكہ خداوند خائن كو پسند نہيں كرتاتو اے رسول(ص) آپ(ص) كا فريضہ ہے كہ آپ(ص) ان كے معاہدے كو لغو كرديں كہ ان كے ساتھ جنگ كرنے كا راستہ كھل جائے_
8_ طرف مقابل كو آگاہ كئے بغير ،معاہدوں كو لغو و بے اعتبار كرنا، خيانت ہے_
فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين
مندرجہ بالا مفہوم اس بنياد پر ہے كہ جب "إن الله ..."، "على سوائ" كيلئے تعليل ہو، يعنى اگر آپ (دشمن كو اسكے معاہدے كے لغو ہوجانے سے آگاہ كرنے) كے حكم و دستور كو اجراء نہيں كرتے تو آپ خيانت كار ہيں اورخداوند خيانت كرنے والوں كو پسند نہيں كرتا_
9_ كفار سے بھى خيانت كرنا ايك ناپسنديده چيز ہے اور يہ محبت خدا سے محروميت كا باعث بنتى ہے_
فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين
10_ عن ابى عبدالله (ع) قال: قال رسول الله (ص) ثلاث من كن فيہ كان منا فقا و إن صام و صلى و زعم ا نہ مسلم من إذا اؤتمن خان ...إن الله عزوجل قال فى كتابہ: إن الله لا يحب الخائنين (1)
امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ رسول(ص) خدا نے فرمايا: تين خصلتيں ايسى ہيں كہ جس ميں بھى ہوں وہ منافق ہے اگر چہ اہل نماز و روزہ ہى كيوں نہ ہو اور خود كو مسلمان بھى جانتا ہو، (پہلى خصلت يہ كہ) اگر كوئي امانت اس كے سپرد كى جائے تو اس ميں خيانت كرے ... بے شك خداوندنے اپنى كتاب ميں فرمايا ہے: بلا شك، خداوند ،خيانت كرنے والوں كو پسند نہيں كرتا_

الله تعالى :
الله تعالى كى محبت سے محروميت 9،7
خيانت:
خيانت كا سد باب كرنا 5; خيانت كى بُرائي 9; خيانت كے آثار 9; خيانت كے مواقع 8
خيانت كار لوگ: 7
دشمن:
دشمن سے سلوك كا طريقہ 6; دشمنوں سے معاہده 2
رہبري:
دينى رہبرى كى ذمہ دارى 5; دينى رہبرى كے اختيارات 3;رہبرى كے اختيار ا 4،
عہد شكن افراد:
عہد شكن افراد كى خيانت 7; عہد شكن افراد كى محروميت 7; عہد شكنوں سے نمٹنے كا طريقہ 1
------

1) كافى ج/2 ص 290 ح 8، نورالثقلين ج/2 ص 164 ح/136_

كفار:
كفار سے خيانت 9; كفار كى خيانت 5; كفار كى خيانت كى تشخيص 4;كفار كى عہد شكنى ; كفار كے ساتھ معاہده 3
محمد(ص) :
اختيارات محمد(ص) 3، 4

مسلمان:
مسلمانوں کی ذمہ داری 1
معاہدات:
معاہدوں کا لغو کرنا 1، 2، 3; معاہدوں کو لغو کرنے کی خیانت 8;معاہدوں کے احکام 1، 2، 8
مقابلہ بہ مثل:
مقابلہ بہ مثل کرنے کی ضرورت 6

وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ سَبَقُواْ إِنَّهُمْ لاَ يُعْجِزُونَ .59

اور خبردار کافروں کو یہ خیال نہ ہو کہ وہ آگے بڑھ گئے وہ کبھی مسلمانوں کو عاجز نہیں کر سکتے (59)
1_ ہر قسم کی حرکت اور عمل حتی کفار کی کفر ورزی اور عہد شکنی خداوند کے ارادے سے باہر نہیں_
و لا یحسبنّ الذین کفروا سبقوا إنهم لا یعجزون
جملہ "لا یحسبن الذین ..." ايك غلط خيال كو ردّ كررہاہے كہ جو كفار كے خيالات ميں پرورش پارہاہے، گذشتہ آيات كو ملاحظہ كرتے ہوئے كہہ سكتے ہيں يہ خيال، كہ پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف ستيزہ جوئي اور كفر ورزی اور اپنے عہد و پيمان توڑنے كا نتيجہ ہے، ان لوگوں كا يہ خيال تھا كہ اگر پيغمبر(ص) كے دستورات اور احكام ،خداوند كی جانب سے اور اسكی خواہش كے مطابق ہيں تو انھوں نے اپني
مخالفت كے ذريعے محمد(ص) كے خدا پر غلبہ حاصل كرلياہے، جملہ "لا یحسبن ..." سے پتہ چلتاہے كہ يہ خيال غلط ہے چونكہ كوئي بھی چيز خداوند كو عاجز و ناتوان نہيں بناسكتي، جو كچھ بيان ہوا ہے اس كے مطابق جملے كا مفاد و مفہوم يہ ہے كہ كوئي بھی حركت و عمل، خداوند كی مشيت و ارادے سے باہر نہيں_
2_ كفار كبھی بھی خداوند كو عاجز و ناتوان نہيں بناسكتے اور نہ اس كے ارادے كے پورا ہونے سے مانع بن سكتے ہيں_
إنهم لا یعجزون

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "لا یعجزون" كا مفعول محذوف "الله " ہو اعجاز (يعجزون كا مصدر ہے) جس كا معنی عاجز و ناتوان بناناہے_
3_ كفار ہرگز، پيغمبر اكرم(ص) سے عہد شكنی اور خيانت كركے، آپ(ص) پر سبقت نہيں لے سكتے اور نہ ہی آپ(ص) كو رسالت و نبوت كے كاموں سے عاجز بناسكتے ہيں_
و إما تخافن من قوم خیانة ...و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا إنهم لا یعجزون
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "سبقوا" اور "لا یعجزون" كا مفعول، پيغمبر اكرم(ص) ہوں_
4_ كفار ،ہميشہ خداوند كے مقہورہيں_
و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا إنهم لایعجزون
5_ كفار ہرگز اپنی خيانتوں اور عہد شكنيوں كے ذريعے، ايك پائيدار فتح و كاميابی حاصل نہيں كرسكيں گے_
و إما تخافن من قوم خیانة ...و لا یحسبن الذین
6_ كفر پيشہ يہود كا يہ خيال كہ وہ كفر اختيار كركے، احكام خدا كی نافرمانی كركے اور پيغمبر(ص) سے كئے گئے عہد و پيمان كو توڑ كر، خداوند پر غلبہ پاليں گے تو يہ انكا انتہائي باطل اور بے بنياد خيال ہوگا_
و لا یحسبن الذین کفروا سبقوا
جيسا كہ آيت 56 ميں كہا گيا ہے كہ مشہور مفسرين كے نزديك اس قسم كی آيات ميں عہد و پيمان توڑنے والوں سے مُراد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

يہود ہيں، لہذا مذكورہ آيت "الذين كفروا" كا مطلوبہ مصداق يہود ہى ہيں_
7_ خداوند ،ايك ناقابل شكست طاقت ہے_
كفروا سبقوا إنهم لا يعجزون

الله تعالى :
الله تعالى پر غلبے كا خيال 6; الله تعالى كا ارادہ 1،2;الله تعالى كا ناقابل شكست ہونا 7،8; الله تعالى كو عاجز بنانے كى كوشش2; الله تعالى كى معصيت 6; الله تعالى كى قدرت 2،4،7
فتح:
فتح و كاميابى كے موانع 5
كفار:
كفار اور محمد(ص) 3;كفار كا عجز 2، 3، 4; كفار كا كفر، 1; كفار كى خيانت 3، 5; كفار كى عہد شكنى 1، 3، 5
محمد(ص) :
محمد(ص) سے خيانت 3; محمد(ص) سے عہد شكنى 6; محمد(ص) كى رسالت سے ممانعت 3
يہود:
كافر يہود 6;يہود كا باطل عقيدہ 6; يہود كا عصيان 6; يہود كى عہد شكنى 6

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ .60

اور تم سب ان كے مقابلہ كے لئے امكانى قوت اور گھوڑوں كى صف بندى كا انتظام كرو جس سے الله كے دشمن _ اپنے دشمن اور ان كے علاوہ جن كو تم نہيں جانتے ہو اور الله جانتا ہے سب كو خوفزدہ كردو اور جو كچھ بھى راہ خدا ميں خرچ كرو گے سب پورا پورا ملے گا اور تم پر كسى طرح كا ظلم نہيں كيا جائے گا(60)
1_ تمام مسلمانوں كا فريضہ ہے كہ وہ دشمنان خدا كے ساتھ جنگ كيلئے جنگى وسائل تيار ركھيں اور اپنى عسكرى قوت ميں اضافہ كريں_
و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل
2_ مسلمانوں كو چاہيئے كہ وہ اپنى عسكرى قوت كى تقويت كيلئے، دشمن كو ڈرانے كى حد تك پورى كوشش كريں اور جو كچھ بھى ان كے اختيار ميں ہو اس سے دريغ نہ كريں_
و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل
3_ زمانہ بعثت ميں سوارى كيلئے استعمال ہونے والے گھوڑے، عسكرى طاقت و قوت كى تقويت كا سب سے زيادہ كارآمد اور اہم ذريعہ تھے_
و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل
"رباط الخيل" كا "قوة" پر عطف، عام پر خاص كا عطف ہے، او ر عام طور پر ايسا عطف، معطوف كى اہميت جتانے اور معطوف عليہ كے دوسرے مصاديق كى نسبت اس كے بنيادى كردار كو ظاہر كرنے كيلئے ہوتاہے_
4_ اسلامى معاشرے كو اپنے زمانے كے جديدترين

فوجى ساز و سامان سے ليس ہونا چاہيئے_
و أعدوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل
5_ اسلامى معاشرے كى عسكرى قوت كو اس طرح (منظم) ہونا چاہيئے كہ جس سے دشمنان دين ہر وقت خوف زدہ رہيں_
ترهبون بہ عدوا الله و عدوكم

6_ مسلمانوں كى عسكرى قوت سے دشمن كى وحشت، اسلامى معاشرے كى لازمى عسكرى طاقت و قدرت كى حد سمجھى جاتى ہے_
و أعدوا لهم ما استطعتم ...ترهبون به عدو الله
جملہ "ترهبون ..."، "ما استطعتم" كيلئے تفسير و توضيح كى حيثيت ركھتاہے، يعنى عسكرى طاقت اس حد تك پہنچ جائے كہ جس سے دشمن وحشت زدہ ہوجائے خواہ اسلامى معاشرہ اس سے زيادہ قوت ركھتاہو_
7_ اہل ايمان كو چاہيئے كہ وہ دشمنان دين كے سامنے اپنى بہتر سے بہتر عسكرى قوت كا مظاہرہ كريں_
ترهبون به عدو الله
عسكرى قوت سے دشمن كى وحشت كا لازمہ يہ ہے كہ وہ اہل ايمان كى عسكرى قوت سے آگاہ ہو ، بنابراين مسلمانوں كو چاہيئے كہ وہ اپنى طاقت كسى نہ كسى طرح دشمنوں پر ظاہر كرتے رہيں_
8_ زمانہ پيغمبر(ص) ميں اسلامى معاشرے كو دو طرح كے دشمنوں كا سامنا تھا، ايك وہ دشمن جن كو وہ پہچانتے تھے دوسرے وہ كہ جن سے مسلمان آگاہ نہيں تھے_
عدو الله و عدوكم و ء اخرين من دونهم لا تعلمون هم
9_ ظاہرى اور باطنى دونوں دشمنوں كے مقابلے ميں اسلامى معاشرے كو عسكرى لحاظ سے آمادہ رہنے كى ضرورت_
ترهبون ...و أخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم
10_ زمانہ پيغمبر(ص) ميں مسلمانوں كے ناشناختہ دشمنوں كى طاقت، ظاہرى دشمنوں كے مقابلے ميں كم تھي_
و أخرين من دونهم
يہ مفہوم كلمہ "دون" كو مد نظر ركھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے كہ جس كا معنى نيچا اور پست ہے_ "من دونهم" ميں "من" بيانيہ ہے، لہذا "ا خرين من دونهم" يعنى دوسرے دشمن كہ جو كمتر طاقت و قوت كے حامل ہيں_
11_ فقط خداوند ان دشمنوں سے آگاہ ہے كہ جو اسلامى معاشرے ميں ناشناختہ ہيں_
لا تعلمونهم الله يعلمهم
12_ خداوند كى جانب سے مؤمنين كو راہ خدا ميں انفاق كرنے ،جنگى وسائل پورا كرنے اور عسكرى ساز و سامان آمادہ ركھنے كى ترغيب_

597

و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف إليكم
13_ راہ خدا ميں انفاق كا پورا پورا اجر ملنے كى ضمانت خود خداوند كى جانب سے دى گئي ہے_
و ما تنفقوا من شي ...يوف إليكم
14_ جہاد كے معمولى سے اخراجات پورے كرنے پر بھى خداوند كى جانب سے ايك عادلانہ اجر و ثواب عطا ہوتاہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف إليكم و أنتم لا تظلمون
15_ اسلامى معاشرے كى عسكرى بنياديں مضبوط كرنے كيلئے فوجى ساز و سامان كے لئے انفاق "انفاق فى سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ہے_
و أعدوا لهم ما استطعتم ...و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله
16_ دشمنان دين كے خلاف جنگ، بھى "سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يوف اليكم
آيت كے سياق سے پتہ چلتاہے كہ "سبيل الله " كے مصاديق ميں سے ايك، دشمنان دين سے جہاد بھى ہے_
17_ خداوند ہرگز اپنے بندوں كو اجر و ثواب عطا كرنے ميں ظلم و ستم نہيں كرتا_
و أنتم لا تظلمون
18_ انفاق كے اجر و ثواب ميں كمى اور معمولى انفاق كو نظر انداز كرنا بھى ظلم و ستم ہے_
و ما تنفقوا من شيء فى سبيل الله يؤف إليكم و أنتم لا تظلمون
19_ استحقاق سے كم اجر اور كام كى مزدورى ادا كرنا ظلم و ستم ہے_
يؤف إليكم و أنتم لا تظلمون
"توفيہ"، "يوف" كا مصدر ہے جس كا معنى مكمل اور پورا پورا ادا كرناہے، جملہ "أنتم لا تظلمون"، "إليكم" كى ضمير كيلئے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حال ہے، ان دونوں جملوں کا مفہوم وہی ہے کے جو اوپر بیان کیا گیاہے_
20_ جہاد اور اس کے ساز و سامان کے اخراجات کا فایدہ یہ ہے کہ دشمنوں کو اسلامی معاشرے پر ظلم و ستم کرنے اور حملہ آور ہونے سے روکا جائے_ *
و ما تنفقوا ...و أنتم لا تظلمون
بعض کا خیال ہے کہ "یوف إلیکم" اور "أنتم لا تظلمون" دنیا میں عسکری قوت و طاقت کے ثمرات و نتائج کا بیان ہے، یعنی اگر آپ جہاد کے اخراجات پورے کریں گے، اور اسلامی معاشرے کی عسکری و فوجی بنیادوں کو اس حد تك مضبوط کریں گے کہ جس سے دشمن وحشت کرنے لگیں_تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تم پر ایسا حملہ نہیں کریں گے جس سے تمہیں ضرر پہنچے، اور اگر تم نے

ایسا کیا تو وہ تم پر مسلط نہیں ہوسکیں گے تا کہ تم پر ظلم و ستم کرسکیں_
21_ قال الصادق(ع) فی قول الله تعالی : "و اعدوا لهم ما استعطعتم من قوة" قال: منہ الخضاب بالسواد ..." (1)
امام صادق(ع) نے خداوند کے اس قول "جہاں تك ہوسکے دشمن کے ساتھ مقابلے کیلئے طاقت و قوت آمادہ رکھو" کے بارے میں فرمایا: من جملہ، (مجاہدین کا) سیاہ رنگ کا خضاب لگانا ہے ...

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

1) من لا يحضره الفقيہ ج/1 ص 123 ح 282 نورالثقلين ج/2 ص 164ح 138_

599

وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .61

اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی جھك جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو کہ وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے(61)

1_ کفار کی طرف سے صلح کرنے کی خواہش کے اظہار پر، اسلامی معاشرے کو چاہيئے کہ وہ ان کی يہ خواہش قبول کريں اور ان کا استقبال کريں_

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

2_ کفار کی طرف سے کی گئي صلح کی اپيل اس شرط کے ساتھ قبول کرنا ضروری ہے کہ جب اس کے پردے ميں دھوکہ و فريب کا خطرہ نہ ہو_

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها

600

جنوح (جنحواکا مصدرہے) جس کا معنی رجحان و تمايل رکھنا ہے جو حرف "إلي" کے ساتھ متعدی ہوتاہے، لہذا اس کے بعد "لام" کالايا جانا ظاہر کرتاہے کہ اس کلمہ ميں "قصد" کا معنی مراد ليا گيا ہے، يعني: إن جنحوا إلى المسالمہ قاصدين لها (اگر وہ صلح کی طرف ميلان رکھتے ہيں اور ان کا مقصد مسالمت آميز زندگی گذارناہے نہ کہ دھوکہ و فريب دينا)

3_ مسلمانوں کو بھی نہيں چاہيئے کہ وہ کفار کی طرف سے صلح کے اظہار پر سوائے مسالمت آميز زندگی کے اور کوئي غرض رکھيں _*

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و إن جنحوا للسلم فاجنح لها
يہ مفہوم، گذشتہ مفہوم کی توضیح سے اخذ کیا گیا ہے، مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ تجدید قدرت یا دوسری اغراض کی خاطر صلح قبول کریں_
4_ اسلامی معاشرے کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایسے کفار سے صلح کا اظہار کریں جو صلح نہیں چاہتے_
و إن جنحوا للسلم فاجنح لها
یہ مفہوم، جملہ شرطیہ "إن جنحوا ..." سے اخذ کیا گیا ہے_
5_ جنگ بندی اور صلح قبول کرنے کی ذمہ داری و قدرت(فقط) پیغمبر اکرم(ص) اور دینی قیادت کو حاصل ہے_
و إن جنحوا للسلم فاجنح لها
یہ مفہوم اس لئے اخذ کیا گیا ہے چونکہ "فاجنح" کا مخاطب ،پیغمبر اکرم(ص) کو قرار دیا گیا ہے_
6_ شواہد اور قرائن کے بغیر،محض کفار کی جانب سے دھوکہ و فریب کے احتمال کی بناء پر صلح کو ردّ نہیں کیا جانا چاہیئے_
و إن جنحوا للسلم فاجنح لها و توکل علی الله
"للسلم" کا حرف "لام" اس بات کو ظاہر کررہاہے کہ واضح ہوجانا چاہیئے کہ کفار ،صلح اور جنگ بندی کے سلسلے میں فریب و دھوکہ نہیں کررہے، صلح قبول کرنے کے حکم کے بعد، خدا پر توکل کرنے کو ضروری قرار دینے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ و فریب کے احتمال پر عمل کرنے سے روکا جائے، ان دونوں فرامین کا مجموعہ مندرجہ بالا مفہوم دے رہاہے یعنی ایك جانب واضح ہونا چاہیئے کہ کفار فریب دینے کے خیال میں نہیں دوسرا یہ کہ فریب و دھوکہ دہی کے احتمال پر کوئي قدم نہ اٹھایا جائے_
7_ کفار سے دشمنی و عداوت ترك کرکے صلح و جنگ بندی کرنے کا اردہ کرتے وقت ،خداوند پر توکل اور لازمی اوامر پر بھروسہ کرنے کی جانب توجہ کرنا_
و إن جنحوا ...و توکل علی الله
8_ صلح قبول کرتے وقت ،خداوند پر توکل و بھروسہ کرنے کے سبب کفار کی طرف سے صلح کے تقاضے میں مخفی مقاصد و اہداف کا بے اثر ہوجانا_
فاجنح لها و توکل علی الله

601

9_ فقط خداوند، ہر بات کا سننے والا اور ہر قسم کے خیال سے آگاہ ہے_
إنہ هو السمیع العلیم
10_ خداوند کے علی الاطلاق سمیع و علیم ہونے پر ایمان، کے نتیجے میں انسان کا اس پر توکل کرنا_
إنہ هو السمیع العلیم
جملہ "إنہ ..." توکل بر خدا کے لزوم کی ا یك تعلیل ہے_
11_ عن الحلبی عن أبی عبدالله (ع) فی قولہ عزوجل: "و إن جنحوا للسلم فاجنح لها" قلت: ما السلم; قال الدخول فی أمرنا ..." (1)
حلبی کہتے ہیں میں نے امام صادق(ع) سے عرض کي: خداوند کے اس فرمان "و إن جنحوا للسلم ..." میں "سلم" سے مراد کیا ہے؟ آپ(ع) نے فرمایا: ہمارے امر میں داخل ہونا ...

الله تعالی :
الله تعالی کا سمیع ہونا9;الله تعالی کا علم غیب9; الله تعالی کے اختصاصات 9
انگیزش (ابھارنا):
انگیزش و ابھارنے کے اسباب 10
ایمان:
ایمان اور عمل 10; ایمان کے آثار 10; خداوند کے سمیع ہونے پر ایمان 10; علم خدا پر ایمان 10
توکل:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

توکل بر خدا کے اسباب 10; توکل کے آثار 8; خدا پر توکل کی اہمیت 7
جنگ:
جنگ بندی 5;جنگ پر صلح کا مقدم ہونا 1، 2
دینی معاشرہ:
دینی معاشرے کی ذمہ داری 1، 4
ذکر:
ذکر خدا کی اہمیت 7; صلح کے وقت ذکر خدا ،7
رہبری (قیادت):
رہبری کے اختیارات 5
زندگي:
مسالمت آمیز زندگي، 3
صلح:
صلح کی اہمیت 7; صلح کی شرائط 2; صلح کے احکام 2 ، 4، 5; صلح میں خداپرتوکل 7، 8; صلح میں مکر و فریب 2
کفار:
کفار سے رابطہ 3; کفار سے صلح 1، 2، 4، 5، 6; کفار
-----

1)كافي،ج1 ، ص 415 ح 16; نورالثقلین ج2 ص 165 ح 143_

کا مکر 6 ;کفار کی سازش کا توڑ 8; کفار کے ساتھ صلح کی شرائط 7;کفار کے ساتھ صلح کے مقاصد 3
محمد(ص) :
محمد(ص) کے اختیارات 5
مسلمان:
مسلمان اور کفار 3

وَإِن يُرِيدُواْ أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّهُ هُوَ الَّذِيَ أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ .62
اور اگر یہ آپ کو دھوکہ دینا چاہیں گے تو خدا آپ کے لئے کافی ہے_ اس نے آپ کی تائید ،اپنی نصرت اور صاحبان ایمان کے ذریعہ کی ہے(62)
1_ صلح کے پردے میں کفار کی طرف سے دھوکہ و فریب کے احتمال کو ان کے ساتھ صلح قبول کرنے کے مانع نہیں بننا چاہیئے_
و إن یریدوا أن یخدعوك فإن حسبك الله
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "إن یریدوا ..."، "فاجنح لها" کیلئے توضیح و تشریح ہو، یعنی اے پیغمبر(ص) آپ(ص) کا فریضہ ہے کہ کفار کی طرف سے صلح کی خواہش کو پورا کریں اگر کفار نے دھوکہ و فریب کا قصد کیا تو خداوند آپ(ص) کو ان کے شر سے محفوظ رکھے گا_ بنابراین فقط اس احتمال کی بناء پر کہ شاید کفار مسلمانوں کو غفلت میں دھوکہ دینے کیلئے صلح کی خواہش ظاہر کررہے ہیں مبادا آپ(ص) ان کی صلح قبول نہ کریں، یہ بھی قابل ذکر ہے کہ آیت 58 کے مطابق اگر (فریب اور
دھوکہ) کے احتمال پر قرائن و شواہد موجود ہوں تو ان کے ساتھ صلح نہیں کرنی چاہیئے_
2_ کفار کے دھوکہ و فریب کے مقابلے مینخداوند ،پیغمبر اکرم(ص) کی نصرت و حمایت کیلئے کافی ہے_
فإن حسبك الله
3_ خداوند اپنی حمایت اور مددکے ذریعے، پیغمبر اکرم(ص) اور اسلامی معاشرے کو ،کفار کے دھوکہ و فریب سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محفوظ ركھے گا_
و إن يريدوا أن يخدعوك فإن حسبك الله
"إن يريدوا ..." كا جواب شرط محذوف ہے اور جملہ "فان حسبك الله " اس كى جگہ آگيا ہے يعني: ان يريدوا ا ن يخدعوك فالله يكفيك شرهم

603
4_ پيغمبر اكرم(ص) ،ہميشہ خداوند متعال كى خاص امداد و نصرت سے بہرہ مند ہوتے رہے_
هو الذى أيدك بنصره
5_ صدر اسلام كے مؤمنين ،پيغمبر اكرم(ص) كے بہترين حامى و ناصر تھے اور اسلام كى ترقى ميں انكا قابل قدر كردار تھا_
أيدك بنصره و بالمؤمنين
مندرجہ بالا مفہوم كلمہ "المؤمنين" كو "نصره" پر عطف كرنے سے اخذ كيا گيا ہے يعني: مؤمنين كا كردار اس حد تك قابل تعريف تھا كہ خداوند نے انہيں اپنى نصرت و امداد كے ساتھ ذكر كرنے كے قابل جانا_
6_ خداوند ہى مؤمنين كو پيغمبر اكرم(ص) كى مدد و نصرت كى طرف مائل كرنے والا ہے_
هو الذين أيدك بنصره و بالمؤمنين
7_ خداوند متعال نے ماضى ميں پيغمبر اكرم(ص) كى حمايت و نصرت كا تذكره كركے آپ(ص) كو كفار كے فريب و دھوكہ كے مقابلے ميں اپنى حمايت و امداد كا (وعده دے كر) مطمئن كيا_
فإن حسبك الله هو الذى أيدك بنصره
8_ پيغمبر(ص) اور (دوسرے) الہى رهبروں كو، ايسى صلح قبول نہيں كرنى چاہيئے كہ جس ميں دھوكہ اور فريب كا شائبہ پايا جائے اور نہ ہى اس (صلح) كے سبب ، كفار سے جنگ ترك كر دينى چاہيئے_
و إن يريدوا ا ن يخدعوك فان حسبك الله
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب جملہ "و ان يريدوا ..." جملہ "ان جنحوا" كے مقابلے ميں ايك دوسرا فرض ہو نہ كہ اسكى توضيح و تكميل، يعني: صلح دو اغراض كى بناء كى جاتى ہے، كبھى تو واقعى صلح ہوتى ہے اور مسلمانوں كے ساتھ مسالمت آميز زندگى گذارنے كى خاطر صلح كى جاتى ہے اور كبھي، دھوكہ و فريب، اور تجديد قوت كيلئے صلح كى جاتى ہے، پہلى آيت (ان جنحوا ...) پہلے فرض كے احكام و دستورات بيان كررہى ہے جبكہ دوسرى آيت (و إن يريدوا) ميں دوسرے فرض كى بناء پر احكام و دستورات بيان كئے گئے ہيں_
9_ قدرتى اور غير قدرتى اسباب كے ذريعے ،الہى تائيد و حمايت ہونا_
أيدك بنصره و بالمؤمنين
"بنصره" سے مراد غير قدرتى عوامل ہيں مثلاً ملائكہ كے ذريعے امداد_
10_ عن رسول الله (ص) : مكتوب على العرش ...و محمد(ص) عبدى و رسولى ايّدتہ بعلي(ع) فا نزل الله عزوجل: "هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين" فكان النصر عليا(ع) ...(1)
حضرت رسول خدا(ص) سے منقول ہے كہ عرش پر لكھا ہوا ہے ...محمد(ص) ميرے بندے اور رسول(ص) ہيں اور
----

1) امالى صدوق ص 179 ح 3، مجلس 38، بحارالانوار ح 27 ص 2 ح 3

604
ميں نے علي(ع) كے ذريعے ان كى تائيد و حمايت كى ہے_ اور اسى سلسلے ميں خداوند نے يہ آيت نازل فرمائي ہے "هو الذى أيدك بنصره ..." پس "نصر" سے مراد على عليہ السلام ہيں_

اسلام:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اسلام کی اشاعت کے اسباب 5; تاریخ صدر اسلام 5
اسلامی معاشرہ:
اسلامی معاشرے کی حمایت 3
اللہ تعالی :
اللہ تعالی اور قدرتی عوامل 9; اللہ تعالی کی امداد2،4،7،9;اللہ تعالی کی تائیدات 9; اللہ تعالی کی حمایت 3،7; اللہ تعالی کے افعال 2،6
جنگ:
کفار سے جنگ 8
رہبری (قیادت):
رہبری کی ذمہ داري8
صلح:
صلح کی شرائط 8; صلح میں مکر و فریب 8;کفار سے صلح 1
کفار:
کفار کا مکر، 1، 2، 7; کفار کے مکر کا توڑ، 3
محمد(ص) :
اطمینان محمد(ص) کے اسباب 7;محمد(ص) کی امداد 2، 4، 6; محمد(ص) کی حمایت 3، 5، 7; محمد(ص) کی مسؤلیت 8
مؤمنین:
صدر اسلام کے مؤمنین 5;مؤمنین اور محمد(ص) 6

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً مَّا أَلَّفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَـكِنَّ اللّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .63
اور ان کے دلوں میں محبت پیدا کردی ہے کہ اگر آپ ساری دنیا خرچ کردیتے تو بھی ان کے دلوں میں باہمی الفت نہیں پیدا کر سکتے تھے لیکن خدا نے یہ الفت و محبت پیدا کردی ہے کہ وہ ہر شے پر غالب اور صاحب حکمت ہے (63)
1_ زمانہ بعثت کے مؤمنین ایك دوسرے کے ساتھ
الفت ، محبت اور دوستی کی نعمت سے بہرہ مند تھے_

و ألف بين قلوبهم
2_ خداوند ،صدر اسلام کے مؤمنین کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنے والا ہے_
و ألف بين قلوبهم
3_ مؤمنین کے دل میں ایك دوسرے کی محبت و الفت پیدا کرنے کے سبب ،خداوند کا پیغمبر اکرم(ص) پر احسان وا متنان کرنا_
و ألف بين قلوبهم ...ما ألفت بين قلوبهم
4_ صدر اسلام کے مؤمنین کی ایك دوسرے سے گہری محبت و الفت، پیغمبر اکرم(ص) کے مقام و مرتبے کی تقویت کے اسباب میں سے ہے_
هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين_ و ا لف بين قلوبهم
5_ معاشرے کے افراد کے درمیان قلبی الفت و وحدت، اپنے دشمنوں کے خلاف مبارزہ کرنے میں انکی فتح و کامیابی کا راستہ ہموار کرتی ہے_
هو الذى أيدك بنصره و بالمؤمنين _ و ا لف بين قلوبهم
6_ اسلام کی جانب مائل ہونے سے پہلے عرب قبائل ایك دوسرے کی نسبت گہری و دیرینہ دشمنی رکھتے تھے_
و ألف بين قلوبهم ...ما ألفت بين قلوبهم
7_ عرب قبائل کے درمیان الفت و محبت پیدا کرنا، دنیا کی تمام دولت و ثروت خرچ کرنے کے باوجود، حتی خود پیغمبر اکرم(ص) کیلئے بھی ایك ناممکن اور ناقابل حصول امر تھا_
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لو أنفقت ما فى الا رض جميعا ما ا لفت بين قلوبهم
8_ زمانہ بعثت كے مؤمنين كے درميان الفت و محبت پيدا كرنا ايك خدائي امر تھا نہ كہ مادى وسائل اور ذرائع سے حاصل ہونے والى چيز_
و ألف بين قلوبهم لو أنفقت ما فى الا رض جميعا ما ألفت بين قلوبهم و لكن الله ألّف_
9_ خداوند متعال نے مؤمنين كے درميان محبت و دوستى پيدا كرنے كے علاوہ انہيں پيغمبر اكرم(ص) كے ارد گرد ايك ہى علاقے ميں اكٹھا كرديا_ *
و ألف بين قلوبهم ...و لكن الله ألف بينهم
مندرجہ بالا مفہوم دو جملوں "ا لف بين قلوبهم" اور "الف بينهم" كے درميان مؤازنہ كرنے سے اخذ كيا گيا ہے پہلا جملہ تا ليف قلوب كو بيان كررہا ہے جبكہ دوسرا جملہ خود مؤمنين كى تا ليف سے حاكى ہے، يعنى ان كو ايك دوسرے كے ساتھ ساتھ كرنے كے علاوہ سب كو پيغمبر اكرم(ص) كے گرد اكٹھا كرديا_
10_ انسانوں كے درميان دوستى و محبت ايجاد كرنے پر ارادہ خدا كے مقابلے ميں دشمنى پيدا كرنے والے عوامل كا ناپائيدار ہونا_

و لكن الله ألف بينهم إنہ عزيز
جملہ "لو أنفقت ..." اس بات كى جانب اشارہ ہے كہ عرب قبائل كے درميان دشمنى پيدا كرنے والے علل و اسباب بہت زيادہ شديد تھے، اور جملہ استدراكيہ "و لكن الله ..." اس بات كى جانب اشارہ ہے كہ وہ شديد عوامل، ارادہ خداوند كے سامنے كسى قسم كے اثر اورپائيدارى كے حامل نہيں ہوسكتے، يعنى اگر چہ ان كے درميان دير پا دشمنى موجود تھى اور ان ميں محبت و الفت كا امكان نہيں تھا، ليكن خداوند نے چاہا كہ ان كے درميان الفت و محبت پيدا ہوجائے_
11_ انسان اور ان كے قلوب، خداوند كے اختيار ميں ہيں_
و ألف بين قلوبهم ...و لكن الله ا لف بينهم
12_ خداوند ناقابل شكست اور بہت زيادہ جاننے والا ہے_
إنہ عزيز حكيم
13_ مؤمنين كے درميان الفت و محبت پيدا كرنا، خداوند كى عزت و حكمت كا ايك جلوہ ہے،
و ا لف بين قلوبهم ...و لكن الله ألف بينهم انہ عزيز حكيم
14_ قلوب پر خداوند كى حاكميت اور مؤمنين كے درميان الفت و محبت پيدا كرنا،عزت و حكمت الہى كى نشانى ہے_
و لكن الله ا لف بين قلوبهم إنہ عزيز حكيم
15_ مؤمنين كى تا ليف قلوب ايك حكيمانہ فعل ہے_
ا لف بين قلوبهم ...إنہ عزيز حكيم

اتحاد:
اتحاد كے آثار 5
اسلام:
تاريخ صدر اسلام 1، 2، 4، 8، 9
اعراب:
اسلام سے قبل كے اعراب 6; عربوں كى تا ليف قلوب 7; عربوں كى دشمنى 6، 7
الله تعالى :
الله تعالى كا احسان 2; الله تعالى كا ارادہ 10; الله تعالى كى حاكميت 14; الله تعالى كى حكمت 12،13; الله تعالى كى حكمت كى نشانياں 1; الله تعالى كى عزت 13; الله تعالى كى عزت كى نشانياں 14; الله تعالى كى قدرت 11; الله تعالى كى نشانياں 14; الله تعالى كے افعال2،9
انسان:
انسانوں كى دوستى كے عوامل 10; انسانوں كے قلوب 11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تا ليف قلوب:
تأليف قلوب كى نعمت 1;تأليف قلوب كے آثار

607
5; تاليف قلوب كے عوامل 2، 3، 7، 8، 13
دشمن:
دشمنوں پر فتح 5
دشمني:
دشمنى كے عوامل كا كمزور ہونا 10
دوستي:
نعمت دوستى 1
عمل:
حكيمانہ عمل 15
قلب:
قلوب پر حاكميت 14
كاميابي:
كاميابى كا زمينہ 5
مادى وسائل:
مادى وسائل كا كردار8
مؤمنين:
صدر اسلام كے مؤمنين كا اجتماع 9; صدر اسلام كے مؤمنين كى دوستى 1; مؤمنين كى تاليف قلوب 14; مؤمنين كى دوستى 2، 3، 4، 9، 14; مؤمنين كى دوستى كے عوامل 8، 13; مؤمنين كى نعمتيں 1
محمد(ص) :
محمد(ص) پر احسان 3; محمد(ص) كا كردار 9; محمد(ص) كى تقويت كے اسباب 4

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ .64
اے پيغمبر آپ كے لئے خدا اور وہ مومنين كافى ہيں جو آپ كا اتباع كرنے والے ہيں(64)
1_ پيغمبر اكرم(ص) كى حمايت كيلئے خداوند كافى ہے_
يأيها النّبى حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين
2_ اہل ايمان كى حمايت كيلئے خداوند كا فى ہے_
يأيها النّبى حسبك الله و من
اتبعك من المؤمنين
يہ مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب "من اتبعك" كا"حسبك" كى ضمير "ك" پر عطف ہو يعنى خداوند آپ(ص) كى پيروى كرنے والوں كيلئے كافى ہے_

608
3_ خداونداس شرط كے ساتھ اہل ايمان كا حامى ہے كہ جب وہ پيغمبر اكرم(ص) اور ان كے احكام و فرامين كى پيروى كريں_
حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين
جملہ "اتبعك" كى "مَن" موصولہ كے ساتھ توصيف، ايمان كے مدعى افراد سے خداوند كى حمايت كى شرط كى طرف اشارہ ہے_
4_ پيغمبر اكرم(ص) كے پيروكار مؤمنين، رسالت پيغمبر(ص) كى تبليغ و اشاعت ميں عمدہ اور مؤثر كردار ادا كرسكتے
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہيں_
حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين
مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "من أتبعك"كا "الله " پر عطف ہو، يعنى خدا اور فرمانبردار مؤمنين آپ(ص) كيلئے كافى ہيں، اس بناء پر اسلام كى ترقى اور اشاعت كيلئے مؤمنين كے مؤثر كردار كا پتہ چلتاہے_
5_ پيغمبر اكرم(ص) اور الہى رہبروں كو شرك و كفر كے خلاف مبارزہ كرنے ميں ،فقط خداوند اور پيروكار مؤمنين پر بھروسہ كرنا چاہيئے_
حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين
6_ دينى رھبر حتى انبيائے كرام(ع) بغير فرمانبردار پيروكاروں كے، كفر و شرك كے خلاف مبارزہ كرنے كى قدرت نہيں ركھتے_
حسبك الله و من اتبعك من المؤمنين
اگر "من اتبعك"كا "الله " پر عطف ہو تو انبيائ(ع) كيلئے مؤمنين كے كافى ہونے سے يہ مراد نہيں كہ وہ بھى خداوند كى طرح، خدا كے رسول(ص) كى حمايت و نصرت كرنے پر قادر ہيں بلكہ مذكورہ آيت، چونكہ مشركين و كفار كے خلاف مبارزے كے سلسلے ميں نازل ہوئي ہے لہذا يہ بات بيان كررہى ہے كہ كہيں خداوند كے كافى ہونے كو اس معنى ميں نہ ليا جائے كہ مشركين كے ساتھ مبارزے ميں مؤمنين كى ضرورت نہيں بلكہ خداوند خود ہى كفار و مشركين كو ميدان مبارزہ سے نكال باہر كرے گا_
7_ صدر اسلام كے بعض مسلمان، پيغمبر اكرم(ص) كى پيروى سے روگردانى كرتے تھے_
و من اتبعك من المؤمنين
يہ مفہوم اس بناء پر ہے كہ جب "من المؤمنين" ميں "من" تبعيض كيلئے ہو، اس قول كى بناء پر "المؤمنين" سے مراد ايمان كے مدعى افراد ہيں كہ جو حقيقى اور غير حقيقى مؤمنين كو شامل ہيں_
8_ پيغمبراكرم(ص) كى پيروى اور ان(ص) كے فرامين پر عمل، انسان كے حقيقى اور سچے ايمان سے بہرہ مند ہونے كى علامت ہے_
و من اتبعك من المؤمنين
"من المؤمنين" ميں حرف "من" بيانيہ بھى ہوسكتاہے اور تبعيض كيلئے بھي، مندرجہ بالا مفہوم پہلے احتمال كى بناء پر اخذ كيا گيا ہے، اس صورت ميں "المؤمنين" سے مراد سچے اورحقيقى مؤمنين ہيں_
9_ كفر و شرك كے خلاف مبارزے كيلئے سچے اور حقيقى

مؤمنين پربھروسہ كرنا ، نہ تو خداوند پر بھروسے اور توكل كے خلاف ہے اور نہ ہى توحيد كے منافي_
حسبك الله و من أتبعك من المؤمنين

اسلام:
اشاعت و ترقى اسلام كے اسباب 4;تاريخ صدر اسلام 7
الله تعالى :
الله تعالى كى اطاعت كے آثار 3; الله تعالى كى حمايت 1،3; الله تعالى كى حمايت كى شرائط3
انبياء (ع) كے پيروكار: 6
ايمان:
سچے ايمان كى نشانياں 8
توحيد:
توحيد اور قدرتى عوامل 9
توكل:
خدا پر توكل 5، 9
دينى رہبروں كے پيروكار: 6

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دینی قیادت:
دینی قیادت کی مسؤلیت 5
شرك:
شرك کے خلاف مبارزہ 5، 9; شرك کے خلاف مبارزے کی شرائط 6
کفر:
کفر سے مبارزہ 5،9;کفر سے مبارزہ کی شرائط 6
محمد(ص) :
محمد(ص) کی اطاعت 8; محمد(ص) کی اطاعت کے آثار 3، 4; محمد(ص) کی حمایت 1; محمد(ص) کی رسالت 4;
محمد(ص) کی مسؤلیت 5; محمد(ص) کی نافرمانی 7
مدد مانگنا:
مؤمنین سے مدد مانگنا5
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمانوں کا عصیان 7
مؤمنین:
صدر اسلام کے مؤمنین 4; مؤمنین کی حمایت 2، 3

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ يَغْلِبُواْ أَلْفاً مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُونَ .65

اے پیغمبر آپ لوگوں کو جہاد پر آمادہ کریں اگر ان میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور اگر سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے اس لئے کہ کفار سمجھدار قوم نہیں ہیں(65)
1_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ کفر اختیار کرنے والوں کے خلاف جہاد کریں_
یأیہا النّبی حرض المؤمنین علی القتال
آیت کے ذیل میں "من الذین کفروا" سے ظاہر ہوتاہے کہ "القتال" سے مراد کفار کے ساتھ جہاد و جنگ کرنا ہے_
2_ پیغمبر اکرم(ص) کے ذمہ یہ الہی فریضہ ہے کہ آنحضرت (ص) اہل ایمان کو کفار کے ساتھ جنگ و جہاد کرنے کی تحریك و تشویق کریں_
یأیہا النبی حرض المؤمنین علی القتال
3_ اہل ایمان کے بیس افراد کو اہل کفر و شرك کے دو سو افراد پر اور ایك سو مؤمنین کو کفر و شرك کے ہزار نفری گروہ پرفتح مند ہونا چاہیئے_
إن یکن منکم عشرون صبرون یغلبوا مائتین و إن یکن منکم مائة یغلبوا ألفاً
"یغلبوا مائتین" اور "یغلبوا ألفاً" دونوں خبریہ جملے ہیں، لیکن بعد والی آیت میں موجود جملے "الئن خفف الله عنکم" کی وجہ سے اس سے مراد دستوری معنی ہے، کیونکہ تخفیف ،فرائض اور احکام کے دائرہ میں ہوتی ہے، بنابراین "یغلبوا ..." یعنی آپ(ص) کو مقاومت و پائیداری دکھانی چاہیئے اور فتح حاصل کرنی چاہیئے_
4_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ لشکر کفر، کے مقابلے میں فتح و کامیابی حاصل ہو، جانے تك، پائیداری و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

استقامت دکھائیں، خواہ کفار کی افرادی قوت ان سے دس گناہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو_
حرض المؤمنین علی القتال إن یکن منکم عشرون صبرون یغلبوا مائتین
مذکورہ دو جملوں میں نسبت کا تبدیل نہ ہونا یعنی بیس کا دوسو کے اور سو کا ہزار کے مقابلے ہونا ظاہر کرتاہے کہ خاص کر بیس اور دو سو کی مقاومت و استقامت ہی کی ضرورت نہیںبلکہ حکم کا معیار، (ایك پردس) کی نسبت پوری ہونا ہے_
5_ مقاومت و پائیداری دکھانے والے بیس مؤمنین کی دو سو دشمنوں پر اور ایك سو مؤمنین کی ایك ہزار دشمنوں پر فتح و کامراني، خداوند کی جانب سے ایك ضمانت شدہ بشارت اور خوشخبری ہے_
إن یکن منکم عشرون صبرو ن یغلبوا مائتین و إن یکن منکم مائة یغلبوا ألفاً
6_ صدر اسلام کے مؤمنین زمانہ پیغمبر (ص) کے کچھ حصے میں اپنے سے دس گناہ بڑے لشکر پر فتح پانے کی صلاحیت و استعداد رکھتے تھے_
إن یکن ...یغلبوا ألفا
چونکہ بعد والی آیت میں حکم جہاد اور مقاومت میں تخفیف کی تعلیل میں کمزوری کو اس کی وجہ قرار دیا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے، خداوند نے اہل ایمان کی قوت و استعداد کے مطابق ان پر واجب کیا تھا کہ وہ اپنے سے دس گنا زیادہ لشکر کے مقابلے میں مقاومت کریں اور اس پر فتح حاصل کریں_
7_ اپنے سے دس گنا زیادہ طاقتور دشمن کے مقابلے میں پائیداری و استقامت کی ضرورت اس بات سے مشروط ہے کہ جب اہل ایمان مجاہدین، بیس افراد سے کمتر نہ ہوں_
إن یکن منکم عشرون صبرون یغلبوا مائتین
اپنے مطلب و مقصود یعني: دس کے مقابلے میں ایك کی مقاومت، کی وضاحت جس طرح کی گئي ہے اس سے مختصر جملے کے ساتھ بھی ممکن تھي، لہذا دو مثالوں کے ساتھ اس کے طولانی ہونے میں کچھ نکات مضمر ہیں، من جملہ یہ احتمال کہ مذکورہ نسبت اور اس پر مترتب ہونے والا حکم اس صورت میں ہے کہ جب اہل ایمان کی تعداد بیس افراد یا اس سے زیادہ ہو، اگر اس سے کم ہو تو یہ حکم جاری نہیں ہوگا_
8_ کفار پر مؤمنین کی فتح و کامرانی کے اہم ترین عوامل میں سے ایك، ان کا میدان جنگ میں صبر و استقامت دکھاناہے_
إن یکن منکم عشرون صبرون
9_ کفر پیشہ معاشرے، الہی معارف اور دینی حقائق کے ادراك سے دور معاشرے ہیں_
بأنهم قوم لا یفقهون
یہ کہ ایمان اور کفر کو توانائي و ناتوانی کا معیار جانا گیا ہے، اس سے پتہ چلتاہے کہ لا یفقهون" کا حذف شدہ مفعول و ہی حقائق و معارف ہیں کہ جن پر اہل ایمان کا اعتقاد ہے_
10_ مؤمن مجاہدین میں غیر معمولی قوت و طاقت پیدا

ہوجانے کابنیادی سبب، ان کا معارف الہی (توحید، معاد و غیرہ) کو درك کرنا اور ان پر ایمان لانا ہے_
بأنهم قوم لا یفقهون
11_ کفار، معارف الہی کو درك نہ کرسکنے اور دینی حقائق پر ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے اہل ایمان کے ساتھ جنگ و پیکار کرنے سے ناتوان و عاجز ہیں_
بأنهم قوم لا یفقهون
12_ عن ا بی عبدالله (ع) : ... إن الله عزوجل فرض علی المؤمنین فی ا ول الا مر ان یقاتل الرجل منهم عشرة من المشرکین لیس لہ ا ن یولی وجهہ عنهم ...(1)
امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ بے شك خداوند عزوجل نے ابتداء سے ہی مؤمنین پر فرض کیا تھا کہ ان میں سے ایك فرد، مشرکین کے دس افراد کے ساتھ جنگ کرے، اور ان کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ (میدان جنگ سے) پیٹھ پھیریں_

اسلام:
صدر اسلام کی تاریخ 6
اعداد:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بیس کا عدد 3، 5، 7; دس کا عدد 4، 6، 7; دوسو کا
عدد 3، 5; سو کا عدد 3، 5; ہزار کا عدد3، 5
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کی بشارت 5
انگیزش (رغبت دلانا):
رغبت دلانے کے عوامل 3
ایمان:
ایمان کے آثار 10; توحید پر ایمان 10; دین پرایمان 10; معاد پر ایمان 10
توحید:
توحید کے آثار 10
جہاد:
جہاد کی تشویق 2; جہاد کی شرائط 7; جہاد کے احکام 3; جہاد میں استقامت 4، 7، 8; جہاد میں صبر 8; دشمنوں سے جہاد
7; کفار سے جہاد 1، 2، 3، 4
دشمن:
دشمنوں پر فتح 5
دین:
دین کونہ سمجھنے کے آثار 1،1; فہم دین کے آثار 10
صبر:
صبر کی اہمیت 5، 8
عسکری طاقت:
----

1) كافي، ج/5 ص 69 ح/1نورالثقلين ج/2 ص 167 ح 153_

عسکری طاقت کی تقویت کے اسباب 10
فتح:
طاقتور پر فتح 3، 4، 5، 6; فتح کی بشارت 5; فتح کے اسباب 8
کفار:
کفار اور فہم دین 9;کفار پر فتح 3، 4، 8; کفار کے عجز کے اسباب 11;
کفر:
دین سے کفر کے آثار 11
مجاہدین:
مجاہدین کی تقویت کے اسباب 10
محمد(ص) :
محمد(ص) کی مسؤلیت 2
معاد:
فہم معاد کے آثار 10
معاشرہ:
کافر معاشرے کا فہم 9; کافر معاشرے کی خصوصیت 9
مؤمنین:

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

صدر اسلام کے مؤمنین کی قدرت 6; مقاومت کرنے والے مؤمنین 5; مؤمنین پر فتح 3، 5; مؤمنین کی تشویق 2; مؤمنین کی مسؤولیت 1، 3، 4; مؤمنین کے ساتھ جنگ 11

الآنَ خَفَّفَ اللّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفاً فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُواْ أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللّهِ وَاللّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ .66
اب اللہ نے تمھارا بار ہلکا کردیا ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ تم میں کمزوری پائي جاتی ہے تو اگر تم میں سو بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آجائیں گے اور اگر ہزار ہوں گے تو بحکم خدا دو ہزار پر غالب آجائیں گےاور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھے ہے(66)
1_ دس گنا طاقتور لشکر کے مقابلے میں اہل ایمان کو
پائیداری و استقامت دکھانے کی ضرورت پر مبنی حکم،

کی تخفیف کچھ عرصہ بعد دی گئي_
الئن خفف اللہ عنکم
2_ دشمنوں کے مقابلے میں استقامت و پائیداری دکھانے کا حکم اور اس کی حدود و شرائط بیان کرنے کا اختیارفقط خداوند کو حاصل ہے_
الئن خفف اللہ عنکم و علم ا ن فیکم ضعفا
3_ میدان جنگ میں دو کافروں کے مقابلے میں ہر مؤمن کو پائیداری و استقامت دکھانے کا حکم، گذشتہ حکم (یعنی ہر مؤمن کو دس کافروں کے مقابلے میں پائیدار و ثابت قدم رہنے) کا ناسخ ہے_
إن یکن منکم عشرون ...الئن خفف اللہ عنکم
4_ صدر اسلام کے اسلامی معاشرے میں کمزوری اور ضعف کا ظاہر ہونا ہی دشمنوں کے مقابلے میں ثابت قدمی اور پائیداری کے حکم میں تخفیف کا باعث بنا_
الئن خفف اللہ عنکم و علم إن فیکم ضعفا
5_ صدر اسلام کے مسلمانوں کے ایمان میں کمزور ہوجانے کی وجہ سے انکا میدان جنگ میں کمزور و ناتوان ہوجانا_
علم ا ن فیکم ضعفا فإن یکن منکم مائة صابرة
کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی برتری و طاقت کے اسباب میں سے ایك وہ مفہوم ہے کہ جو "بأنهم قوم لا یفقهون" سے اخذ ہوتاہے، "یعنی دینی معارف پر راسخ ایمان" لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ صدر اسلام میں کچھ ہی عرصہ بعد مسلمانوں میں نسبتاً کمزوری ظاہر ہونے کا سبب ان کے ایمانی درجات و مراتب کا کم ہونا تھا_
6_ صدر اسلام کے اسلامی معاشرے نے ایمان کے بلندترین درجات پر فائز ہونے کے بعد، ایمانی درجات میں تنزّل کرنا شروع کردیا_
علم أن فیکم ضعفا
7_ صدر اسلام میں، اسلامی معاشرے کا پھیلنا اور اس کے افراد میں اضافہ ہونا انکے (پہلے کی نسبت) کمزور ہوجانے کا موجب بنا_ *
علم ا ن فیکم ضعفاً فإن یکن منکم مائة صابرة
پہلے مرحلے (بیس اور سو کی نسبت) کی مثالوں اور بعد میں (سو اور ہزار) والی مثالوں کے درمیان موازنے سے یہ نکتہ معلوم ہوتاہے کہ پہلے حکم کے وقت (یعنی جب دس کے مقابلے میں ایك کی ثابت قدمی ضروری تھي)، مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہوگئي تھي، اور یہ مسلمانوں کی آبادی میں اضافے اور اس کی نسبت انکی کمزوری کی طرف اشارہ ہے، اور یہ ظاہر کررہاہے اسلامی معاشرے میں کمزوری کے علل و اسباب میں سے ایك ان کی آبادی اور تعداد کا زیادہ ہوناہے_
8_ الہی فرائض (و تکالیف) کا مکلفین کی طاقت و قدرت کے مطابق ہونا_

و علم ا ن فیکم ضعفا فإن یکن منکم مائة صابرة

9_ كفار پر فتح حاصل كرلينے تك، دو سو كافروں كے مقابلے ميں ايك سو مؤمنين كا اور دو ہزار كافروں كے مقابلے ميں ايك ہزار مؤمنين كا ثابت قدم اور پائيدار رہنا ضرورى ہے_
فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين و إن يكن منكم ألف يغلبوا ألفين
10_ اسلامى معاشرے كے كمزور ہوجانے كے بعد بھى ہر مسلمان كى عسكرى قوت اور قدرت مقاومت، ہر كافر سے دو گنا زيادہ ہوتى ہے_
و علم ا ن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين
11_ دشمنوں پر فتح و كامراني، خداوند كے اذن و ارادے سے وابستہ ہے_
فإن يكن ...إےذن الله
12_ دشمنان دين كے مقابلے ميں صبرو استقامت دكھانے والے مؤمنين ہى الہى امداد اور نصرت سے بہرہ مند ہونگے_
والله مع الصابرين
13_ خداوند ،ان مؤمنين كا حامى و ناصر ہے كہ جو اپنے امور كى انجام دہى ميں صبر و مقاومت اور ثابت قدمى سے كام ليتے ہيں_
و الله مع الصبرين
"الصبرين" ميں "ال"، عہد ذكرى بھى ہوسكتاہے، يعنى ميدان جنگ ميں صبر كرنے والوں كى طرف ايك اشارہ ہے اور ہوسكتاہے "ال" استغراق كيلئے ہو، اس صورت ميں پہلے احتمال كے برعكس "الصبرين" سے مُراد، ميدان جنگ كے صابرين نہيں ہيں بلكہ ہر اس مسلمان كو صابر كہہ سكتے ہيں كہ جو اپنے انفرادى و اجتماعى كاموں ميں صبر و استقامت كا مظاہرہ كرتاہے_

احكام:
احكام اور زمانے كے تقاضے 1، 4; احكام كا نسخ 3; احكام ميں سہولت كے اسباب 4
استقامت:
استقامت كى اہميت 9; استقامت كى شرائط 2
اسلام:
اسلام كى اشاعت 7; صدر اسلام كى تاريخ 5، 6، 7
اعداد:
دس كا عدد، 1، 3; دو سو كا عدد 9; دو كا عدد 13; دو ہزار كا عدد 9; سو كا عدد 9; ہزار كا عدد9
ايمان:
ايمان كى اہميت 10; ايمان كے مراحل 6;كمزورى

616
ايمان كے آثار 5
جنگ:
جنگ ميں استقامت كى اہميت 3
جہاد:
اپنے سے بڑى قدرت سے جہاد 9; احكام جہاد 2، 9; جہاد ميں استقامت 9; حكم جہاد ميں نسخ 1، 3، 4;دشمنوں سے جہاد 2، 4، 12
الله تعالى :
الله تعالى كا اذن 11; الله تعالى كا ارادہ 11; الله تعالى كى امداد12،13; الله تعالى كے اختيارات 2
دشمن:
دشمنوں پر فتح 11
دين:

دینی تعلیمات کا نظام 8
صبر:
صبر کی اہمیت 13
عسکری طاقت:
عسکری طاقت میں کمزوری کے اسباب 5
فتح:
فتح کا سبب 11
فریضہ:
طاقت کے مطابق فریضہ 8
کفار:
کفار پر فتح 9; کفار سے جہاد 9; کفار کا عجز اور ناتوانی 10
معاشرہ:
اسلامی معاشرے کا ایمان 6; دینی معاشرے کا ضعف 4
مسلمان:
مسلمانوں کی عسکری طاقت 10;مسلمانوں کی طاقت 10;مسلمانوں کی کمزوری 10; مسلمانوں کی کمزوری کے اسباب 7;
مسلمانوں میں ایمانی کمزوری 6
مؤمنین:
صابر مؤمنین کی امداد 12; مقاوم مؤمنین کی امداد 12، 13; مؤمنین اور کفار 3;مؤمنین کی استقامت 1، 3، 9

617

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّهُ يُرِيدُ الآخِرَةَ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .67

کسی نبی کوی حق نہیں ہے کہ وہ قیدی بنا کر رکھے جب تك زمین میں جہاد کی سختیوں کا سامنا نہ کرے_ تم لوگ تو صرف مال دنیا چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت چاہتا ہے اور وہی صاحب عزّت و حکمت ہے (67)
1_ دشمن پر غلبے اور اسکی مکمل شکست سے پہلے، میدان جنگ سے اسیروں اور قیدیوں کو پکڑنا ايك انتہائي ناروا اور حرام فعل ہے_
ما کان لنبی أن یکون لہ أسری حتی یثخن فی الا رض
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ جب "یثخن" کا مفعول "العدو" جیسا کوئي کلمہ ہو کہ جو مقامی قرینے سے حذف ہوگیا ہو، اور "الارض" کا "ال" بھی مضاف الیہ کا جانشین ہو، یعنی "أرض المعرکہ" (جنگی علاقہ) قابل ذکر ہے کہ لسان العرب کے مطابق، اثخان عدو، کا معني، دشمن کے وسیع قتل و غارت کے ساتھ اس پر غلبہ حاصل کرنا ہے، بنابراین، جملہ "ما کان ..." کا معنی یہ ہے کہ دشمن پر غلبہ و تسلط پانے سے پہلے اسے اسیر و قیدی بنانا جائز نہیں_
2_ دشمن پر غلبہ حاصل کرنے سے پہلے اسے اسیر و قیدی بنانے کی حرمت، تمام انبیائے الهي(ع) کی سنت اور سارے ادیان کا ايك لازم الاجراء حکم ہے_
ما کان لنبی أن یکون لہ ا سری حتی یثخن فی الا رض
3_ عسکری ضابطہ اخلاق معین کرنا، انبیائے کرام(ع) اور الہی رہبروں کی مسؤلیت اور ذمہ داری میں داخل ہے_
ما کان لنبی ا ن یکون لہ أسری
4_ مجاہدین بدر نے دشمن پر مکمل غلبہ پانے سے پہلے ہي، مادی منافع حاصل کرنے کیلئے، اسیر و قیدی پکڑنے شروع کردیئے تھے_

618
ما کان لنبي ...تریدون عرض الدنیا

5_ لشكر اسلام كى اعلى عسكرى حيثيت اور موقعيت كو مستحكم بنانا، مجاہدين (اسلام) كے فرائض ميں سے ہے_
ما كان لنبى ا ن يكو ن لہ ا سرى حتى يثخن فى الا رض
6_ دشمنان دين سے جنگ كرتے وقت، مادى منافع كى تلاش ميں پڑجانا خداوند كے نزديك ايك ناپسنديدہ(قابل مذمت) فعل ہے_
تريدون عرض الدنيا و الله يريد الآخرة
7_ انسانوں كا، دنيا كے بے ثبات (اور فاني) مظاہر سے دلبستگى ركھنا_
تريدون عرض الدنيا و الله يريد الآخرة
فعل مضارع "تريدون"، استمرار كيلئے ہے اور اس بات پر دلالت كررہاہے كہ يہ صفت (يعنى دنيا پسندي)، انسان كے اندر رچ بس چكى ہے اور اس كے خمير ميں داخل ہے، دنيوى مال و متاع كو "عرض الدنيا" سے تعبير كرنا دنيوى مواہب و نعمات كى ناپائيدارى كى جانب اشارہ ہے چونكہ "عرض" كا معنى "ناپائيدار چيز" ہے
8_ مجاہدين كيلئے ضرورى ہے كہ وہ دنيوى چيزوں كى ناپائيدارى اور اخروى مواہب كى جاودانگى (و ابديت) كى جانب توجہ ديں_
تريدن عرض الدنيا و الله يريد الأخرة
9_ خداوند چاہتاہے كہ لوگ اخروى مواہب اور معنوى (روحاني) منافع كے حصول كيلئے كوشاں رہيں_
و الله يريد الآخرة
10_ قانون جہاد كى تشريع كا بنيادى مقصد، مجاہدين كيلئے اخروى مواہب اور معنوى (روحاني) منافع كا حصول ہے_
والله يريد الآخرة
11_ ميدان جنگ ميں دشمنان دين كو شكست و نابودى سے دوچار كرنا، دوستى آخرت اور اخروى و معنوى (روحاني) مواہب و منافع تك پہنچنے كا موجب بنتاہے_
ما كان لنبى أن يكون لہ أسرى ...والله يريد الآخرة
12_ خداوند، ناقابل شكست اور بہت زيادہ جاننے والا ہے_
والله عزيز حكيم
13_ جنگى مسائل كے سلسلے ميں الہى دستورات اور فرامين (انتہائي) حكيمانہ ہيں اور ان پر عمل، فتح و كامرانى كا زمينہ فراہم كرتاہے_
ما كان لنبي ...والله عزيز حكيم
14_ دشمن كى مكمل شكست و نابودى سے پہلے اس كے لشكر سے قيدى پكڑنا شكست كا باعث بنتاہے اور يہ فعل

حكمت و مصلحت كے منافى ہے_
ما كان لنبي ...و الله عزيز حكيم
خدا كا جنگ ميں مقام و موقعيت كے مستحكم ہوجانے سے پہلے قيدى بنانے سے منع كرنے كے بعد، خداوند كى عزت و حكمت كى طرف توجہ دلانا، اس حقيقت كى جانب اشارہ ہے كہ اس نہى كى مخالفت، خلاف مصلحت ہونے كے علاوہ، شكست كا زمينہ فراہم كرتى ہے_
15_ دشمن كى مكمل شكست سے پہلے، ميدان جنگ سے قيدى و اسير پكڑنے سے پرہيز كرنا، ايك حكيمانہ فعل ہے اور دشمنان دين پر فتح پانے كا سبب بنتاہے_
ما كان لنبي ...والله عزيز حكيم
دشمن كى شكست سے پہلے اسير بنانے كى حرمت پر تاكيد كے بعد خداوند كو حكيم و عزيز كى صفات سے ياد كرنا، اس بات كى جانب اشارہ ہے كہ يہ حكم، ايك حكيمانہ حكم ہے اور اس پر عمل، مسلمانوں كى عزت و كاميابى كا زمينہ فراہم كرتاہے_
16_ انبيائے الہي(ع) زمين پر اپنى حكومت اور دين (خدا) كے مستقر ہوجانے سے پہلے، ميدان جنگ سے قيدى پكڑنے سے پرہيز كرتے تھے اور اس فعل كو ناروا سمجھتے تھے_
ما كان لنبي ...والله عزيز حكيم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مندرجہ بالا مفہوم اس بناء پر ہے کہ جب "یثخن" کا مفعول "دینہ" یا "حکومتہ" جیسا کوئي کلمہ ہو، اس بناء پر "اثخان" کا معنی مستحکم و محکم کرنا ہے، بنابراین جملہ "ما کان ..." سے پتہ چلتاہے کہ انبیائے اکرام(ع) جب تك اپنی حکومت اور دین کو زمین پر مستقر ومحکم نہیں کرلیتے تھے، اس وقت تك، میدان جنگ سے قیدی پکڑنے سے پرہیز کرتے تھے، قابل ذکر ہے کہ اگر مجاہدین اس امر سے تخلف کریں اور قیدی بنائیں تو آیت نمبر 70 کے مطابق، یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان اسیروں کو قتل کردیاجائے_

17_ دشمن کی نابودی اور حکومت حق کے استقرار سے پہلے میدان جنگ سے اسیر پکڑنے سے پرہیز، دین کی فتح کا زمینہ فراہم کرتاہے اور ایك حکیمانہ فعل ہے_

و اللہ عزیز حکیم

621

لَّوْلاَ كِتَابٌ مِّنَ اللّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ .68

اگر خدا کی طرف سے پہلے فیصلہ نہ ہوچکا ہوتا تو تم لوگوں نے جو فدیہ لے لیا تھا اس پر عذاب عظیم نازل ہوجاتا (68)
1_ جنگ بدر میں اسیر بنانے کا لازمہ یہ تھا کہ اس جنگ کے مجاہدین خداوند کی جانب سے ایك بڑے عذاب میں گرفتار ہوجاتے_
لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم
"فیما أخذتم" میں کلمہ "في" سببیہ ہے اور اس کا "ما" مصدریہ ہے، یعنی "بسبب أخذکم" گذشتہ آیت کے مطابق اس سے مراد اسیر بناناہے_
2_ خداوند کی جانب سے مقدر ہوچکا تھا کہ جنگ بدر میں مجاہدین بدر، عذاب الہی میں گرفتار نہ ہوں_
لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم
3_ اپنے احکام اوردستورات بیان کرنے سے پہلے انسانوں کو عذاب میں مبتلا نہ کرنا سنت خداوند ہے_
لو لاکتب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم
یہاں "کتبٌ" سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلے میں چند آراء بیان کی گئي ہیں من جملہ یہ کہ سنت الہی یہ ہے کہ جب تك خدا لوگوں کیلئے کوئي حکم و دستور وضاحت کے ساتھ بیان نہ کر دے، انھیں عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جنگ بدر میں اسیر بنانا اگر چہ بہت ہی ناروا کام تھا لیکن اس کا حکم (ممانعت) وضاحت کے ساتھ بیان نہیں ہوا تھا لہذا خداوند نے اس ناروا عمل کے مرتکبین کو عذاب میں مبتلا نہیں کیا_
4_ مجاہدین بدر کے درمیان پیغمبر اکرم(ص) کا وجود مبارك، ان پر عذاب کے نزدل سے مانع تھا_
لو لا کتب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم
"کتب من الله ..." کے بارے میں جو احتمالات بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایك یہ حقیقت بھی ہے کہ جو اسی سورہ کی آیت 33 میں بیان ہوئي ہے (ما کان الله لیعذبهم و أنت فیهم) یعنی خداوند اس وقت تك لوگوں کو عذاب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

622
نہيں دے گا جب تك آپ(ص) ، ان كے درميان موجود ہيں_
5_ جنگ بدر ميں اسير بنانے كا نتيجہ يہى تھا كہ مسلمان اس جنگ ميں شكست كھاجاتے_
لو لا كتب من الله سبق لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم
بعض كا خيال ہے كہ "عذاب عظيم" سے مراد "جنگ بدر ميں دشمن سے شكست كھانا ہے" اور "كتب من الله ..." سے مراد وہ فتح و كاميابى كا وعدہ ہے كہ جس كى خداوند نے جنگ بدر سے پہلے مسلمانوں كو بشارت دى تھي_ بنابراين، آيت كا معنى يوں ہوجائے گا_ "اگر تمہارى (مجاہدين بدر كي) فتح و كاميابى كے بارے ميں وعدہ الہى نہ ہوتا تو دشمن كى مكمل شكست سے پہلے اسير بنانے كے سبب تم سختى و مشكل ميں گرفتار ہوجاتے (ما خوذ از تفسير روح المعاني)
6_ جنگ بدر ميں مسلمانوں كى شكست (يعنى دشمن كى مكمل شكست سے پہلے اسے اسير بنانے) جيسے مقتضيات پورے ہونے كے باوجود، اس جنگ ميں تقدير اور قضائے الہى كا مسلمانوں كو فاتح بنانا اور ان كى شكست كے مانع بننا_
لو لا كتب ...عذاب عظيم
7_ دشمن كى مكمل شكست سے پہلے اسے اسير بنانے كيلئے مجاہدين اسلام كا جد و جہد كرنا ايك عظيم گناہ ہے_
لمسكم فيما أخذتم عذاب عظيم
يہ كہ اسير بنانا، عذاب عظيم كا مقتضى ہے تو اس سے پتہ چلتاہے كہ يہ ايك عظيم گناہ ہے_
8_ عن رسول الله (ص) قال: لم تكن الغنائم تحلّ لا حد كان قبلنا فطيبّهأ الله لنا لما علم الله من ضعفنا فانزل الله فيما سبق من كتابہ احلال الغنائم "لو لا كتاب من الله سبق ..." (1)
رسول خدا(ص) سے منقول ہے كہ: ہم سے پہلے كسى پر بھى غنائم حلال نہيں تھے_ پس خداوند نے انھيں ہم پر حلال فرمايا چونكہ وہ ہمارے ضعف سے آگاہ تھا، اور اس نے اپنى سابقہ كتاب ميں ہمارے لئے غنائم كے حلال ہونے كو بيان كيا "اگر خداوند كا سابقہ مكتوب حكم نہ ہوتا تو جو كچھ تم نے ليا ہے اس كے سبب، تم عذاب عظيم ميں گرفتار ہوجاتے"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كبيره گناه 7
مجاہدين:
مجاہدين كى ذمہ داري7
محمد(ص) :
محمد(ص) اور مجاہدين 4; محمد(ص) كے وجود كے آثار 4
مسلمان:
مسلمانوں كى شكست كا زمينہ 5

فَكُلُواْ مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّباً وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .69
پس اب جو مال غنيمت حاصل كر ليا ہے اسے كھاؤ كہ وہ حلال اور پاكيزہ ہے اور تقوى الہى اختيار كرو كہ اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے(69)
1_ دشمنان دين سے حاصل كى گئي غنيمتيں حلال ہيں اور ان سے استفادہ كرنا جائز ہے_
فكلوا مما غنمتم حلالاً طيّباً
2_ اسيروں كى آزادى كے بدلے لئے گئے فديہ كا غنائم ميں سے ہونا اور اس كے استعمال كاجائز و حلال ہونا_
فكلوا مما غنمتم حلالاً طيّباً و اتقوا الله
گذشتہ آيات كے مطابق "ما غنمتم" كے مطلوبہ مصاديق ميں سے ايك وہ فديہ ہے كہ جو جنگى قيديوں كى آزادى كے بدلے ليا جاتاہے_ حرف "فائ" كے ذريعے، جملہ "فكلوا ..." كاسابقہ جملے پر عطف بھى اس معنى كى تائيد كرتاہے_

3_ مجاہدين كا ايك ضرورى فريضہ يہ ہے كہ وہ جنگى غنائم سے استفادہ كرنے ميں، احكام الہى كا لحاظ ركھيں_
فكلوا ...واتّقو الله
غنائم كا حكم بيان كرنے كے بعد، تقوى كى رعايت كرنے كا حكم الہي، ظاہر كرتاہے كہ جنگى غنائم سے استفادہ كرنے كے بھى كچھ احكام ہيں جن كا لحاظ ركھنا چاہيئے_
4_ جنگى غنائم سے استفادہ كرنے ميں، احكام الہى كى رعايت نہ كرنا، عدم تقوى كى علامت ہے_
فكلوا مما غنمتم حلالاً طيبا و اتقّوا الله
5_ مجاہدين كو نہيں چاہيئے كہ وہ حاصل ہونے والى تمام غنيمتوں ميں تصرف كرليں اور ان سب كو اپنے لئے حلال جاننے لگيں_
فكلوا مما غنمتم حلالاً طيباً
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبنى ہے كہ جب "مما غنمتم" ميں "من" تبعيض كيلئے ہو لہذا "فكلوا مما ..." يعنى غنيمتوں ميں سے بعض تمہارے لئے مباح ہيں، اور بعض دوسرى غنيمتيں، خمس كى طرح اپنے مقررہ مصارف تك پہنچائي جائيں_
6_ غنائم سے استفادہ كرنے ميں، لغزش و گناہ كے خطرات كا موجود ہونا_
فكلوا ...و اتقوا الله
7_ اسير بنانے كى حرمت، ان سے فديہ لينے اور اس ميں تصرف كرنے كى حرمت كا موجب نہيں بنے گي_
ما كان لنبى أن يكون لہ أسرى ...فكلوا مما غنمتم حلالاً طيّباً
كچھ خاص شرائط كے ساتھ اسير بنانے كى حرمت كے بيان كے بعد، اسيروں كے فديہ و غنائم كے مباح ہونے كا بيان يہ ظاہر كرتاہے كہ اسير بنانے كى حرمت، ان كے فديہ لينے كى حليت، كے مانع نہيں بنے گي_
8_ كسب مال كے طريقے كى حرمت، ہميشہ حاصل شدہ مال ميں تصرف كى حرمت كا لازمہ نہيں ہوتي_*
ما كان لنبى أن يكون لہ أسرى ...فكلوا مما غنمتم حلالاً طيباً
يہ مفہوم گذشتہ مفہوم كى وضاحت سے اخذ كيا گيا ہے_
9_ خداوند، گناہوں كى مغفرت كرنے والا اور اپنے بندوں سے مہربانى كرنے والا ہے_
إن الله غفورٌ رحيم
10_ خداوند نے ان مجاہدين بدر كو اپنى عفو و مغفرت سے نوزا كہ جو (جنگ بدر ميں) بے موقع، اسير بنانے كى وجہ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گناه کے مرتکب ہوگئے تھے_
ما كان لنبى أن يكون لہ أسرى ... إن الله غفور رحيم
11_ فديہ و غنائم كى حليت كے بارے ميں حكم الهي،

625
خداوند كى رحمت و مغفرت كا ايك جلوه ہے_
فكلوا ...إن الله غفور رحيم
12_ مغفرت الهي، اسكى رحمت كا ايك جلوه ہے_
إن الله غفور رحيم

626

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الأَسْرَى إِن يَعْلَمِ اللّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْراً يُؤْتِكُمْ خَيْراً مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .70

اے پيغمبر اپنے ہاتھ كے قيديوں سے كہ ديجئے كہ اگر خدا تمھارے دلوں ميں نيكى ديكھے گا تو جو مال تم سے لے ليا گيا ہے اس سے بہتر نيكى تمھيں عطا كردے گا اور تمھيں معاف كردے گا كہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے(70)

1_ جنگ بدر ميں مسلمانوں نے بعض دشمنوں كو قيدى بناليا تھا اور بعد ميں فديہ ليكر انھيں آزاد كرديا_

يأيھا النّبى قل لمن فى أيديكم من الأسرى إن يعلم الله فى قلوبكم

2_ جنگ بدر كے اسيروں سے كہا گيا، اسلام اور توحيد قبول كرنے كى صورت ميں خداوند تمہيں ا س چيز (فديہ) سے بہتر نعمات عطا كرے گا جو تم سے لے لى گئي ہے_

إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً يؤتكم خيراً مما اُخذمنكم

"يغفر لكم" كے مطابق، "خيراً" سے مراد توحيد اور اسلام كى جانب رجحان ہے، چونكہ

خداوند شرك كے گناہ كو ہرگز نہيں بخشے گا: إن الله لا يغفر ا ن يشرك بہ

3_ جنگ بدر كے قيديوں كو بشارت اور خوشخبرى سنائي گئي كہ دعوت اسلام و توحيد قبول كرنے كى صورت ميں خداوند ان كے گذشتہ گناہوں كو بخش دے گا_

إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً ...يغفر لكم و الله غفور رحيم

4_ جنگ بدر كے قيديوں كو اسلام اور ايمان كى طرف رغبت دلانا_

يا ا يہا النبى قل لمن فى ا يدكم من الا سرى إن يعلم الله فى قلوبكم

627

5_ جنگى قيديوں تك پيام الہى پہنچانا اور انھيں اسلام كى طرف راغب كرنا، دينى و الہى رھبروں كا فريضہ ہے_

يأيھا النّبى قل لمن فى أيديكم من الأسرى

6_ جنگى قيديوں سے فديہ لينا جائز ہے_

يؤتكم خيراً مما اُخذ منكم

"ما أخذ" ميں "ما" موصول اسمى ہے اور اس سے مراد وہ فديہ ہے كہ جو جنگ بدر كے قيديوں سے ليا گيا تھا_

7_ دين الہى كى تبليغ كيلئے ہر مناسب موقع سے استفادہ كرنے كى ضرورت_

يأيھا النّبى قل لمن فى أيديكم

8_ پيغمبر اكرم(ص) جنگ بدر كے قيديوں كو اسلام قبول كرنے كى صورت ميں (ان كے گناہوں كى مغفرت و غيرہ كے بارے ميں) خداوند كى طرف سے بشارت و خوشخبرى سنانے پر مأمور تھے_

قل لمن فى أيديكم من الأسرى

9_ جنگ بدر ميں پيغمبر اكرم(ص) اور مسلمانوں كے خلاف جنگ ميں شركت، شركت كرنے والوں كى قبوليت ايمان كے مانع نہيں تھي_

إن يعلم الله فى قلوبكم خيراً يؤتكم خيرا مما اُخذ منكم و يغفر لكم

10_ خداوند اپنے بندوں پر مہربان اور ان كے گناہوں كى مغفرت كرنے والا ہے_

والله غفور رحيم

11_ كفار اگر چہ پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف جنگ ہى كيوں نہ كرچكے ہوں، ايمان لانے كى صورت ميں، خداوند كى رحمت و مغفرت ان كے شامل حال ہوگي_

إن يعلم الله ...يغفر لكم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

12_ اسلام كى طرف مائل ہوجانے كے بعد، دين كے خلاف لڑنے والوں كى مغفرت اور گناہوں كى بخشش، انسانوں كيلئے مغفرت و رحمت الہى كا ايك جلوہ ہے_
و يغفر لكم و الله غفور رحيم

اسلام:
قبول اسلام كے آثار 2، 3، 8، 11، 12; صدر اسلام كى تاريخ 1، 3، 4; اسلام كى طرف تشويق دلانا 5
اسير:
اسير كى آزادى 1; اسير سے فديہ 1، 2، 6; اسيروں كى تشويق 5
الله تعالى :
الله تعالى كى رحمت 12; الله تعالى كى مغفرت 10،12; الله تعالى كى مہربانى 10; الله تعالى كے عطايا2

628
ايمان:
اسلام پر ايمان 4; ايمان كى تشويق 4; ايمان كے آثار 11; ايمان كے موانع 9
تبليغ:
تبليغ ميں فرصت 7
توحيد:
توحيد قبول كرنے كے آثار 2، 3
حق كے مخالف لوگ:
حق كے مخالف لوگوں كى مغفرت 12
دين:
تبليغ دين كى اہميت 7
دينى رھبري:
دينى رھبرى كى مسؤليت 5
غزوہ بدر:
غزوہ بدر كے اسير 2; غزوہ بدر كے اسيروں كو بشارت 3، 8; غزوہ بدر كے اسيروں كى تشويق 4;غزوہ بدر ميں اسير بنانا 1
فديہ:
جائز فديہ 6;فديہ كے احكام 6
فرصت:
فرصت سے استفادہ7
كفار:
كفار كى مغفرت 11; محارب كا ايمان 11;محارب كفار كى مغفرت 11
گناہ:
گناہوں كى مغفرت 10، 12; گناہوں كى مغفرت كى بشارت 8
محمد(ص) :
محمد(ص) سے جنگ 11; محمد(ص) كى مسؤليت8;محمد(ص) كے خلاف جنگ كے آثار 9
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان ;مسلمانوں كے خلاف جنگ كے آثار 9
مشمولين رحمت :11
مشمولين مغفرت:11

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَإِن يُرِيدُواْ خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُواْ اللّهَ مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ .71

اور اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس سے پہلے خدا سے خیانت کر چکے ہیں جس کے بعد خدا نے ان پر قابو عطا کردیا کہ وہ سب کچھ جاننے والا اور صاحب حکمت ہے(71)

1_ آزاد شدہ جنگی قیدیوں کی طرف سے دین خدا کے محفوظ ہونے کے بارے میں خداوند کا پیغمبر اسلام(ص) کو اطمینان دلانا_

و إن یریدوا خیانتك فقد خانوا الله من قبل

2_ جنگ بدر کے قیدیوں کا، اس جنگ سے پہلے، دین خدا سے خیانت کرنے والوں میں سے ہونا_

و إن یریدوا خیانتك فقد خانوا الله من قبل

3_ خداوند کے ساتھ خیانت کے مصادیق میں سے ایك، انبیائے الہی کے خلاف جنگ اور مبارزہ کرنا ہے_

و إن یریدوا خیانتك فقد خانوا الله من قبل

"فقد خانوا الله من قبل" (ان قیدیوں نے اپنی اسارت سے پہلے بھی خداوند سے خیانت کي ہے) سے مراد وہی مبارزہ اور لشکر کشی ہے کہ جو مشرکین نے پیغمبر(ص) کے خلاف جنگ بدر میں شروع کی تھي، اور خداوند نے اس جنگ و مبارزے کو اپنے ساتھ خیانت شمار کیا ہے، لہذا پیغمبر اکرم(ص) اور مسلمانوں کے خلاف مبارزہ و جنگ، خداوند سے خیانت شمار ہوتی ہے_

4_ قیدیوں کی طرف سے خیانت (جاری رکھنے) کے احتمال کو، ا ن کی آزادی کے مانع نہیں بننا چاہیئے_

و إن یریدوا خیانتك

یہ احتمال ہمیشہ موجود رہتاہے کہ قیدي، آزاد ہونے کے بعد دوبارہ مشرکین کی حمایت کیلئے اٹھ کھڑے ہونگے اور اسلامی نظام کے خلاف جد و جہد شروع کردیں گے، لہذا ممکن ہے کہ اس احتمال کی وجہ سے اسلامی نظام کے رہبر و قائدین، قیدیوں کی آزادی کیلئے قدم نہ اٹھائیں، یہ آیت

"و ان یریدوا ..." اس پریشانی کو ختم کرنے کیلئے نازل کی گئي ہے_ یعنی قیدیوں کو آزاد کرنے ہی میں مصلحت ہے تو اس قسم کا احتمال و پریشانی تمہیں قیدیوں کے آزاد کرنے سے نہ روکے_

5_ خداوند نے جنگ بدر کے اسیروں کو دھمکی دی کہ اگر تم لوگ اپنی خیانت جاری رکھوگے تو دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوجاؤگے_

و إن یریدوا خیانتك

"ان یریدوا خیانتك ..." کا جواب شرط تقدیر میں ہے اور جملہ "فقد خانوا الله " اس کا جانشین بن گیا ہے، اور اس تقدیر کے ساتھ جملہ کی دلالت یوں ہے، کہ اگر یہ قیدی دوبارہ خیانت کرنے کا خیال رکھتے ہیں تو تمہیں، ا نھیں آزاد کرنے میں کوئي باك نہیں ہونا چاہیئے چونکہ خداوند خیانت کاروں کو دوبارہ تمہارے قبضہ میں دیدے گا، جس طرح اس نے جنگ بدر میں تمہیں ان پر مسلط کردیا تھا_

6_ جنگ بدر کے کفار، خدا اور اس کے دین کے ساتھ خیانت کرنے کے سبب مجاہدین (اسلام) سے مغلوب ہوگئے اور ان میں سے کچھ قیدی بنا لئے گئے_

فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم

امکان (مصدر امکن) کا معنی تسلط و غلبہ عطا کرنا ہے، اور حرف "فا" کے ذریعے، جملہ "فقد خانوا" پر جملہ "امکن منھم" کی تفریع، اس بات پر دلالت کررہی ہے کہ دین خدا سے کفار کی خیانت کے سبب خداوند نے مسلمانوں کو ان پر مسلط کردیا تھا_

7_ جنگ بدر کے اسیروں پر پیغمبر اکرم(ص) کے تسلط کا اصلی سبب، ارادہ خداوند تھا_

فأمكن منهم

"ا مکن" کی فاعلی ضمیر کا مرجع "الله " ہے، یعنی خداوند نے تمہیں ان پر تسلط بخشا_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

8_ خداوند سے خیانت کرنے والوں کا انجام، ذلت اور ناکامی ہے_
فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم
9_ خداوند بہت زیادہ جاننے والا اورحکیم ہے_
والله عليم حكيم
10_ دین الہی اور پیغمبر اکرم(ص) سے خیانت کرنے والوں کی ناکامی کے بارے وعدہ الہی کی بنیاد اس کا وسیع علم اور حکمت ہے_
فقد خانوا الله من قبل فأمكن منهم والله عليم حكيم
11_ عن الصادق(ع) : المنافق ...إذا ملك خان الله و رسوله فی ما لہ و ذلك قول الله عزوجل: " ...و إن يريدوا خيانتك فقد خانوا الله من قبل ..." (1)
----

1) تحف العقول ص 368، بحار الانوار ج/75 ص 252 ح 104_

امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ: منافق جب کسی (مال) کا مالك ہوجاتا ہے تو وہ اپنے مال میں خدا و رسول(ص) سے خیانت کرتاہے، اور یہی قول خداوند ہے کہ اگر وہ تم سے خیانت کرنا چاہتے ہیں) تو یہ کوئي نئي بات نہیں) انھوں نے اس سے پہلے (بھي) خداوند سے خیانت کی ہے ..."

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُوْلَـئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَلَمْ يُهَاجِرُواْ مَا لَكُم مِّن وَلاَيَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُواْ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلاَّ عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ .72

بیشك جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت كی اور راہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد كیا اور جنھوں نے پناہ دی اور مدد كی یہ سب آپس میں ایك دوسرے كی ولی میں اور جن لوگوں نے ایمان اختیار كر كے ہجرت نہیں كی ان كی ولایت سے آپ كا كوئي تعلق نہیں ہے جب تك ہجرت نہ كریں اور اگر دین كے معاملہ میں تم سے مدد مانگیں تو تمھارا فرض ہے كہ مدد كردو علاوہ اس قوم كے مقابلہ كے جس سے تمھارا معاہدہ ہوچكا ہے كہ اللہ تمھارے اعمال و خوب دیكھنے والا ہے(72)

1_ خداوند نے مہاجر و انصار مؤمنین میں سے ہر ایك كو دوسرے كا ولی قرار دیا اور انھیں ایك دوسرے كی ہر میدان میں مدد اور حمایت كرنے كی دعوت دي_

إن الذین ء امنوا و ھاجروا ...أولیاء بعض

جملہ "ا ولئك بعضھم ا ولیاء بعض" ایك خبر یہ جملہ ہے اور اس سے مراد ولایت كا جعل و انشاء كرناہے_

2_ ہر شخص كیلئے خداوند كی جانب سے مقرر كردہ ولایت سے بہرہ مند ہونے كی شرط یہ تھی كہ انصار مہاجرین

633

كی مدد كریں اور مجاہدین اپنی جان و مال كے ساتھ جہاد میں شریك ہوں_

إن الذین ء امنوا و ھاجروا ...أولیاء بعض

"أولئك" كا مشارالیہ اور "بعضھم" كی ضمیر كا مرجع، پہلا اوردوسرا "اَلَّذیْنَ" ہے، ان تمام صفات كے ساتھ كہ جو ان كیلئے ذكر كی گئي ہیں، یعنی مہاجر مؤمنین اگر جہاد نہ كریں یا مدینہ میں ساكن مؤمنین (انصار) مہاجرین كی مدد نہ كریں تو وہ ولایت كے حقوق سے بہرہ مند نہیں ہوسكینگے_

3_ راہ خدا كے مہاجرین كی مدد كرنا اور انھیں پناہ دینا، اہل ایمان كا ایك فریضہ ہے_

والذین ء اووا و نصروا

4_ صدر اسلام میں، جہاد كیلئے اقدام كرنا، مہاجرین كی ذمہ داری تھی اور مہاجرین كی مدد و نصرت كرنا، گروہ انصار كا فریضہ تھا_

والذین ء اووا و نصروا

مہاجرین كی اس صفت كا بیان كہ وہ راہ خدا میں جہاد كریں جبكہ اس كے مقابلے میں انصار كو اس صفت سے یاد نہیں كیا گیا، حالانكہ جہاد در راہ خدا ایك ایمانی فریضہ ہے، ہوسكتاہے یہ اس نكتہ كی طرف اشارہ ہو كہ صدر اسلام میں جہاد اور اسكے لئے اقدام كی ذمہ داری مہاجرین پر تھی اور انصار كا فریضہ تھا كہ وہ اس سلسلے میں مہاجرین كی مد د كریں، لیكن اقدام (جہاد) نہ كریں_

5_ زمانہ بعثت میں مؤمنین تین گروہوں پر مشتمل تھے، مہاجرین (وہ مؤمنین كہ جنہوں نے مكہ یا اس كے اطراف سے مدینہ كی جانب ہجرت كی تھي) انصار (وہ مؤمنین كہ جنہوں نے مہاجرین كو پناہ دی تھي) اورغیر مہاجر مؤمنین_

إن الذین ء امنوا و ھاجروا ...والذین ء اووا و نصروا ...والذین ء امنوا

"ایوائ" (آووا كا مصدر ہے) جس كا معنی پناہ دینا اور جگہ دینا ہے، اس كا مفعول ایك محذوف ضمیر ہے كہ جو "الذین ء امنوا ..." كی طرف لوٹ رہی ہے_

6_ خداوند كی بارگاہ میں جہاد اور ہجرت كی قدر و قیمت كا معیار، اس كا راہ خدا میں ہونا ہے_

ھاجروا وجھدوا بأموالھم وَ أنفسھم فی سبیل اللہ

یہ مفہوم "كلمہ" فی سبیل اللہ " سے اخذ كیا گیا ہے_

7_ خداوند متعال نے مہاجرین و انصار كے درمیان غیر مہاجر مؤمنین كے ساتھ كسی قسم كی ولایت مقرر نہیں كی اور ان كی مدد و نصرت كی ذمہ داری مہاجرین و انصار پر نہیں ڈالی _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

والذين ء امنوا و لم يهأجروا ما لكم من ولى تهم من شيئ
"ولايت" كا معنى حمايت كرنا اور مدد و نصرت كرناہے، كلمہ "شيئ" مبتدا اور اس ميں "من" زائده ہے، "من ولايتهم" كا "من" بيانيہ ہے اور "شيئ" كے معنى كو ظاہر كررہا ہے كلمہ

"لكم" "من شيئ" كى خبر ہے، قابل ذكر ہے كہ مندرجہ بالا مفہوم ميں "ولايتهم" كى ضمير كو مفعول ليا گيا ہے اور اس كا فاعل وه ضمير ہے كہ جو مہاجر و انصار سے مخاطب ہے بنابراين جملے كا معنى يہ ہوگا: ان كے بارے ميں تمہارے لئے كسى قسم كى ولايت مقرر نہيں كى گئي، يعنى تمہيں ان كى مدد نہيں كرنى چاہيئے_
8_ مہاجرين و انصار كو غير مہاجر مؤمنين سے مدد نہيں مانگنى چاہيئے اور نہ ہى ان سے حمايت كى اميد ركھنى چاہيئے_ *
ما لكم من ولى تهم من شيئ:
مندرجہ بالا مفہوم اس بات پر مبتنى ہے كہ جب "ولى تهم" كى ضمير فاعل ہو، بنابراين جملہ "ما لكم ..." كا معنى يہ ہے كہ تمہارے لئے (ضروري) نہيں كہ ان كى مدد و پشتيبانى سے استفاده كرو، يعنى تمہيں ان لوگوں كو اپنى مدد كيلئے نہيں بلانا چاہيئے اور ان كى حمايت طلب نہينكرنى چاہيئے_
9_ صدر اسلام ميں مسلمانوں كى ہجرت ،ايك خاص اہميت كى حامل تھي_
والذين ء امنوا و لم يہاجروا مالكم من ولى تهم من شيئ
غير مہاجر مؤمنين كى مدد كرنے سے نہى اور ان كى ولايت كے قطع ہونے كا حكم ہوسكتاہے صدر اسلام ميں ہجرت كى اہميت كى طرف اشاره ہو_
10_ صدر اسلام ميں ہجرت كو، راه خدا ميں جہاد كى نسبت زياده اہميت حاصل تھي_
ما لكم من ولى تهم من شيء حتى يهاجروا
صدر آيت كے مطابق، حق ولايت سے بہره مند ہونا جہاد سے مشروط تھا اس سے پتہ چلتاہے كہ مؤمنين كے درميان ولايت مقرر كرنے كيلئے فقط ہجرت كافى نہيں، بنابراين اس جملے ميں ہجرت كو ذكر كرنا (حتى يهاجروا) اور اسے جہاد سے مقيد نہ كرنا اس معنى كى حكايت كررہاہے كہ صدر اسلام ميں راه خدا ميں ہجرت كرنا، جہاد سے زياده اہميت ركھتا تھا_
11_ غير مہاجر مؤمنين، ہجرت كرنے كى صورت ميں مؤمنين كے درميان مقرر شده حمايت و ولايت كے حقوق سے بہره مند ہونے ميں دوسرے مہاجرين كے ہم پلہ و مساوى ہيں_
مالكم من ولى تهم من شيء حتى يهاجروا
12_ كفار كے ساتھ غير مہاجر مؤمنين كى دين اور دينداری كى خاطر جنگ ہى ايك ايسا مورد ہے كہ جس ميں مہاجرين و انصار كا فريضہ ہے كہ وه غير مہاجر مؤمنين كى مدد و نصرت كريں_
و إن استنصروكم فى الدين فعليكم النصر
"فى الدين" كى قيد سے ظاہر ہوتاہے كہ اگر كفار نے اسلام اور غير مہاجرين كى دينداری كے خلاف مبارزه كرنے كيلئے ان پر حملہ كرديا تو تمام مسلمانوں كو ان كى حمايت كرنى چاہيئے_
اور اگر يہ لڑائي اس مقصد كيلئے نہ ہو (يعنى دين و دينداری لڑائي كا سبب نہ ہو تو) ان كى حمايت

ضرورى نہيں، قابل ذكر ہے كہ "النصر" ميں "ال" مضاف اليہ كا جانشين ہے يعنى "فعليكم نصرهم"
13_ اگر غير مہاجرين كى طرف سے مدد كى درخواست كى جائے تو اس شرط كے ساتھ مہاجرين و انصار پر واجب ہوجاتاہے كہ وه ان كى مدد كريں_
و إن استنصروكم فى الدين فعليكم النصر
مندرجہ بالا مفہوم "إن استنصروكم ..." كى شرط كو ديكھتے ہوئے اخذ كيا گيا ہے_
14_ جن كفار نے مسلمانوں كے ساتھ عدم تعرض كا عہد و پيمان باندھ ركھاہے وه خواه اسلام كے خلاف مبارزے كى نيت ہى سے غير مہاجرين پر حملہ كريں، مہاجرين وانصار كا فريضہ نہيں كہ وه ان (غير مہاجرين) كى مدد كريں_
فعليكم النصر إلا على قوم بينكم و بينهم ميثق

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرینہ مقام کے مطابق "میثاق" سے مراد " صلح اور جنگ نہ کرنے کا" پیمان ہے_
15_ مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ ان مؤمنین کے دفاع کی خاطر کفار کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان کو نظر انداز کریں اور اسے توڑ ڈالیں، کہ جو کفار کے حملے کا نشانہ بنے ہیں_
فعليكم النصر إلا على قوم بينكم و بينهم ميثق
16_ زمانہ بعثت کے مسلمانوں نے کفار کے کچھ گروہوں کے ساتھ "عدم تعرض" کا پیمان باندھ رکھا تھا اور اس پر پابند تھے_
إلا على قوم بينكم و بينهم ميثق
17_ طرف مقابل کے کافر ہونے کی صورت میں بھی اپنے عہد و پیمان کی پابندی کرنے کی غیر معمولی اہمیت_
فعليكم النصر إلا على قوم بينكم و بينهم ميثق
اگر چہ آیہء شریفہ میں "میثق" سے مُراد جنگ بندی کا عہد و پیمان ہے لیکن واضح ہے کہ جنگ بندی کا پیمان ہی خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ آیہ شریفہ کو ہم ہر قسم کے عہد و پیمان پر منطبق کرسکتے ہیں_
18_ کفار کے ساتھ (عدم تعرض و غیرہ) کا عہد و پیمان باندھنا ایك جائز فعل ہے اور اسکی پابندی واجب ہے_
إلا على قوم بينكم و بينهم ميثق
19_ انسانوں کے اعمال مکمل طور پر خداوند کی نظارت کے تحت ہیں_
والله بما تعملون بصير
20_ فرامین خداوند کے سلسلے میں مؤمنین کے اعمال کی کیفیت کے بارے میں خداوند کا انہیں خبردار کرنا_

والله بما تعملون بصير
21_ عن زارة و حمران و محمد بن مسلم عن أبي جعفر و ابى عبدالله (عليهما السلام) قالوا: سألنا هما عن قوله: "الذين آمنوا و لم يهاجروا ما لكم من ولايتهم من شيء حتى يهاجروا" قالا: ا ن اهل مكة لايرثون ا هل المدينہ (1)
زرارة، حمران اور محمد بن مسلم کہتے ہیں ہم نے امام باقر و امام صادق علیہما السلام سے پوچھا: خداوند کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے؟ کہ جس میں فرمایا گیا ہے جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی ان کے ساتھ تمہاری ولایت نہیں یہانتك کہ وہ ہجرت کریں" آپ(ع) نے فرمایا: (قطع ولایت) یہ ہے کہ اہل مکہ، اہل مدینہ سے ارث نہ لیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسلمانوں سے جنگ 14
جہاد:
جان كے ذريعے جہاد 2;جہاد كى اہميت 10; جہاد كى ذمہ دارى 4; جہاد كى قدر و منزلت 6; مال كے ذريعے جہاد 2; كفار سے جہاد2
سبيل اللہ :
سبيل اللہ كى قدر و منزلت 6
عہد:
عہد و پيمان كے احكام 8;عہد و پيمان وفا كرنے كى اہميت 15، 17; وعدہ وفا كرنے كا وجوب 18;
------

1) تفسير عياشى ج2 ص 70 ح 81 ; تفسير برہان ج2 ص 98 ح 3_

وفائے عہد 16
مجاہدين:
مجاہدين كو پناہ 3
مدينہ:
مدينہ كے مؤمنين 5
مسلمان:
صدر اسلام كے مؤمنين كا معاہدہ 16; صدر اسلام كے مؤمنين كى ہجرت 9;مسلمانوں كى ذمہ داري15
معاہدہ:
جنگ نہ كرنے كا معاہدہ 14، 16، 18; كفار سے معاہدہ 14، 15، 16، 17، 18
مؤمنين:
انصار مؤمنين 5; صدر اسلام كے مؤمنين 5;غير
مہاجر مؤمنين 7، 11; غير مہاجر مؤمنين كى امداد12، 13;مؤمنين اور كفار 12; مؤمنين اور ولايت 1، 7، 11;مؤمنين كا دفاع 15;مؤمنين كا عمل 20; مؤمنين كى امداد 1،9 ;مؤمنين كى تنبيہ 20;مؤمنين كى مسؤليت 3; مؤمنين كى ولايت كى شرائط 2; مہاجر مؤمنين 5
مہاجرين:
مہاجرين اور غير مہاجر مؤمنين 8; مہاجرين كى امداد 2، 3، 4; مہاجرين كى ذمہ دارى 4، 12، 13; مہاجرين كى ذمہ دارى كى حد 14;مہاجرين كے مقامات 11; مہاجرين ميں ولايت 1، 2، 7
واجبات: 18
ہجرت:
صدر اسلام ميں ہجرت10;ہجرت كى اہميت 9، 10، 11; ہجرت كى قدر و قيمت 6

وَالَّذينَ كَفَرُواْ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ إِلاَّ تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ .73
جو لوگ كفر والے ہيں وہ آپس ميں ايك دوسرے كے مددگار ہيں اور اگر تم ايمان والوں كى مدد نہ كرو گے تو زمين ميں فتنہ اور عظيم فساد برپا ہوجائے گا(73)
1_ كفار ايك دوسرے كى حمايت كرنے والے ہيں نہ كہ
مؤمنين كى اور نہ ہى مؤمنين كى حمايت كے قابل ہيں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

و الذين كفروا بعضهم أولياء بعض
بعد والے جملے "إلا تفعلوه ..." كے قرينے سے ايك دوسرے كى نسبت كفار كى ولايت اور حمايت سے مراد، مؤمنين اور كفار كے درميان ولايت كى نفى كرنا ہے، بنابرايں جملہ "إن الذين كفروا ..." كا معنى يہ ہے كہ مسلمانوں كو كفار كے ساتھ "عقد ولائي" نہيں باندھنا چاہيئے، اور نہ ہى ان كى حمايت كريں اور نہ ان سے حمايت طلب كريں_
2_ كفار كے ساتھ ولائي رابطہ برقرار كرنا اور ان كى حمايت كرنا يا ان سے حمايت كى درخواست كرنا، زمين پر عظيم فتنے اور فساد كى پرورش كرنے كے مترادف ہے_
والذين كفروا ...إلا تفعلوه تكن فتنة
"لا تفعلوه" كى مفعولى ضمير كا مرجع، وہ قوانين ہيں كہ جو گذشتہ آيت كے شروع ميں بيان ہوئے ہيں، نيز وہ دستور بھى اس ضمير كا مرجع ہے كہ جو اسى آيت كے شروع ميں بيان ہوا ہے مندرجہ بالا مفہوم مينيہ ضمير "كفار سے قطع ولايت" كى طرف پلٹائي گئي ہے كہ جو جملہ " الذين كفروا ..." سے ما خوذ ہيں_
3_ مؤمنين كا ايك دوسرے كى حمايت سے پہلو تہى كرنا، زمين پر عظيم فتنے و فساد كا باعث ہوگا_
إن الذين ء امنوا ...أولئك بعضہم ... فساد كبير
4_ ان مسلمانوں كى حمايت نہ كرنا كہ جو اپنے دين كى وجہ سے كفار كے حملے كا نشانہ بنے ہيں، ايك عظيم فتنے وفساد كا باعث بنتاہے_
فعليكم النصر ...إلا تفعلوه تكن فتنة فى الارض و فساد كبير_
5_ مسلمانوں كا غلط طرز عمل، ان كى اجتماعى مشكلات اور پريشانيوں كا موجب بناہے_
إلا تفعلوه تكن فتنة فى الأرض و فساد كبير

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ آوَواْ وَّنَصَرُواْ أُولَـئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ .74
اور جن لوگوں نے ایمان اختیار کیا اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور پناہ دی اور نصرفت کی وہی در حقیقت واقعی مومن ہیں اور انھیں کے لئے مغفرت اور با عزّت رزق ہے (74)
1_ جن مؤمنین نے مدینہ ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کیا وہی حقیقی اور سچے مؤمنین ہیں_
والذین ء امنوا و ھاجروا ... ا ولئك ھم المؤمنون حقاً
حق کا معنی ثابت ہونا اور حقیقت پر مبنی ہونا ہے، اور حقاً محذوف مفعول مطلق کیلئے صفت بھی ہوسکتاہے یعنی "ھم المؤمنون إیماناً حقاً" اور فعل مقدر (ا حقہ) کیلئے مفعول مطلق بھی ہوسکتاہے، ہر صورت میں اس سے یہ بات ظاہر ہورہی ہے کہ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی حقیقی و سچے ایمان سے بہرہ مند ہیں_
2_ جن مؤمنین نے مہاجرین کو مدینہ میں پناہ دی اور پیغمبر اکرم(ص) و مہاجرین کی حمایت کی اور دین خدا کی نصرت و مدد کرتے رہے وہی حقیقی اور سچے مؤمنین ہیں_
و الذین ء اووا و نصروا ا ولئك ھم المؤمنون حقاً
3_ جن مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلو تہی کی یا راہ خدا میں جہاد نہیں کیا یا مہاجرین اور دین خدا کی مدد نہیں کي، وہ حقیقی و سچے مؤمنین کے دائرے سے خارج ہیں_

والذین ء امنوا و ھاجروا ...ا ولئك ھم المؤمنون حقاً
"اولئك"، "الذین" اول و دوم اور ان کی تمام خصوصیات کی طرف اشارہ ہے کہ جو ان کی توصیف میں ذکر کی گئي ہیں، اس معنی کو دیکھتے ہوئے، ضمیر فصل "ھم" کی دلالت حصر پر واضح ہوجاتی ہے، جو لوگ پوری کی پوری مذکورہ صفات نہیں رکھتے اگر چہ چند ایك صفات کے حامل ہیں وہ حقیقی مؤمن نہیں_
4_ راہ خدا کے مہاجرین اور مجاہدین کی مدد کرنا اور انھیں پناہ دینا، ہجرت و جہاد جیسی قدر و قیمت کا حامل ہے_
والذین ء امنوا ...والذین ء ا ووا و نصروا
5_ راہ خدا میں (قدم اٹھانا) ہی اس کی بارگاہ میں انسانوں کے اعمال کی قدر و منزلت کا معیار ہے_
جھدوا فی سبیل الله
6_ راہ خدا میں ہجرت و جہاد کرنا، دین خدا کی مدد کرنا اور مہاجرین و مجاہدین کو پناہ دینا ہی اسلام کی اعلی اقدار، اور حقیقی و غیر حقیقی ایمان کی حدود مقرر کرنے کا معیار ہے_
والذین ء امنوا ... ا ولئك ھم المؤمنون حقاً
ہوسکتاہے "نصروا" کا مفعول "دین الله " جیسا کوئي کلمہ ہو یا ہوسکتاہے کوئي محذوف ضمیر ہو کہ جو "الذین ء امنوا ..." کی طرف پلٹ رہی ہو، یعنی "نصروا المؤمنین المھاجرین و المجاہدین" ہر دو معنوں کا مفہوم ایك ہی ہے چونکہ مجاہد مہاجرین کی مدد کرنا بھی دین خدا کی مدد کرنا ہے_
7_ خداوند نے مہاجرین اور انصار کو مغفرت اور باکرامت روزی کی بشارت دي_
لھم مغفرة و رزق کریم
8_ خداوند کی باکرامت روزی اور مغفرت سے بہرہ مند ہونے کا راستہ، ایمان ،ہجرت، جہاد اور دین خدا و مؤمنین کی مدد کرناہے_
و الذین ء امنوا و ھاجروا ...لھم مغفرة و رزق کریم
9_ خداوند حقیقی اور سچے مؤمنین کی لغزشیں اور گناہ بخشنے والا ہے_
لھم مغفرة و رزق کریم
10_ تمام انسان حتی حقیقی مؤمنین بھي، خطا اور گناہ سے محفوظ نہیں اورر خداوند کی مغفرت و بخشش کے محتاج ہیں_
ا ولئك ھم المؤمنون حقا لھم مغفرة و رزق کریم
11_ خداوند سچے مؤمنین کو باکرامت اور عمدہ رزق و روزی سے بہرہ مند کرے گا_
ا ولئك ھم المؤمنون حقاً لھم مغفرة و رزق کریم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سچے مؤمنین 1، 2; سچے مؤمنین کی روزی 11; سچے مؤمنین کی ضرورت 10;سچے مؤمنین کی مغفرت 9; مؤمنین کا جہاد ،1;مؤمنین کو خبردار کیا جانا 10; مؤمنین کی امداد 2; مؤمنین کی امداد کے آثار 8; مؤمنین کی لغزش 9، 10; مؤمنین کی ہجرت 1;

مہاجرین:

مہاجرین کو بشارت 7; مہاجرین کو پناہ 2، 4، 6; مہاجرین کی امداد 4; مہاجرین کی امداد ترک کرنا 3; مہاجرین کی امداد کی قدر و منزلت 6; مہاجرین کی حمایت 2

ہجرت:

مدینہ کی طرف ہجرت ترک کرنا 1; مدینہ کی طرف ہجرت کرنا 3; ہجرت کی قدر و منزلت 4، 6; ہجرت کے آثار 8

وَالَّذِينَ آمَنُواْ مِن بَعْدُ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ مَعَكُمْ فَأُوْلَـئِكَ مِنكُمْ وَأُوْلُواْ الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ 75.

اور جو لوگ بعد میں ایمان لے آئے اور ہجرت کی اور آپ کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمھیں میں سے ہیں اور قرابتدار کتاب خدا میں سب آپس میں ایك دوسرے سے زیادہ اوّلیت اور قربت رکھتے ہیں بیشك اللہ ہر شے كا بہترین جاننے والا ہے(75)

1_ خداوند نے اولین مہاجرین و انصار سے چاہا کہ وہ ان لوگوں کو بھی اپنے آپ میں شمار کریں اور ان کے بارے میں حقوق ولایت کی رعایت کریں کہ جو آئندہ ہجرت اور جہاد کریں گے_

والذین امنوا من بعد و ھاجروا و جھدوا معکم فأولئك منكم

اس آیت کے مخاطب پہلے مہاجرین و انصار ہیں، کلمہ "بعد" کا مضاف الیہ، کلمہ "ایمانکم" یا "الھجرة الاولي" ہے، جملہ "فأولئك منكم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو قوانین و حقائق، پہلے مہاجرین و انصار کے بارے میں بیان ہوئے ہیں وہی ان کے بارے میں بھی بیان ہوئے ہیں_

2_ جو لوگ آئندہ ایمان لائیں گے، ہجرت کریں گے اور مجاہدین کی صف میں رہ کر جہاد کریں گے وہ بھی اولین مؤمنین و مہاجرین کی طرح، حقیقی اور سچے مؤمن ہونگے_

ا ولئك ھم المؤمنون حقاً ...والذین ء امنوا من بعد ...فأولئك

3_ جو لوگ پہلے مؤمنین و مہاجرین کے بعد ایمان لائیں گے وہ پہلے مؤمنین ہی کی طرح، مغفرت خدا اور اسکی کریمانہ روزی سے بہرہ مند ہونگے_

لھم مغفرة و رزق کریم و الذین ء امنوا من بعد ...فأولئك منكم

4_ جہاد کے بارے میں اقدام کرنے کا حق، پہلے مہاجرین کو حاصل تھا_

جھدوا معکم

اس جملے میں کلمہ "معکم" (تمہارے ساتھ جہاد کریں) ہوسکتاہے مندرجہ بالا مفہوم کی جانب اشارہ ہو، اور اگر "معکم" کے مخاطب خصوصاً مہاجرین ہوں تو مندرجہ بالا مفہوم مزید مستحکم ہوجاتاہے_

5_ مدینہ کی جانب ہجرت کرنا، صدر اسلام کے مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ تھا_

والذین ء امنوا من بعد و ہاجروا

ان آیات میں ہجرت سے مراد مسلمانوں کا ہر علاقے سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کرنا ہے، خداوند کا ہجرت پر بہت زیادہ تاکید کرنا، اس کی غیر معمولی اہمیت کو بیان کررہاہے_

6_ اہل ایمان کا ایك ضروری فریضہ یہ ہے کہ وہ منظم رہبناور مرکز کے ساتھ مربوط رہیں_

والذین ء امنوا من بعد و ھاجروا

ظاہراً صدر اسلام کے مسلمانوں کیلئے، اس دور کے حالات کے مطابق، قرآن کا ہجرت کو ضروری قرار دینے کا بنیادی مقصد، اہل ایمان کو تمرکز دلانااورمنظم کرنا تھا_

7_ مؤمنین کے درمیان مقرر شدہ حقوق ولایت سے بہرہ مند ہونے میں قریبی عزیز و اقارب کا غیر افراد پر اولویت رکھنا_

و أولو الأرحام بعضھم أولی ببعض: فی کتب اللہ

8_ عزیز و اقارب ایك دوسرے سے ارث لینے میں، غیروں پر اولویت رکھتے ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

أولووا الأرحام بعضهم أولى ببعض
مندرجہ بالا مفہوم "اولو الا رحام" كے بارے ميں منقول بہت سی روايات سے اخذ كيا گيا ہے، اس كے علاوہ بہت سے بڑے بڑے شيعہ سنی مفسرين نے بھی جملہ "ا ولو الا رحام" كو، حكم ارث كا بيان قرار ديا ہے_
9_ ايك دوسرے سے ارث لينے ميں، عزيز و اقارب كی اولويت، ايك ايسا حكم ہے كہ جو كتاب الہی ميں

ثبت شدہ ہے_
أولوا الأرحام بعضهم أولى ببعض فی كتب الله
"فی كتب الله " كلمہ ثابت و غيرہ سے بھی متعلق ہوسكتاہے اور ايك محذوف مبتدا كيلئے خبر ہے، يعنی هذا الحكم ثابت فی كتاب الله ، اسی طرح جملہ "بعضهم أولى ببعض" كے مضمون كے متعلق بھی ہوسكتاہے، يعنی اس جملے ميں نسبت خبريہ كے متعلق ہے، قابل ذكر ہے كہ ہر دو احتمال ايك ہی معنی ميں ہيں_
10_ اسلام كا خاندانی روابط كی جانب خصوصی توجہ دينا_
و أولوا الأرحام بعضهم ببعض
11_ قرآن، دينی قوانين اور دستورات كے حصول كا ايك منبع ہے_
فی كتب الله
12_ خداوند متعال كا علم ہر ايك چيز كو شامل اور علی الاطلاق علم ہے_
إن الله بكل شيء عليم
13_ مہاجرين و انصار كا ايك دوسرے كے اوپر ولايت كا حكم اور اس ميں عزيز و اقارب كی اولويت، خداوند كے مطلق علم كی بناء پر صادر شدہ حكم ہے_
إن الله بكل شيء عليم
اس آيت اور گذشتہ آيات ميں مذكورہ احكام كے بيان كے بعد جملہ "إن الله ..." اس حقيقت كی طرف اشارہ ہے كہ مذكورہ احكام و قوانين، عالمانہ اور علم مطلق الہی سے نكلنے والے ہيں_
14_ عن أبی عبدالله (ع) : لا تعود الإمامة فی اخوين بعد الحسن والحسين ابداً انما جرت من علی بن الحسين كما قال الله تبارك و تعالى "و أولوا الارحام بعضهم أولى ببعض فی كتاب الله " فلا تكون بعد علی بن الحسين إلا فی الاعقاب واعقاب الاعقاب (1)
حضرت امام صادق(ع) سے منقول ہے كہ ايك بھائي سے دوسرے بھائي كی طرف امامت، حضرت امام حسن(ع) اور امام حسين(ع) كے بعد منتقل نہيں ہوگی بلكہ علی بن الحسين(ع) كے بعد امامت اسی طرح جاری ہے كہ جس كے بارے ميں خداوند نے فرمايا ہے: "كتاب خدا ميں بعض رشتہ دار بعض سے زيادہ حقدار ہيں" پس علی بن الحسين(ع) كے بعد امامت كا اجراء ،اولاد اور اولاد كی اولاد ميں ہوتا رہے گا_
15_ عن أبی جعفر الباقر(ع) قال: الخال والخالة يرثان إذا لم يكن معهم أحد غيرهم إن الله يقول: "و اولو الأرحام بعضهم أولى ببعض فی كتاب الله " إذا التقت القرابات فالسابق ا حق بالميراث من قرابته (2)
----

1)كافی ،ج1ص 285ح1 نورالثقلين ج2 ص 170 ح 14_
2)تفسير عياشی ،ج2 ص 71 ح 83 نورالثقلين ج2 ص 174 ح 181_

حضرت امام باقر(ع) سے منقول ہے كہ اگر (ميت) كے قريبی رشتہ داروں ميں سے كوئي بھی موجود نہ ہو تو اس كے ماموں اور خالہ، وارث ہونگے، خداوند كا ارشاد ہے كہ كتاب خدا ميں بعض رشتہ دار بعض سے زيادہ حقدار ہيں، اگر متعدد رشتہ دار ہوں تو ميت كی ميراث وہ رشتہ دار لے گا جو رشتہ داری ميں اس كے زيادہ قرب ہے_

اجتماعی روابط: 10

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اشاريوں سے استفادہ كى روش

اشاريوں سے استفادہ كا يہ نظام حروف تہجى كى ترتيب سے منظم كيا گيا ہے يعنى اصلى الفاظ كو حروف تہجى كى ترتيب اور موٹے خط كے ساتھ تحرير كرنے كے بعد اسكے ذيل ميں فرعى عناوين كو بھى حروف تہجى كى ترتيب كے ساتھ لكھا گيا ہے لہذا مطلوبہ موضوعات تك آسانى سے پہنچنے كے ليے مندرجہ ذيل نكات پر توجہ فرمائيے

1) فرعى عناوين ،اصلى عناوين كے ذيل ميں قرار ديئے گئے ہيں لہذا ان تك پہنچنے كے ليے اصلى عناوين كى طرف رجوع كيا جائے مثلاً نماز كے اثرات، اركان ، احكام اور شرائط كو لفظ نماز ميں تلاش كيا جائے_

2) مترادف الفاظ ميں سے ايسے لفظ كو اصلى عنوان قرار دياگيا ہے جو مناسب تر ہے اور ديگر عنوان يا عناوين كے سلسلے ميں(ر _ ك) (رجوع كيجئے) كى علامت كے ذريعے اسى عنوان كى طرف رجوع كرنے كيلئے كہا گيا ہے مثلاً :
آگ :
ر_ ك آتش

3) بعض اصلى عناوين كے فرعى عناوين نہيں ہيں تا ہم خود كسى اور عنوان كے تحت آئے ہيں لہذا اس عنوان كے ليے اس اصلى عنوان كى طرف رجوع كرنے كے ليے كہا گيا ہے مثلاً :
آرزو:
ر _ ك انبياءٔ، انسان و ...

4) وہ الفاظ و موضوعات جو ايك دوسرے كے نزديك ہيں اور ايك موضوع كے بارے ميں تحقيق كرنے كے ليے مفيد اور مؤثر ہيں ان ميں بھى فرعى عناوين كو ذكر كرنے كے بعد نيز ر_ك (نيز رجوع كيجئے) كى علامت سے رہنمائي كى گئي ہے مثلاً آخرت : نيزر ، ك ايمان ، دنيا ، قيامت ، معاد_ ياد رہے كہ جہاں رجوع كرنے كے ليے كہا گيا ہے وہاں كبھى مطلوبہ عناوين دونوں عناوين ميں صراحت كے ساتھ لائے گئے ہيں اور كبھى فقط دونوں عناوين ميں علمى رابطے كو ظاہر كيا گيا ہے _

5) وہ اشاريے جنہيں" اور" كے ذريعے مركب كيا گيا ہے ان ميں ايك خاص رابطہ پايا جاتاہے لہذا ان مركب اشاريوں ميں اگر دو مفاہيم ہيں تو پہلے اس كو ذكر كيا گيا ہے جو دوسرے ميں مؤثر ہے جيسے "ايمان اور عمل"

(چونكہ ايمان عمل ميں مؤثر ہے لہذا ايمان كو پہلے لكھا گيا ہے) اور اگر مفاہيم كى بجائے دو افراد يا گروہ ہوں تو پہلے واسطہ ركھنے والے كو ذكر كيا گيا ہے اور جس كے ساتھ واسطہ ركھا گيا اسے بعد ميں ذكر كيا گيا ہے جيسے "آنحضرت(ص) اور اہل كتاب" اور " كفار اور قرآن كريم" كہ جنہيں " ايمان"، " آنحضرت"اور "كفار" كے عناوين ميں ذكر كيا گيا ہے اور دوسرے عناوين (عمل، اہل كتاب، قرآن) ميں انہيں پہلے عناوين كى طرف رجوع كرنے كا كہا گيا ہے_

6) بسا اوقات ايك عنوان كو اسكے مفاہيم كى وسعت اور اس كے بعض فرعى عناوين كے مستقل موضوع ہونے كى بناپر كئي اصلى موضوعات كى طرف تقسيم كرديا گيا ہے تا كہ مطلوبہ معلومات آسانى سے دستياب ہوسكينمثلاً "آيات خدا ، اسما و صفات ،توحيد اور خدا " اس كے باوجود موضوع كى وحدت كو حفظ كرنے كيلئے ايك موضوع سے دوسرے موضوع كى طرف رجوع كرنے كيلئے بھى كہا گيا ہے _

7) اصلى عنوان كے تكرار سے بچنے كے ليے ذيلى اور فرعى عناوين ميں يہ علامت " " مناسبت كے ساتھ، پہلے يا بعد ميں لگا دى گئي ہے لہٰذا ہر كلمہ اس علامت كے ساتھ مل كر مركب(اصلى و فرعى عنوان سے) كو تشكيل ديتاہے جيسے ايثار :_كا اجر، _ كى قدر و قيمت ، _ كے اثرات يا آنحضرت كے پيروكار _وں كا اعراض يہ ہوجائے گا آنحضرت(ص) كے پيروكاروں كا اعراض و غيرہ_

ملاحظات:

1) اشاريوں ميں ذكر شدہ نمبر ان آيات سے مربوط ہيں جن سے موضوعات كو اخذ كيا گيا ہے البتہ اس كا مطلب يہ نہيں ہے كہ اشاريوں كے يہى الفاظ آيات ميں موجود ہيںبلكہ انہيں آيات سے استخراج كئے گئے نكات كى بنياد پر تيار كيا گيا ہے _

2) كتاب كے آخر ميں مذكور اشاريونكے علاوہ ہر آيت كے ذيل ميں بھى اس كے اشاريے ذكر كر ديئے گئے ہيں تا كہ قارئين محترم كيلئے مطلوبہ عناوين كى طرف رجوع كرنا آسان ہوجائے اور انہيں ہر آيت كے عناوين كا خلاصہ بھى دستياب ہو جائے_

اشاريے

"آ"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''الف''

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

استسقا :
ر_ ك موسي(ع)

655
استضعاف:
ر_ ك بنى اسرائيل اور ہارون(ع)
استعاذه:
كے آثار 200/7; كے اسباب 201/7; خدا كے حضور_200/7، 201;زمينہ _200/7; شيطان سے _ 200/7، 201;
نيزر_ ك متقين
استعداد:
_سے عارى افراد كا حق كو قبول نہ كرنا 23/8;_كے آثار 58/7، 23/8;_ كے حامل لوگ 23/8; _ كے مراتب 23/8; نيز
ر_ ك موجودات
استغاثہ:
_ كا قبول ہونا 17/8;_ كى اہميت 9/8;_ كے آثار 9/8; خداوند سے _10/8; سختى كے وقت _ 9/8;
نيز ر_ ك جہاد، غزوه بدر اور مؤمنين
استغفار:
_ كى اہميت 161/7;_ كے آثار 161/7، 33/8; زمينہ _ 161/7;قبول _ 33/8;گناه سے _ 161/7
نيز ر_ ك دعا، موسى (ع) اور ہارون(ع)
استقامت:
_ كى اہميت 66/8;_ كى دعوت 128/7;_ كے آثار 45/8;_كے اسباب 125/7 ، 126، 196;زمينہ _128/7; شرائط _ 8/ 6
6
نيز ر_ ك ايمان، تبليغ، توحيد، جنگ، جہاد، شعيب(ع) قوم ثمود، مؤمنين، مدين، نوح(ع) اور ہود(ع)
استكبار:
آيات خدا كے سامنے_ 133/7;_كا خطره 88/7 ; _ كے آثار 75/7، 76، 88، 133; زمينہ _ 7/ 3 3 1
نيز ر_ كآل فرعون، تكبر، مدين اور مستكبرين
استمداد:
_ كا قبول ہونا 9/8;خدا سے _ 28/7 1، 9/8; خدا سے _ كے آثار 128/7;سختى كے وقت _ 7 / 6 2 1 ; كفار سے_ 73/8
; ناپسنديده _ 73/8
نيز ر_ ك بت، فرعون كے جادوگر، مؤمنين اور باطل معبود
استہزائ:
ر_ ك آل فرعون، كفا ر_
اسرار:
ر_ ك راز
اسراف:
ر_ ك قوم لوط
اسلام:
اور خرافات 157/7; اور طيّبات /157;_اور عزيز و اقارب 75/8;_ا ور قدروں كا احياء 7/

656
7 5 1;_سے خيانت 28/8;_ كا سہل ہونا 57/7 ; _ كا عالمى ہونا 158/7 ;_كى اشاعت 8/8، 66;_ كى اشاعت سے ممانعت
36/8، 39; _ كى اشاعت كے اسباب 62/8، 64;_ كى اہميت 36/8;_كى حاكميت 137/7 ; _كى طرف تشويق 70/8;_ كے
خلاف سازش 30/8; _ كے خلاف مبارزه 8/6 3 ، 37، 39، 73;_كے خلاف مبارزے كا انجام 36/8;_كے خلاف مبارزه

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ر_ ك اقرار
اعتصام:
ربوبيت خداوند سے_151/7
اعداد:
باره كا عدد 160/7; بيس كا عدد 56/8; تيس كا عدد 142/7; چاليس كا عدد 142/7، 144، 150;چھ كا عدد 54/7;دس كا عدد 142/7، 80، 65، 66;دو سو كا عدد 65/8، 66; دو كا عدد 66/8;دو ہزار كا عدد 66/8 ; ستر كا عدد 155/7 ;سو كا عدد 65/8، 66;ہزار كا عدد 9/8، 65، 66
اعراب:
اسلام سے پہلے كے _ 63/8;_ كى دشمنى 63/8; عربوں كى تا ليف قلوب 63/8
افترائ:
_ سے اظہار برائت 86/7;خدا پر_ 89/7، 105،152،169; خداپر_كے آثار 152/7 ; ربوبيت خدا پر _ 172/7;
نيز ر_ ك تہمت، محمد(ص) اور نوح(ع)
افساد (فساد پھيلانا):
_ ترك كرنا 39/8;_ سے اجتناب 56/7، 58; _ سے نہى 74/7، 85;_كا ناپسنديده ہونا 74/7; _كے آثار 103/7;_ كے خلاف مبارزه 74/7; _كے موارد 6/7 5 ; ترك _كا زمينہ 74/7;زمين پر _ 56/7، 74، 85;حرمت _ 56/7، 74;
نيز ر_ كآل فرعون، آيات خدا، انبيائ، اہل مدين، فرعون اور فساد
افسانہ:

ر_ ك سابقہ اقوام اور قرآن
افكار عمومي:
_ كى اہميت 68/7
اقارب
_ كا ارث 75/8;_ميں ولايت 75/8;كافر _ 93/7;
اقتصاد:
_ كے بارے ميں سوال 1/8;_ بے عدالتى 85/7;_ تعديل 41/8 8;_توسيع 96/7; _ توسيع كا سبب 96/7; _ سلامتى كى اہميت 85/7;_ سلامتى كے آثار 58/7; _ عدالت كى اہميت 85/7;_ عدالت كے آثار 58/7 ; _كفالت كے تحت رہنے والے لوگ 41/8;_ نظام 69/8;_ نظام كا فلسفہ 41/8; _ وسائل كى اہميت 26/8
نيز ر_ ك انبيائ، اہل مدين اور دين
اقتصادى ترقي:
ر_ك : اقتصاد
اقتصادى تعديل:
ر_ ك اقتصاد
اقدار: 43/7، 62، 68، 94، 105، 1/8، 2، 7، 11، 26، 72، 74
_ كا معيار 103/7، 22/8، 55، 56، 72، 74;_كى حفاظت 28/8; _ كى مخالفت 35/8، 56
اقرار:
_ پر عمل 21/8;حق كا _ 143/7; ربوبيت خدا كا _ 172/7، 173; گمراہى كا _ 149/7; گناه كا _ 149/7 8
نيز ر_ك اہل جہنم، بنى اسرائيل،عالم زر، قرآن اور قيا مت
اقوام:
_ كا تعارف كروانے ميں انصاف 159/7;_ كے اشراف (امرائ) 88/7; سابقہ_101/7 ; سابقہ كافر _كا عقيده 101/7;ظالم _كانجام 47/7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سرزنش 44/7; _كى ضروريا ت 0/7;_ كى مشكلات 7/7 4;_كى نشانياں 46/7; _كے محرمات 50/7;صفات_47/7;ظالم_47/7;قيامت كے دن _كى رؤيت 47/7
اہل عذاب:
ر_ ك عذاب
اہل كتاب:
_ اور محمد(ص) 157/7
اہل مدين:
_ اور مؤمنين 92/7;_ پر اتمام حجت 93/7;_ كا اختلاف 87/7;_كا افساد 85/7;_كا انجام 7/ 91;_كا دنيوى عذاب 91/7;_كا دين 88/7;_كا شرك 5/7 8; اہل كا كفر 88/7، 93; _كى بے عدالتى 7 / 5 8 ; _كى كم فروشى 85/7; _كى مسؤليت85/7; _كى منفوريت دين 88/7;_كے اجتماعى انحرافات 85/7 ;_ كے اقتصادى انحرافات 85/7; _كے ساتھ احتجاج 75/7;
ايلہ:
_كے امر بالمعروف كرنے والے 164/7;_كے متجاوزين 164/7;_كے متجازين كا عذاب 164/7 ; _كے متخلف يہودى 165/7، 166، 167;_كے نہى عن المنكر ترك كرنے والے 164/7، 166;_كے نہى از منكر كرنے والوں كے نجات 165/7; _كے نہى از منكر كرنے والے 164/7، 165;_ كے يہود كا دور كے ا جانا 166/7; _ميں مچھلى كا شكار 164/7;_ميں نہى عن المنكر 164/7; سواحل_ كى مچھلياں 63/7 1; صالحين _164/7 ; صالحين _ كاعذاب7 / 145;فا سقين_ 164/7;متجاوزين _كى ہلاكت 164/7; مصلحين _164/7; مصلحين _كى نجات 165/7 ; يہود _163/7،164، 165;يہود _كا امتحان 3/7 16 ; يہود_ كا انجام 163/7;يہود_كا تجاوز كرنا 163/7 ;يہود_ كا ظلم 165/7; يہود_كا عذاب 165/7، 166; يہود _كا عصيان 163/7;يہود_ كا فسق 163/7، 165; يہود_ كا قصہ 163/7; يہود_ كا مسخ ہونا 6/7
نيز ر_ ك اہل ايلہ
ايمان:
آيات خدا پر _72/7، 126، 147، 156، 157، 179، 41/8، 55; آيات خدا پر_ كى قدر و قيمت 72/7، 156، 179;ارزش _ 2/8، 42;اسلام پر _ 70/8;امداد الہى پر_40/8; اہميت _ 98/7 ، 1/8، 66;انبياء پر _64/7، 96;انبياء پر_ كے آثار 96/7;انبياء پر _كا زمينہ 185/7;_اور عمل صالح 42/7;_پر استقامت 89/7، 125، 126;_ پر صبر 87/7، 128; _ زيادہ ہونے كے اسباب 8/ 2 ;_ كا زيادہ ہونا 2/8، 3، 4; _ كى تشويق 0/8 7 ;_ كى حدود 5/8;_ كى طرف ہدايت 7/ 3 4 ;_كى نشانياں 157/7، 4/8، 41;

_ كے اسباب 43/7، 101، 102، 121; _كے آثار 42/7، 52، 53، 62، 63، 96، 125، 128، 147، 153، 1 56،158، 164، 180، 200، 201، 1/8، 2، 3، 4، 15، 18، 19، 24، 28، 33، 42، 49، 61، 65، 70، 74، 75;_كے مدعى افراد 22/8;_ ميں سبقت لينے والے 143/7;_ و عمل 4/8، 21، 61;تشخيص _كا معيار 74/8;تعليمات انبياء پر _ 63/7; تداوم _ پر اطمينان 9/7 8 ; توحيد پر _ 60/7، 72، 153، 5/8 6;توحيد پر _كے اسباب 185/7;توحيد ربوبى پر _30/7; توحيد عبادى پر _85/7، 153; تورات پر _ 171/7; حاكميت خدا پر _128/7، 158; حكمت خدا پر _49/8; خدا پر _ 59/7، 65، 73، 87، 66، 121، 130، 158، 1/8، 32/5، 41;خدا پر _كے آثار 85/7;خدا پر_ كے اسباب 185/7 ،8;خدا كے سميع ہونے پر _ 61/8; خدائي سزاؤں پر_52/8; دين پر _ 65/8;دين پر _كے اسباب 185/7; ربوبيت خدا پر_ 62/7، 121، 122، 123، 125، 164; رسالت نوح(ع) پر _64/7 ; زمينہ _7/ 6 9، 97، 98; زمينہ _ كا زوال 5/8، 56 ; سچا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہانہ جوئي:

بہراپن :

بہشت:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور جہنم كا فاصلہ 50/7; سے پہلے تزكےہ 43/7; _ كا وعدہ 44/7;_كى ابديت 42/7، 43;_كى قدر و منزلت 43/7;_كى نہروں كا تعدد 43/7;_ كى نہروں كا جارى ہونا 43/7 ;_ كے موجبات 43/7 ; _ميں امن و امنيت 64/7، 49;_ ميں حقائق كا ظہور 43/7;_ميں زندگى 49/7;_ ميں سلامتى 46/7 ; _ ميں غم و اندوہ 49/7;_ميں وارد ہونا 49/7; _ ميں وارد ہونے كے آثار 43/7;بہشتى نعمتوں كى تحريم 50/7; بہشتى نہروں كى صفات 43/7; بہشتى نہريں 43/7;موانع_51/7; نعمات_ 43/7، 44، 49، 51
نيز ر_ ك اہل بہشت، شكر اور مؤمنين
بے استعدادي:
_كى نشانياں 23/7
بيت المقدس:
_ كا دروازہ 161/7;_كى آبادانى 161/7;_ كى فضيلت 161/7;_ ميں داخل ہونے كے آداب 161/7، 162 ;تاريخ_ 161/7; موسى (ع) كے دور ميں_ 161/7;
بے باكي:
ر_ ك شجاعت
بے تقوى افراد: 202/7
_ كا انجام 98/7; _ كى گمراہى 202/7;_كى ہلاكت 97/7
نيز ر_ ك شيطان
بے تقوى ہونا:
بے تقوى ہونے كا زمينہ 1/8;بے تقوى ہونے كى نشانياں 34/8;بے تقوى ہونےكے آثار 29/8، 56;بے تقوے ہونے كے مواقع 69/8;
بيٹا:
ر_ ك بنى اسرائيل
بے جا توقع : 88/7، 72/8،

670

بے عقلي:
_كى نشانياں 195/7
نيز ر_ ك بت پرست اور مشركےن
بے گناہ افراد:
بے گناہوں كا عذاب ميں مبتلا ہونا 25/8; بے گناہوں كى ہلاكت 155/7
بيمار دل افراد:
_اور اسلام 49/8
بے منطقي:
ر_ ك بنى اسرائيل، شرك اور لواط
بيّنات:
ر_ ك خدا اور شعيب(ع)
بينائي:
_ ميں تصرف 44/8
نيز ر_ ك آنكھ اور خطائے باصرہ
بينش:
غلط_اوربصيرت كے موجبات 95/7
بے ہوشي:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تحقير:
ر_ ك مؤمنين
تحقيق:
ر_ ك تاريخ، مجرمين، مفسدين
تحليل:
جاہلانہ تجزيہ و_ : 131/7
تحيّر:
_ سے نجات كے موانع 186/7
نيز ر_ ك قرآن
تخريب:
ر_ ك وسائل اورزمين

ترازو:
_ مينوزن كرنا 85/7
تربيت:
اسباب_43/7، 44 ،8;_ميں مؤثر اسباب و عوامل 26/8; زمينہ _141/7; طريقہء _7/ 5 8
تزكےہ:
_ كی قدر و قيمت 43/7
تسبيح:
ر_ك مقربين اور موسى (ع)
تسليم:
_ كا معيار 89/7;_كی نشانياں 120/7;_ كے اسباب 94/7;خدا كے سامنے _ہونے كی اہميت 94/7; مشيت خدا كے سامنے _ ہونا 98/7;
تشبيہات:
پودو ں كے اگنے سے تشبيہ 57/7;چوپايوں سے تشبيہ 9/7 7 1 ;طيب و پاك سرزمين سے تشبيہ 58/7; كتے سے تشبيہ 7 / 1 7 6
تصرفات:
جائز _ 69/8; ممنوع _ 69/8
تضرع:
_ ترك كرنا 55/7;_كا زمينہ 94/7; _كی ارزش 94/7; _كی اہميت 94/7;
نيز ر_ ك دعا
تطفيف:
ر_ ك كم فروشي
تطہير:
_كی اہميت 11/8; _نجاست 11/8
نيز ر_ ك مجاہدين
تطيّر:
_ كا سبب 131/7
نيز ر_ ك موسى (ع)
تعصب:
ر_ ك قوم عاد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

کثرت جمعیت جیسی نعمت 86/7
نیز ر_ك مدين
جلاوطن کرنا:
جلاوطنی کی دھمکی 88/7
نیز ر_ ك شعيب(ع) ، لوط(ع) اور محمد(ص)
جنگ:
_شروع کرنے سے اجتناب 19/8;_کے آثار 46/8;_کے آداب 46/8، 47;_کے احکام 67/8;_میں اتحاد 43/8;_ میں استقامت 45/8;_میں استقامت کی اہمیت 66/8;_میں افواج کی کثرت 19/8; _ میں حکمت عملی 16/8;_میں سستی کے آثار 46/8;_ میں سستی کے اسباب 43/8، 46;_میں شکست کے اسباب 43/8;_میں شکست کے موانع 68/8;_ میں صلح و_ بندی 61/8;_ میں فتح 67/8;_میں کامیابی کے اسباب 43/8، 67;_میں مادی رجحان 67/8 ; _ میں مصلحتوں کا لحاظ 67/8; جنگی انتظامات مکمل کرنا 60/8 ; جنگی حکمت عملی 67/8;جنگی وسائل 60/8;جنگی و سا ئل و ابزار کا پورا کے ا جانا 60/8; دشمنان دین سے _ 45/8، 46، 60;دشمنوں سے _ 46/8; صدراسلام میں جنگی وسائل و ابزار 60/8; قدرتی اسباب اور_11/8; کفار سے _43/8،62; محارب کفار سے _57/8;محمد(ص) کے ساتھ _70/8; محمد(ص) کے ساتھ _ کے آثار 70/8; مسلمانوں کے ساتھ _ 72/8، 73;مسلمانوں کے ساتھ _70/8 ; مشرکےن مکہ سے _ 7/8; مؤمنین سے _48/8، 65
نیز ر_ ك جہاد، ذکر، صلح،عسکری تیاري، عسکری حکمت عملي، عسکری حیثیت، عسکری قوت،عسکری کمانڈ اورغزوہ بدر
جنون:
ر_ك محمد(ص)
جنات:
ادراك سے محروم _ 179/7;_جہنم میں 179/7;_کا ادراك 179/7;_کا انجام 179/7 ; _ کاقلب 179/7;_کی آنکھ 179/7 ;_کی سرنوشت میں مؤثر اسباب 179/7;_کی

مسؤلیت 179/7; _کے فرائض 80/7، 179; _ کے کان 179/7; خلقت _کا فلسفہ 179/7; سرنوشت_کا منشاء 179/7;عادل _181/7; ہدایت کرنے والے_181/7
جواب :
ر_ ك کفار
جُوں:
ر_ ك عذاب
جہاد:
آداب_11/8، 12، 45، 47;ابتدائي_ 15/8; احکام _ 15/8، 16، 19، 20، 65، 66، 68; اہمیت_41/8، 72;اقسام _15/8;جان کے ذریعے_ 72/8; _ابتدائي کی مشروعیت 7/8;_ ترك کرنا 15/8، 74;_ ترك کرنے کا جواز 16/8;_سے فرار کی حرمت 15/8;_سے فرار کی سزا 16/8 ; _سے کراہت 7/8;_کا ارادہ 75/8;_ کا مسؤل 72/8;_ کی ارزش 60/8، 72، 74;_ کی تشویق 65/8;_کی شرائط 11/8، 65;_کی ضروریات پوری کرنے کا اجر 60/8;_ کے آثار 24/8، 39، 45، 60، 74، 75;_کےلئے آمادگی 11/8;_میں استغاثہ 8 /9;_ میں استقامت 15/8، 65، 66;_ میں تحريك کرنا (ابھارنا) 12/8;_ میں دعا 9/8;_ میں صبر 8/ 5 6;_میں نظم 9/8حکم_میننسخ 8/ 66 ; خوف _ 8 / 6 ; دشمنوں کے ساتھ _ 9/8، 16، 24، 39، 40، 65، 6 6 ، 72;فلسفہ_8/8، 19، 39، 67; مال کے ذریعے _72/7; مشرکےن قریش کے ساتھ _ 7/8; مشرکےن کے ساتھ _11/8، 18;مشرکین مکہ کے ساتھ _ 5/8، 7; مفسدین کے ساتھ _ 40/8
نیز ر_ ك غزوہ احد، غزوہ بدر، مؤمنین اور محمد(ص)
جہان:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

685

686

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"س"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''ص''

''ض''

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

699

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"ف"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

709

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ر _ك قرآن اور دوسرے خاص تاريخی موارد
قضاوت:
حق پر مبني_91/7، 181;_میں عدالت 181/7; مؤمنین اور كفار كے درمیان _89/7، 91;
نیز ر _ك ایمان، بنی اسرائیل، خدا اور عدالت پیشہ افراد
قضاو قدر:68/8،
نیز ر _ك خدا
قلب:
بیماري_كی نشانیاں 49/8;_پر اثر انداز ہونے والے عوامل 2/8، 4;_پر مہر لگنا 00/7 1 ;_پر مہر لگنے كا زمینہ 100/7;_پر مہر لگنے كی علائم 101/7;_پر مہر لگنے كے آثار 101/7;_خاضع 2/8;_كا كردار 71/7 ; قلوب پر حاكمیت ;63/8
نیز ر _ك انبیائ، انسان، اہل بہشت، جنات، خضوع، كفار، گناہگار افراد اورمؤمنین
قوم ثمود:
_اور خیر خواہی 79/7; _اور صالح(ع) 77/7; _اور ناقہ صالح(ع) 73/7;_اور نبوت بشر 73/7، 77; _اور نبوت صالح(ع) 75/7;_پر اتمام حجت 78/7، 79; _كا تمدن 74/7;_كا دنیوی عذاب 78/7، 79; _كا جغرافیائي علاقہ 74/7; _كا شرك 73/7;_كا عذاب 79/7; _ كا عقیدہ 73/7، 77; _ كاكفر 77/7، 78; _كا مفاد 73/7;_كو دعوت 73/7 ;_كی تاریخ 73/7 ، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 101;_ كی تنبیہ 73/7; _كی توقعات 73/7;_كی حكومت 74/7;_كی نعمات 74/7; _كی ہلاكت 79/7;_كے اجتماعی طبقات 75/7; _كے امراء 75/7، 76، 79;_كے امراء اور صالح(ع) 75/7; _كے امراء كا مبارزہ 7 5/7 ;
710
_كے تشكےل پانے كی تاریخ 74/7; _كے كافر امراء 75/7;_كے كفار 75/7، 77، 79; _كے كفار كا تجاوز 77/7; _كے كفار كا مجادلہ 76/7;_كے كفار كی بہانہ جوئي 76/7;_كے كفار كی تبلیغ 75/7; _ كے كفار كی خواہشات 77/7;_كے كفار كی ہلاكت 78/7;_كے كافر مستضعفین 75/7; _ كے محلات 74/7;_كے مستضعفین 75/7 ، 76;_ كے مستضعفین كا ایمان 76/7;_كے مستكبرین 75/7، 6 7 ;_كے مستكبرین كا كفر 76/7 ; _كے مؤمن امراء 7/ 75; _كے مؤمن مستضعفین 75/7 ;_كے مؤمنین 76/7; _كے مؤمنین كا ایمان 75/7; _كے مؤمنین كی استقامت 75/7;_ میں مكانات كی تعمیر 74/7; كفار _كا عذاب 78/7 ; كفار_كا عصیان 77/7;
نیز ر _ك صالح(ع)
قوم صالح(ع) :
ر _ك قوم ثمود
قوم شعیب(ع) :
تاریخ_58/7، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 101،
نیز ر _ك شعیب(ع)
قوم عاد:
_اور توحید عبادی 70/7;_اور سفاہت 69/7، 70; _اور نبوت بشر 69/7، 73;_اور نبوت ہود(ع) 69/7، 70; _اور ہود(ع) 69/7 ، 70;_كا انجام 74/7; _كا انقراض 74/7;_كا تكبر 70/7; _كا تعصب 70/7;_كا شرك 65/7، 70، 71;_كا عذاب 71/7، 72;_كا عقیدہ 69/7، 70، 71 ،73;_كا كفر 72/7;_كا مجادلہ 7/ 1 7 ;_كو تنبیہ 70/7; _كی پلیدی 71/7; _كی تاریخ 69/7، 70، 71، 72، 101; _ كی تشكےل 69/7; _كی جسمانی طاقت 69/7 ; _كی جسمانی صفات 69/7;_كی خواہشات70/7;_كی رجعت پرستی 70/7;_كی رسوم 71/7;_كی صفات 70/7; _كی عبادت 70/7، 71;_كی نعمات 69/7; _كی ہٹ دھرمی 70/7;_كی ہلاكت 72/7;_كے آبا ؤاجداد 70/7، 71;_كے آباء و اجداد كا شرك 70/7;_كے ا مراء 66/7; _كے انبیاء 66/7; _كے اندام 69/7;_ كے شر ك كا انگیزہ 70/7; _كے عقیدے كے مبانی 66/7 ; _ كے كفار 66/7;_كے كفار كاظن 66/7; _كے كفار كا عقیدہ 66/7;_كے كفار كی تہمتیں 66/7 ; _كے معبود70/7،71;_كے مغضوبین 71/7 ;_ كے مؤمن امراء 6/7 6 ;_كے مؤمنین 72/7;_كے مؤمنین كی نجات 72/7

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نیز ر _ ك هود(ع)
قوم فرعون:
_کے امرا 109/7، 111، 112، 118، 122، 127، 129;_کے امراء کا خوف 127/7;_کے امراء کا سلوك 127/7;_کے امراء کو تنبیہ 127/7 ;_کے امراء کی بصیرت 127/7;_کے امراء کی سازش 127/7;
نیز ر _کآل فرعون اور فرعون

قوم لوط:
_ اور پیروان لوط(ع) 82/7;_اور لوط(ع) 82/7;_کا اسراف 81/7;_کا انجام 80/7;_کا تجاوز 81/7;_کا جرم 84/7;_کا عذاب دنیوی 83/7، 84;_کا عصیان 83/7;_کا گناہ 84/7;_کا لواط 80/7، 81، 82;_کی تاریخ 80/7، 81، 82، 83، 84، 101;_کی سرزنش 80/7;_کی شہوت پرستی 81/7;_کی مایوسی 82/7;_کی ہلاکت 83/7، 84;_کے رذائل 81/7 ;_کے مفسدین کا انجام 84/7;_کے مؤمنین کی اقلیت 83/7;
نیز ر _ك لوط(ع)
قوم نوح(ع) :
_ اور رحمت خدا 63/7;_ اور غیر منطقی امور 63/7;_ اور نبوت بشر 73/7;_اور نبوت کا ادعا 63/7;_کا اندھاپن 64/7;_ کا انقراض 69/7;_کا شرك 7/ 9 5 ;_کا عقیدہ 63/7، 73;_کا غرق ہونا 56/7;_کو تنبیہ 59/7;_کی اکثریت 64/7;_کی تاریخ 59/7، 101;_کی ہلاکت 64/7، 69;_کے امراء 1/7 6 ;_کے امراء اور نوح70/7;_کے امراء کا عقیدہ 63/7;_کے امراء کی بصیرت 60/7;_کے جانشین 69/7;_کے خیالات 63/7;_کے مکذبین 64/7;_کے مؤمنین 56/7;_کے مؤمنین کی نجات 64/7;
نیز ر _ك نوح(ع)
قیادت:
دینی _کی مسؤلیت142/7، 150، 58/8، 64، 70;دیني_کی مسؤلیت کی حدود 67/8;دینی _کے اختیارات 56/8، 57، 58;دیني_کے پیروکار 46/8 8;ظالم قائدین اور علما 114/7 ; _ سے اثر قبول کرنا 61/7;_کا انتصاب 142/7; _ کی اجتماعی مسؤلیت 8 / 1 ;_کی اہمیت 142/7;_کی شرائط 28/7 1; _کی مسؤلیت7 /2 4 1 ، 145، 62/8;_کے اختیارات 58/8، 61;
نیزر_ك بنی اسرائیل، موسی (ع) ، ہارون(ع)
قومیت پرستی (ملی گرائي):
ر _ ك مدین
قیامت:
تکذیب_51/7;تکذیب _کی سزا 51/7، 147;تکذیب_کے آثار 5/7 4، 51، 147;عذاب _59/7; عظمت _9/7 5; فراموشي_ 51/7; فراموشي _کے اسباب 51/7; فعلیت _7/7 18; _برپاہونے کا وقت 187/7 ، 188; _بر پا ہونے کے آثار 53/7;_سے آگاہی 7/ 7 18;_کا ناگہانی ہونا 178/7;_کی برپائي 51/7، 187; _ کے برپا ہونے کا علم 7/7 18; _کے برپا ہونے کے بارے میں سؤال 187/7; _کے دن پشیمانی 3/7 5 ; _کے دن حقائق کا ظہور 53/7، 172; _کے دن طاقت کا بے اثر ہونا 48/7; _کے دن علم حضور ی 127/7;_کے دن کارندے 49/7; _کے دن گناہ کا مجسّم ہونا 48/7;_کے دن مؤاخذہ 172/7;
_ کے دن کی ندا 44/7; _میں آسمان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"ن"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

735

"ي"

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com